مذاہب عالم کا جامع انسائیکلوپیڈیا

(مذاہب عالم اور عصر حاضر کی فکری جماعتیں)

تعارف وشخصیات، افکار وماخذ، اور جائے نفوذ

www.besturdubooks.net

ترجمہ

مولانا ابو طاہر محمد صدیق

استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

ناشر

اِدارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی فون 2629157

موبائل 0300-9256753

www.besturdubooks.net

جملہ حقوق طباعت و ترجمہ برائے ادارۃ القرآن محفوظ ہیں

تاریخ طباعت ۲۰۰۶ء

باہتمام .... فہیم اشرف نور عفا اللہ عنہ

طباعت .... ادارۃ القرآن کراچی

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: 2629157

موبائل 0300-9256753

☆☆☆ دیگر ملنے کے پتے ☆☆☆

☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
☆ ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی
☆ بیت القرآن اردو بازار کراچی
☆ مکتبہ دارالعلوم کراچی
☆ صدیقی ٹرسٹ المنظر لسبیلہ کراچی
☆ مکتبۃ القرآن بنوری ٹاؤن کراچی
☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
☆ بیت العلوم نابھہ روڈ لاہور
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

www.besturdubooks.net

عرض مترجم

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

Best Urdu Books

امابعد!

مذہب یا عقیدہ کسی بھی انسان کا سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارے، اپنے معبود کو راضی کرے، اپنا مال و دولت، اولاد اور بوقت ضرورت اپنی جان بھی اسکی راہ میں قربان کر دے۔

غور کریں کہ اگر یہ مذہب عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کے موافق نہ ہو، اسکی بنیاد خالص توحید پر نہ ہو، خدا نے اسے آسمان سے نازل نہ کیا ہو یا آسمانی مذہب تو ہو لیکن اسمیں تحریف و تبدیلی واقع ہو کر وہ اپنے صحیح منہج و روح سے ہٹ گیا ہو یا اس میں بدعات و خرافات شامل ہو گئی ہوں، تو اس شخص کا انجام کیا ہوگا جس نے اپنی دنیا اس مذہب کی راہ میں لٹادی ہو اور آخرت میں بھی اسے کچھ حاصل نہ ہو سوائے جہنم میں جلنے کے۔ خسر الدنیا والآخرۃ. لیکن اگر اس بھٹکے ہوئے شخص کو مدلل طور پر حق مل جائے تو اسے فوراً قبول کر لینا چاہئے، کیونکہ عقلمندی اور دانائی کا تقاضا یہی ہے۔

اس کتاب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ حق لوگوں کے سامنے واضح کر دیا جائے، اگرچہ اسمیں دلیل کے ساتھ کسی باطل فرقے کا رد نہیں کیا گیا ہے...... مگر شاذ و نادر ...... لیکن اس کے باوجود مجھے امید ہے کہ یہ کتاب کسی حد تک قاری کے سامنے کچھ مخفی

www.besturdubooks.net

چیزوں سے پردہ اٹھائے گی اور اسمیں حق کی معرفت حاصل کرنے کیلئے بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ لہٰذا آپ اس کتاب کی تالیف کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل باتوں کو قرار دے سکتے ہیں:

(۱) راہ حق سے بھٹکے ہوئے شخص کی حق کی طرف رہنمائی کرنا۔

(۲) اگر پہلے سے حق پر ہے تو اسے خدائے عزوجل کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرنا۔

(۳) مبلغین حق کا تعاون کرنا، وہ اس طرح کہ جب انہیں ان لوگوں کے عقائد اور انکے نکتۂ ضُعف کا پہلے سے علم ہو جائے گا جن کو وہ حق کی دعوت دے رہے ہیں تو وہ خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی دعوت کو انکے سامنے پیش کر سکیں گے۔

(۴) باطل مذہبوں اور فرقوں کے مکر و فریب سے عام آدمی کو باخبر کرنا تاکہ انکے دھوکے میں آکر وہ انکے جال میں نہ پھنس جائے۔

(۵) عمومی طور پر لوگوں کو مذاہب عالم سے مطلع کرنا۔

یہ کتاب اصل کے لحاظ سے عربی زبان میں ہے جسکا عربی نام "**الموسوعة الميسرة فى الأديان والمذاهب المعاصرة**" ہے۔ میں نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی اپنے طور پر سعی کی ہے۔ امید ہے کہ قارئین اسے بنظر تحسین دیکھیں گے اور میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

جہاں تک کتاب کے کسی جز یا اجزا سے متعلق قاری کے کسی اعتراض کا تعلق ہے تو وہ اس سلسلے میں براہ راست ناشرین سے رابطہ کر سکتے ہیں جن کا پتہ کتاب کی پشت پر چھپا ہوا ہے، البتہ ترجمے سے متعلق اگر کسی قسم کی غلطی یا کوتاہی پر مطلع ہوں تو امید ہے کہ مجھے اس سلسلے میں باخبر کرنے میں بخل سے کام نہیں لیں گے۔ واضح رہے کہ مترجم کا اس کتاب کے تمام مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اس کتاب کا اپنا ایک خاص اسلوبِ بیان ہے جو نہایت واضح اور شافی کافی ہے۔ سب سے پہلے مطلوبہ مذہب کا اجمالی تعارف کرتی ہے، پھر اس مذہب کے بانی اور انکے خلفا و معاونین کے احوال کا تذکرہ کرتی ہے، پھر یہ بتاتی ہے کہ اس مذہب کے عقائد و نظریات اور اساس و بنیاد کیا ہیں؟ کن کن مذاہب و نظریات سے متاثر ہے؟ اور یہ کہ فی الحال اس مذہب کا وجود کہاں پر ہے اور وہاں اسکے اثر و رسوخ کس قدر ہیں؟ آخر میں ان مصادر و مراجع کو اجمالاً

www.besturdubooks.net

ذکر کرتی ہے جن سے استفادہ کر کے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ محترم قاری اگر چاہے تو خود بھی ان مراجع و مصادر کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور میری اور میرے والدین کی مغفرت کا سامان بنا دے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التوّاب الرحيم. وصلى الله وسلم على رحمة الله للعالمين، سيدنا ونبينا محمد وآله وصحبه أجمعين وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين.

ابو طاہر صدیق احمد ارکانی
مدینہ منورہ
۲۷/رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے والد ماجد الحاج صدیق احمد ارکانی کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کی انتھک محنتوں اور بے پناہ قربانیوں کی بدولت میں اس لائق ہوا کہ اس چھوٹی سی علمی کاوش کو آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرسکوں۔

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

فہرست مضامین

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

☆☆☆

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

(۱)

الحمدلله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سیدنا ونبینا
محمد وعلی آله وصحبه أجمعین. امّا بعد!

اباضیہ

تعارف :

اباضیہ خوارج کے فرقوں میں ایک معتدل فرقہ ہے۔ اس مذہب کے متبعین اور منتسبین اپنی ذات سے اس نسبت کی نفی کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے مذہب کو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہی مکاتب فکر کے مانند ایک سُنّی فقہی اجتہادی مذہب شمار کرتے ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

اس مذہب کے بانئ اول عبداللہ بن اباض المقاعسی المری تھے۔ انکی نسبت اباض کی طرف ہے جو مقام عرض (یمامہ) کے ایک گاؤں کا نام ہے۔

☆ ان کی دیگر اہم شخصیات :

- جابر بن زید (۲۱۔۹۶ ہجری) : انکا شمار تدوین حدیث کا مشغلہ اختیار کرنے والے ابتدائی حضرات میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عائشہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمر جیسے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔
- ابو عبیدہ مسلمہ بن ابو کریمۃ : یہ جابر بن زید کے مشہور شاگردوں میں سے تھے۔ اپنے استاذ کی وفات کے بعد اباضی فرقے کا مرجع بن گئے اور "قفاف" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

www.besturdubooks.net

○ ربیع بن حبیب الفراھیدی : یہ دوسری صدی ہجری کی شخصیت ہیں۔ انہوں نے اشتغال علم حدیث میں اپنی زندگی گزار دی۔ ایک مسند بھی لکھی جس کا نام مسند الربیع بن حبیب ہے۔ یہ مسند مطبوع اور متداول ہے۔

☆ شمالی افریقہ میں عباسی دور حکومت میں انکے ائمہ حسب ذیل تھے:

○ امام حارث بن تلید، ابو الخطاب عبد الاعلی بن السمح المعافری، ابو حاتم یعقوب بن حبیب، اور حاتم الملزوزی۔

☆ مندرجہ ذیل ائمہ وہ ہیں جو تاھرت۔ مراکش میں رستمی حکومت میں یکے بعد دیگرے آئے :

○ عبد الرحمٰن، عبد الوہاب، افلح، ابو بکر، ابو الیقظان، ابو حاتم۔

☆ انکے علماء میں سے حسب ذیل افراد قابل ذکر ہیں :

○ سلمۃ بن سعد : انہوں نے افریقہ میں دوسری ہجری کے اوائل میں اباضی مذہب کی اشاعت کا کام کیا تھا۔

○ ابن مقطیر الجناونی : انہوں نے بصرہ میں تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے وطن جبل نفوسہ (لیبیا) واپس لوٹ گئے، تا کہ اباضی مذہب کی نشر واشاعت کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

○ عبد الجبار بن قیس المرادی : یہ اپنے امام، حارث بن تلید کے زمانے میں قاضی تھے۔

○ السمح ابو طالب : یہ اباضیوں کی دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی کے علماء میں سے ہیں۔ امام عبد الوہاب بن رستم کے وزیر تھے، پھر امام کی طرف سے لیبیا میں جبل نفوسہ اور اسکے آس پاس کے علاقہ کے گورنر بنا دیئے گئے تھے۔

○ ابو ذر ابان بن رستم : یہ اباضیوں کی تیسری صدی ہجری کے نصف اول کے علماء میں سے ہیں۔ امام افلح بن عبد الوہاب کی جانب سے حیز طرابلس کے گورنر تھے۔

عقائد وافکار :

○ اباضی خالق کائنات کی تنزیہ مطلق کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن وسنت کی ایسی عبارتوں کا جن سے تشبیہ کا وہم ہو وہ ایسی تاویل کرتے ہیں جس سے مطلب بھی سمجھ میں

www.besturdubooks.net

آجائے اور تشبیہ بھی مقصود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ وصفات علیا کو ایسا ہی ثابت مانتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے ثابت کیا ہے، لہٰذا انکے نزدیک (استواء علی الارض) کی مجازی تاویل کرنا ضروری ہے، اسی طرح وہ (ید اللہ) کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد قوت یا نعمت ہے۔ www.besturdubooks.net

- اباضی آخرت میں ذات باری تعالیٰ کا دیدار کرنے کے قائل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (لا تدرکه الأبصار)۔
- اباضی آخرت کے بعض امور جیسے میزان اور صراط کے مجازی معنی مراد لیتے ہیں۔
- اباضیوں کے نزدیک بندوں کے افعال اللہ کی تخلیق اور بندوں کا کسب ہیں۔ گویا اس مسئلے میں ان کا موقف قدریہ اور جبریہ کے بین بین ہے۔
- اباضیوں کے نزدیک صفاتِ باری، ذاتِ باری سے نہیں بلکہ عین ذات ہیں۔
- اباضیوں کے نزدیک قرآن مخلوق ہے۔
- اباضیوں کے نزدیک ایمان اور کفر کے درمیان کوئی منزل نہیں، بلکہ ایمان وکفر، موت وحیات یا حرکت وسکون کی طرح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اباضیوں کا کہنا ہے کہ اگر انسان ایمان سے خارج ہوگا تو کفر میں داخل ہو جائے گا لہٰذا جو مؤمن نہیں ہوگا وہ بلاشبہ کافر ہوگا۔ اپنی بات کی تائید میں قرآن کریم کی اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں "إما شاكرًا وإما كفورًا".
- اباضیوں کی نظر میں انسان تین طرح کے ہیں:

(۱) مؤمنین۔ اپنے ایمان کے پکے وفادار۔

(۲) مشرکین۔ اپنے کفر میں کھلے۔

(۳) وہ لوگ یا جماعت جنہوں نے کلمۂ توحید پڑھا اور اسلام کا اقرار بھی کیا لیکن اپنے قول وفعل میں اسلام کی پابندی نہیں کی، لہٰذا یہ نہ مشرک ہیں کیونکہ انہوں نے کلمۂ توحید کا اقرار کیا۔ نہ مؤمن ہیں کیونکہ انہوں نے ایمان کے تقاضے پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ توحید کا اقرار کرنیکی وجہ سے دنیاوی امور میں وہ مسلمانوں کے ساتھ ہونگے اور ایمان کے ساتھ وفا اور توحید کے تقاضے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اخروی امور میں کافروں کے ساتھ ہونگے۔

www.besturdubooks.net

- اباضیوں کے نزدیک انکے مخالف مسلمانوں کا ملک، دارِ توحید ہی ہو گا لیکن وہاں کے سلطان کی فوجی چھاؤنی دار بغاوت کہلائے گی۔
- اباضیوں کا عقیدہ ہے کہ انکے مخالف اہل قبلہ کفار ہیں، مشرک نہیں، لہٰذا انکے ساتھ شادی بیاہ جائز ہے، انکی میراث حلال ہے اور انکے مال غنیمت گھوڑے خچر اور ہر وہ شئے جو میدان جنگ میں کام آسکتی ہے حلال ہے اسکے علاوہ بقیہ سب چیزیں حرام ہیں۔
- اباضیوں کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے، لہٰذا گناہ کی حالت میں اور اس پر ڈٹے رہنے کی صورت میں توبہ کے بغیر جنت میں داخلہ ناممکن ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو توبہ کے بغیر معاف نہیں کرتا۔
- اباضی گناہ کبیرہ کے مرتکب پر لفظ "کافر" کا اطلاق کرتے ہیں۔ اباضیوں کی نظر میں یہ کفر نعمت ہے، کفرِ ملت نہیں، جبکہ اہلسنّت والجماعت ایسے شخص پر عاصی وفاسق کا اطلاق کرتے ہیں اور جو شخص اس حالت پر مرے گا اہل سنّت والجماعت کے نزدیک گناہ سے پاک ہونے تک اسے جہنم میں عذاب دیا جائیگا پھر جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔
- اباضیوں کی رائے میں خلافت صرف قریش میں منحصر نہیں ہر مسلمان اسکا اہل ہے، بشرطیکہ اسمیں خلیفہ کی شرائط پائی جائیں، اور جو امام ان شرائط سے منحرف ہو اسے معزول کر کے اسکی جگہ پر دوسرے کو متعین کیا جاسکتا ہے۔
- اباضیوں کے نزدیک وصیت کے ذریعے امام کا تعین باطل ہے۔ امام کا تعین بیعت کے ذریعے ہوگا اور متعدد مقامات میں متعدد ائمہ کا وجود صحیح ہے۔
- اباضی، ظالم امام کے خلاف خروج کو نہ واجب سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس سے روکتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ جائز ہے، البتہ اگر حالات سازگار ہوں اور نقصان بھی کم ہو تو یہ جواز، وجوب میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور اگر حالات سازگار نہ ہوں، متوقع ضرر زیادہ ہو اور نتائج کے بارے میں بھی یقین نہ ہو تو یہ جواز ممانعت میں تبدیل ہو جائیگا۔ ان تمام باتوں کے باوجود امام کے خلاف خروج کسی حالت میں بھی ممنوع نہیں اور جب تک حاکم ظالم ہو، پوشیدہ رہنا پسندیدہ ہے۔
- اباضیوں کے نزدیک اکثر مذاہب کے برخلاف، بچے کی پرورش کا نانی کے مقابلے میں دادا زیادہ حقدار ہے۔

www.besturdubooks.net

- اباضیوں کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھائی میراث سے محروم ہوگا، جبکہ دیگر مذاہب میں دادا، بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک ہوتا ہے۔
- اباضیوں کے نزدیک ایک شخص دوسرے شخص کو جنت کی دعا اس وقت دے سکتا ہے جب وہ مسلمان ہو، اپنے دین کا پابند اور اطاعت دین کی وجہ سے ولایت کا مستحق ہو، البتہ دنیا میں خیر یا ایسی شئے کی دعا دینا جس سے انسان کو اہل دنیا سے اہل آخرت میں تبدیل کردے تو وہ جائز ہے۔ چاہے وہ مسلمان نیک ہو یا بد۔
- اباضیوں میں ایک تنظیم ہوتی ہے جسے ”حلقۃ العزابۃ“ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک خاص تعداد پر مشتمل ہوتی ہے۔ حلقۃ العزابۃ علم واصلاح کے لحاظ سے شہر کے بہترین لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔
- اباضی معاشرے کی دینی، تعلیمی، اجتماعی اور سیاسی امور کی مکمل نگرانی کرتی ہے۔
- انکی ایک تنظیم کا نام ”ایروان“ ہے جو حلقۃ العزابۃ کی معاون مشاورتی کونسل ہے۔ یہ تنظیم حلقۃ العزابۃ کے بعد اباضی معاشرے کی دوسری بڑی قوت ہے۔
- اباضی آپس میں چھوٹی چھوٹی پارٹیاں تشکیل دیتے ہیں جن کا کام زکوٰۃ جمع کرنا اور اسے تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ اباضیوں کے نزدیک زکوٰۃ مانگنا یا فقر کا اظہار کرنا قطعی ممنوع ہے، اسی طرح ایسی تمام صورتیں اختیار کرنا جن سے عطایا کے انتظار کرنے کا پتہ چلے، بالکل ممنوع ہیں۔
- اباضیوں میں متعدد فرقے وجود میں آکر ختم ہوگئے جو حسب ذیل تھے:

  الحفصیہ : حفص بن ابی المقدام کے پیروکار۔

  الحارثیہ : حارث اباضی کے پیروکار۔

  الیزیدیۃ : یزید بن اُنیسۃ کے پیروکار۔
- تمام اباضیوں نے ان فرقوں کے افکار ونظریات سے اپنی براءت کا اظہار کیا اور انہیں تفرقہ ڈالنے اور اصل اباضی طریقے سے دور ہونے کی وجہ سے کافر قرار دیا۔ یہ فرقے آج بھی پائے جاتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

عقائد و افکار کی جڑیں :

- اباضی قرآن وسنت اور رائے پر اعتماد کرتے ہیں پھر اجماع، قیاس اور استدلال پر۔
- اباضی اہل ظاہر کے مذہب سے متاثر ہیں۔ چنانچہ بعض نصوصِ دینیہ کے متعلق ان کا موقف لفظی ہوتا ہے اور انکی ظاہری تفسیر کرتے ہیں۔
- اباضی معتزلہ سے بھی متاثر ہیں۔ چنانچہ قرآن کے متعلق اباضی کہتے ہیں کہ وہ مخلوق ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- جزیرۃ العرب کے جنوب میں اباضیوں کا بڑا زور تھا، چنانچہ وہ مکہ اور مدینہ بھی پہنچ گئے تھے، شمالی افریقہ میں انکی ایک حکومت بھی قائم ہوئی تھی جو رستمی حکومت کے نام سے معروف تھی۔ اس حکومت کا دارالخلافہ تاھرت تھا۔
- شمالی افریقہ پر اباضیوں کی مسلسل و مستقل طور پر تقریباً ۱۳۰ سال تک حکومت رہی، پھر فاطمیوں نے وہاں سے انکی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔
- عمان میں اباضیوں کی ایک مستقل حکومت قائم ہے جس پر آج تک مسلسل اباضی ائمہ حکمران ہیں۔
- انکے تاریخی آثار میں سے جبل نفوسہ (لیبیا) ہے، جو اباضیوں کی کمین گاہ تھی، یہیں سے اباضی اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے اور اسکا نظام چلاتے تھے۔
- وقت حاضر میں عمان، حضر موت، یمن، لیبیا، تیونس، الجزائر اور مغربی صحرا کے کھلے میدانوں میں اباضی رہتے ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل کتب دیکھئے :

۱۔ الاباضیۃ فی موسب التاریخ : علی یحییٰ معمر۔ مکتبہ وھبہ۔ طبع اول قاہرہ ۱۳۸۴ھ۔ ۱۹۶۴ء۔

۲۔ المذاہب الاسلامیۃ : محمد ابوزہرہ۔ المطبعۃ النموذجیۃ۔

www.besturdubooks.net

۳۔ الفرق الاسلامیہ : کتاب شرح المواقف کا حاشیہ۔ کرمانی۔ تحقیق: سلمۃ عبد الرسول۔ مطبعۃ الارشاد بغداد ۱۹۷۳ء۔

۴۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ الشکعۃ۔ الدار المصریۃ للطباعۃ والنشر بیروت۔

۵۔ الملل والنحل : شہرستانی۔ دوسری طبع۔ دار المعرفۃ بیروت۔

۶۔ الاباضیۃ بین الفرق الاسلامیۃ : علی یحییٰ معمر۔ مکتبۃ وھبۃ۔ طبع اول ۱۳۹۶ھ۔ ۱۹۷۶ء القاھرۃ۔

۷۔ الفرق بین الفرق : عبد القادر البغدادی۔

۸۔ مقالات الاسلامیین : ابو الحسن الاشعری۔

۹۔ الفصل فی الملل والاھواء والنحل : ابو محمد بن حزام۔

۱۰۔ المذاہب والفرق والادیان المعاصرۃ : عبد القادر شیبۃ الحمد۔

۱۱۔ الفرق الاسلامیۃ فی الشمال الافریقی : الفرڈ بل۔ ترجمہ عبد الرحمٰن بدوی۔

۱۲۔ تاریخ فلسفۃ الاسلام : ڈاکٹر یحییٰ ھویدی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲)

اخوان المسلمون

تعارف :

اخوان المسلمون عصر حاضر کی اُن بڑی اسلامی تحریکوں میں سے ایک ہے جو ٹھیک ٹھیک قرآن وسنت کی طرف واپس لوٹنے اور شریعت اسلامیہ کے تحت اپنی زندگی کو ڈھالنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہ جماعت عالم عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں لادینیت کے سیلاب کے آگے بند باندھ کر کھڑی ہوگئی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- اس جماعت کے بانی شیخ حسن البناء (۱۳۲۴ھ۔ ۱۳۶۸ھ) (۱۹۰۶ء۔ ۱۹۴۹ء) تھے۔ انکی پیدائش مقام بحیرہ مصر میں ہوئی اور ایک ایسے دیندار گھرانے میں تربیت پائی جسکے تمام شعبہ ہائے حیات پر دین کا گہرا اثر تھا۔
- شیخ نے گھر اور مسجد میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ سرکاری اسکولوں میں بھی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں "دار العلوم القاھرۃ" میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۷ء میں وہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔
- اسماعیلیہ کے ایک سیکنڈری اسکول میں بحیثیت مدرس شیخ کا تعین ہوا۔ یہیں سے انہوں نے لوگوں کے درمیان اپنی دینی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ شیخ نے خاص طور پر قہوہ خانوں اور قناۃ سویس کے مزدور طبقے کو دین کی دعوت دینا شروع کی، چنانچہ ذوالقعدۃ ۱۳۴۷ھ بمطابق اپریل ۱۹۲۸ء میں اخوان کی بنیاد رکھ دی گئی۔
- شیخ حسن البناء جب ۱۹۳۲ء میں قاھرہ منتقل ہوئے تو اخوان کی تحریک بھی قاھرہ منتقل ہوگئی۔

www.besturdubooks.net

- ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں اخوان نے اپنا ہفت روزہ جریدہ ''الاخوان المسلمون'' جاری کیا۔ جناب محبّ الدین الخطیب (۱۳۰۳ھ۔۱۳۸۹ھ) بمطابق (۱۸۸۶ء۔۱۹۶۹ء) کو اسکا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ پھر جریدہ ''النذیر'' ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۸ء میں اور جریدہ ''الشہاب'' ۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۹۴۷ء میں جاری کیا۔ اسکے بعد مسلسل اخوانی اخبارات وجرائد شائع ہونے لگے۔
- ۱۹۴۱ء میں ایک سو ممبران پر مشتمل اخوان کی پہلی مجلس تاسیس تشکیل دی گئی جنہیں شیخ حسن البناء نے بذاتِ خود منتخب کیا تھا۔
- ۱۹۴۸ء میں جماعت اخوان المسلمون اپنی مخصوص فوج کے ساتھ فلسطین کی جنگ میں شریک ہوئی۔ جناب کامل الشریف نے اپنی کتاب ''الاخوان المسلمون فی حرب فلسطین'' میں تفصیل سے اسکا تذکرہ کیا ہے۔
- ۸ نومبر ۱۹۴۸ء میں اس وقت کے مصری وزیراعظم محمودؔ فہمی النقراشی نے اخوان المسلمون پر پابندی لگادی اور اخوان کا سرمایہ ضبط کر کے اخوان کے اہم قائدین کو گرفتار کرلیا۔
- دسمبر ۱۹۴۸ء میں النقراشی کو قتل کردیا گیا، انکے قتل کا الزام اخوان پر لگایا گیا، چنانچہ النقراشی کے جنازہ میں انکے حامیوں نے یہ نعرہ لگایا: ''النقراشی کے خون کے بدلہ حسن البناء کا خون''، چنانچہ ۱۲فروری ۱۹۴۹ء میں حسن البناء کو بھی قتل کردیا گیا۔
- ۱۹۵۰ء میں النحاس کی وزارت کا دور آیا تو اسٹیٹ کونسل کے اس حکم کی بناء پر کہ اخوان پر پابندی کا حکم سرے سے درست ہی نہیں، اخوان پر سے پابندی اٹھوادی گئی۔
- ۱۹۵۰ء میں مصری عدالت کے بڑے جج حسن الھضیبی (۱۳۰۶ھ ۱۳۹۳ھ) (۱۸۹۱ء۔ ۱۹۸۳ء) کو اخوان کا مرشد عام منتخب کیا گیا۔ حکومت نے انکو متعدد بار گرفتار کیا، پھر ۱۹۵۴ء میں ان کو سزائے موت سنائی گئی، بعد میں تخفیف کر کے عمر قید میں تبدیل کردیا گیا۔ آخری دفعہ ۱۹۷۱ء میں ان کو رہا کردیا گیا۔
- اکتوبر ۱۹۵۱ء میں مصر اور برطانیہ کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہوگئے تو اخوان نے انگریزوں کے خلاف قناۃ سویس مین گوریلا جنگ شروع کردی۔ کامل الشریف نے اپنی کتاب ''المقاومۃ السریۃ فی قناۃ السویس'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

www.besturdubooks.net

- ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں اخوان کے تعاون سے مصری کمانڈروں نے محمد نجیب کی قیادت میں "انقلاب جولائی" برپا کیا، لیکن منہاج انقلاب کے سلسلے میں اخوان نے اپنی ایک واضح رائے کی بناء پر حکومت میں شرکت کرنے سے انکار کردیا۔ حکومت میں عدم شمولیت کو جمال عبدالناصر نے دوسروں پر اپنی نصیحت تھوپنے کے مترادف سمجھا، چنانچہ طرفین ایک طویل جدل وخصومت میں داخل ہوگئے۔ یہ اختلافات بڑھ کر اس درجہ تک پہنچ گئے کہ ۱۹۵۴ء میں حکومت نے ہزاروں اخوانیوں کو گرفتار کرنا اور ملک بدر کرنا شروع کردیا، جسکی وجہ یہ بیان کی گئی کہ میدان المنشیۃ اسکندریہ میں اخوان نے جمال عبدالناصر کو قتل کرنے کی سازش کی تھی، چنانچہ گرفتار شدگان میں سے چھ افراد کو پھانسی دیدی گئی جو حسب ذیل تھے: عبدالقادر عودۃ، محمد فرغلی، یوسف طلعت، ھنداوی دویر ابراہیم الطیب، محمود عبداللطیف۔
- ۱۹۶۶ء میں حکومت اور اخوان کے درمیان ایک بار پھر تصادم ہوا، چنانچہ حکومت نے ان کو گرفتار کرنا اور سخت سزائیں دینا شروع کردیں، اس مرتبہ مندرجہ ذیل افراد کو پھانسی دی گئی:

(۱) سید قطب (۱۳۲۴ھ۔۱۳۸۷ھ)(۱۹۰۶ء۔۱۹۶۶ء)، سید قطب کو حسن البناء کے بعد ثانی مفکر کی حیثیت حاصل تھی، وہ جدید اسلامی طرز فکر کے راہنما تھے۔ سید قطب کو ۱۹۵۴ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ جیل میں دس سال گزارنے کے بعد ۱۹۶۴ء میں عراقی صدر عبدالسلام عارف کی مداخلت پر ان کو رہا کردیا گیا تھا، پھر تھوڑے ہی دنوں بعد انہیں دوبارہ گرفتار کر کے سزائے موت دیدی گئی۔

ادبی اور اسلامی افکار کی حامل انکی متعدد تالیفات ہیں جن میں: "العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام"، "خصائص التصور الاسلامی ومقوماتہ"، "فی ظلال القرآن"، "معالم فی الطریق" زیادہ اہم ہیں، اس کے علاوہ بھی انکی بہت سی کتابیں ہیں۔

(۲) یوسف حواشی۔

(۳) عبدالفتاح اسماعیل۔

- جمال عبدالناصر کے دور حکومت یعنی (۱۹۷۰ء۔۹۔۲۸) تک جماعت خفیہ طور پر کام کرتی رہی۔

www.besturdubooks.net

- انور سادات کے زمانے میں جماعت سے مرحلے وار پابندی اٹھادی گئی۔
- عمر تلمسانی : (۱۹۰۴ء۔ ۱۹۸۶ء)، کو ھضیبی کے بعد اخوان کا مرشد عالم منتخب کیا گیا۔ اخوان کے قائدین نے عمر تلمسانی کی صدارت میں جماعت کے غصب شدہ تمام حقوق اور جمال عبد الناصر کے دور میں ضبط کئے گئے تمام سرمایوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اخوان کے مرشد عمر تلمسانی نے اخوان کو حکومت کے ساتھ متصادم ہونے والے طریقے سے ہٹادیا۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ دعوت کیلئے حکمت کی ضرورت ہے اور اس بات پر زور دیا کہ تشدد اور حد سے تجاوز کرنے کے طریقے کو چھوڑ دیا جائے۔
- محمد حامد ابوالنصر: تلمسانی کے بعد انہیں جماعت کا مرشد عام منتخب کیا گیا۔ اخوان کی قیادت کرنے میں یہ اپنے پیشرو کے نقش قدم پر چلے۔
- مصر کے باہر بھی چند اخوانی شخصیات ظاہر ہوئیں جو حسب ذیل تھیں:
- شیخ محمد محمود الصواف : عراق میں اخوان کے بانی و نگراں تھے۔ انکی متعدد تالیفات ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں عراق سے ہجرت اور مکہ مکرمہ میں مستقل قیام کے بعد سے افریقہ میں نشر اسلام کے سلسلے میں انکی بڑی سرگرمیاں تھیں۔
- ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی: (۱۳۳۴ھ۔ ۱۳۸۴ھ) بمطابق (۱۹۱۵ء۔ ۱۹۶۴ء) شام میں اخوان المسلمون کے پہلے نگرانِ اعلیٰ تھے۔ مصطفیٰ سباعی نے ۱۹۴۹ء میں شریعت کالج ازہر سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں اخوانی گروہوں کی قیادت کی، ۱۹۴۹ء میں دمشق کے حلقۂ انتخاب سے خود کو بطور امیدوار نامزد کیا۔ بڑے شعلہ بیان، لاثانی مقرر تھے۔ ۱۹۵۴ء میں دمشق میں شریعت کالج کی بنیاد رکھی اور اسکے پہلے پرنسپل متعین ہوئے۔ سباعی کی متعدد تالیفات ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:
- "السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی"، "المرأۃ بین الفقہ والقانون"، "قانون الاحوال الشخصیۃ"۔

(۳) اردن میں اخوان المسلمون کی بنیاد مؤرخہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۔ ۱۱۔ ۱۹۴۵ء میں رکھی گئی، جس کے پہلے صدر شیخ عبد اللطیف ابو قورۃ منتخب ہوئے۔ شیخ نے ۱۹۴۸ء میں اردن میں جنگ فلسطین میں اخوانی گروہوں کی قیادت کی تھی۔

- مؤرخہ ۲۶۔ ۱۱۔ ۱۹۵۳ء میں محمد عبد الرحمٰن خلیفہ (ولادت ۱۹۲۹ء) کو اردن میں اخوان کا

www.besturdubooks.net

نگران اعلیٰ مقرر کیا گیا، یہ اب تک اس عہدے پر فائز ہیں۔ محمد عبدالرحمٰن خلیفہ تین عدد تعلیمی سرٹیفکیٹس کے حامل ہیں۔

عقائد وافکار :

- اخوان المسلمون کی اسلام فہمی کو شمولیت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے نیز یہ کہ اسلام کے صرف ایک جز پر عمل کرنا کافی نہیں ہے بلکہ کامل اسلام پر عمل کرنا ضروری ہے۔
- اخوان المسلمین کی کوشش ہے کہ انکا دائرۂ عمل وسیع ہو اور وہ ایک بین الاقوامی تحریک کی شکل اختیار کر لے۔
- شیخ حسن البناء اخوان کے بارے میں کہتے ہیں کہ "اخوان المسلمین" ایک سلفی دعوت، ایک سُنّی طریقہ، ایک حقیقی تصوف، ایک ریاضت والی جماعت، ایک علمی اور ثقافتی رابطہ، ایک اقتصادی کمپنی اور ایک اجتماعی فکر کا نام ہے۔
- شیخ حسن البناء اس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ اخوانی تحریک کی حسب ذیل نشانیاں ہیں:

(۱) اختلافی مسائل سے دور رہا جائے۔

(۲) بڑوں اور حکومت کے لوگوں سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

(۳) پارٹی اور گروہ بندی سے لاتعلق رہا جائے۔

(۴) فرد کی تیاری کا اہتمام کیا جائے اور مرحلے وار پیش قدمی کی جائے۔

(۵) اشتہارات واعلانات میں عملی پیداواری کے پہلو کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۶) نوجوانوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

(۷) شہروں اور دیہاتوں میں سرعت انتشار سے کام لینا چاہیے۔

- شیخ حسن البناء لکھتے ہیں کہ اخوان کی خاص خصوصیات حسب ذیل ہیں:

☆ اخوان ایک ربانی جماعت ہے، کیونکہ ہمارے مقاصد کا محور یہ ہے کہ لوگ اپنے رب کے مقرب بن جائیں۔

☆ اخوان المسلوان ایک بین الاقوامی جماعت ہے، کیونکہ اخوان سب لوگوں کیلئے ہے۔ اسکی نظر میں سب لوگ بھائی بھائی ہیں، کیونکہ انکی اصل ایک، باپ ایک اور سب

www.besturdubooks.net

کا نسب ایک ہے۔ کوئی شخص دوسرے سے افضل نہیں مگر تقویٰ کی بدولت۔ کوئی بھی شخص عام لوگوں کیلئے کوئی کام کرتا ہے تو وہ خیر کامل اور فضل عام ہے۔

☆ اخوان ایک اسلامی جماعت ہے، کیونکہ اخوان خود کو اسلام کی طرف منسوب کرتی ہے۔

○ شیخ حسن البناء نے سچے بھائی سے مطلوبہ عمل کیلئے حسب ذیل مراتب مقرر کئے:

۱۔ اصلاح نفس، تاکہ وہ مضبوط جسم، پختہ اخلاق، مہذب فکر، کمائی کی طاقت رکھنے والا، سلیم العقیدہ، اور صحیح عبادت گذار ہو۔

۲۔ مسلمان گھرانہ تیار کرنا جو اپنے گھر والوں کو اسکے افکار کے احترام کرنے پر ابھار سکے، نیز اپنی گھریلو زندگی کے ہر مظہر میں ان کو اسلامی آداب کی پابندی کروا سکے۔

۳۔ معاشرے میں بھلائی کو رواج دیکر معاشرے کی اصلاح کرنا اور بیہودگی و منکرات کے خلاف جنگ کرنا۔

۴۔ اپنے ملک کو آزاد کرنا۔ وہ اس طرح کہ اپنے ملک کو ہر بیرونی، غیر اسلامی تسلط سے نجات دلائے، چاہے وہ سیاسی، اقتصادی یا روحانی طور پر غیر اسلامی ہو۔ اسے ہر طرح کے تسلط سے نجات دلانا۔

۵۔ حکومت کی اصلاح کرنا تاکہ وہ صحیح معنوں میں اسلامی حکومت بن جائے۔

۶۔ مسلم دنیا کی آزادی اور انکی عظمت رفتہ کا احیاء کر کے امت اسلامیہ کی عالمی ساکھ کو بحال کرنا۔

۷۔ پوری دنیا میں اسلامی دعوت کی اشاعت کر کے دنیا کی رہنمائی کرنا تاکہ دنیا میں کوئی برائی باقی نہ رہے اور تمام دین اللہ تعالیٰ کا ہو جائے "ویأبی الله إلاّ أن یتم نوره"۔ شیخ حسن البناء دعوت کو تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں :

۱۔ تعریف۔

۲۔ تکوین۔

۳۔ تنفیذ۔

○ شیخ حسن البناء "رسالۃ التعلیم" میں لکھتے ہیں کہ: ہماری بیعت کے دس ارکان ہیں لہذا تم انہیں یاد کر لو: سمجھ، اخلاص، عمل، جہاد، قربانی، ثابت قدمی، بے غرضی، اخوت اور

www.besturdubooks.net

اعتماد۔ پھر ان میں سے ہر ایک رکن کی تشریح کرتے ہیں۔ اسکے بعد لکھتے ہیں:
اے سچے بھائی! یہ تمہاری دعوت کا اجمال اور تمہارے نظریات کا مختصر بیان ہے۔ تم ان بنیادی باتوں کو پانچ کلموں میں جمع کر سکتے ہو:
اللہ ہمارا مقصود، رسول ہمارے قائد، قرآن ہمارا دستور، جہاد ہماری راہ اور شہادت ہماری تمنا ہے۔
نیز تم انکے مظہر کو دیگر پانچ کلمات میں جمع کر سکتے ہو:
سادگی، تلاوت، نماز، عسکریت اور اخلاق۔

- جناب سید قطب اپنی کتاب "خصائص التصور الاسلامی ومقوماتہ" میں اپنی اور اخوان المسلمین کی اسلام فہمی پر اس طرح روشنی ڈالتے ہیں:

اس تصور کی خصوصیات کی اساس۔ ربانیت، ثابت قدمی، عموم، توازن، ایجابیت، واقعیت اور توحید ہیں۔ مؤلف مذکورہ کتاب میں ہر خاصیت کیلئے مستقل فصل باندھتے ہیں جس میں پھر اُس خاصیت کی توضیح وتشریح کرتے ہیں۔

اخوان المسلمین کی نشانی: مقابل سمت میں دو تلواروں نے قرآن کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ نیز قرآنی کلمہ "وأعِدّوا" اور تین الفاظ حق۔ طاقت۔ آزادی درج ہیں۔

بنیادی عقائد وافکار :

- اخوان المسلمین نے سلفی دعوت سے دلیل ڈھونڈنے کی اہمیت، دین کے دو چشموں، قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنیکی ضرورت اور مکمل توحید تک رسائی حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کے شرک سے اجتناب کرنیکی اہمیت کو اخذ کیا۔
- شیخ حسن البناء کی دعوت، شیخ محمد بن عبدالوہاب، سنوسی اور رشید رضا کی دعوتوں سے متاثر ہے۔ گویا ان دعوتوں کا غالب حصہ شیخ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ۔۱۳۲۸ء) کی تعلیمات کی ہی اشاعت ہے جو تعلیمات امام احمد بن حنبلؒ کی تعلیمات سے ماخوذ ہیں۔
- اخوان المسلمین نے تصوف کے اس حصہ کو لیا جس میں تربیت واصلاح نفس کی دعوت پائی جاتی ہے، نیز انہوں نے تصوف کو اس سمت کی طرف راجع کرنے کی کوشش کی جس

www.besturdubooks.net

پر اوائل صوفیاء کرام عمل کیا کرتے تھے۔ یعنی اصلاح عقیدہ، بدعت سے بیزاری، ذلت اور منفی اعمال سے اجتناب۔

- شیخ حسن البناء نے اپنے سے پہلے کے لوگوں کے مفاہیم کو اپنی دعوت میں اکٹھا کر دیا، نیز ان میں ایسی اشیاء کا بھی اضافہ کیا جنہیں معاشرے اور زمانے نے فرض کر دیا تھا۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ ان تمام غیر اسلامی سرگرمیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے جو اس وقت خاص طور پر مصر اور اس خطے کے دیگر ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات :

- اخوان المسلمین کی تحریک کا آغاز اسماعیلیہ سے ہوا، پھر قاھرہ منتقل ہو گئی، جہاں سے مصر کے تمام بڑے شہروں اور دیہاتوں میں پھیل گئی۔ انیسویں صدی کے چوتھے عشرے کے آخر تک صرف مصر میں اخوان کی شاخوں کی تعداد (۳۰۰۰) تین ہزار تک پہنچ گئی تھی جن میں کارکنوں کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔
- اخوان المسلمین کی تحریک دیگر عرب ممالک میں منتقل ہوئی۔ چنانچہ شام، فلسطین، اردن، لبنان، عراق، یمن اور سوڈان میں اس کا بڑا قوی وجود ہے، نیز اخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والے لوگ اس وقت دنیا کے اکثر حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کتب دیکھئے :

۱۔ حسن البناء : مبادی واصول فی مؤتمرات خاصۃ۔ المؤسسۃ الاھلیۃ۔ دار الشھاب۔ قاھرہ۔ طبع اول۔ ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰ء۔

۲۔ قانون جمعیۃ الاخوان المسلمین العام المعدل : مطبعۃ الاخوان المسلمین ۱۳۵۴ھ

۳۔ الاخوان المسلمون : احداث صنعت التاریخ۔ محمود عبد الحلیم۔ دار الدعوۃ۔ الاسکندریہ۔ طبع اول۔ مطابع جریدۃ السفیر ۱۹۷۹ء۔

۴۔ حسن البناء الداعیۃ الامام المجدد الشھید : انوار الجندی۔ دار القلم۔ بیروت۔

www.besturdubooks.net

۵۔ الشہید سید قطب : یوسف العظیم۔ دار القلم۔ بیروت۔
۶۔ الاخوان المسلمون والجماعات الاسلامیۃ : ڈاکٹر زکریا سلیمان بیومی۔ مکتبۃ وھبۃ۔ قاھرۃ۔
۷۔ مذاکرات الدعوۃ والداعیۃ : حسن البناء۔ المکتب الاسلامی۔ طبع رابع۔ بیروت ۱۳۹۹ھ۔ ۱۹۷۹ء۔
۸۔ مجموعۃ رسائل الامام الشہید حسن البناء : دار الشہاب۔ قاھرہ۔
۹۔ الاخوان المسلمون : ڈاکٹر رچرڈ میشل۔ ترجمہ عبدالسلام رضوان۔ مکتبہ مدبولی۔ طبع اول۔ قاھرہ۔ ۱۹۷۷ء۔
۱۰۔ الاخوان المسلمون کبری الحرکات الاسلامیۃ الحدیثۃ : اسحٰق موسی الحسینی۔
۱۱۔ کبری الحرکات الاسلامیۃ الحدیثۃ فی العصر الحدیث : محمد علی ضناوی۔ طبع اول۔ قاھرۃ۔ الجماعۃ الاسلامیۃ جامعۃ القاھرۃ۔ صوت الحق۔ ۸۔
۱۲۔ الاخوان المسلمون والمجتمع المصری : محمد شوقی ذکی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳)

استشراقیت

(ORIENTALISM)

تعارف :

استشراقیت (ORIENTALISM) اس فکری تحریک کو کہا جاتا ہے جسکا مقصد شرقِ اسلامی کے مختلف ادیان، آداب، زبانوں اور ثقافتوں کا مطالعہ کرنا ہے۔ بلاشبہ اس تحریک نے عالم اسلام کے متعلق مغربی دنیا کو یہ باور کرانے میں اہم کردار ادا کیا کہ دراصل ان دونوں (دنیائے اسلام اور مغربی دنیا) کے درمیان تہذیبی ٹکراؤ کا حقیقی سبب عالم اسلام کی فکری پسماندگی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

ابتداء : استشراقیت کی ابتدا کا تعین کرنا دشوار ہے۔ بعض مؤرخین استشراقیت کو اندلس کی اسلامی عہد حکومت تک لے جاتے ہیں، جبکہ بعض دیگر مؤرخین اسے صلیبی دور حکومت سے منسلک قرار دیتے ہیں۔

- فلسفیانہ استشراق کا باقاعدہ آغاز اس وقت ہوا جب ۱۳۱۲ء میں ویانا کلیسائی اجتماع کی قرارداد صادر ہوئی۔ اس قرارداد کی رو سے متعدد یورپی یونیورسٹیوں میں عربی زبان کیلئے متعدد نشستیں مختص کی گئیں۔
- اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر تک یورپ میں استشراقیت کا مفہوم ظاہر نہیں ہوا تھا، چنانچہ اسکا پہلی دفعہ ظہور انگلینڈ میں ۱۷۷۹ء میں اور فرانس میں ۱۷۹۹ء میں ہوا۔ اسی طرح ۱۸۳۸ھ میں فرانسیسی اکیڈمی قاموس میں لفظ استشراقیت کا اندراج ہوا۔
- جبرٹ ڈی اورلیاک : (۹۳۸ - ۱۰۰۳ء) JEBERT DE ORALIAC بند کنی راہب

www.besturdubooks.net

تھے۔انہوں نے اندلس کا سفر کیااور وہاں کے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔واپسی پر انہیں بڑے عالم کے طور پر سلفسٹر ثانی (۹۹۹۔ ۱۰۰۳ء) کے نام سے منتخب کیا گیا، چنانچہ وہ فرانس کے پہلے پوپ کہلائے۔

- ۱۱۳۰ء میں طلیطلہ کے پادریوں کے رئیس نے بعض عربی علمی کتابوں کا ترجمہ کیا۔
- جیرار دی جریمونا: (۱۱۱۴۔ ۱۱۸۷ء) GERARD DE GREMONA ایطالوی۔ نے طلیطلہ کا سفر کیا اور فلسفہ، طب، فلکیات اور حزب الرصل کی تقریباً ۸۷ تصنیفات کا ترجمہ کیا۔
- پطرس مکرم: (۱۰۹۴۔ ۱۱۵۶ء) PIERRE LE VENERABLE فرانسیسی، بندکنی راهب، دیر کلونی کے صدر تھے۔اسلام کے متعلق من پسند معلومات حاصل کرنے کیلئے انہوں نے مترجمین کی ایک جمعیت تشکیل دی۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ۱۱۴۳ھ میں اطالوی زبان میں معانئ قرآن کے سب سے پہلے ترجمے کے درپردہ یہ شخص بذات خود شریک تھا۔ اس ترجمہ کو انگریز رابرٹ آف کیٹن ROBERT OF KETTON نے انجام دیا تھا۔
- یوحنا الاشبلی : پہلے یہودی تھے بعد میں نصرانی بن گئے۔JUANDE SEVILLA انکا ظہور بارھویں صدی کے وسط میں ہوا۔انہوں نے علم نجوم کو زیادہ اہمیت دی، نیز (ادلر اوف باشا) کے تعاون سے ابومعشر بلخی کی چار کتابوں کو عربی میں منتقل کیا۔
- راجر بیکون : (۱۲۱۴۔ ۱۲۹۴ء) انگریز، آکسفورڈ اور پیرس میں تعلیم حاصل کی اور وہیں سے فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ کتاب "مرآۃ الکیمیا" کا انہوں نے عربی سے ترجمہ کیا تھا۔(نور مبرج ۱۵۲۱ء)

منصف مستشرقین :

- هاریان رولانڈ : (وفات ۱۷۱۸ء) HARDRIAN ROLAND اوترشٹ یونیورسٹی ہالینڈ میں مشرقی زبانوں کے استاذ تھے۔ لاطینی زبان میں انکی کتاب کا نام (دین محمدی) ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ (۱۷۰۵ء) یورپ میں کلیسا نے انکی کتاب کو ممنوعہ کتابوں کی فہرست میں شامل کر دیا۔

www.besturdubooks.net

- یوھان ج رایسکۃ : (۱۷۱۶ـ ۱۷۷۴ء) J.J.REISKE یہ جرمنی کے پہلے قابل ذکر مستشرق ہیں۔ اسلام کے متعلق انکا موقف ایجابی ہونے کی بنا پر عیسائیوں نے ان پر زندیق ہونیکا الزام لگایا۔ انکی زندگی بڑے فقر وفاقہ میں گذری، بالآخرانہیں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ جرمنی میں عربی علوم کیلئے ممتاز مقام پیدا کرنیکا کریڈٹ انہی کو جاتا ہے۔
- سلفسٹر دی ساسی: (۱۷۱۶ـ ۱۷۷۴ء)SILVESTER DE SACY انہوں نے اسلامی علوم میں غور وخوض کرنے کے بجائے ادب ونحو کو زیادہ اہمیت دی۔ پیرس کو عربی علوم کا مرکز بنانے کا کمال انکے سر ہے، ان سے جا ملنے والوں میں رفاعۃ طہطاوی بھی تھے۔
- توماس ارنلڈ : (۱۸۶۴ـ ۱۹۳۰ء) انگریز تھے۔ انکی کتاب کا نام (دعوت اسلام) ہے۔ اس کتاب کا عربی، ترکی اور اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔
- گستاف لوبون : مستشرق اور مادہ پرست فلسفی تھے۔ ادیان پر مطلقا ایمان نہیں رکھتے تھے انکے اکثر مقالوں اور کتابوں میں اسلامی تہذیب کے ساتھ انصاف کا رنگ نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب نے انکی کتابوں کا احترام کرنے کے بجائے انہیں ناکارہ بنادیا۔
- زیجرید ھونکا : انہوں نے اپنی مشہور کتاب "عربوں کا سورج مغرب پر چمک رہا ہے" میں مغربی تہذیب سے متاثر ظاہر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انکی کتابوں کو منصف کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔
- دیگر معتدل مستشرقین میں : جاک بیرک، انا ماری شمل، کارلایل، ریذیہ جینو، ڈاکٹر جرینہ اور جوتہ جرمن شامل ہیں۔

متعصب مستشرقین :

- گولڈزیہر GOLDIZHER (۱۸۵۰ـ ۱۹۲۰ء) ہنگری کے یہودی تھے۔ انکی کتابوں میں سے ایک کتاب (تاریخ مذاھب التفسیر الاسلامی) بھی ہے۔ گولڈزیہر بلا اختلاف یورپ میں اسلامیات کے سربراہ مانے گئے۔
- جان ماریناڈ J-MARYNARD امریکی، بڑے متعصب تھے۔ رسالہ "اسلامی علوم" کے محررین میں سے ہیں۔
- ایس۔ ایم۔ زویمر S.M.ZWEIMER یہ مستشرق عیسائی، امریکی رسالے "اسلامی دنیا"

www.besturdubooks.net

کے مؤسس تھے۔ انکی کتاب "اسلام، عقیدے کو چیلنج کرتا ہے" ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ انکی ایک اور کتاب کا نام "اسلام" ہے۔ یہ کتاب متعدد مقالوں کا مجموعہ ہے جسے عیسائی تبلیغی کانفرنس دوئم ۱۹۱۱ء لکھنؤ ہندوستان میں پڑھا گیا تھا۔

- جی وون غرونباوم G.VON GRUN BAUM جرمن یہودی، امریکی یونیورسٹیوں کے استاذ رہے ہیں۔ انکی کتابوں میں "محمدی عیدیں ۱۹۵۱ء" اور "اسلامی ثقافتی تاریخ کا مطالعہ" ۱۹۵۴ء قابل ذکر ہیں۔
- آئی۔ جے۔ وینسنک I.J.WENSINK یہ اسلام کا بڑا دشمن تھا، اسکی ایک کتاب کا نام "اسلامی عقیدہ۔ ۱۹۳۲ء" ہے۔
- کینیت کراج K-GRAGG متعصب امریکی اسکی ایک کتاب کا نام "دعوت اذان گاہ" ۱۹۵۶ء ہے۔
- لوی ماسیئون L.MASSIGON فرانسیسی مبلغ۔ فرانسیسی وزارت خارجہ کے شعبۂ امور نو آبادیات شمالی افریقہ کے مشیر تھے۔ انکی ایک کتاب کا نام "صوفی حلاج شہید اسلام میں" ہے جو ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی۔
- ڈی۔ بی۔ ب میکڈونالڈ D.B.MACDONALD امریکی متعصب مبلغ۔ اسکی ایک کتاب "علم کلام فقہ اور دستوری نظریے کی ترقی" ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔ نیز اسکی ایک اور کتاب "اسلام دینی موقف اور حیات" ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔
- مایلزگرین M.GREEN سیکریٹری تحریر۔ رسالہ "الشرق الاوسط"۔
- ڈی۔ ایس۔ مارگولیوث D.S.MARGOLIOTH ۱۸۰۵ء۔ ۱۹۴۰ء متعصب انگریز۔ طہٰ حسین اور احمد امین کا ہم خیال تھا۔ اسکی ایک کتاب "اسلام میں نئی ترقی" ۱۹۱۳ء میں شائع ہوئی۔ اسکی ایک اور کتاب "محمد اور طلوع اسلام" ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی، نیز اسکی ایک اور کتاب "الجامعۃ الاسلامیۃ" ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔
- اے۔ جے۔ آربری A.J.ARBERRY متعصب انگریز۔ اسکی کتابوں میں سے ایک کتاب "اسلام آج" ۱۹۴۳ء میں اور ایک کتاب "تصوف" ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی۔
- بارون کارادی فو BARON CARRADE VOUX فرانسیسی متعصب۔ دائرہ معارف اسلامیہ کے بڑے محررین میں سے تھے۔

www.besturdubooks.net

- ایچ۔ اے۔ آر۔ جب H.A.R ۱۸۹۵۔ ۱۹۶۵ء انگریز۔ اسکی کتابوں میں ایک کتاب "محمدی مذہب" ۷ ۱۹۴ھ میں اور "اسلام میں نئی جہتیں" ۷ ۱۹۳ء میں شائع ہوئی۔
- آر۔اے۔ نیکولسن R.A.NICKOLSON انگریز۔ یہ شخص اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اسلام ایک روحانی مذہب ہے بلکہ وہ اسلام کو مادیت اور انسانی ترقی کے مخالف مذہب سے تعبیر کرتا ہے اسکی ایک کتاب "صوفیاءِ اسلام" ۱۹۱۰ء میں اور ایک کتاب "عربوں کی ادبی تاریخ" ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔
- ھنری لامنس مسیحی ۱۸۷۲۔ ۷ ۱۹۳ء H.LAMMANS متعصب فرانسیسی۔ اسکی ایک کتاب کا نام "اسلام" اور ایک دوسری کتاب کا نام "الطائف" ہے۔ نیز یہ دائرہ معارف اسلامیہ کے محررین میں سے تھا۔
- جوزیف شاخت J-SCHACHT متعصب جرمن۔ اسکی ایک کتاب کا نام "اسلامی فقہ کے اصول" ہے۔
- بلاشیر: انکو فرانسیسی وزارت خارجہ میں عربوں اور مسلمانوں کے امور کا ماہر سمجھا جاتا تھا، وہ اسی شعبہ میں اپنے فرائض منصبی انجام دیتا تھا۔
- الفرڈ جیوم A.JEOM متعصب انگریز۔ اسکی ایک کتاب کا نام "اسلام" ہے۔

عقائد وافکار :

اول : استشراقیت کے مقاصد۔

ا۔ دینی مقاصد :

- استشراقیت کے پروان چڑھنے میں درپردہ دینی مقصد ہی کار فرما تھا۔ استشراقیت کے اس طویل سفر میں مندرجہ ذیل امور اس کے ساتھ تھے :
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے صحیح ہونے میں شکوک وشبہات پیدا کرنا، نیز یہ باور کرانا کہ احادیث نبویہ کو مسلمانوں نے قرون ثلاثۃ میں ایجاد کیا ہے۔
- قرآن کریم کے صحیح ہونے میں شکوک وشبہات پیدا کرنا، نیز قرآن کریم میں طعن وتشنیع کرنا۔
- اسلامی فقہ کی وقعت کو کم کرنا اور اسے رومن فقہ باور کرانا۔

www.besturdubooks.net

- عربی زبان کو ختم کرنا، نیز یہ باور کرانا کہ عربی زبان زمانے کی ترقی کا ساتھ نہیں دے سکتی ہے۔
- اسلام کی اصل یہودیت اور نصرانیت کو قرار دینا۔
- تبلیغ کرنا اور مسلمانوں کو عیسائی بنانا۔
- اپنے افکار و نظریات کی تقویت کیلئے موضوع احادیث کا سہارا لینا۔

۲۔ تجارتی مقاصد :

- اسلامی ممالک کے متعلق معلومات فراہم کرنیوالوں اور ان معلومات پر نوٹ لکھنے والوں کو بادشاہِ وقت بے پناہ مال و دولت سے نوازا کرتا تھا۔
- عالم اسلام پر مغربی قبضے سے قبل انیسویں اور بیسویں صدی میں تجارتی مقصد زیادہ نمایاں تھا۔

۳۔ سیاسی مقاصد :

- مسلمانوں میں بھائی بندی کی فضا کو ختم کر کے ان میں تفرقہ ڈال کر ان پر غلبہ حاصل کرنا۔
- عامّی لہجے کو اہمیت دینا اور مروّجہ عادات کا مطالعہ کرنا۔
- استعماری قوتیں اپنے وظیفہ خوروں کو نو آبادیاتی ممالک میں انکی زبان، آداب اور ادیان کی تحقیق پر مامور کرتے تھے تاکہ یہ معلوم کر سکیں کہ ان ممالک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر وہاں کس طرح حکومت کی جا سکتی ہے۔

۴۔ خالص علمی مقاصد :

- بعض مستشرقین نے خالص حقیقت کا پتہ لگانے کیلئے بحث و تمحیص کے طریقے کو اپنایا۔ چنانچہ بعض حضرات نے اسلام تک رسائی حاصل کر کے اسلام کو قبول بھی کر لیا۔ ان میں سے بعض حضرات کا تذکرہ ہم یہاں کر رہے ہیں:

فرانسیسی مستشرق ''دینیہ'' نے مسلمان ہو کر الجزائر میں زندگی گذاری۔ انکی ایک کتاب کا

www.besturdubooks.net

نام ”نور اسلام کی خاص شعاعیں“ ہے۔ انکی وفات فرانس میں ہوئی، لیکن الجزائر میں دفن کئے گئے۔

دوم : اہم تالیفات۔

۱۔ تاریخ الادب العربی۔ کارل بروکلمان۔ وفات ۱۹۵۶ء۔

۲۔ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ۔ اس کتاب کی طبع اول فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں ۱۹۱۳ء۔ ۱۹۳۸ء کی درمیانی مدت میں ہوئی۔ جبکہ اسکی ایک جدید طبع انگریزی اور فرانسیسی میں ۱۹۴۵ء۔ سے ۱۹۷۷ء کے درمیان ہوئی۔

۳۔ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث الشریف : یہ حدیث کی چھ مشہور کتابوں (صحاح ستہ) کے علاوہ مسند دارمی، موطا مالک اور مسند امام احمد بن حنبل پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو سات جلدوں میں تیار کرایا گیا ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی اور پھر اسکے بعد شائع ہوتی رہی۔

۴۔ ڈیڑھ سو سالوں کے دوران یعنی انیسویں صدی کے آغاز سے بیسویں صدی کے وسط تک مستشرقین کی تالیف کردہ کتابوں کی تعداد ساٹھ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

سوم : کانفرنسیں وجمعیات۔

- مستشرقین کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس ۱۸۷۳ء میں پیرس میں منعقد ہوئی۔
- اس کانفرنس کے بعد مسلسل عالمی سطح کی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں چنانچہ اب تک صرف بین الاقوامی کانفرنسوں کی تعداد تیس ہو گئی ہے۔ یہ ان بین البر اعظمی مجالس واجتماعات کے علاوہ ہیں جو ہر ملک ساتھ خاص ہیں مثلاً ۱۸۴۹ء میں جرمن مستشرقین کی کانفرنس، درسدن، جرمنی میں منعقد ہوئی۔ اس طرح کی کانفرنسیں آج تک مسلسل منعقد ہو رہی ہیں۔
- مذکورہ کانفرنسوں میں ہر دفعہ سینکڑوں مستشرق علماء حاضر ہوئے تھے، مثال کے طور پر آکسفورڈ کانفرنس کو لے لیں جسمیں ۲۵ ممالک کی یونیورسٹیوں اور ۶۹ علمی اداروں سے ۹۰۰ سو علماء شریک ہوئے تھے۔

www.besturdubooks.net

- متعدد استشراقی جمعیتیں بھی ہیں۔ مثلاً "ایشیائی جمعیت" جس کی بنیاد ۱۸۲۲ء میں پیرس میں رکھی گئی تھی، اور "ایشیائی شاہی جمعیت" جس کی بنیاد ۱۸۲۳ء میں برطانیہ و آئرلینڈ میں رکھی گئی تھی، اسی طرح "مشرقی جمعیت امریکہ" کی بنیاد ۱۸۴۲ء میں اور "مشرقی جمعیت جرمنی" کی بنیاد ۱۸۴۵ء میں رکھی گئی تھی۔

چہارم : استشراقی رسالے۔

اس وقت مختلف زبانوں میں مستشرقین کی بے شمار، سلسلے وار کتابیں شائع ہو رہی ہیں جنکی تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔ نمونے کے طور پر چند ایک کا تذکرہ ہم یہاں کر رہے ہیں:

- "مسلم دنیا" THE MUSLIM WORLD اس رسالے کے مؤسس صموئیل زویمر (وفات ۱۹۵۲ء) تھے۔ انہوں نے ۱۹۱۱ء میں برطانیہ سے اس رسالے کو شائع کیا تھا۔ زویمر مشرقِ وسطیٰ میں مسیحی مبلغین کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔
- رسالہ "مشرق کے چشمے"، جسے ھامر برشتال نے ویانا میں ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۸ء کے درمیان شائع کیا تھا۔
- مجلۃ الاسلام۔ یہ رسالہ ۱۸۹۵ء میں پیرس میں ظاہر ہوا تھا۔ اسکے بعد مراکش میں متعین فرانسیسی تعلیمی وفد نے ۱۹۰۶ء میں جریدہ "عالم اسلامی" شائع کیا۔ اس رسالے کو بعد میں جریدہ "الدراسات الاسلامیۃ" کے نام میں تبدیل کر دیا گیا۔
- جرمنی میں ۱۹۱۰ء میں "اسلامی جریدہ" DER ISLAM نامی رسالہ ظاہر ہوا۔

پنجم : استشراقیت استعمار کی خدمت میں۔

- کارل ھینرس بیکر KARL HEINRICH BEEKER (وفات ۱۹۳۳ء) "جریدہ اسلام جرمنی" کے بانی اس شخص نے ایسی تحقیقات پیش کیں جو افریقہ میں استعماری مقاصد کی خدمت کرتی ہیں۔
- بارتھولڈ BARTHOLD (وفات ۱۹۳۰ء) رسالہ "روس اسلامی دنیا" کے بانی۔ انہوں نے بھی ایسی تحقیقات سر انجام دیں جو وسط ایشیا میں روسی قیادت کے مفادات کی

www.besturdubooks.net

خدمت کرتی ہیں۔

- ہالینڈ کا باشندہ سنوک ھر گرونج SNOUCK HURGRONJE (۱۸۵۷ء-۱۹۳۶ء)۔ یہ شخص ۱۸۸۴ء میں عبدالغفار کے جعلی نام سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ نصف سال تک مکہ میں قیام کرنے کے بعد واپس چلا گیا جسکا مقصد یہ تھا کہ شرق اسلامی میں استعماری مقاصد کی خدمت میں تحقیقاتی رپورٹ لکھے۔
- پیرس میں ۱۸۸۵ء میں "مشرقی زبانوں کا ادارہ" کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ مشرقی ممالک اور مشرق بعید کے ملکوں میں استعمار کی راہ ہموار کرنے کیلئے ان ممالک کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔

ششم۔ استشراق کے خطرناک افکار :

- جارج سیل G.SALE نے اپنی کتاب معانی قرآن کا ترجمہ (اشاعت ۱۷۳۶ء) کے مقدمے میں اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا ہے: "قرآن، محمد (رسول اللہ ﷺ) کی اپنی ایجاد و تالیف ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس میں جدل کی کوئی گنجائش نہیں۔" (گویا اس شخص کے خیال میں یہ بات بالکل یقینی ہے)۔
- رچرڈ بل RICHARD BELL کے اپنے زعم کے مطابق نبی محمد ﷺ نے قرآن کو یہود کی کتابوں، خاص طور پر "عہد قدیم" اور نصاریٰ کی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔
- دوزی (وفات ۱۸۸۳ء) کے زعم میں قرآن انتہائی بد ذوق کتاب ہے۔ اس میں بعض خاص چیزوں کے علاوہ کوئی نئی بات نہیں، نیز اسکا زعم ہے کہ قرآن بہت طویل اور ایک حد تک اکتا دینے والی کتاب ہے۔
- برطانوی نو آبادیات کے وزیر "اومی غو" نے اپنی حکومت کے رئیس کے نام ۹ جنوری ۱۹۳۸ء میں ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ "جنگ نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اسلامی اتحاد ہی سب سے بڑا خطرہ ہے لہٰذا سلطنت برطانیہ کو اس سے ڈرنا چاہئے اور اسکے خلاف جنگ کرنا چاہئے۔ یہ خطرہ صرف سلطنت برطانیہ کے لئے نہیں فرانس کیلئے بھی ہے۔ ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ خلافت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ وہ دوبارہ واپس نہ آئے"۔

www.besturdubooks.net

- شیلڈون آموس لکھتے ہیں کہ: ''شریعت محمدی دراصل عرب ممالک کے سیاسی احوال کے موافق، مشرقی شہنشائیت کے رومن قوانین کا نام ہے''۔ یہ شخص مزید لکھتا ہے کہ ''قانون محمدی تو صرف عربی رنگ میں رنگے ہوئے قوانین ہیں۔''
- رینان فرانسیسی لکھتا ہے کہ ''عربی فلسفہ دراصل عربی حروف میں مکتوب یونانی فلسفہ ہے''۔
- رہا۔ لویس ماسینیون تو یہ شخص عربی زبان کو بازاری لہجے میں بولنے اور لاطینی حروف میں لکھنے کی تحریک کا قائد و شہسوار تھا۔

لیکن : اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مستشرقین نے بہت سی کتابوں کو قدیم ورثوں سے نکال کرانکی تحقیق، تبویب اور فہرست کے ساتھ شائع کر کے بڑا کمال کیا۔

- نیز اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض مستشرقین کو علمی منہجی ملکہ حاصل تھا جس نے انہیں تحقیق و تمحیص میں بڑی مدد دی۔
- اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض مستشرقین کے اندر بحث و تمحیص اور مسائل کے تتبع کے سلسلے میں بڑے صبر اور قوت تحمل پائی جاتی ہے۔
- مسلمانوں کیلئے یہی بہتر ہے کہ وہ مستشرقین کی کتابوں کی اچھی چیزوں سے استفادہ کریں اور انکے تحریف کردہ مقامات اور انکی دخل اندازیوں سے بھی باخبر رہیں، تاکہ وہ انکے شر سے محفوظ رہیں، یا ان اشیاء کو سب پر واضح کردیں یا ان کا جواب لکھیں، کیونکہ حکمت مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے وہ اسے جہاں کہیں بھی مل جائے وہی اسکا زیادہ حقدار ہے۔

بنیادی عقائد وافکار :

- استشراقیت دراصل صلیبیوں کے عہد میں شرق اسلامی اور غرب نصرانی کے درمیان موجود تناؤ کی پیداوار ہے نیز سفارتوں اور سفیروں کے ذریعے بھی اس نے پرورش پائی۔
- استشراقیت کی بنیادی وجہ فلسفیانہ نصرانیت ہے، جس کا مقصد اسلام میں دخل اندازی کرکے، مسلمانوں کو فریب دیکر اور اسلام میں شکوک و شبہات داخل کر کے اسے اپنے اندر سے تباہ کرنا ہے، لیکن آخر میں استشراقیت نے ان قیود سے آزاد ہونا شروع کردیا ہے تاکہ خود کو صرف علمی روح کے قریب ترین کر سکے۔

www.besturdubooks.net

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات :

- مغرب ہی وہ مناسب سرزمین ہے جس پر مستشرقین سرگرم رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مستشرقین زیادہ تر جرمنی، برطانیہ، فرانس، ہالینڈ اور ہنگری کے باشندے ہیں۔ بعض مستشرقین اٹلی اور اسپین میں بھی نمودار ہوئے۔
- حقیقت یہ ہے کہ استشراق کا سورج امریکہ میں زیادہ چمکا، چنانچہ امریکہ میں استشراق کے بہت سے مراکز ہیں۔
- مغربی حکومتوں، کمپنیوں، کمیٹیوں، اداروں اور کلیساؤں نے استشراقی تحریک کی امداد و تائید کرنے اور یونیورسٹیوں میں انہیں کھلا چھوڑنے میں بالکل بُخل سے کام نہیں لیا، یہی وجہ ہے کہ مستشرقین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔
- دراصل استشراقی تحریک، استعمار و نصرانیت کی خدمت کیلئے مسخر تھی اور آخر میں یہودیت اور صہیونیت کی بھی خادمہ بن گئی۔ ان تمام قوتوں کا ہدف مشرقِ اسلامی کو کمزور کر کے براہ راست یا بالواسطہ اس پر تسلط جمانا ہے۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کتب دیکھئے :

۱۔ الاستشراق : ایڈورڈ سعید۔ ترجمہ کمال ابو دیب۔ مؤسسۃ الابحاث العربیۃ۔ بیروت ۱۹۸۱ء۔

۲۔ المستشرقون : نجیب العقیقی۔ دار المعارف۔ قاھرہ۔ ۱۹۸۱ء۔

۳۔ الاستشراق والمستشرقون : ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی۔ طبع دوم۔ المکتب الاسلامی۔ ۱۹۷۹ء

۴۔ السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی : ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی۔ بیروت ۱۹۷۸ء

۵۔ انتاج المستشرقین : مالک بن نبی۔

۶۔ اوروباوالاسلام : ھشام جعیط۔ ترجمہ: طلال عتریسی، دار الحقیقۃ۔ بیروت ۱۹۸۰ء۔

۷۔ الثقافۃ العربیۃ فی رعایۃ الشرق الاوسط : مکتبۃ المعارف۔ بیروت ۱۹۵۲ء۔

۸۔ الاستشراق والخلفیۃ الفکریۃ : ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق۔ طبع اول۔ کتاب الامۃ۔

www.besturdubooks.net

للصراع الحضاری ۱۴۰۴ھ۔

۹۔ الفکر الاسلامی الحدیث وصیلتہ بالاستعمار الغربی : محمد البری۔ دار الفکر۔ بیروت ۱۹۷۳ء۔

۱۰۔ المدخل لدراسۃ الشریعۃ الاسلامیۃ : ڈاکٹر عبدالکریم زیدان۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت ۱۹۸۱ء

۱۱۔ الاسلام فی الفکر الغربی : محمود حمدی زقزوق۔ دار القلم۔ کویت ۱۹۸۱ء

۱۲۔ الدراسات الاسلامیۃ بالعربیۃ بالجامعات الالمانیۃ : روڈی بارت، ترجمہ: ڈاکٹر مصطفیٰ ماھر، قاھرہ، ۱۹۶۷ء

۱۳۔ اضواء علی الاستشراق : ڈاکٹر محمد عبدالفتاح علیان۔ طبع اول، دار البحوث العلمیۃ۔ کویت ۱۹۸۰ء۔

دیگر زبانوں میں دیکھئے :

1- RUDI PARA : DER KORAN UEBERSETZUG STUTTGART 1980.

2- C.E. BOSWORTH : ORIETALISM AND ORIENTLISTS (IN ARAB ISLAMIC BIBLOGRAPHY) 1977 GREAT BRITIAN.

3- H.A FLACHER-BERNICOL : DIE ISLAMISCHE REVOLUTION STUTTGART 1981.

4- JOHAN FUECK : DIE ARABISCHON STUDIEN IN EUROPA LEIPZING 1955.

5- CUSTAR PFONN MUELLER : HANDBUCH DER ISLAMIC LETERATUR BERLIN 1933.

6- M. RODINSON : MOHAMMED : FRANKFURT 1975.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴)

اسماعیلیت

تعارف :

اسماعیلیت۔ امام اسماعیل بن جعفر الصادق کی طرف منسوب ایک باطنی فرقے کا نام ہے۔ اس فرقے کا ظاہر، اہل بیت کے حق میں تشیع اور اسکی حقیقت، اسلامی عقائد کو برباد کرنا ہے۔ اس فرقے سے مزید بہت سے فرقے بنے اور وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ پھیلتے بھی گئے، چنانچہ انکے بعض فرقے ہمارے زمانے میں بھی موجود ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

اول۔ قرامطی اسماعیلی : (دیکھئے اس کتاب میں قرامطہ کی بحث)

قرامطہ کا ظہور اپنے امام اسماعیل کی اطاعت سے دستبرداری کے بعد بحرین اور شام میں ہوا تھا۔ قرامطہ نے اپنے امام کا مال و متاع چھین لیا تو انکے امام خوف سے سلیمیہ۔ شام سے ماوراء النہر کے علاقے کی طرف فرار ہو گئے۔

www.besturdubooks.net

انکی اہم شخصیات حسب ذیل ہیں :

- عبداللہ بن میمون القداح : یہ ۲۶۰ھ میں جنوبی فارس میں ظاہر ہوئے تھے۔
- الفرج بن عثمان القاشانی (ذکرویہ) : انہوں نے عراق میں ظاہر ہو کر لوگوں میں امام مستور کے حق میں دعوت دی۔
- حمدان قرمط بن الاشعث (۲۷۸ھ) : انہوں نے کوفہ کے قریب کھلم کھلا اپنے مذہب کی دعوت دی۔

www.besturdubooks.net

- احمد بن القاسم : اس شخص نے تاجروں اور حجاج کے قافلوں پر بڑی سختیاں کیں۔
- الحسن بن بہرام (ابو سعید الجنابی) : یہ بحرین میں ظاہر ہوئے تھے، انکو قرامطی حکومت کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ اُنکے صاحبزادے سلیمان بن الحسن بن بہرام (ابو طاھر) نے ۳۰ سال تک حکومت کی۔ اسی کے عہد میں قرامطی حکومت میں وسعت و قوت حاصل ہوئی، چنانچہ اس نے ۳۱۹ھ میں خانۂ کعبہ پر حملہ کیا اور حجر اسود کو چرا کر لے گیا۔ حجر اسود انکے پاس بیس سال تک رہا۔
- الحسن الاعصم بن سلیمان : نے ۳۶۰ھ میں دمشق پر قبضہ کر لیا۔

دوم۔ فاطمی اسماعیلی :

اصل اسماعیلی تحریک یہی ہے جو کئی ادوار سے گذرتی ہوئی یہاں تک پہنچی۔

۱۔ خفیہ دور :

۱۴۳ھ میں اسماعیل کی وفات سے لے کر عبید اللہ المہدی کے ظہور تک کا دور خفیہ ہونے کی وجہ سے انکے ائمہ کے ناموں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

۲۔ آغازِ ظہور :

اسماعیلیوں کے ظاہری دور کا آغاز داعی حسن بن حوشب سے ہوتا ہے۔ انہوں نے ۲۶۶ھ میں یمن پر قرامطی حکومت قائم کی تھی۔ انکی سرگرمیاں شمالی افریقہ تک پہنچ گئی تھیں۔ انہوں نے کتامہ کے شیوخ کو بھی اپنا ہمنوا بنالیا تھا۔ انکے بعد انکا ساتھی علی بن فضل ظاہر ہوا۔ اس نے دعوئ نبوت کر کے اپنے معاونین کی نماز و روزہ معاف کر دیا۔

۳۔ ظہور کا دور :

اسکی ابتدا عبید اللہ المہدی کے ظہور سے ہوئی ہے جو سلیمیہ شام میں مقیم تھا پھر شمالی افریقہ کی طرف فرار ہو گیا تھا۔ یہاں انکا سارا اعتماد اپنے کتامی رفقا پر رہا۔

- عبید اللہ کو ابو عبد اللہ الشعی اور اسکے بھائی ابو العباس نے قتل کر دیا۔ ان دونوں کو اس بات میں شک ہوا تھا کہ یہ (عبید اللہ المہدی) وہ شخصیت تو نہیں ہے جسے انہوں نے سلیمیہ شام میں دیکھا تھا۔
- سب سے پہلی اسماعیلی حکومت کی بنیاد عبید اللہ نے مہدیہ۔ تونس میں رکھی، پھر ۲۹۷ھ

www.besturdubooks.net

میں مقام رقادہ پر قبضہ کرلیا۔ انکے بعد پے در پے فاطمی حکمران زمامِ حکومت سنبھالتے گئے۔ یہ حکمران درج ذیل تھے :

☆ المنصور باللہ (ابو طاہر اسماعیل) ۳۳۴۔۳۴۱ھ۔

☆ المعز لدین اللہ (ابو تمیم معد) ۳۴۱۔۳۶۵ھ۔

۳۵۸ھ میں انہی کے زمانے میں مصر فتح ہوا اور معز رمضان ۳۶۲ھ میں مصر منتقل ہو گئے۔

☆ العزیز باللہ (ابو منصور نزار) ۳۶۵۔۳۸۶ھ۔

☆ الحاکم بامر اللہ (ابو علی المنصور) ۳۸۶۔۴۱۱ھ۔

☆ الظاہر (ابو الحسن علی) ۴۱۱۔ ۴۲۷ھ۔

☆ المستنصر باللہ (ابو تمیم) ۴۲۷۔۴۸۷ھ۔

آخر الذکر کی وفات کے بعد اسماعیلی دو حصوں میں بٹ گئے۔ نزاری مشرقی اور مستعلی غربی۔ اس تقسیم کی وجہ یہ تھی کہ امام مستنصر نے اپنی وفات سے قبل اپنے بڑے بیٹے نزار کی امامت کی وصیت کی تھی، لیکن وزیر افضل بن بدر الجمالی نے نزار کو ہٹا کر انکی جگہ مستعلی جو کہ مستنصر کا چھوٹا بیٹا تھا کی امامت کا اعلان کر دیا۔ یہ دراصل وزیر کی بہن کا لڑکا تھا۔ نزار کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا اور جیل کو خارجی دنیا پر بند کر دیا گیا چنانچہ نزار کی وفات جیل کے اندر ہوئی۔

فاطمی مستعلی اسماعیلیوں نے مصر، حجاز اور یمن پر اپنے صلح کاروں اور اماموں کے تعاون سے مسلسل حکومت کی۔ انکے حکمران حسب ذیل تھے :

☆ المستعلی (ابو القاسم احمد) ۴۸۷۔۴۹۵ھ

☆ الآمر (ابو علی المنصور) ۴۹۵۔۵۲۵ھ

☆ الحافظ (ابو المیمون عبد المجید) ۵۲۵۔۵۴۴ھ

☆ الظافر (ابو المنصور علی) ۵۴۴۔۵۴۹ھ

☆ الفائز (ابو القاسم عیسیٰ) ۵۴۹۔۵۵۵ھ

☆ العاضد (ابو محمد عبد اللہ) انہوں نے ۵۵۵ھ سے لے کر صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں انکی حکومت کے زوال تک حکومت کی۔

www.besturdubooks.net

سوم۔ حشاشی اسماعیلی : (دیکھئے حشاشین کی بحث اس کتاب میں)

حشاشین دراصل شام، فارس اور مشرقی ممالک کے نزاری اسماعیلی ہیں نزار کو جب زمام اقتدار سے محروم کیا جارہا تھا تو اس وقت مصر میں حسن بن صباح نامی ایک فارسی شخص تھا۔ اس شخص نے امام مستنصر کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا قصد کیا ہوا تھا، لیکن جب اس نے دیکھا کہ اسماعیلی حکومت منقسم ہو رہی ہے تو یہ امام مستور کے حق میں داعی بنکر بلاد فارس آگیا۔ اس نے ۴۸۳ھ میں قلعہ آلموت پر قبضہ کر کے مشرقی نزاری حکومت کی بنیاد رکھی۔ یہ اور اسکے لوگ حشاشین کے نام سے معروف ہوئے۔ (جسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ حشیش کا نشہ کرتے تھے) مذکورہ بالا فارسی شخص حسن بن اصباح نے بعض فدائین کو امام الآمر بن المستعلی کو قتل کرنے کیلئے مصر روانہ کیا۔ یہ شخص خون کا اتنا پیاسا تھا کہ اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بھی قتل کر دیا۔ چنانچہ ۵۳۸ھ میں بے اولاد مرا۔

حشاشین کے حسب ذیل مبلغین تھے :

- ☆ الحسن بن الصباح — وفات ۱۱۲۴ء
- ☆ کیا بزرگ آمید — وفات ۱۱۳۸ء
- ☆ محمد بن کیا بزرگ آمید — وفات ۱۱۶۲ء
- ☆ الحسن الثانی بن محمد — وفات ۱۱۶۶ء
- ☆ محمد الثانی بن الحسن الثانی — وفات ۱۲۱۰ء
- ☆ الحسن الثالث بن محمد الثانی — وفات ۱۲۲۱ء
- ☆ محمد الثالث بن الحسن الثالث — وفات ۱۲۵۵ء
- ☆ رکن الدین خورشاہ نے ۱۲۵۵ء سے اپنی حکومت کے خاتمہ اور اپنے قلعہ کے انہدام تک حکومت کی۔ مغل شہنشاہ ہلاکو خان کی فوج نے حملہ کر کے رکن الدین خورشاہ کی حکومت کا خاتمہ کر کے انکو قتل کر دیا تھا۔ اسکے بعد حشاشین دنیا کے مختلف ممالک میں منتشر ہو گئے۔ انکے پیرو کار آج بھی موجود ہیں۔

www.besturdubooks.net

چہارم۔ بوھری اسماعیلی :

بوھری۔ مستعلی اسماعیلی ہیں، بوھری۔ امام مستعلی اور انکے بعد "الآمر" اور انکے صاحبزادے "الطیب" کی امامت کو مانتے ہیں۔ لہٰذا بوھریوں کو "طیبیہ" بھی کہا جاتا ہے۔ بوھری ہندوستان اور یمن کے اسماعیلیوں کو کہا جاتا ہے ان لوگوں نے سیاست کو خیر باد کہہ کر تجارت کرنا شروع کردی۔ یہ جب ہندوستان پہنچے تو وہاں پر اسلام قبول کرنے والے ہندوستانیوں اور انکے درمیان تعلقات وروابط بڑھ گئے۔ اصل میں "بھرہ" ایک قدیم ہندی لفظ ہے جسکے معنی تاجر ہیں۔

امام الطیب ۵۲۵ھ میں مخفی ہوگئے تھے۔ اب تک انکی نسل کے ائمہ مستورین کے متعلق کچھ پتہ نہیں، نہ ہی انکے نام معلوم ہیں۔ بوھریوں کے علماء خود اپنے آپ کو نہیں پہچانتے ہیں۔

بوھریوں کے دو فرقے ہیں :

۱۔ داؤدی بوھرہ : یہ مبلغ قطب شاہ داؤد کی طرف منسوب ہیں۔ داؤدی بوھرہ ہندوستان وپاکستان میں دسویں صدی ہجری سے موجود ہیں۔ انکا مبلغ ممبئی میں قیام کرتا ہے۔

۲۔ سلیمان بوھرہ : یہ مبلغ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں۔ اب بھی ان کا مرکز یمن ہی میں ہے۔

پنجم۔ آغاخانی اسماعیلی :

اس فرقے کا ظہور ایران میں انیسویں صدی کی پہلی تہائی میں ہوا تھا۔ انکے مبلغین درج ذیل ہیں :

۱۔ حسن علی شاہ : آغا خان اول۔ دراصل ایران میں مداخلت کے مواقع کی تلاش میں انگریزوں نے انہیں ایک انقلاب کی قیادت کیلئے استعمال کیا تھا، چنانچہ آغاخان نے ایران میں نزاری اسماعیلیت کی تبلیغ شروع کی تو ایرانی حکومت نے اسے افغانستان ملک بدر کردیا۔ افغانستان نے اسے آگے ممبئی بدر کردیا۔ انگریزوں نے بھی اس سے "آغاخان" کا لقب واپس لے لیا۔ اسکی وفات ۱۸۸۱ء میں ہوئی۔

www.besturdubooks.net

۲۔ آغا علی شاہ : آغا خان دوم۔۱۸۸۱ء۔۱۸۸۵ء

۳۔ محمد الحسینی : آغا علی شاہ کے بعد اسکا بیٹا محمد الحسینی آیا۔ یہ آغا خان سوم تھا: ۱۸۸۵ء۔ ۱۹۵۷ء۔ یہ یورپ میں قیام کرنے کو ترجیح دیتا تھا۔ چنانچہ وہ دنیاوی لذتوں سے بڑا لطف اندوز ہوا، جب اسکی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اسماعیلی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے بڑے بیٹے کے بجائے کریم کیلئے خلافت کی وصیت کر دی۔

۴۔ کریم آغا خان چہارم : جو ۱۹۵۷ء سے آج تک موجود ہے۔ اس نے امریکی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی۔

ششم۔واقفی اسماعیلی :

یہ بھی ایک اسماعیلی فرقہ ہے۔انہوں نے پہلے امام مستور محمد بن اسماعیل کی امامت پر توقف کر لیا۔ان کا کہنا ہے کہ محمد بن اسماعیل پھر واپس آجائیں گے۔

عقائد وافکار :

- اسماعیلیوں کے نزدیک محمد بن اسماعیل کی نسل سے معصوم، منصوص اور اسکے بڑے بیٹے کا امام ہونا ضروری ہے۔اس قاعدے کی کئی دفعہ خلاف ورزی ہو چکی ہے۔
- اسماعیلیوں کے نزدیک عصمت یا معصومیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔اسماعیلی گناہ وخطا کی اپنے عقیدے کے مطابق تشریح کرتے ہیں۔
- اگر کوئی شخص اس حالت میں مر گیا کہ اسے اپنے امام کے بارے میں علم تھا اور نہ ہی اسکے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔
- اسماعیلی اپنے امام کو ایسے اوصاف سے موصوف کرتے ہیں جن سے وہ خدا کے مشابہ ہو جاتا ہے۔اپنے امام کو علم باطن سے مختص کرتے ہیں نیز اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ بھی اسے دیتے ہیں۔
- اسماعیلی۔ تقیہ وخفیہ کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگر حالات سازگار نہ ہوں تو ان پر عمل کرتے ہیں۔
- اسماعیلی دعوت کا محور اسماعیلیوں کا امام ہے۔اسماعیلی عقیدے کا محور امام کی شخصیت ہوتی

www.besturdubooks.net

ہے۔

- اسماعیلیوں کے نزدیک زمین امام سے خالی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ امام یا تو ظاہر ہو گا یا باطن و مستور ہو گا۔ اگر ظاہر ہے تو اس کی حجت مخفی ہو سکتی ہے اگر مستور ہے تو اسکی دعوت وحجت کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔
- اسماعیلی تناسخ کے قائل ہیں۔ انکے نزدیک امام تمام انبیاء کے وارث ہیں نیز امام ان ائمہ کے بھی وارث ہیں جو اس سے پہلے گزر گئے۔
- اسماعیلی صفاتِ باری تعالیٰ کے منکر یا انکار کے قریب ہیں۔ کیونکہ انکی نظر میں اللہ عقلی حدود کے ماوراء ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نہ موجود ہے نہ معدوم، نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز۔ اسماعیلی نہ مطلق اثبات کے قائل ہیں نہ مطلق نفی کے، گویا اللہ تعالیٰ شیئین متضادین کا خدا، خالق متخاصمین اور حاکم متضادین ہے، نہ قدیم ہے نہ حادث، قدیم اسکا حکم وکلمہ ہے جدید اسکی خلق وفطرت ہے۔

بوھریوں کے چند عقائد حسب ذیل ہیں:

- بوھری۔ عام مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز نہیں پڑھتے۔
- ظاہراً بوھریوں کے عقائد دیگر معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔
- بوھریوں کا باطن کچھ اور ہے بوھری نماز تو پڑھتے ہیں لیکن انکی نماز بھی اپنے مخفی امام کے واسطے ہوتی ہے، جنکا تعلق انکے امام طیب بن الآمر کی نسل سے ہے۔
- بوھری عام مسلمانوں کی طرح مکہ مکرمہ میں جاکر حج بھی کرتے ہیں، لیکن وہ کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ امام کی علامت ہے۔
- حشاشیوں کا نعرہ ہے کہ: (کوئی حقیقت موجود نہیں۔ ہر کام جائز ہے)۔ منظم طریقہ سے قتل کرنا، اور محصور قلعوں میں پناہ حاصل کرنا، ان کا مشغلہ ہے۔
- امام غزالی انکے متعلق لکھتے ہیں: ''انکے بارے میں منقول ہے کہ وہ مطلق اباحت، حجاب کا خاتمہ، حرام اشیاء کے جواز وحلت کے قائل ہیں، شریعتوں کا انکار کرتے ہیں، لیکن مذکورہ باتوں کو جب انکی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو وہ سب کے سب متفقہ طور پر ان

www.besturdubooks.net

باتوں کاانکار کرتے ہیں۔

- اسماعیلیوں کااعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو براہ راست نہیں بنایابلکہ تمام خدائی صفات کے مالک عقلی کلی نے دنیا کو بنایاہے، اسماعیلی اسے حجاب کہتے ہیں، انکے نزدیک یہ عقل کلی ایک انسان یعنی نبی کے اندر حلول کر گئی ہے اسی طرح انبیاء کے خلفاء مخفی ائمہ کے اندر بھی حلول کر گئے ہیں، لہٰذا محمد ﷺ متکلم ہیں اور علیؓ اساس، بنیاد اور مفسر ہیں۔

عقائد وافکار کی بنیادیں

- اسماعیلیوں کا مذہب عراق میں پروان چڑھا۔ بعد میں وہ فارس، خراسان اور ماوراء النہر کے علاقوں جیسے ہندوستان ترکستان کی طرف فرار ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ انکا مذہب قدیم فارسی عقائد اور ہندوانہ نظریات کے ساتھ مخلوط ہوگیا۔ مزید یہ ہے کہ ان میں نفسانی خواہشات کے تابع افراد بھی پائے گئے جنھوں نے اسمیں مزید تحریفیں کیں، لہٰذا وہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کے رنگ میں رنگے جاچکے ہیں۔
- اسماعیلی، ہندو برہمنوں، اشراقی فلسفیوں، بدھ متوں، روحانیات اور کواکب ونجوم کے بارے میں باقی ماندہ کلدانی وفارسی عقائد کے ساتھ مخلوط ہوگئے، البتہ انکے درمیان اس بات پر اختلاف ہوا کہ ان عقائد کے کتنے حصے لئے جائیں؟ اسماعیلیوں کی پُر اسراری نے اسماعیلیت میں مزید تحریف کرنے میں بڑا تعاون کیا۔
- بعض اسماعیلیوں جیسے قرامطہ نے اباحت وشیوعیت کی خاطر مزدک وزردشت کے مذہب کو گلے لگایا۔
- اسماعیلیوں کے عقائد قرآن وسنت سے ماخوذ نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ فلسفہ بھی ان میں داخل ہوگیاہے، نیز دیگر بہت سے اعتقادات نے بھی ان میں اپنااثر دکھایااور انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کردیا۔

پھیلاؤ اور اثرورسوخ کے مقامات

- گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ اسماعیلیوں کے زیر تسلط آنے والے علاقے بھی توسیع وعدم توسیع کے لحاظ سے مختلف ادوار سے گذرے۔ بلاشبہ مختلف ومتنوع اسالیب کے

www.besturdubooks.net

لحاظ سے زمانے اور وقت کے اختلاف کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام پر اسکا اثر ورسوخ تھا۔

- قرامطہ نے جزیرۃ العرب۔ بلاد شام، عراق، اور ماوراء النہر کے علاقوں پر حکومت کی۔
- فاطمیوں نے جو حکومت بنائی تھی وہ بحر اطلانطک سے شروع ہو کر شمالی افریقہ تک پہنچ گئی تھی۔ فاطمیوں نے شام اور مصر پر قبضہ کیا تھا، اہل عراق نے انکے مذہب کو گلے لگایا۔ چنانچہ ۵۴۰ھ میں انہوں نے بغداد کے منبروں پر اہل عراق سے خطاب کیا، لیکن صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں سے انکی حکومت پاش پاش ہو گئی۔
- آغا خانی : یہ نیروبی، دار السلام، زنجبار، مڈغاسکر، کونغو، بیلجیئم، ہندوستان، پاکستان اور شام میں رہتے ہیں۔ انکا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔
- بوھری : انہوں نے یمن اور ہندوستان اور اسکے قرب وجوار کے علاقوں کو اپنا مسکن بنایا۔
- شام کے اسماعیلی : انہوں نے شام کے طول وعرض میں قلعوں اور محفوظ جگہوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب تک سلیمیہ، خوابی، قدموس، مصیاف، بانیاس اور کہف میں انکے باقی ماندہ آثار پائے جاتے ہیں۔
- حشاشی : یہ ایران میں منتشر ہو گئے، بحر قزوین کے جنوب میں واقع "قلعہ آل موت" پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد انکی حکومت وسیع ہو گئی تھی۔ انہوں نے سلطنت عباسیہ کے دور میں بہت بڑے علاقوں پر خود مختاری حاصل کر لی تھی، چنانچہ انہوں نے قلعوں پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ انکی سلطنت، موصل، بانیاس اور حلب تک جا پہنچی تھی۔ صلیبیوں کے دور حکومت میں حشاشیوں میں سے ایک آدمی کو دمشق کا قاضی مقرر کیا گیا تھا۔ آخر میں مغل شہنشاہ ہلاکو خان کے مقابلے میں انکی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کتابیں دیکھئے

۱۔ تاریخ المذاہب الاسلامیۃ۔ حصہ اول : محمد ابوزہرۃ۔
۲۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ الشکعہ۔
۳۔ طائفۃ الاسماعیلیہ تاریخہا نظمہا عقائدھا : ڈاکٹر مصطفیٰ کامل حسین۔ مکتبۃ النہضہ المصریہ

www.besturdubooks.net

۱۹۵۹ء۔

۴۔ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ : مادہ ''الاسماعیلیہ''۔

۵۔ الملل والنحل : محمد بن عبدالکریم الشہد ستانی۔ طبع دوم۔ دارالمعرفہ۔

۶۔ المؤامرہ علی الاسلام : انوار الجندی۔

۷۔ تاریخ الجمعیات السریہ والحرکات الھدامہ : محمد عبداللہ عنان۔

۸۔ اصول الاسماعیلیہ والفاطمیہ والقرامطہ : برنارڈ لویس۔

۹۔ کشف اسرار الباطنیہ واخبار القرامطۃ : محمد بن مالک ایمانی الحمادی۔

۱۰۔ فضائح الباطنیہ : ابو حامد غزالی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵)

الأبوس دی

(ELOPUS DEI INSTITUTO SECULAR)

تعارف :

"الابوس دی" عصر حاضر کی ایک کیتھولک نصرانی (دینی نہ کہ رہبانی) کونسل ہے جو انجیل کی تعلیمات پر عمل کرنے اور مسیحیت اولیٰ کی طرف واپس لوٹنے کی جدو جہد کرتی ہے۔ مذکورہ کونسل اپنے منصوبوں کو مضبوط ودقیق تنظیمی ضوابط کا لحاظ رکھتے ہوئے جدید دور کی سہولیات سے بہرہ ور ہو کر انجام دیتی ہے۔ یہ کونسل معاشرے کی سیاسی، اقتصادی اور تربیتی معاملات پر اپنا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جمعیت صلیبِ مقدس اور تنظیم خدائی عمل کو اس کونسل نے اپنے اندر ضم کر لیا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

پادری "خوسیہ ماریہ اسکریفا" JOSE MARIA ESCRIVA نے ۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں اسپین میں اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔ پادری خوسیہ کا زعم ہے کہ اسے وحی الٰہی کے ذریعے اس مہم کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔

ان کا یہ خیال ہے کہ وہ اس طرح تنظیم کی تاسیس کو ایک مقدس عمل باور کرا سکیں گے۔

- ۱۹۳۰ء میں مردانہ طرز پر تنظیمی امور اور طریقۂ انتشار سے متعلقہ امور کیلئے زنانہ برانچ تشکیل دی گئی۔
- خصوصاً خانہ جنگی کے خاتمے کے بعد جنرل فرانکو کی قیادت میں اسپین، اسکفری نظریات کیلئے ایک زرخیز زمین تھی۔

www.besturdubooks.net

- تنظیم کے متعدد ارکان اسپین کی اہم وزارتوں تک بھی پہنچے۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ مثلاً وزیر صناعت: لوبیث برافو، وزیر عدل: رومیرو، وزیر تربیت: تاناجو TANAGOوزیر زراعت: امبروار۔
- اٹلی میں تنظیم کی اہم شخصیات حسب ذیل ہیں :
- وزیر تربیت فلاکوی FLACUAI۔وزیر داخلہ سیلفارو SEA.L FARO نیز فازو FAZO صدر مناھج وزارت تربیت اٹلی۔ کیتھولک یونیورسٹی میلانو۔ کے صدر ادرینو بوسدا ADRIUNO BUSSDA آخرالذکر شخص ۱۹۸۵ء سے اب تک مسلسل اس عہدے پر فائز ہے۔
- اسپین کی پارلیمنٹ میں اس تنظیم سے منسلک تیس ارکان ہیں۔ یہ سب تنظیم کے اشاروں پر حرکت میں آجاتے ہیں۔
- اس تنظیم کے ساتھ متعدد علماء اور پادریوں کے بھی خفیہ روابط ہیں۔ یہ حضرات اسپینی عوام کے مختلف طبقات اور فوج میں اپنے کارنامے دکھاتے ہیں۔

عقائد وافکار

اول :

- اس تنظیم کے خالص مسیحی دینی مقاصد ہیں۔ جو مسیحیت کی سربلندی کے لئے کیتھولک عقائد کے مطابق تربیتی، سیاسی اور اقتصادی امور میں سرگرم ہے۔
- تنظیمی سرگرمیوں کو مذہبی وغیر مذہبی مسیحی انجام دیتے ہیں، نیز اسمیں مردوں و عورتوں کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔ تنظیم میں نوجوانوں کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔
- تنظیم کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسکے اراکین نیک راہنما ثابت ہوں۔ نیز رازداری اور پُراسراری کو بھی تنظیم اہمیت دیتی ہے۔
- اپنے اراکین کی اچھی وپختہ تربیت کرنے کو تنظیم اپنا ہدف قرار دیتی ہے، یعنی کارکن کی اخلاقی، پاکدامنی اور سنجیدگی، سخت ریاضت کے ذریعے اسکی تربیت کی جاتی ہے، گویا تنظیم کا مطمح نظر یہ ہے کہ انکے اندر پہلے زمانے کے مسیحیوں کی روح تازہ ہوجائے۔
- تنظیم کی طرف انتساب اور اسکے بعد اراکین کے آپس میں تعامل نیز معزول یا اخراج

www.besturdubooks.net

کرنے کے معاملات طے کرنے میں نہایت دقیق ضوابط پر عمل کیا جاتا ہے۔ نیز ہر شخص کو اپنی مظلومیت بیان کرنے یا اعتراض کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

- تنظیم گویا ایک مکمل عمل کا نام ہے جسکا مقصد تنظیم کی روحانی جہت اور تہذیب جدید کے تنظیمی ثمرات کو جمع کر کے دونوں سے بیک وقت استفادہ کرنا ہے۔ گویا تہذیب جدید کے نئے تنظیمی نظاموں یعنی دقیق مقاصد، اصول وضوابط کی پابندی اور مالی آمدنی کے طریقوں سے بھی استفادہ کیا جائے اور تنظیم کی روحانی جہت سے بھی استفادہ کیا جائے۔
- دراصل جنرل فرانکو کے نظام کے ساتھ متصل رہنے کیلئے اس تنظیم کو بنایا گیا تھا، چنانچہ تنظیم کے پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے سلسلہ میں جنرل فرانکو کی تائید ومدد کا بڑا اثر ہے۔
- اس تنظیم کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک "کیتھولک مذہبی مافیا" ہے جو اپنے اہداف ومقاصد کو حاصل کرنے کیلئے کام کرتی ہے تاکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں عمومی طور پر اور اسپین میں خصوصی طور پر سیاسی اور اقتصادی غلبہ حاصل کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تنظیم نے اسپین کے صنعتی اور اقتصادی میدانوں میں اپنی بادشاہت قائم کرلی ہے اور یہ ان شہنشاہیتوں کا صرف ایک نمونہ ہے جو مختلف ممالک کے لوگوں پر مشتمل جدید ترین صنعتی اور اقتصادی بادشاہت دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہے۔
- یہ تنظیم بڑے پختہ عزم کے ساتھ اسپین کی بائیں بازو کی تنظیموں اور لیبرالی وماسونی سازشوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔
- کوئی امیدوار اگر تنظیم میں ضم ہونا چاہے تو اسکے لئے "ارادۂ رب" کے آگے بے سروپا ہونا ضروری ہے۔ انکے نزدیک "ارادۂ رب" کا مطلب یہ ہے کہ امیدوار تنظیم میں داخل ہو کر چھ مہینے تک تنظیم کی روحانی تعلیمات کے تحت رہے۔ جسکے بعد اسے رسمی طور پر قبول کرلیا جائے گا۔
- انضمام کے بعد رکنیت کو حتمی شکل دینے کیلئے "اخلاص ووفا" کے نام سے ایک محفل منعقد کی جاتی ہے جس میں اسے ایک انگوٹھی پہنائی جاتی ہے۔ اس انگوٹھی میں ایک مبارک پتھر ہوتا ہے۔ رکن پر ضروری ہوتا ہے کہ تاحیات اسے اپنے ساتھ رکھے۔
- تنظیم کے بہت سے اراکین گدھے کو اپنی نشانی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام یروشلم (القدس) داخل ہوئے تھے تو وہ گدھے پر سوار

www.besturdubooks.net

تھے، اسکریفا کی عبادتوں میں سے ایک عبادت، یہ کہنا بھی ہے کہ اے خدا "میں تیرا خارش زدہ گدھا ہوں"۔

تحریک کی روحانی جہات حسب ذیل میں مرکوز ہیں

۱۔ نیند سے اٹھتے وقت زمین کو بوسہ دینا۔
۲۔ حمام اور شیونگ وغیرہ امور کو آدھے گھنٹے میں نمٹادینا۔
۳۔ انفرادی عبادت کا وقت نصف گھنٹہ اور پھر دس منٹ کی اجتماعی دعا کرنا۔
۴۔ صبح کے کھانے کے بعد "قربانِ مقدس" کی جگہ کی زیارت کرنا اور پھر تین گھنٹوں کیلئے سکوتِ صغیرہ اختیار کرنا۔
۵۔ "عصرونیہ" دراصل اجتماعی سرگرمیوں کیلئے مختص وقت کا نام ہے۔ یہ بعض امیدوار مدعوبین کی موجودگی میں ہوتی ہے، اسمیں وہ کسی دینی موضوع یا دینی واقعہ پر بحث و تمحیص کرتے ہیں۔
۶۔ عبادت کیلئے نصف گھنٹے کا وقت۔
۷۔ دن کا اختتام۔ اس وقت عبادتیں کرتے ہیں پھر دن بھر انجام پانے والی دینی ومالی سرگرمیوں کی عمومی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ اسکے بعد سکوتِ کبیرہ شروع ہو جاتی ہے جس کے دوران اگلے روز کے جمیع اوقات تک گفتگو کرنا ممنوع ہوتا ہے۔
۸۔ سونے سے قبل اراکین اپنے جسم پر اشاروں کے ذریعے صلیب کا نشان بناتے ہیں، مقدس پانی اپنے بستر پر چھڑکتے ہیں اور پھر مختصر سی عبادت کر کے سوجاتے ہیں۔

دوم۔ تنظیمی شکل :

○ مجلس عمومی۔ یہ صدر، سیکریٹری جنرل، نائب عام اور چودہ ممالک کی اہم شخصیات پر مشتمل ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مجلس تنظیم کی تمام شاخوں۔ اور اپنے تینوں اداروں (پادری، شہری، خواتین برانچ) میں سب سے زیادہ اختیارات کی مالک ہوتی ہے لہٰذا نہایت اہم [illegible] قراردادیں پاس کرتی ہے۔

○ [illegible] ا بلند مقام ہوتا ہے یہاں تک رسائی حاصل کرنے والے اراکین سخت

www.besturdubooks.net

جدوجہد کرتے ہیں۔

- نظامی رکن۔
- اپنے نفس کا تدبر (قربان)۔
- غیر نظامی رکن۔
- معاون۔
- چونکہ اسپین کی کلیسا نے اس تنظیم کو اسکے موجودہ تنظیمی ڈھانچے کے ساتھ نیم سرکاری طور پر قبول کرلیا ہے لہٰذا اسکی وقعت اور پھیلاؤ میں مزید اضافہ ہوا۔
- وٹیکسن نے چونکہ تنظیم کے بانی کو بہت زیادہ اہمیت دی لہٰذا انہوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ اسپین کے بجائے روم میں مستقل طور پر رہیں گے اور تنظیم کا ہیڈکوارٹر بھی روم میں منتقل کردیں گے۔
- اسکریفا پوری زندگی اس تنظیم کی صدر رہا۔ ۱۹۷۵ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔

سوم۔ تالیفات :

- ۱۹۳۴ء میں اسکریفا نے ایک کتابچہ تالیف کیا جس کا نام "روحانی تعبیرات" رکھا، لیکن یہ کتابچہ اسلئے اچانک غائب ہوگیا تاکہ "الطریق" نامی کتاب کی جگہ لے سکے جسے تنظیم کی انجیل کا درجہ حاصل ہے۔
- اسکریفا کی ڈاکٹریٹ کی "بحث" بھی ایک علمی کاوش سے کم نہیں ہے۔ تنظیم کی عبادتوں کے متعلق انکی بہت سی چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی ہیں۔
- تنظیم کی دیگر کتابوں میں "انسان کی خدائی قدریں" تالیف خوسی اور تیغا۔ اس کتاب میں یہ شخص صلیبی کیتھولک انسان کے متعلق گفتگو کرتا ہے۔ ایک اور کتاب کا نام "بے دینوں کی روحانیت" ہے۔ مؤلف خوان بار کیتا ہیں۔

چہارم۔ تنظیم کے ممکنہ وسائل :

- اس وقت تنظیم کے اراکین کی تعداد ۷۲۰۰۰ ہے۔ یہ تقریباً ۸۷ ممالک کے لوگ ہیں۔ ان میں سے نصف اراکین اسپین میں رہتے ہیں۔ تنظیم کی ملکیت میں ۷۰۰ سے زائد

www.besturdubooks.net

پرائمری، سیکنڈری اسکول، متعدد ادارے، طلبہ کے ہاسٹل اور مختلف ثقافتی مرکز پوری دنیامیں موجود ہیں۔ان میں سے ۷ ۹ ۴ یونیورسٹیاں اوراعلیٰ تعلیمی ادارے ہیں۔

- اس تنظیم کی ملکیت میں ۵۲ ریڈیو اسٹیشن، ۱۲ ڈسٹری بیوٹر کمپنیاں اور سینما پروڈکشنر کمپنیاں، ۶۹۴ مسلسل چھپنے والی مطبوعات، ۳۸ خبر رساں ایجنسیاں، ۱۳ بینک، نیز دیگر متعدد کمپنیاں اور فیکٹریاں اوروسیع رقبے پر پھیلی ہوئی زمینیں ہیں۔
- اس تنظیم کی مجلس ”مجلس اعلیٰ تحقیقات علمیہ“ کو اسپین پر مکمل کنٹرول حاصل ہے۔
- صرف اسپین میں اس تنظیم کی ملکیت میں طلبہ کے ۲۱ ہاسٹل ہیں۔ تمام ہاسٹلوں کو تنظیم خود چلاتی ہے۔

عقائدوفکر کی بنیادیں

۱۔ ”الابوس دی“ ایک نصرانی کیتھولک تنظیم ہے۔ جو عصر حاضر کی ترقی سے استفادہ کرتے ہوئے نصرانیت اُولیٰ پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۲۔ اس تنظیم کے تمام ارشادات، دینی سیاسی اقتصادی اور تربیتی ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ تنظیم تمام نصرانی عقائد پر ایمان رکھتی ہے۔ یعنی تثلیث۔ باپ، بیٹا، روح القدس، کنواری (مریم)، صلیب، قربانی، فدا، گناہ، سوّر کا گوشت کھاناوغیرہ، جن پر عام نصاریٰ کا ایمان ہے۔

پھیلاؤاور اثرورسوخ کے مقامات

- دنیاکے ہر عیسائی ملک میں اس تنظیم کاوجود ہے، جس سے یہ تنظیم وسیع پیانے پھر پھیل گئی، چنانچہ وہ تقریباً پچاس ممالک پر حاوی ہے۔ یہ تنظیم ان ممالک کے فکری، ثقافتی اور مالی شعبوں میں سرایت کر گئی ہے۔
- تنظیم کی قوت مندرجہ ذیل مقامات میں مرکوز ہے:
- اسپین۔اسکی بنیادی قوت یہیں ہے۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اٹلی میں ہے، بین الاقوامی مراکز اٹلی کے شہر روم میں فیرلا برورو VIRLA BRURO کے مقام پر واقع ہے۔
- انکے تنظیمی اور اداریاتی مراکز مشرقی ایشیا میں فلپائن، نیز میکسیکو، وینیز ویلا اور لاطینی

www.besturdubooks.net

امریکہ میں موجود ہیں۔اسی طرح یہ کولمبیا، پیرو اور چلی کے عام امورِ حیات میں سرایت کرگئی ہے۔ آخر میں ارجنٹائن بھی پہنچ گئی، لیکن تناسب کے لحاظ سے فرق موجود ہے۔ افریقہ میں یہ کینیا میں داخل ہوگئی ہے۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کتابیں دیکھئے

۱۔ تنظیم کی شائع کردہ کتابیں اور تالیفات، جنہیں وہ مسلسل چھاپتی رہتی ہے ان میں سے بعض کتابوں کاذکراس بحث کی مؤلفات کے فقروں کے ذیل میں بھی آیا ہے۔

۲۔ منظمۃ الابوس دی : انشاۃ، التنظیم، التطور۔ یہ ''وامی'' کی فائل میں رپورٹ کی شکل میں موجود ہے۔

۳۔ دستور ھیئۃ الابوس دی : یہ بھی ''وامی'' کی فائل میں رپورٹ کی شکل میں موجود ہے۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۶)

بابی اور بہائی

تعارف :

''بابی اور بہائی'' بھی ایک تحریک کا نام ہے جو روسی استعمار، عالمی یہودیت اور انگریزی استعمار کی نگرانی میں اسلامی عقائد کو تباہ کرنے، مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور مسلمانوں کو اپنے اہم امور سے غافل کر دینے کیلئے ۱۲۶۰ھ بمطابق ۱۸۴۴ء میں بنائی گئی تھی۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

اس تحریک کی بنیاد مرزا علی محمد رضا شیرازی (ولادت وفات ۱۲۳۵۔۱۳۶۵ھ) (بمطابق ۱۸۱۹۔۱۸۴۹ء) نے رکھی تھی۔ ۱۸۴۴ء بمطابق ۱۲۶۰ھ میں اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ ''الباب'' ہے۔ اسکی وفات کے بعد مرزا حسین علی الملقب بالبہاء نے تحریک کی باگ دوڑ سنبھال لی، اس نے تحریک کا نام بہائیت رکھ دیا اور اپنی ایک کتاب کا نام ''الاقدس'' رکھا۔ ۱۸۹۲ء میں بہاء کی وفات ہو گئی۔

بانی اور بانی کے خلیفہ کے بعد کی اہم شخصیات :

۱۔ قرۃ العین (ولادت و وفات ۱۲۳۰۔۱۲۶۹ھ)، یہ ایک کج سلوک خاتون تھی، اپنے شوہر کے یہاں سے بھاگ کر حقے کی جستجو میں لگ گئی۔ مقام دشت پر ۱۲۶۹ھ میں ایک کانفرنس میں اس نے اعلان کیا کہ شریعت اسلامیہ منسوخ ہو گئی ہے۔ شاہ ایران نے اسے گرفتار کر کے سزائے موت دیدی۔

۲۔ یحییٰ علی : بہاء کے بہائی۔ اسکا لقب الازل ہے۔ ''الباب'' کی خلافت کا زیادہ حقدار

www.besturdubooks.net

ہونے کے بارے میں اپنے بہائی کے ساتھ تنازعہ کر کے اس سے علیحدہ ہو گیا تھا، اسکی ایک کتاب کا نام ''الالواح'' ہے۔ بہائی نے اسکے ساتھ غداری کی اور اسے اپنے پیروکاروں کے توسط سے قتل کر دیا۔

عقائد وافکار

- بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ ''الباب'' نے اپنے کلام سے ہر شئے کو پیدا کیا۔ وہی ہر شئے کا مبدأ ہے، اسی سے تمام اشیاء ظاہر ہوئی ہیں۔
- بہائی اتحاد و حلول کے قائل ہیں۔
- بہائی تناسخ اور خلود کائنات کے بھی قائل ہیں۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ ثواب وعقاب صرف ارواح کو ہوگا۔ وہ بھی اس طرح کہ بالکل خیال کے مشابہ ہوگا۔
- بہائی ''۱۹'' کے عدد کو مقدس سمجھتے ہیں، مہینوں کی تعداد ۱۹ مہینے اور دنوں کی تعداد ۱۹ دن قرار دیتے ہیں۔
- بہائی۔ گوتم بدھ، کنفوشیوس، برھما، زرداشت اور ان جیسے قدیم ہندوستانی، چینی اور فارسی حکیموں کو نبی مانتے ہیں۔
- حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی چڑھنے کے عقیدے میں وہ یہود ونصاریٰ کے موافق ہیں۔
- بہائی اپنے مذہب کی موافقت کیلئے قرآن کی باطنی تاویلات کرتے ہیں۔
- بہائی۔ انبیاء کرام کے معجزوں، فرشتوں اور جنات کی حقیقت اور جنت ودوزخ کے منکر ہیں۔
- بہائی عورت کیلئے پردہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں، متعے کو حلال کہتے ہیں۔ نیز عورتوں اور اموال کے اشتراک کے قائل ہیں۔
- بہائیوں کا کہنا ہے کہ ''الباب'' کا دین شریعت محمدی ﷺ کے لئے ناسخ ہے۔
- بہائیوں کے نزدیک قیامت کا مطلب ''البہاء'' کا ظہور ہے۔ بہائی شیراز کے اس مکان کو اپنا قبلہ مانتے ہیں جس میں ''الباب'' پیدا ہوا تھا۔
- بہائی حضرت محمد ﷺ کو خاتم الانبیاء نہیں مانتے۔ انکا کہنا ہے کہ وحی بدستور جاری ہے۔

www.besturdubooks.net

چنانچہ قرآن کریم کی مخالفت میں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھ ڈالیں۔

عقائد وافکار کی بنیادیں

- بہائیوں کے عقائد میں اگر غور وفکر کیا جائے تو یہ پتہ چلے گا کہ انہوں نے اپنے عقائد مندرجہ ذیل مصادر سے لئے ہیں:
- بہائیوں نے بدھ مت، برہمیت، زرداشت، مانویت، مزدکیت، اور تمام باطنی فرقوں سے اپنے عقائد اخذ کئے۔
- اسی طرح یہودیت، نصرانیت اور دہریت سے بھی۔
- اسی طرح شیعیت اور فارس کی ماقبل اسلام کی تہذیب سے بھی بہائیوں نے اپنے عقائد کو اخذ کیا۔
- درپردہ بہائی تحریک کے ساتھ قدم قدم پر مندرجہ ذیل لوگ تھے :

یہود۔

روسی استعمار۔

انگریزی استعمار۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات

بہائیوں کی غالب اکثریت ایران میں رہتی ہے ان میں سے کچھ افراد عراق، شام، لبنان، اور مقبوضہ فلسطین میں بھی رہتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کتابیں دیکھئے

۱۔ المذاهب المعاصرة : ڈاکٹر عبد الرحمٰن عمیرہ۔

۲۔ البهائية اضواء وحقائق : احسان الٰہی ظہیر۔

۳۔ هذه هی البهائية : شائع کنندہ، رابطہ عالم اسلامی۔

۴۔ البابيون والبهائيون ماضيهم وحاضرهم : عبد الرزاق الحسين۔

۵۔ البهائية تاريخها وعقيدتها : عبد الرحمٰن الوکیل۔

www.besturdubooks.net

۶۔ البابیہ والبہائیہ : محمود الملاح۔
۷۔ البہائیہ فی المیزان : محمد الکاظمی القزوینی۔
۸۔ البہائیہ فی نظر الشریعہ والقانون : علی علی منصور۔
۹۔ البہائیہ : محبّ الدین الخطیب۔
۱۰۔ البہائیون والقادیانیون : ڈاکٹر محمد حسن الاعظمی۔
۱۱۔ البیانات : ابوالاعلیٰ مودودی۔
۱۲۔ تاریخ الجمعیات السریۃ والحرکات الھدامۃ : محمد عبداللہ عنان۔
۱۳۔ حقیقۃ البابیۃ والبہائیہ : ڈاکٹر محسن عبدالحمید۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۷)

بریلویت
(BAREILAWISM)

تعارف :

بریلویت ایک صوفی فرقہ ہے جو ہندوستان پر برطانوی استعمار کے زمانے میں نمودار ہوا تھا۔اس فرقہ کے پیروکاروں نے عام انبیاء واولیاء کی محبت وتقدیس میں عام طور پر اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں خاص طور پر تعدّی اور غُلو سے کام لیا۔ چنانچہ بریلویوں نے مذکورہ حضرات پر ایسی صفات لاگو کر دیں جو انہیں بشری خصوصیات سے بلند تر کر دیتی ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- اس فرقے کے بانی احمد رضا خان بن تقی علی خان تھے۔ (ولادت ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۴۰ھ) بمطابق (۱۸۶۵ء۔۱۹۲۱ء)۔انہوں نے خود اپنا نام عبدالمصطفیٰ رکھا تھا۔
- احمد رضا خان کی پیدائش مقام بریلی صوبہ اتر پردیش ہندوستان میں ہوئی اور اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بیگ سے تعلیم حاصل کی۔
- احمد رضا خان نے مکہ مکرمہ کی زیارت کی۔ مکہ میں بعض مشائخ سے ۱۲۹۵ھ میں تعلیم حاصل کی۔ احمد رضا خان بڑے نحیف، تُند مزاج، فالج کے مریض، سخت غضبناک اور بدزبان تھے۔احمد رضا خان کی اہم کتابیں حسب ذیل ہیں :

"انباء المصطفیٰ، خالص الاعتقاد، دوام العیش، الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ، مرجع الغیب، الملفوظات" اور انکے اشعار کا دیوان "حدائق بخشش"۔

- احمد رضا خان کی وصیت میں آیا ہے کہ "اگر عزیز واقارب کیلئے ممکن ہو کہ وہ یہ چیزیں ہفتے میں دو تین دفعہ سورہ فاتحہ کے ساتھ بھیج سکیں تو وہ یہ ضرور کریں۔

www.besturdubooks.net

خشک دودھ، بریانی، شامی کباب، گھی مع روٹی، کشتہ، فیرنی، زنجبیل مع دال چاول، سیب کا جوس، گنے کا جوس اور آئس کریم"۔

یہ وصیت انکے پیروکاروں میں اب بھی نافذ العمل ہے۔

- دیدار علی بریلوی: انکی پیدائش نواب پور صوبہ (الور) میں ۱۲۷۰ھ میں ہوئی، جبکہ وفات اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ انکی بعض تالیفات حسب ذیل ہیں:
  (۱) تفسیر میزان الادیان (۲) علامات الوھابیہ۔
- نعیم الدین مراد آبادی : ولادت (۱۳۰۰ھ۔ ۱۸۸۳ء) وفات (۱۳۶۷ھ۔ ۱۹۴۸ء) "جامعہ نعیمیہ کے بانی۔ انکا لقب صدر الافاضل ہے۔ انکی کتابوں میں "الکلمۃ العلیا" اور "فی عقیدۃ علم الغیب" وغیرہ اہم ہیں۔
- امجد علی بن جمال الدین بن خدا بخش: انکی پیدائش گھوسی میں ہوئی۔ جونپور کے حنفی مدرسے سے ۱۳۲۰ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ انکی وفات ۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ انکی ایک کتاب کا نام "بہار شریعت" ہے۔
- حشمت علی خان : یہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۴۰ھ میں حصول تعلیم سے فارغ ہوئے۔ یہ اپنے آپ کو احمد رضا خان کا کتا کہتے تھے اور خود کو اس نام سے موسوم کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ انکی ایک کتاب کا نام "تجانب اہل السنۃ" ہے۔ ان کو "غیظ المنافقین" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۱۳۸۰ء میں انکی وفات ہوئی۔
- احمد یار خان : (ولادت وفات ۱۹۰۶۔ ۱۹۷۱ء) بڑے متعصب تھے۔ انکی تالیفات میں "جاء الحق وزھق الباطل" اور "سلطنت مصطفیٰ" قابل ذکر ہیں۔

عقائد اور افکار

- اس فرقے کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسی قوت ہے جس سے وہ کائنات میں تصرف کر سکتے ہیں۔ امجد علی کہتے ہیں کہ: "بیشک نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں، ساری کائنات انکے تصرف میں ہے، لہٰذا جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، جسے چاہیں دیتے ہیں اور جس سے چاہیں لے لیتے ہیں، کائنات میں کوئی انکے حکم کو روکنے والا نہیں، تمام آدمیوں کے سردار۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا

www.besturdubooks.net

مالک نہ جاناوہ سنت کی حلاوت سے محروم رہا۔

- نیز بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ محمد ﷺ اور آپکے بعد اولیاء، کائنات میں تصرف کر سکتے ہیں۔ احمد رضا خان لکھتے ہیں: ”اے غوث (یعنی عبدالقادر جیلانی) بیشک ”کن“ کی قدرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ کو حاصل ہے اور محمد ﷺ سے آپ کو حاصل ہے اور جو کچھ بھی آپ سے ظاہر ہوتا ہے وہ آپکی قدرت وتصرف پر دلالت کرتا ہے اور درپردہ آپ ہی فاعل حقیقی ہیں“۔
- بریلویوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں تعدّی وغلو سے کام لیا۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مقامِ الوھیت تک پہنچادیا۔ والعیاذ باللہ۔
- احمد رضاخان اپنی کتاب حدائق بخشش جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ میں لکھتے ہیں: ”اے محمد میں تجھے اللہ تو نہیں کہہ سکتا، لیکن تم دونوں کے درمیان فرق بھی نہیں کر سکتا۔ پس تیرا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہی تیری حقیقت کو جانتے ہیں“۔
- اسی طرح بریلویوں نے نبی کریم ﷺ پر حقیقت کے منافی صفات لاگو کرنے میں بھی غلو سے کام لیا۔ چنانچہ بریلویوں نے نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب بنادیا۔ احمد رضاخان اپنی کتاب خالص الاعتقاد صفحہ ۳۳ میں لکھتے ہیں کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ نے صاحب قرآن سیدنا و مولانا محمد ﷺ کو لوح محفوظ میں موجود سب کچھ دیدیا ہے“۔
- بریلویوں کا زعم ہے کہ نبی کریم ﷺ اور اولیاء ان اشیاء کا علم رکھتے ہیں جنکے علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ مختص کیا ہے۔ احمد رضاخان اپنی کتاب خالص الاعتقاد صفحہ ۵۳ اور ۵۴ میں لکھتے ہیں کہ ”بیشک نبی کریم ﷺ پر، آیتِ قرآنی میں مذکور اشیاء خمسہ مخفی نہیں ہیں اور یہ مخفی کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ آپکی امت شریفہ کے سات اقطاب کو بھی ان کا علم ہے، حالانکہ وہ غوث سے کم درجہ کے ہیں تو پھر سید الاولین والآخرین کی کیا بات ہوگی جو تمام اشیاء کے وجود کا سبب ہیں اور ہر شئے کا وجود انہیں کی وجہ سے ہے۔“
- بریلویوں کا ایک عقیدہ، عقیدۃ الشہود کے نام سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بریلویوں کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے افعال میں ہر زمان ومکان میں حاضر وناظر ہوتے ہیں۔ احمدیار خان اپنی کتاب جاءالحق جلد ۱ صفحہ ۱۶۰ میں لکھتے ہیں کہ ”حاضر وناظر کا شرعی معنی یہ ہے کہ قدسی قوت والی ذات کائنات کو اپنی ہتھیلی کی طرح اپنی جگہ

www.besturdubooks.net

سے دیکھ سکتی ہے، آوازوں کو قریب و دور سے سن سکتی ہے، لمحہ بھر میں دنیا کا چکر کاٹ سکتی ہے، مجبوروں کی داد رسی اور مظلوم کی پکار پر لبیک کہہ سکتی ہے۔"

- بریلوی حاضر وناظر کی صفت کو اوروں کیلئے بھی ثابت کرتے ہیں مثلاً احمد رضا خان کیلئے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "انوار رضا" صفحہ ۲۴۶ میں اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "بیشک احمد رضا بریلوی ہمارے درمیان زندہ موجود ہیں، وہ ہماری مدد کرتے ہیں اور ہماری مصیبت کو پہنچتے ہیں۔"

www.besturdubooks.net

- بریلوی نبی کریم ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کا نور قرار دیتے ہیں۔ احمد رضا خان اپنی کتاب "مواعظ نعیمیہ" صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور میں سے ایک نور ہیں اور تمام مخلوقات آپ ﷺ نور میں سے ہیں۔" احمد رضا خان اپنے اشعار میں کہتے ہیں کہ "اس مٹی اور پانی کی کیا قیمت ہے اگر اسمیں بشر کی صورت میں نور الٰہی داخل نہ ہو۔"
- بریلوی اپنے پیروکاروں کو انبیاء واولیاء سے استغاثہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسے وہ ملحد قرار دیتے ہیں۔
- امجد علی اپنی کتاب "بہار شریعت" جلد ا صفحہ ۱۲۲ میں لکھتے ہیں کہ "بے شک انبیاء واولیاء کی قبور سے مدد مانگنے سے انکار کرنے والا ملحد ہے۔"
- بریلوی پختہ قبریں تعمیر کرتے ہیں، قبروں کو رنگ وروغن کرتے ہیں، قبروں کے اندر شمعیں جلاتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں، اہل قبر کے نام پر نذر مانتے ہیں اور اسے متبرک سمجھتے ہیں، قبروں پر جشن منعقد کرتے ہیں، قبروں پر پھول، گلاب اور چادریں چڑھاتے ہیں۔ مزاروں کی زیارت کرنے والوں سے بریلوی مزار کا طواف کرنے کو کہتے ہیں۔
- عبد القادر جیلانی کی شخصیت کو مقدس جاننے میں بریلوی غلو سے کام لیتے ہیں، نیز بریلوی دیگر صوفیاء کے اولیاء کی بھی تعظیم کرتے ہیں۔ ان اولیاء کی جانب ایسے خیالی خرافات منسوب کرتے ہیں، جنکا جعلی ہونا بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے۔
- بریلویوں کے بے ہودہ عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے جو ملفوظات احمد رضا خان جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ میں مذکور ہے وہ لکھتے ہیں کہ "بے شک انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں انکی بیویوں کو پیش کیا جاتا ہے، اور وہ انکے ساتھ شب باشی کرتے ہیں۔"

www.besturdubooks.net

- بریلوی عقیدۂ اسقاط کے بھی قائل ہیں۔ اسقاط دراصل میت کی جانب سے ایک صدقہ ہوتا ہے جو اسکی فوت شدہ نمازوں، روزوں وغیرہ کے عوض میں دیا جاتا ہے۔ میت کی فوت شدہ ہر نماز اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کی معروف مقدار کے مساوی صدقہ ادا کر دیا جاتا ہے۔
- بریلوی اسقاط میں بھی حیلے سے کام لیتے ہیں، وہ اس طرح کہ پہلے ایک سال کے بقدر صدقہ تقسیم کر دیتے ہیں، پھر تقسیم کیا ہوا صدقہ کو ہبہ کے نام سے واپس لے لیتے ہیں، پھر اسے دوبارہ تقسیم کر دیتے ہیں اور یہی عمل اتنی مرتبہ دُہراتے ہیں جتنے سالوں کی نماز وروزہ میت سے چھوٹ گئے ہوں۔
- بریلویوں کی سب سے بڑی عید "عید میلاد النبی ﷺ" ہوتی ہے۔ وہ اس عید میں بے تحاشا پیسے خرچ کرتے ہیں۔ اس دن کو بریلوی بڑے مقدس دن کے طور پر مناتے ہیں۔ اس میں اشعار کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ یہ اشعار خرافات سے مزین قصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ عید میلاد النبی کے دن بریلوی احمد رضا خان کی تالیف کردہ کتاب "سرور القلوب فی ذکر المولد المحبوب" کو پڑھتے ہیں۔ یہ کتاب قصے کہانیوں اور خیالات سے بھری پڑی ہے۔
- عرس : اس کا مطلب قبروں کی زیارت کرنا اور وہاں اجتماع منعقد کرنا ہوتا ہے، مثلاً دیوہ شہر میں شاہ وارث کا عرس، اور خواجہ معین الدین چشتی کا عرس، عرس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے اور ان میں وہ برائیاں پائی جاتی ہیں جن کا انجام قابل تعریف نہیں ہوتا۔
- بریلویوں کے نزدیک نماز وروزہ چھوڑنے والوں کو تو وہاں پر خلاصی مل جاتی ہے، لیکن سب سے بڑی ہلاکت، اور مصیبت عظمیٰ بریلویوں کی نظر میں ان لوگوں پر واقع ہوگی جو محفل میلاد، فاتحہ خوانی اور عرس میں شرکت نہیں کرتے۔ بریلویوں کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو وہ معمولی سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ بریلویوں نے کوئی اسلامی جماعت یا کوئی اسلامی شخصیت ایسی نہیں چھوڑی جنہیں کافر نہ کہا ہو۔ بریلوی اپنی کتاب میں جب کسی کو کافر لکھتے ہیں تو اکثر یہ عبارت بھی اسکے ساتھ لکھ دیتے ہیں: "اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔" انکی تکفیر دیوبندیوں، ندویوں، علمی واصلاحی لیڈروں اور استعماری

www.besturdubooks.net

قوتوں سے ہندوستان کو آزاد کرانے والوں سب کو شامل ہے، چنانچہ شیخ اسماعیل دہلوی بھی ان میں شامل ہیں۔ جبکہ شیخ اسماعیل دہلوی ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے بدعات وخرافات کے خلاف جنگ کی تھی۔ اسی طرح بریلویوں نے علامہ محمد اقبال، صدر پاکستان محمد ضیاء الحق اور انکے متعدد وزرا کو بھی کافر قرار دیدیا ہے۔

- بریلوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو کافر کہتے ہیں۔ انکے متعلق کہتے ہیں کہ انکی عقل میں فتور تھا اور ان کا دماغ خراب تھا بریلوی شیخ الاسلام کے ساتھ تکفیر میں انکے شاگرد ابن القیم کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔
- روئے زمین کے ظاہر و باطن میں بریلویوں کے دشمنوں میں سے انکی نظر میں امام محمد بن عبدالوہاب جیسا ناپسندیدہ شخص کوئی نہیں ہے۔ بریلوی ان پر کفر کا الزام لگاتے ہیں، انہیں بڑی تہمتوں اور بیہودہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بریلوی یہ سب کچھ اسلیئے کرتے ہیں کہ امام محمد بن عبدالوہاب نے خرافات کے جواب میں ایک مضبوط موقف اختیار کیا تھا، اور وہ خالص توحید کی دعوت دیا کرتے تھے۔
- بریلوی ہمیشہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے، اسلامی قوت کی اہانت وتضعیف کرنے اور مسلمانوں کو اختلافات کے ایسے دلدل میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں جن سے نکلنے کی کوئی امید نہ ہو۔ مثلاً بریلوی اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اذان کے وقت اپنے دونوں انگشت ابہام (انگوٹھوں) کو بوسہ دو اور پھر ان سے دونوں آنکھوں کو پونچھ لو۔ بریلوی اسے دین کی بنیادی امور میں شمار کرتے ہیں۔ انکی نظر میں دشمن رسول ﷺ ہی اس عمل کو چھوڑتا ہے۔ بریلویوں کے خیال میں اس عمل کے کرنے والوں کی آنکھوں کو کبھی بیماری لاحق نہ ہوگی۔ دیکھئے بریویت کی تالیف کردہ کتاب ''منیر العینین فی تقبیل العینین''۔

عقائد وافکار کی جڑیں

- جماعت بریلوی کو بھی اصل کے لحاظ سے سنّی جماعت اور فقہ حنفی کے پابند لکھا جاتا ہے، لیکن بریلویوں نے اپنے عقائد کو دوسروں کے ایسے عقائد کے ساتھ مخلوط کر لیا ہے جو عیسائی مذہب سے لیئے گئے ہیں، مثلاً عید میلاد النبی کے موقع پر جشن منانا بالکل عیسائی

www.besturdubooks.net

سال کی ابتداء میں منائے جانے والی کرسمس کی محفلوں کی طرح ہے اسی طرح بریلوی نبی کریم ﷺ کی ذات میں اس درجہ تک بلندی پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ عیسائیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی طرف منسوب خرافات کے مساوی ہو جاتی ہے۔

- بریلوی چونکہ برصغیر میں رہتے ہیں جو مختلف ادیان کا گڑھ ہے لہٰذا ہندو مذہب اور بدھ مت کے افکار بھی بریلویوں میں منتقل ہو کر انکے اسلامی عقائد کے ساتھ گھل مل گئے ہیں۔
- بریلویوں نے نبی کریم ﷺ اور اولیاء کرام کے ساتھ بعینہ اس طرح کی صفات لاگو کر دی ہیں جس طرح شیعوں نے اپنے ائمہ معصومین کے ساتھ لاگو کی ہیں۔
- نیز غالی صوفیوں اور قبریوں کے عقائد اور مشرکانہ نظریات مثلاً حلول، وحدت اتحاد وغیرہ بھی بریلویوں میں منتقل ہو گئے ہیں، چنانچہ مذکورہ اشیاء بریلوی عقائد کا جزو بن گئی ہیں۔

مندرجہ ذیل باتوں میں بریلویوں کی گرفت کی جاسکتی ہے

۱۔ انبیاء کرام، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی تعبیر میں انتہا پسندی اور غلو سے کام لینا اور اسے مشرکین کے عقائد کے ساتھ مخلوط کر دینا۔

۲۔ فریضۂ حج کو ساقط کر دینا۔

۳۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ محمد بن عبدالوہاب اور ہر داعئ توحیدِ خالص کی ذات پر حملہ وافترا کرتے وقت صحیح طریقے سے احتراز کرنا۔

۴۔ صرف آرا میں بریلویوں کے ساتھ اختلاف رکھنے والے کو کافر کہنے میں زبان کو لگام نہیں دینا۔

۵۔ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنا اور مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے کیلئے اندرونی کوششیں کرنا۔

۶۔ مذکورہ بالا باتوں کی وجہ سے یہ فرقہ ایسے اشخاص کا محتاج ہیں جو انکے لئے راہ حق کو واضح کریں۔ انکی آنکھوں کے سامنے سے جہالت، خرافات اور پسماندگی کے پردوں کو زائل

www.besturdubooks.net

کر کے انہیں راہ حق پر لے آئیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات

- یہ دعوت مقام بریلی اتر پردیش، ہندوستان سے چلی اور پھر پورے برصغیر کو اس نے لپیٹ میں لے لیا۔
- بریلوی برطانیہ میں بھی ہیں، وہاں انکی جماعت کا نام "جمعیت اہل سنت" ہے۔ انکا دوسرا نام "جمعیت تبلیغ اسلام" ہے۔ برطانیہ میں بریلویوں کی سرگرمیاں، دوسروں کے کاموں کو خراب کرنے اور بے چینی وبدنظمی پھیلانے تک محدود ہیں۔ بریلویوں ہی کی وجہ سے برطانیہ میں ۱۹۸۰ء میں مسلمانوں کے درمیان خوان خرابہ ہوا تھا۔ (دیکھئے اخبار "گارڈین" اگست ۱۹۸۰ء)

تحقیقی مراجع

۱۔ البریلویہ عقائد وتاریخ : احسان الٰہی ظہیر۔ طبع اول۔ ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔ ادارہ ترجمان السنہ۔ لاہور پاکستان۔

۲۔ البریلویہ : یہ ایک علمی رسالہ ہے جسے امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی ریاض میں ماجستیر کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے پیش کیا گیا تھا۔

۳۔ الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ : احمد رضا خان۔ قادری بکڈپو۔ بریلی۔ ہندوستان۔

۴۔ انباء المصطفیٰ : احمد رضا خان۔ مطبع صبح صادق۔ بدیوان۔ ہندوستان ۱۳۱۸ھ۔

۵۔ انوار رضا : مصنفین کی ایک جماعت۔ لاہور ۱۳۹۷ھ۔

۶۔ بہار شریعت : امجد علی الاعظمی۔ دہلی۔ ہندوستان۔

۷۔ تجانب اہل سنت : حشمت علی خان۔ پریس بیلی بھیت۔ ہندوستان ۱۳۶۱ھ۔

۸۔ جاء الحق وزھق الباطل : احمد یار خان نعیمی، کانپور۔ ہندوستان۔

۹۔ خالص الاعتقاد : احمد رضا خان۔ بریلی۔ ہندوستان۔ ۱۳۲۸ھ۔

www.besturdubooks.net

١٠۔ سلطنت مصطفیٰ : احمد یار خان۔ کانپور۔ ہندوستان۔

١١۔ جریدہ صراط مستقیم : محمود احمد میرپوری۔ برمنگھم۔ برطانیہ۔ اگست ١٩٨٠ء۔

١٢۔ ملفوظات : احمد رضا خان۔ لاہور۔ پاکستان۔

١٣۔ الکواکب الشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ۔ : احمد رضا خان۔ عظیم آباد، ہندوستان ١٣١٦ھ۔

١٤۔ الحاضر والناظر : احمد سعید۔ طبع سکھر۔ پاکستان۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(٨)

عرب بعث سوشلسٹ پارٹی

تعارف :

بعث پارٹی، ایک قومی سیکولر پارٹی ہے جو عربی اقدار و مفاهیم میں جامع انقلاب کی داعی ہے، تاکہ عرب قوم کو سوشلزم میں تحویل کیا جاسکے۔ پارٹی کا علی الاعلان شعار ہے: ''سب عرب ایک قوم ہیں انکے پاس ابدی پیغام ہے۔'' پارٹی کا پیغام بھی یہی ہے۔ پارٹی کے مقاصد وحدت، حریت اور سوشلزم میں مضمر ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

۱۹۳۲ء میں مندرجہ ذیل افراد پیرس سے دمشق واپس آئے۔ میشل عفلق (یہ مسیحی مشرقی کلیسا کی طرف منسوب تھا) اور صلاح البیطار (سنّی) یہ دونوں اشخاص پیرس سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے تھے، جبکہ دونوں اشخاص مغربی، قومی و ثقافتی افکار کے حامل تھے۔

- پیرس سے واپسی کے بعد عفلق اور البیطار دونوں نے تدریس شروع کر دی۔ اس دوران انہوں نے اپنے ساتھیوں، طلباء اور نوجوان کے درمیان اپنے افکار و نظریات کو پھیلانا شروع کر دیا۔
- ۱۹۳۴ء میں مارکسٹوں کے ساتھ ملکر عفلق اور بیطار کی قائم کردہ جماعت نے جریدہ ''الطلیعة'' شائع کیا۔ انہوں نے اپنانام ''جمعیة الاحیاء العربی'' رکھا۔
- اپریل ۱۹۴۷ء میں ''حزب البعث العربی'' کے نام سے پارٹی کی بنیاد رکھ دی گئی۔ پارٹی کے بانی مندرجہ ذیل حضرات تھے:

میشل عفلق، صلاح البیطار، جلال السید، زکی الارسوزی۔ انہوں نے ''البعث'' کے نام سے

www.besturdubooks.net

ایک جریدہ شائع کرنیکا بھی فیصلہ کیا۔

- ١٩٤٦ء میں سوریا (شام) کی آزادی کے بعد آنے والی حکومتوں میں بعثیوں کا بڑا فعال کردار رہا۔ وہ حکومتیں حسب ذیل تھیں :

١۔ حکومت شکری القوتلی ١٩٤٦ء سے ٢٩۔ ٣۔ ١٩٤٩ء تک۔

٢۔ حکومت حسنی الزعیم۔ انہوں نے ١٩٤٩ء سے کئی مہینے تک حکومت کی۔

٣۔ حکومت بریگیڈیئر سامی الحناوی۔ ١٩٤٩ء کے آغاز میں انہوں نے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی، پھر اسی سال ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

٤۔ حکومت ادیب الشیشکلی۔ ان کی حکومت ١٩٥٤ء تک جاری رہی۔

٥۔ حکومت شکری القوتلی۔ یہ دوبارہ حکومت میں آگئے، ١٩٥٨ء میں مصر اور شام کے درمیان اتحاد کے معاہدے پر دستخط کرنے تک ان کی حکومت برقرار رہی۔

٦۔ جمال عبد الناصر کی صدارت میں اتحادی حکومت۔ ١٩٥٨ء سے ١٩٦١ء تک۔

٧۔ ڈاکٹر ناظم القدسی کی زیر صدارت انفصالی حکومت۔ جو علیحدگی کی ابتدا یعنی ٢٨۔ ٩۔ ١٩٦١ء سے ٨۔ ٣۔ ١٩٦٣ء تک جاری رہی۔ تحریک علیحدگی کی قیادت عبد الکریم الخلاوی نے کی۔

- ٨۔ ٣۔ ١٩٦٣ء سے لیکر آج تک شام بعث پارٹی کی حکومتوں کے زیر تسلط ہے۔ اس دوران متعدد بعثی حکومتیں آئیں جو حسب ذیل تھیں:

١۔ انقلابی کمان کی حکومت ١٩٦٣ء۔ اس میں صلاح البیطار وزیر اعظم کے طور پر سامنے آئے۔

٢۔ امین الحافظ کی حکومت ١٩٦٣ء سے ١٩٦٦ء تک۔

٣۔ نور الدین الاتاسی کی حکومت ١٩٦٦ء سے ١٩٧٠ء تک۔ اس حکومت میں پارٹی کی علاقائی قیادت نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اس دوران مندرجہ ذیل افراد نمایاں طور پر سامنے آئے:

صلاح جدید : انہوں نے پارٹی کی علاقائی قیادت کے سیکریٹری جنرل کے طور پر کام کیا۔

حافظ الاسد : انہوں نے وزیر دفاع کے طور پر اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔

www.besturdubooks.net

۴۔ حافظ الاسد کی حکومت جو ۱۹۷۰ء سے اس وقت تک قائم ہے۔ جون ۲۰۰۰ء میں ان کا انتقال ہوا ہے۔

پارٹی کی تاریخ میں مندرجہ ذیل شخصیات نمایاں تھیں

- سامی الجندی : ۱۹۶۳ء کے انقلاب کے بعد وزارت اطلاعات کے منصب پر فائز رہے۔
- حمود الشوفی : علاقائی قیادت کے سیکریٹری جنرل کے طور پر کام کرتے رہے، لیکن مارچ ۱۹۶۴ء میں وہ اور انکی جماعت علیحدہ ہوگئی۔ یہ اِس وقت عراق میں مقیم ہیں۔
- منیف الرزاز : (اُردنی سُنّی) یہ پارٹی کی قیادت میں اپریل ۱۹۶۵ء سے فروری ۱۹۶۶ء تک سیکریٹری جنرل کے طور پر کام کرتے رہے۔
- مصطفیٰ طلاس : (سُنّی) یہ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے، عسکری کالج حمص میں تعلیم حاصل کی، ۱۹۴۷ء میں پارٹی میں شامل ہو گئے، وسطی صوبے میں ۱۹۶۳ء سے محکمہ قومی امن کے صدر کے طور پر اپنے فرائض انجام دیئے اسکے بعد مندرجہ ذیل عہدوں پر فائز ہوئے:

  پانچویں بکتر بند بریگیڈ کے صدر ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۶ء تک۔

  چیف آف آرمی اسٹاف فروری ۱۹۶۸ء۔

  نائب وزیر دفاع ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۲ء تک۔

  مارچ ۱۹۷۳ء میں ملک کے وزیر دفاع کے عہدے پر فائز ہوئے جو اب تک بر قرار ہے۔
- بریگیڈیئر یوسف شکور: مصطفیٰ طلاس کے بعد اسٹاف کمیٹی کے صدر بنے۔ ان کا تعلق حمص سے ہے۔
- بریگیڈیئر ناجی جمیل : انکا تعلق ''دیر الزور'' سے ہے۔ یہ تشرین الثانی نومبر ۱۹۷۰ء سے مارچ ۱۹۷۸ء۔ تک مسلح فضائی افواج کے سربراہ تھے۔
- سلیم حاطوم : ۱۹۶۶ء میں انہوں نے ایک ناکام انقلاب کی قیادت کی جسکی پاداش میں انکو ۱۹۶۷ء میں سزائے موت دیدی گئی۔
- زکی الارسوزی : (اسکندرون بریگیڈیئر) میشل عفلق کے ساتھ بعث پارٹی کے بانیوں میں سے تھے، وہ میشل عفلق کے مخالف تھے۔

www.besturdubooks.net

- شبلی العیمی : یہ ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ زرعی اصلاحات کے وزیر کے طور پر کام کیا، پھر وزیر معارف، پھر وزیر ثقافت والارشاد القومی ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۴ء تک۔ پھر ۱۹۶۵ء میں بعث پارٹی کے نائب سیکریٹری جنرل بنا دیئے گئے۔
- عبدالکریم الجندی : یہ صلاح جدید کے مددگاروں میں سے ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں گلا گھونٹ کر ہلاک ہوئے۔
- سلیمان العیس : (اسکندرون) مناظر، مفکر اور شاعر۔
- یوسف زعین : انکی پیدائش ۱۹۳۱ء میں ہوئی، یہ ڈاکٹر ہیں۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۴ء تک اصلاحات کے وزیر رہے، بعد میں برطانیہ میں سوریا کے سفیر رہ چکے ہیں، اسی طرح ۱۹۶۵ء میں علاقائی قیادت کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ فروری ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۸ء تک اور پھر ۱۹۷۰ء میں ملک کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔
- احمد الخطیب : یہ نومبر ۱۹۷۰ء سے فروری ۱۹۷۱ء تک صدرِ جمہوریہ رہے ہیں۔ یہ وہ درمیانی مدت ہے جسکے درمیان نور الدین الاتاسی سے حکومت منتقل ہو کر حافظ الاسد کے پاس آئی۔ نیز یہ ۱۹۶۵ء سے علاقائی وسیع تر قیادت کے بھی رکن رہ چکے ہیں۔ اسی طرح مختصر مدت کیلئے پارلیمنٹ کے اسپیکر بھی رہ چکے ہیں۔
- جلال السید : یہ بعث پارٹی کے بانی رکن ہیں۔ انکا تعلق شہر دیر الزور سے ہے، انہوں نے بعث پارٹی کو چھوڑ دیا ہے، لیکن شامی سیاست میں موجود ہیں۔
- عبدالحلیم خدام : یہ ۱۹۳۲ء میں "بانیاس" میں پیدا ہوئے۔ حقوق کالج۔ دمشق سے فارغ التحصیل ہوئے۔ مختلف سرکاری عہدوں پر فائز رہے، شہر حماۃ۔ اور القنطیرۃ اور دمشق کے میئر بھی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۶۴ء میں وزیر اقتصاد، ۱۹۶۹ء میں وزیر خارجہ، ۱۹۷۰ء میں علاقائی قیادت کے رکن اور ۱۹۸۴ء میں ترقی کر کے نائب صدرِ جمہوریہ برائے سیاسی امور کے عہدے پر فائز کر دیئے گئے۔
- حافظ الاسد : یہ ۱۹۳۰ء میں مقام قرادحہ، لاذقیہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں عسکری کالج حمص سے فارغ التحصیل ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں ضمیر شہر کے فضائی اڈے کے سربراہ کے طور پر اپنے فرائض انجام دیئے۔ ۱۹۶۴ء میں ائیر فورس کے سربراہ بنے۔ ۱۹۶۵ء میں انقلابی کمان کی نیشنل کونسل کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ ۱۹۶۶ء کے

www.besturdubooks.net

انقلاب میں صلاح جدید کے ساتھ مل گئے۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۷۰ء تک ملک کے وزیر دفاع کے عہدہ پر فائز رہے۔ فروری ۱۹۷۰ء میں اصلاحی تحریک کی قیادت کرتے ہوئے صدرِ جمہوریہ بن گئے۔

- زہیر مشارقہ : انکا تعلق حلب سے ہے، انہیں بعد میں نائب صدرِ جمہوریہ برائے پارٹی سیاست کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔
- ۱۹۵۳ء میں بعث پارٹی اور اکرم الحورانی کی قیادت میں عرب سوشلسٹ پارٹیاں متحد ہو گئیں۔ اس اتحاد کا نام عرب بعث سوشلسٹ پارٹی رکھدیا گیا۔

عقائد وافکار

- دراصل عرب بعث سوشلسٹ پارٹی ایک قومی سیکولر انقلابی پارٹی ہے۔ انکے بے شمار فکری شہ پارے ہیں۔ بعض اوقات انہیں آپس میں جمع کرنا تو بہت دور کی بات ہے ان پر قناعت کرنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ بعث پارٹی کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، پارٹی کے لیڈر بھی عرصۂ دراز سے بہت کچھ کہتے رہے ہیں، لیکن ان میں زمانہ قبل الحکومت کے اقوال و تجربات اور زمانہ بعد الحکومت کے اقوال و تجربات کے درمیان بہت تضاد پایا جاتا ہے۔
- بعثیوں کے نزدیک عرب ممالک کے درمیان صرف ایک ہی رابطہ ہے وہ ہے قومیت کا رابطہ۔ اور یہی قومی رابطہ عرب عوام کو آپس میں مربوط کرنے اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا کفیل ہے۔ بعثیوں کی نظر میں قومی رابطہ ہی مذہبی، گروہی، قبائلی، نسلی اور علاقائی تعصبات کے خلاف جنگ لڑ سکتا ہے۔
- بعث پارٹی کی تربیتی سیاست اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ اس تربیت کا مقصد ایک ایسی نئی عربی نسل پیدا کرنا ہے جسے اپنی امت کی وحدت اور اسکے ابدی پیغام پر کامل ایمان ہو۔ اسی طرح وہ عملی نظریات کی حامل ہو وہ رجعت پسندی، تقلید اور خرافات کی قیود سے آزاد ہو۔ مکمل عربی انقلاب، انسانیت کی ترقی کے متعلق نیک فال، سخت جان اور اپنے ہم وطنوں کے حقوق کی ضمانت کی روح سے بھرپور ہو۔

www.besturdubooks.net

چوتھی قومی کانفرنس کی قراردادوں کی عام سفارشات

چوتھی کانفرنس کے مطابق :

چوتھی کانفرنس دینی رجعت پسندی کو بنیادی خطروں میں سے قرار دیتی ہے، جو موجودہ مرحلہ میں پیش قدمی کو چیلنج کر سکتی ہے، لہٰذا کانفرنس قومی قیادت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو ثقافت اور پارٹی کی لادینیت پر مرکوز رکھیں۔ خصوصاً ان مقامات پر جہاں گروہ بندی سیاسی عمل کو مشتبہ بنا سکتی ہے۔

نویں سفارش کے مطابق :

ہماری قومی فکر کی وضاحت کا بہترین اسلوب یہ ہے کہ اسکی لادینی ترقی کے مفہوم کو واضح کیا جائے۔ نیز قومی فکر کو، لوگوں کے سامنے پیش کرنے میں تقلیدی رومانٹک اسلوب کو چھوڑ دیا جائے۔ اس مرحلے میں ہماری جدوجہد لادینیت اور پارٹی کے اشتراکی مضمون پر ہی مرکوز رہے جسکا مقصد تمام عوامی طبقات سے ایک گروہی محاذ بنانے کے بجائے ایک عوامی محاذ تشکیل دینا ہے۔

وحدت کے متعلق بعثیوں کا کہنا ہے کہ :

عربوں کی وحدت کا مطلب صرف متحد ہونا اور عرب دیس کے مختلف ٹکڑوں کو یکجا کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب انہیں آپس میں جوڑ کر مضبوط بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحدت اپنے تمام مقاصد و معانی اور معیار کے اعتبار سے ایک انقلاب ہے۔ نیز وحدت اسلئے بھی انقلاب ہے کہ وہ ان تمام اقلیتی مصلحتوں کا خاتمہ ہے جو زمانے کے گذرنے کے ساتھ ساتھ پرورش پائے تھے اور وحدت اس لئے بھی انقلاب ہے کہ وہ اپنے مخالف طبقات و مصالح کا قلع قمع کر دے گی۔

چھٹی قومی کانفرنس کی نظریاتی جھلکیاں :

اشتراکیت کا مطلب ملک کے باشندوں کی اشتراکی تربیت کرنا ہے جو تمام عادات اور

www.besturdubooks.net

اجتماعی پسماندہ موروثی تقالید سے آزاد ہو، تاکہ ایک ایسا نیا عربی انسان تیار کرنا ممکن ہو جو کھلا علمی دماغ رکھتا ہو۔ جدید اشتراکی کردار سے مستفید ہو اور اجتماعی اصولوں پر ایمان رکھتا ہو۔

ابدی پیغام :

بعثی اسکی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ عرب قوم ایک ابدی پیغام کی حامل ہے۔ یہ پیغام تاریخ کے مختلف مرحلوں میں متعدد اشکال میں ظاہر ہوا۔ اس پیغام کا مقصد انسانی اصولوں کی ترقی، انسانی ترقی کا حصول، انسجام میں اضافہ اور قوموں کے درمیان تعاون کو بڑھانا ہے۔

یہ تھے بعثیوں کے افکار و نظریات

ان میں آپ مندرجہ ذیل باتوں کو نوٹ کر سکتے ہیں :

- دستور کی اساس میں لفظ "دین" کا کہیں وجود نہیں ہے۔
- کلمہ ایمان باللہ (یعنی اللہ پر ایمان) کا دستور کی اساس میں عمومی مفہوم کے لحاظ سے کہیں بھی ذکر نہیں آیا۔ نہ اجمالی طور پر نہ تفصیلی طور پر۔ اس سے پارٹی کے لادینی اغراض و مقاصد کا انکشاف ہوتا ہے۔
- کسی خاندان کو تشکیل دینے میں دستور زنا کی حرمت کی طرف اشارہ نہیں کرتا اور نہ ہی زنا کے سلبی اثرات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
- دستور خارجی سیاست میں عالم اسلام کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنے کا اشارہ نہیں دیتا۔
- دستور اس اسلامی تاریخ کی طرف اشارہ نہیں کرتا جس نے عربوں کو دنیا کے دیگر اقوام میں ایک بلند مقام و عزت عطا کیا ہے۔

عقائد و افکار کی بنیادیں

- سلطنت عثمانیہ کے سقوط کے بعد عرب دنیا میں جو قومی نظریہ ظہور پذیر ہوا تھا، بعث پارٹی کا اسی قومی نظریہ پر بھروسہ ہے۔ دراصل قومیت کی دعوت سب سے پہلے یورپ میں دی گی تھی جبکہ عرب دنیا میں اس کی دعوت ساطع الحضری نے دی۔

www.besturdubooks.net

- بعث پارٹی لادینی نظریہ پر قائم ہے۔ پارٹی میں عقیدے کے مسئلے کو ایک طرف کر دیا گیا ہے پارٹی کے کسی بھی مرحلے میں دین کا کوئی وزن نہیں ہوتا، مثلاً پارٹی کا فکری پلیٹ فارم ہو یا پارٹی کی طرف انتساب کا مرحلہ یا عملی تطبیق کا مرحلہ۔
- بعث پارٹی خود کو مارکسی خطوط پر استوار کرتی ہے مگر اپنے نظریات سوشلزم سے اخذ کرتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مارکسیت کئی اقوام کی ہے جبکہ بعث پارٹی یک قومی ہے۔ علاوہ ازیں مارکسیت کو پارٹی کے عقائد و افکار میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ حاصل ہے۔
- دراصل بعث پارٹی ایک تضاد کا نام ہے جسمیں متضاد افکار کے حامل فرقے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یعنی (درزی، نصیری، اسماعیلی، عیسائی۔) یہ فرقے انقلاب، وحدت، حریت، اشتراکیت اور ترقی کے شعارات کے تحت سرگرم ہوتے ہیں اور باطنی دوافع کی بنا پر اپنے اغراض و مقاصد کو دوسروں کے سامنے پیش کرتے اور پھر ان کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ ان فرقوں میں نصیری فرقے نے بعث پارٹی کے ذریعے سب سے زیادہ فائدہ حاصل کیا اور پارٹی کی وساطت سے اس فرقے نے اپنے وجود کو بھی راسخ کر دیا ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات

- بعث پارٹی کے کارکن تمام عرب دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کارکن علی الاعلان کام کرتے ہیں اور بعض خفیہ طور پر، البتہ ایک عرب ملک سے دوسرے عرب ملک میں بعث پارٹی کے وجود و اثر و رسوخ کے سلسلے میں اس ملک کے مزاج و نظام حکومت کے لحاظ سے بڑا فرق ہوتا ہے۔ (چنانچہ بعض ممالک میں پارٹی کا اثر و رسوخ بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض ممالک میں پارٹی کا داخلہ بھی ممنوع ہوتا ہے)۔
- بعث پارٹی اس وقت دو اہم عرب ملکوں یعنی سوریا اور عراق پر حکومت کر رہی ہے۔
- بعث پارٹی تمام عرب دنیا پر حکمرانی کی خواہشمند ہے اور یہ انکے عزائم کا اٹوٹ جزو ہے۔

تحقیقی مراجع

۱۔ نضال البعث : بشیر الدعواق۔ بیروت ۱۹۷۰ء۔

www.besturdubooks.net

۲۔ حزب البعث العربی الاشتراکی مرحلۃ
الاربعنیات التاسیسیہ (۱۹۴۰ـ۱۹۴۹ء): تالیف شبلی العیمی۔ بیروت ۱۹۷۵ء
۳۔ التجربۃ المرۃ : سیف الرزاد۔ بیروت۔ ۱۹۶۷ء
۴۔ البعث : سامی الجندی۔ بیروت۔ ۱۹۶۹ء
۵۔ تجربتی مع الثورۃ : محمد عمران۔ بیروت۔ ۱۹۷۰ء
۶۔ حزب البعث : مطاع صندی۔
۷۔ الصراع من سوریۃ : پیٹرک سیل۔ لندن ۱۹۶۵ء
۸۔ اعاصیر دمشق : فضل اللہ ابو منصور۔ بیروت ۱۹۵۹ء۔
۹۔ مذکراتی عن الانفصال : عبدالکریم زھر الدین۔
۱۰۔ الدروز : فواد الاطرش۔
۱۱۔ الحرکات القومیہ الحدیثۃ فی میزان الاسلام۔ : محمد منیر نجیب۔ طبع اول۔ ۱۹۸۱ء مکتبہ الحرمین
۱۲۔ بیروتی جریدہ "الحیاۃ" : شمارے ۱۰/ ۳/ ۱۹۶۵ء۔ ۱۵/ ۲/ ۱۹۶۶ء۔ ۸/ ۹/ ۱۹۶۶ء۔
۱۳۔ بیروتی جریدہ "المحرر" : شمارہ ۱۳/ ۹/ ۱۹۶۶ء۔
۱۴۔ بیروتی جریدہ "النہار" : شمارہ ۱۵/ ۱۲/ ۱۹۶۴ء۔
۱۵۔ کویتی رسالہ "المجتمع" : شمارہ ۲۳۱۔ ۲۴/ ۱۲/ ۱۳۹۴ھ ۷/ ۱/ ۱۹۷۵ء
۱۶۔ مصری رسالہ "الدعوۃ" : شمارے ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۹)

بلالی

(THE BILALIANS)

تعارف :

امریکی سیاہ فام لوگوں میں "امت اسلام" نامی ایک تحریک چلی تھی۔ اس تحریک نے اسلام کی بنیاد، مخصوص معانی پر رکھی تھی جس پر نسل پرستی کی روح غالب تھی۔ مگر اس تحریک کے بیشتر عقائد وافکار کی اصلاح کے بعد یہ "بلالی" تحریک کے نام سے معروف ہو گئی۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- اس تحریک کا بانی ایک سیاہ فام غامض النسب شخص والاس دی فارڈ ہے WALLACE D. FARD یہ شخص ڈیٹروٹ کے علاقہ میں ۱۹۳۰ء میں اچانک داعی بنکر نمودار ہوا تھا اور پھر ۱۹۳۴ء میں بڑے غامض طریقے سے غائب ہو گیا۔
- ایلجا پول ELIJAH POOL: یا ایلجا محمد (۱۸۹۸ء۔۱۹۷۵ء) یہ شخص تحریک میں شامل ہونے کے بعد اسکے مختلف عہدوں پر فائز ہوا اور ترقی کرتا ہوا تحریک کا صدر اور فارڈ کے بعد اسکا خلیفہ بن گیا۔ اس نے ۱۹۵۹ء میں سعودی عرب کی زیارت کی۔ اسی طرح اس نے ترکی، ایتھوپیا، سوڈان اور پاکستان کا بھی دورہ کیا۔ اسکا صاحبزادہ والاس محمد اسکے ہمراہ رہتا تھا جو ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔
- مالکم اکس (مالک شباز) : نیویارک میں عبادت گاہ نمبر (۷) کا وزیر تھا۔ یہ خطیب و مفکر ہے۔ اس نے مشرقِ عربی کا دورہ کیا، ۱۹۶۳ء میں فریضۂ حج بھی ادا کیا۔ حج سے واپسی کے بعد اس نے نسل پرست تحریک کے اصولوں کو ناپسند کرتے ہوئے "جماعت اہل سنت"

www.besturdubooks.net

کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی۔۲۱ فروری ۱۹۶۵ء میں ان کو قتل کر دیا گیا۔

- وزیر لویس فرخان LWIS FARAKHAN : انہوں نے ۱۹۵۰ء میں اسلام قبول کیا اور مالکم اکس کے بعد عبادت گاہ نمبر (۷) پر ان کا جانشین بنا۔ یہ رائٹر، خطیب اور لیکچرار ہے۔ فی الحال کرنل قذافی کے ساتھ انکے پکے تعلقات ہیں۔ یہ امریکہ میں سیاہ فاموں کو مکمل سیاسی واجتماعی حقوق کے حصول اور کالوں کیلئے ایک مستقل حکومت کے قیام کا خواہشمند ہے۔
- والاس محمد: ان کا نام "وارث الدین محمد" ہے۔ انکی پیدائش ڈیٹروٹ میں ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں ہوئی۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک فیلا دلفیا کی عبادت گاہ میں تحریک کے وزیر کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں فریضۂ حج ادا کیا۔ انہوں نے مملکت سعودی عرب کا کئی مرتبہ دورہ کیا۔ بعد میں یہ تحریک سے علیحدہ ہو گئے۔ ۱۹۶۴ء میں اپنے والد کے اصولوں سے بھی دستبردار ہو گئے۔ مگر تحریک کے اندر اصلاحات داخل کرنے کیلئے اپنے والد کی وفات سے صرف پانچ ماہ قبل واپس آ گئے۔ انہوں نے دسمبر ۱۹۷۵ء میں اسلامی مرکز واشنگٹن کی زیارت کی۔
- ۱۳۹۷ھ میں رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے نیو آرک نیو جرسی اسٹیٹ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں انہوں نے بھی شرکت کی۔
- ۱۹۷۷ء میں اسلامی کانفرنس کینیڈا میں ایک وفد کی سربراہی میں شرکت کی۔ ہر دفعہ یہ وعدہ کرتے کہ وہ صحیح اسلامی طریقے پر گامزن ہونگے اور اپنی جماعت کی غلط اشیاء کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔
- ۱۹۶۷ء میں مملکت سعودی عرب، ترکی اور مشرق کے کئی دیگر ممالک کا دورہ کیا۔ یہ اپنے دورے میں ہر ملک کی بڑی شخصیات کے ساتھ ملاقات کرتے تھے۔
- ۱۹۷۵ء میں انہوں نے ان شخصیات کے ناموں کا اعلان کیا جن پر وہ اپنی جماعت کی قیادت کے سلسلے میں بھروسہ کرتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم نام حسب ذیل ہیں :

☆ کریم عبدالعزیز ڈاکٹر نعیم اکبر : معاونِ خصوصی۔
☆ عبدالحلیم فرحان : تنظیم کا ترجمان۔

www.besturdubooks.net

☆ ڈاکٹر عبدالعلیم شباز، ڈاکٹر : ثقافتی امور کے مشیر۔
فاطمہ علی، فہیمہ سلطان

☆ جان عبدالخالق : سیکریٹری جنرل۔

☆ ایلیجا محمد دوم : عسکری کمان کے سربراہ۔

☆ ریموند شریف : پاسدارانِ تحریک۔ اسکا نام ثمرۂ اسلام FRUIT OF ISLAM تھا۔ وہ اس کا قائد اعلیٰ بننے کے بعد وزیر عدل بن گئے۔ اس تنظیم کو رموز F.O.I میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی بنیاد ۱۹۳۷ء میں رکھی گئی تھی۔

☆ امینہ رسول : آلہ ترقی نسواں کی سربراہ M.G.T

☆ ڈاکٹر مائیکل رمضان : جمعیتہائے مساجد کے نمائندہ اور جمعیت التوجیہ کے صدر۔

☆ شیرون مہدی : انہوں نے ۱۹۶۷ء میں لا کمیٹی برائے انکشاف فتنہ فساد ما بین افرادِ جماعت" کے صدر کے طور پر جمعیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس کمیٹی کو یعنی BLIGHT ARREST PIONEER PATROL کو جسکا مخفف B.A.P.P ہے ۱۹۷۶ء میں بنائی گئی تھی یہ F.O.I کی متبادل جماعت ہے۔

☆ ابراہیم کمال الدین : یہ جماعت نئی سرزمین NEW EARTH TEAM (N.E.T) کے نگران ہیں۔ انہیں جنوبی شکاگو میں ہاؤسنگ پروجیکٹ کی نگرانی میں مامور کیا گیا تھا۔

☆ سلطان محمد : یہ ایلیجا محمد کے پوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو اسلام کی صحیح معلومات حاصل ہیں۔ یہ واشنگٹن میں عبادت گاہ کے امام ہیں۔

☆ محمد علی کلے : مشہور عالمی باکسر۔ کہا جاتا ہے کہ "مالکم اکس" انہیں تحریک میں کھینچ لایا تھا۔ اسی طرح محمد علی کلے اس کمیٹی

www.besturdubooks.net

کے بھی رکن تھے جسے تحریک کی صدارت سنبھالنے کے
بعد والاس محمد نے اہم امور کی منصوبہ بندی کیلئے بنایا تھا۔

عقائد وافکار :

اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اس جماعت نے اپنے قائدین کی زیر قیادت تین مرحلوں پر ترقی کی، لہٰذا جماعت کی ترقی کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

اول۔ والاس ڈی فارڈ کے عہد صدارت میں :

- تنظیم اپنی تاسیس کے روز اول سے امت اسلام NATION OF ISLAM کے نام سے معروف ہے نیز ایک دوسرا نام "گمشدہ بازیافت امت اسلام" کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔
- تنظیم، آزادی، مساوات، عدالت اور تنظیمی امور کی ترقی پر زور دیتی ہے۔
- تنظیم کالے نسل کے تفوق پر زور دیتی ہے نیز اس بات پر زور دیتی ہے کہ کالے اصل میں افریقہ کے ہیں۔ وہ گوروں کی مذمت کرتے ہیں اور انہیں شیطان قرار دیتے ہیں۔
- وہ اپنے پیروکاروں کو تورات وانجیل سے قرآن کریم کی طرف تحویل کرتے ہیں۔
- بلالیوں نے دو تنظیمیں بنائیں۔ ایک خواتین کیلئے جسکا نام "تدریب البنات المسلمات"۔

MUSLIM GIRLS TRAINING۔ جس کا رمز (M.G.T) ہے اور دوسری مردوں کیلئے جسکا نام "ثمرۃ الاسلام" رکھا۔ جس کا مقصد ایک ایسی مضبوط فوج تیار کرنا ہے جو تحریک کی حفاظت کرسکے اور اسکے اجتماعی وسیاسی مرکز کو مدد پہنچا سکے۔

دوم۔ ایلجا محمد کے عہد صدارت میں :

- ایلجا محمد نے اعلان کیا کہ خدا کسی غیبی چیز کا نام نہیں ہے۔ خدا کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی شخص کی شکل میں متجسد ہو۔ یہ شخص فارڈ ہی ہے جسکے اندر خدا حلول کر گیا ہے چنانچہ وہ عبادت ودعا کا مستحق ہے اور اس طرح ایلجا محمد نے اپنی جماعت میں باطنی مفاہیم داخل کردیئے۔

www.besturdubooks.net

- ایجا محمد نے اپنے لئے نبوت PROPHET کا مرتبہ اختیار کیا اور رسول اللہ MASSENGER OF ALLAH کے لقب سے متصف ہوا۔
- ایجا محمد اپنے پیروکاروں کو مراھنت، شراب پینے، نشہ کرنے، دانے کھانے، زنا کرنے، عورتوں کو اجنبی مردوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع کرتے تھے۔ایجا محمد تحریک کے کارکن لڑکے اور لڑکیوں کی آپس میں شادی کراتے اور فحاشی کے اڈوں و پبلک کیفے میں جانے سے روکتے تھے۔ www.besturdubooks.net
- وہ کالے عنصر کے تفوق پر اصرار کرتے، سفید رنگ کی تذلیل کرتے اور اسے نکمے اور کمتری سے تعبیر کرتے ہوئے کالوں کو تمام بھلائیوں کا مرکز تصور کرتے۔اس میں کسی طرح کا شک نہیں کیا جاسکتا کہ تحریک میں ''اکتتاب'' صرف اور صرف کالوں پر منحصر ہے گوروں کو اس میں بالکل شامل نہیں کیا جاتا۔یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں بالکل مناقشہ نہیں کیا جاسکتا۔
- ایجا محمد صرف حس کے تابع اشیاء پر ایمان لاتا ہے چنانچہ وہ فرشتوں اور جسمانی بعث بعد الموت کو نہیں مانتا۔ ایجا کے نزدیک بعث کا مطلب اس سے زیادہ نہیں کہ کالے امریکیوں کی عقلی بعث ہوگی۔
- ایجا محمد نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔اس کا اعلان ہے کہ وہی خاتم الرسل ہے، کیونکہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں مبعوث ہوتے ہیں۔لہٰذا ایجا محمد، فارڈ کی جانب سے اپنی کالی قوم کا نبی بن کر آیا ہے۔
- ایجا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لاتا ہے، لیکن اس پر بھی ایمان رکھتا ہے کہ عنقریب اسکی کالی قوم پر ایک مخصوص کتاب نازل ہوگی جو تمام انسانوں کے لئے آخری کتاب ہوگی۔
- ایجا محمد کے زمانے میں نماز کا مطلب یہ تھا کہ آدمی، فارڈ کی صورت ذہن میں استحضار کرکے، مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر سورۂ فاتحہ، یا دوسری آیات، یا کوئی دعائے ماثورہ پڑھے۔یہ عمل دن میں پانچ دفعہ کیا جاتا تھا۔
- رمضان المبارک کے بجائے ہر سال دسمبر کے مہینے میں روزے رکھے۔
- ہر رکن اپنی مجموعی کمائی کا دسواں حصہ تنظیم کو دے۔
- ایجا محمد نے متعدد کتابیں لکھیں جن سے اسکے افکار و نظریات کے متعلق معلومات حاصل

www.besturdubooks.net

کی جاسکتی ہیں۔ وہ کتابیں حسب ذیل ہیں :

۱۔ کالے امریکی کے نام ایک پیغام : MASSAGE TO THE BLACK MAN.

۲۔ ہمارے نجات دہندہ پہنچ گئے : OUR SAVIOUR HAS ARRIVED

۳۔ اعلیٰ حکمت : SUPREME WISDOM

۴۔ سقوطِ امریکہ : THE FALL OF AMERICA

۵۔ آپ کیسے کھائیں گے کس طرح زندگی گذاریں گے؟ : HOW TO EAT TO LIVE

۶۔ انہوں نے اپنا ترجمان اخبار جاری کیا، جسکا نام محمد بولتا ہے MOHAMMED SPEAKS رکھا۔

سوم۔ وارث الدین محمد کے عہد صدارت میں :

- ۲۴ نومبر ۱۹۷۵ء میں وارث الدین محمد نے تنظیم کا نیا نام بلالی رکھا۔ جو دراصل نبی کریم ﷺ کے مؤذن حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت ہے۔
- ۱۹ جون ۱۹۷۵ء میں وارث الدین محمد نے تحریک میں گوروں کے عدم داخلے سے متعلق قانون کو ساقط کر دیا۔ چنانچہ ۲۵ فروری ۱۹۷۶ء میں انکے ساتھ شامل ہونے والے متعدد گورے بھی محفلوں میں انکے ساتھ نمودار ہوئے۔
- امریکی پرچم کو بھی اب تنظیم پرچم کے پہلو میں نصب کیا جاتا ہے، اس سے پہلے امریکی پرچم کا مطلب گورا آدمی ہوتا تھا جو نیلی آنکھوں والا قوقازی شیطان ہے۔
- ۲۹ اگست ۱۹۷۵ء میں ایک قرارداد پاس ہوئی جسمیں رمضان کے روزے رکھنے اور عید الفطر کے موقع پر محفلیں منعقد کرنے پر زور دیا گیا۔
- ۱۴ نومبر ۱۹۷۵ء میں اخبار کا نام "محمد اسپیکس" کے بجائے "بلالین نیوز" BILALIAN NEWS رکھدیا گیا۔
- وارث الدین نے اعلان کیا کہ انکا لقب وزیر اعظم کے بجائے "امام اکبر" ہے۔ اسی طرح وارث الدین نے "عبادت گاہ کے وزیر" کے لفظ کو "امام" کے لفظ سے تبدیل کر دیا۔ اس نے خود کو دینی امور میں منحصر کر لیا جبکہ دیگر امور کو تحریک کے دیگر وزرا کے سپرد

www.besturdubooks.net

کردیا۔
نماز پڑھنے کیلئے عبادت گاہیں بنائی گئیں۔

- ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ایک فرمان جاری کیا کہ نمازیں ٹھیک طریقے سے ادا کی جائیں جیسا کہ مسلمانوں میں معروف ہے یعنی دن میں پانچ مرتبہ۔
- اسلامی اخلاق، ادب، ذوق، اچھی وضع قطع اور خواتین کیلئے باوقار لباس استعمال کرنے کی پابندی پر زور دیا گیا۔
- تنظیم کے مبلغین جیلوں میں جا کر قیدیوں میں دعوت کا کام کرتے ہیں۔ امن نافذ کرنے والے سرکاری محکموں کا کہنا ہے کہ کالے جنکے متعلق مشہور یہ ہے کہ وہ سرکش اور نافرمان ہوتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد زیادہ استقامت پسند اور نظم وضبط کے پابند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جیل کے حکام، قیدیوں میں دعوت کے کام سے بہت خوش ہوتے ہیں۔
- فارڈ اور ایلجا محمد میں اسلام کو سمجھنے میں جو غلطیاں ہوئی تھیں انکی اصلاح کی جائے۔
- ہم نے جو باتیں پہلے ذکر کی ہیں ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ تنظیم مکمل اسلامی ہو گئی ہے، لیکن اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کی بہ نسبت اب اسکے عقائد ونظریات میں کافی بہتری آگئی ہے۔ صحیح اسلامی نہج پر لانے کیلئے عقیدہ و تطبیق کے میدان میں اصلاح کی ضرورت ہے۔
- کئی باتوں میں جماعت کی قیادت میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۵ مئی ۱۹۸۵ء میں وارث الدین نے جماعت کو ختم کرنے اور اسکے تمام شعبوں سے براءت کا اعلان کر دیا۔ یہ تمام شعبے انفرادی طور پر کام لیا کرتے تھے۔ اب تک جماعت کے انجام کے بارے میں مختلف باتیں سننے میں آرہی ہیں۔

عقائد وافکار کی بنیادیں

یہ تحریک کالوں میں دو مضبوط تحریکوں کے خاتمے کے بعد ظاہر ہوئی تھی۔ وہ دونوں تحریکیں یہ تھیں :

ا۔ موری تحریک۔ جسکے داعی امریکی کالے ٹیموتھی نوبل ڈرو علی (ولادت وفات

www.besturdubooks.net

۱۸۸۶ء۔ ۱۹۲۹ء) تھے۔ انہوں نے اپنی تحریک کی بنیاد ۱۹۱۳ء میں رکھی تھی۔ یہ دراصل، اجتماعی اصولوں اور مختلف ایشیائی دینی عقیدوں سے مخلوط ایک دعوت تھی۔ یہ لوگ خود کو مسلمان سمجھتے تھے، لیکن قائد کی وفات کے بعد انکے اندر کمزوری پیدا ہوگئی تھی۔

۲۔ تنظیم مارکوس جارفی۔ (MARCUS GARVEY) (ولادت وفات ۱۸۸۷ء۔ ۱۹۴۰ء) انہوں نے ۱۹۱۶ء میں UNIVERSAL NEGRO IMPROVEMENT ASSOCIATION کے نام سے کالوں کیلئے ایک سیاسی تنظیم بنائی تھی، یہ تنظیم اپنے آپ کو اس نظریئے کی بنیاد پر عیسائی کہتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ کالے تھے۔ ۱۹۲۵ء میں اس تنظیم کے لیڈر کو امریکہ سے بھگادیا گیا اور اس طرح اس تنظیم کا خاتمہ ہوگیا۔

اب یہی کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کے متعلق اس تحریک کا نظریہ یہ تھا کہ اسلام ایک روحانی وراثت ہے جو کالوں کو گوروں کے تسلط سے نجات دلا سکتی ہے اور کالوں کو ایک ایسی امت بنا سکتی ہے جسکے حقوق و منزلت اور مکاسب علیحدہ ہوں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات

- امریکہ میں کالوں کی تعداد ۳۵ ملین ہے جن میں سے تقریباً ایک ملین مسلمان ہیں۔
- بلالی اپنی مسجدوں کو عبادت گاہ (TEMPLES) کہتے ہیں۔ امریکہ کے مختلف شہروں میں انکی چالیس شاخیں ہیں۔ نیز امریکہ کے مختلف نواح میں پھیلے ہوئے انکے اسکولوں کی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی ہے۔ ان اسکولوں میں پہلا پیریڈ (گھنٹہ) دین اسلام کی تعلیم کے لئے مخصوص ہے۔
- امریکہ میں کالے مسلمان مرکزی طور پر ڈیٹروٹ، شکاگو اور واشنگٹن میں پائے جاتے ہیں۔ کالے امریکہ میں ایک مستقل حکومت بنانے کے متمنی ہیں۔ یہ عام طور پر دوسرے کالوں کے معاملات میں مدد بھی کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمایئے

۱۔ المسلمون الزنوج فی امریکا : تالیف ڈاکٹر ج۔ اریک لنکن۔ ترجمہ عمر الدیراوی۔ دار العلم للملائین طبع اول۔ بیروت ۱۹۶۴ء

۲۔ الاسلام فی امریکا : محمد یوسف الشواربی۔ لجنۃ البیان العربی۔ قاھرہ۔ ۱۳۷۹ھ۔ ۱۹۶۰ء۔

۳۔ منظمۃ الالیجا محمد الامریکیہ : تالیف۔ ڈاکٹر عبدالوھاب ابراہیم ابو سلیمان طبع اول دارالشروق۔ جدہ ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء۔

۴۔ الوجود الاسلامی فی الولایات المتحدہ الامریکیہ : عبداللہ احمد الداری۔ طبع اول۔ مطبعہ الجمعیہ العربیہ۔ السعودیہ للثقافہ والفنون۔ جدہ۔ ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء

۵۔ الفرق الباطنیہ المعاصرہ فی الولایات المتحدہ : بلال فلپس۔ ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے اس رسالہ کو فیکلٹی آف تربیۃ کنگ سعود یونیورسٹی ریاض میں پیش کیا گیا۔ ۱۴۰۵ھ۔ ۱۹۸۴ء۔

۶۔ المسلمون تحت السیطرہ الرأسمالیہ : محمود احمد شاکر۔ المکتب الاسلامی۔ طبع اول۔ بیروت ۱۳۹۷ھ۔

۷۔ المسلمون فی اوروبا و أمریکا : ڈاکٹر علی المنتصر الکتانی۔ دار ادریس۔ طبع اول۔ الرباط ۱۳۹۶ھ۔

۸۔ مجلّہ "المسلمون" : ۲۰۔۹۔۱۴۰۵ھ، ۸۔۶۔۱۹۸۵ء۔

۹۔ مجلّہ "المستقبل" : شمارہ ۴۲۲ مارچ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۔ سعودی جریدہ "الجزیرہ" : شمارہ ۶۸۲ مؤرخہ ۱۲ محرم ۱۳۹۷ھ جنوری ۱۹۷۷ء

۱۱۔ جریدہ "اخبار العالم الاسلامی" : شمارہ ۴۷۰۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ یہ جریدہ رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ نیز دیکھئے شمارہ ۵۱۰، ۲۰۔۱۔۱۳۹۷ھ۔

۱۲۔ کویتی رسالہ "المجتمع" : کویت۔ شمارہ ۴۲۸ مؤرخہ ۲۸۔۳۔۱۳۹۹ھ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۰)

بنائی برث یا عہد کی اولاد

(B'NAI B'RITH)

تعارف :

بنائی برث۔ موجودہ ماسونی جمعیات وکلبوں میں انتہائی قدیم اور اسکے تباہ کن آلہ کاروں میں سے ایک ہے۔ بنائی برث اغراض ومقاصد کے اعتبار سے ماسونیت سے کوئی زیادہ مختلف نہیں ہے، البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ ماسونیت کا رکن صرف یہودی بن سکتا ہے نیز اسے بنیادی طور پر ماسونیت کی خدمات کرنے اور عالمی صیہونیت کا تعاون کرنے کیلئے بنایا گیا۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ھنری جانس۔ جرمن یہودی، ھمبرگ شہر سے انکا تعلق ہے۔ یہ ان دس یہودیوں کے صدر تھے جو ہجرت کر کے امریکہ چلے گئے تھے اور ۱۳۔۱۰۔ ۱۸۴۳ء میں وہاں "بنائی برث" کی بنیاد رکھنے کیلئے اجازت نامہ حاصل کیا تھا۔
- ۱۸۶۵ء میں "بنائی برث" اپنے قیام کے بعد سے اس کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ اسکا وجود فلسطین میں ہو۔ اسکے پہلے کلب کی بنیاد ۱۸۸۸ء میں رکھی گئی۔ عبری زبان کو اسکی سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ اسکی قابل ذکر شخصیات حسب ذیل ہیں :

ناحوم سوکولوف، دزنکوف، حاییم تحمان، ڈیویڈ یلین، مائر برلین، حاییم وایزمین، جاد فرامکین۔

- بنائی برث نے فلسطین میں اپنی چھوٹی سی نو آبادی قائم کرنیکی جدوجہد شروع کر دی تھی، چنانچہ بیت المقدس کے قریب (موتسا) وہ پہلی بستی ہے جسکی بنیاد انہوں نے ۱۸۹۴ء میں رکھی تھی اور جو موجودہ اسرائیل کے قیام کی پہلی کڑی تھی۔

www.besturdubooks.net

- مشہور یہودی عالم نفسیات "سیجمونڈ فروید" (ولادت ۱۸۵۶ء۔ وفات ۱۹۳۹ء) ۱۸۹۵ء میں بنائی برث میں شامل ہو گئے۔ سیجمونڈ ان کی اجتماعات میں پابندی سے حاضر ہوتا تھا۔ (دیکھئے فرویدیت کی بحث)۔
- ۱۹۱۳ء میں تشہیر واھانت اور ان بدنامیوں کے سد باب کیلئے ایک جمعیت بنائی گئی جنکا یہودیوں کو پوری دنیا میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- جان فوسٹر والاس۔ ۱۹۵۸ء میں امریکہ کے وزیر خارجہ رہ چکے ہیں۔ انکا تعلق پروٹسٹنٹ عیسائی فرقے سے ہے۔ یہ اس محفل میں شریک تھے جسے "بنائی برث" نے مؤرخہ ۸۔۵۔۱۹۵۶ء میں منعقد کیا تھا۔ اس موقعے پر انہوں نے کہا تھا کہ "انسان کی روحانی فطرت کے متعلق یہودی عقیدے کی بنیاد پر ہی مغربی تمدن قائم ہے، لہٰذا مغربی ممالک اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ انھیں اُس تمدن کا دفاع کرنے کیلئے پختہ عزم کے ساتھ کام کرنا ہوگا جسکا گڑھ اسرائیل ہے۔"
- ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حکمران ہمیشہ بنائی برث کی کارکردگیوں کو سراہتے ہیں۔

عقائد وافکار

اول۔ (ظاہری اعلان کردہ نعرے):

- انسانیت کی بھلائی کو پسند کرنا اور اسکی فلاح کیلئے کام کرنا۔
- کمزور، ناتواں و مصیبت زدہ افراد کی مدد کرنا۔ خیراتی ہسپتالوں کی امداد کرنا۔
- پوری دنیا میں نوجوانوں کا گھر "یوتھ کلب" کھولنا۔
- انسانی حقوق کا دفاع کرنا۔
- یہودی نسل سے ہونے کی بنا پر کسی کی اہانت کرنے سے باز رہنا۔
- مظلوم یہودیوں پر رحم کھانا۔
- ثقافتی تبادلے کو ترقی دینا۔ یہودی طلبہ کی ثقافتی ودینی ضروریات کو THE HILLEL FOUNDATION نامی ادارے کے ذریعے پوری کرنا۔
- فنی تربیت کے میدان کی طرف توجہ دینا۔
- قدرتی آفت زدہ لوگوں کی امداد کرنا۔

www.besturdubooks.net

○ حکومتوں کے ذمہ داروں کے ساتھ شہری حقوق، ہجرت وظلم کے موضوعات پر مذاکرات کادروازہ کھولنا۔

دوم۔ (حقیقی مقاصد) :

○ یہ یہودی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ یہودی عنصر کو بلند تر باور کرایا جائے تاکہ پوری دنیا پر حکومت کر سکیں۔

○ عالمی ماسونیت کی منصوبہ بندی کرنااور اسکے خطرناک منصوبوں کی امداد کرنا۔

○ فلسطین میں اسرائیلی وجود کی مدد کرنا۔ یہودیوں کو فلسطین کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دینا۔

○ یہودیت کے سوا،ادیان واخلاق اور قومی حکومتوں کی تباہی کیلئے کام کرنا۔

○ جنگ اور فتنہ وفساد برپا کرنے کیلئے صیہونیت وماسونیت کے ساتھ تعاون کرنا چنانچہ اس سلسلے میں جنگ عظیم اول میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

○ ۱۹۳۳ء میں جب ہٹلر نے حکومت سنبھال لی تو یہودیوں نے ہٹلر اور اسکی حکومت پر متعدد حملے کئے۔

○ جنگ عظیم دوم کی ابتدائی تیاریوں میں یہودیوں نے بڑا فعال کردار ادا کیا تھا۔

○ خبریں حاصل کرنا۔ مختلف ممالک کے حساس مراکز پر کنٹرول حاصل کرنا۔

○ انکے پاس اندرونی خفیہ تنظیمیں ہیں اور پوری دنیا میں خفیہ کارندوں کا جال بچھا ہوا ہے۔

○ جمعیت ''بنائی برث'' امریکی وبرطانوی لوگوں کی زندگی کی گہرائیوں میں پہنچ گئی ہے۔ خاص طور پر ان دونوں ممالک کے اجتماعی، سیاسی واقتصادی شعبوں پر اسکی گرفت مضبوط ہے۔

○ ''بنائی برث'' یہودی اہداف کی تکمیل کیلئے مال، عورت اور اپنے اہداف پر مرکوز پبلسٹی کو آلہ کار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

○ انہوں نے ۱۹۶۰ء میں مشہور نازی ''اڈولف ایخمان'' کو ارجنٹائن سے اسرائیل اغوا کرایا۔ جہاں انکو ۳۱۔۵۔۱۹۶۲ء میں سزائے موت دیدی گئی۔

○ یہودیوں کو نقصان پہنچانے والے ہر شخص کا مقابلہ کرنا، انکی مخالفت کرنے والے اہل قلم

www.besturdubooks.net

افراد کو اغوا کرنا تاکہ سب لوگ انکی اہمیت کیوجہ سے مطیع رہیں۔

- بنائی برث اپنی خدمات صرف اور صرف یہودیوں کو پیش کرتی ہے اور صرف یہودیوں کے تفوق و غلبے میں مدد دینے کیلئے کام کرتی ہے۔
- ۱۸۹۷ء میں سوئٹزر لینڈ کے شہر بال میں یہودیوں نے جو اجتماع منعقد کیا تھا اس میں جمعیت بنائی برث کے امریکی وفد کے صدر نے کہا تھا کہ ''عنقریب وہ وقت آئیگا جب مسیحی، یہودیوں سے کہیں گے کہ حکومت کی باگ ڈور خود سنبھال لو''۔
- یہودی تنظیموں کی مجلس تنسیق میں رکنیت کی بنا پر اقوام متحدہ میں ''بنائی برث'' کو نمائندگی کا حق حاصل ہے۔
- جمعیت ''بنائی برث'' کی باگ ڈور ایسا صدر سنبھالتا ہے جسے علاقائی محافل کے نمائندوں سے ترتیب دی ہوئی اعلیٰ محفل کی جانب سے تین سال کیلئے منتخب کیا جاتا ہے، نیز ایک ادارتی ڈھانچا اور چند ڈائریکٹرز بھی تنظیم کو چلانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔

عقائد وافکار کی بنیادیں

- بنائی برث ایک یہودی تنظیم ہے اور تلمود ہی انکے عقائد وافکار کا محور ہے۔
- ''بروتوکولات حکما صیہون'' انکے مقاصد و منصوبہ بندی میں بنیادی رکن کی حیثیت رکھتی ہے۔
- ماسونیت کے تباہ کن خواہشات انکے یہاں نہایت اہمیت رکھتے ہیں اور انکو بروئے کار لا کر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے یہ تنظیم جدوجہد کرتی ہے۔

پھیلاؤ اور اثرورسوخ کے مقامات

- بنائی برث کی بنیاد نیویارک میں رکھی گئی تھی، اسکی محافل، ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور فرانس میں بہت پھیل گئیں ہیں۔ ان مذکورہ ممالک میں اسکا اثر ورسوخ بہت زیادہ ہے۔
- بنائی برث کی برانچیں، آسٹریلیا، افریقہ اور بعض ایشیائی ممالک میں بھی پھیل گئی ہیں۔
- بنائی برث کی دو محافل کی بنیاد مصر میں رکھی گئی۔ ایک محفل ماغین دافید نمبر ۶۳۴ ہے

www.besturdubooks.net

جسکا دستور عربی میں چھپا ہوا ہے۔ دوسری محفل میمونت نمبر ۳۶۵ ہے جسکا دستور جرمن زبان میں چھپا ہوا ہے۔ گذشتہ ساٹھ کی دہائیوں سے مصر میں انکی سرگرمیوں کو ممنوعہ قرار دیدیا گیا ہے۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے

۱۔ الماسونیہ ماھی حقیقتہا اسرارھا أھدافہا : رابطہ عالم اسلامی۔ الامانۃ العامہ للمجلس الاعلی للمساجد۔ الدورۃ الثالثہ۔ ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۸ء۔

۲۔ خطر الیہودیہ العالمیہ علی الاسلام والمسیحیہ : عبداللہ التل۔ المکتب الاسلامی بیروت۔ دمشق۔ طبع سوم۔ ۱۳۹۹ھ۔ ۱۹۷۹ء

۳۔ حقیقۃ النوادی الروتاری : جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی کا یہ ایک رسالہ ہے۔ کویت۔ طبع دوم۔ ۱۳۹۴ھ۔ ۱۹۷۴ء۔

۴۔ الاسلام والحرکات الھدامۃ : معالی عبدالحمید حمودۃ۔ سلسلہ دعوۃ الحق۔ شمارہ۔ ۲۵۔ شائع شدہ از رابطہ عالم اسلامی ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴ھ۔

۵۔ جذور البلاء : عبداللہ التل۔ المکتب الاسلامی۔ بیروت۔ دمشق طبع سوم۔ ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۸۴ء۔

۶۔ الصیہونیہ ودورھا فی السیاسۃ العالمیہ : ھایمان لوفر۔ دار الثقافۃ الجدیدہ۔ قاھرہ۔

۷۔ شہادات ماسونیہ : حسین عمر حمادۃ۔ دار قتیبہ۔ دمشق طبع اول۔ ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰ء۔

۸۔ التراث الیہودی الصیہونی فی الفکر : ڈاکٹر جرجس۔ عالم الکتب۔ طبع ۱۹۸۰ء۔

۹۔ برطانوی انسائیکلوپیڈیا : ENCYCLOPEDIA BRITANNICA VOL.11 (1976) (B'NAI B'RITH)

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۱)

بدھ مت
(BUDDHIST)

تعارف :

بدھ مت۔ ایک مذہب ہے جو برہمنی مذہب کے بعد پانچویں صدی قبل مسیح میں ہندوستان میں ظاہر ہوا تھا۔ ابتدا میں اس مذہب میں انسان کے ساتھ بھلائی کرنے کی طرف توجہ دی گئی۔ اسی طرح اس میں، تصوف تقشّف، ناز ونعمت سے دوری، عفوو محبت کی دُہائیاں اور بھلائیاں کرنے کی دعوت پائی جاتی تھی، لیکن یہ مذہب اپنے بانی کی وفات کے بعد باطل عقائد میں تبدیل ہوگیا جن پر بُت پرستی چھائی ہوئی تھی۔ بدھ مذہب کے پیروکاروں نے اسکے بانی کی ذات کے متعلق غلو سے کام لیتے ہوئے انہیں خدا بنادیا۔

بنیاداوراہم شخصیات :

بدھ مذہب کی بنیاد سدھارتا جو تاما۔ لقب بوذا (بدھا) (ولادت ۵٦۰ وفات ۴۸۰ ق۔م) نے رکھی تھی۔ بوذا کے معنی عالم ہیں۔ نیز انہیں "سکیا مونی" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جسکے معنی خلوت نشین کے ہیں۔ بوذا نے نیپال کی سرحد پر واقع ایک شہر میں پرورش پائی۔ وہ بڑے مالدار تھے لہٰذا ناز و نعم میں پل کر جوان ہوئے۔ انیس سال کی عمر میں شادی کی۔ جب چھبیس سال کی عمر میں پہنچے تو اپنی بیوی کو چھوڑ کر زہد، تقشّف، دُرشتیِ معاش، کائنات میں غور وفکر اور ریاضت نفس میں لگ گئے۔ انہوں نے عزم کیا کہ وہ انسانیت کو اُن تمام مصائب سے نجات دلائیں گے جنکی بنیاد خواہشات ہیں۔ بعد میں انہوں نے اپنی دعوت کی تعمیر وترقی کی طرف دعوت دی۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے انکی اتباع کی۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار :

- بڈھسٹوں کا عقیدہ ہے کہ : "بدھا" خدا کا بیٹا ہے۔ وہ انسانیت کو مصائب و غموں سے نجات دینے والے ہیں، نیز انکا عقیدہ ہے کہ "بدھا" سب لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے۔
- بڈھسٹوں کا عقیدہ ہے کہ : (بدھا) کا تجسد کنواری "مایا" کے بطن میں روح القدس کے حلول کے ذریعے ہوا۔
- بڈھسٹوں کا کہنا ہے کہ : "بدھا" کی پیدائش کے بارے میں ایک ستارے نے آسمان میں ظاہر ہو کر بتایا تھا۔ اس ستارے کا نام وہ "بدھا تارا" رکھتے ہیں۔
- بڈھسٹ کہتے ہیں کہ : جب "بدھا" پیدا ہوا تو آسمانی لشکر بہت خوش ہوا اور فرشتوں نے مبارک مولود کیلئے محبت کے گیت گائے۔
- بڈھسٹ کہتے ہیں کہ : حکما نے "بدھا" کو پہچان لیا۔ حکما کو انکی لاھوتیت کے اسرار سے واقفیت حاصل ہو گئی تھی۔ بدھا کے پیدا ہوئے ابھی ایک دن بھی نہیں گذرا تھا کہ لوگوں نے انکو سلام کرنا شروع کر دیا۔ بدھا نے لڑکپن میں اپنی والدہ سے کہا کہ وہ تمام لوگوں سے بڑا ہے۔
- بڈھسٹ کہتے ہیں کہ : بدھا ایک مرتبہ کسی ہیکل میں داخل ہوئے تو بتوں نے ان کو سجدہ کیا، شیطان نے ان کو بہکانے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔
- بڈھسٹوں کا عقیدہ ہے کہ : آخری ایام میں بدھا کی حالت تبدیل ہو گئی تھی۔ ان پر ایک نور نے نازل ہو کر انکے سر کو گھیر لیا تھا اور انکے جسم سے ایک نور ظاہر ہوا تھا۔ دیکھنے والے لوگوں نے کہا کہ "یہ انسان نہیں ہے یہ تو ایک بہت بڑا خدا ہے"۔
- بڈھسٹ، بدھا کی عبادت کرتے ہیں : بڈھسٹوں کا عقیدہ ہے کہ وہ انھیں جنت میں داخل کریں گے، انکی عبادتیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں، جن میں بہت سے متبعین شریک ہوتے ہیں۔
- جب بدھا مر گئے تو بڈھسٹوں نے کہا : وہ زمین پر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔

www.besturdubooks.net

- انکا ایمان ہے کہ بدھا زمین پر واپس آکر امن وامان بحال کر دینگے۔
- بڈھسٹوں کا عقیدہ ہے کہ : بدھا۔ خالق، عظیم، واحد اور ازلی ہے۔ بدھا انکی نظر میں ایک غیر طبیعی نورانی ذات ہے نیز انکے نزدیک بدھا مُردوں کے اعمال کا حساب لیں گے۔
- انکا عقیدہ ہے کہ : بدھا نے قیامت تک انسانوں کو لازمی فرائض دیئے تھے۔ نیز انکا کہنا ہے کہ بدھا نے زمین پر ایک دینی بادشاہت کی بنیاد رکھی تھی۔
- بعض محققین کا کہنا ہے کہ : بدھا نے الوھیت اور نفس انسانیت کا انکار کیا تھا۔ نیز بدھا تناسخ کا بھی قائل تھا۔
- بدھا کی تعلیمات میں۔ محبت، تسامح، حسن معاملہ، فقیروں پر صدقہ کرنا، امیری اور ناز ونعم کو ترک کرنا، نفس کو تقشّف ودرشتی پر آمادہ کرنا۔ ان تمام اشیاء کی دعوت پائی جاتی ہے۔ نیز بدھا کی تعلیمات میں عورت ومال سے پرہیز کرنے اور شادی سے دور بھاگنے کی ترغیب پائی جاتی ہے۔
- اپنے نفس وشہوت پر غالب آنے کیلئے بڈھسٹوں پر جن آٹھ اشیاء کی پابندی کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں :

۱۔ کسی کام کا ارادہ کرتے وقت شہوت ولذت کے تسلط سے آزاد ہو کر صحیح وسیدھا راستہ اختیار کرنا۔
۲۔ صحیح وسیدھی فکر اختیار کرنا جو خواہشات سے متاثر نہ ہو۔
۳۔ صحیح وسیدھے معلومات (اشراق) حاصل کرنا۔
۴۔ ایسا صحیح عقیدہ رکھنا جسکے ساتھ کرنے والے کام میں سکون واطمینان ہو۔
۵۔ دل اور زبان میں مطابقت پایا جانا۔
۶۔ دل اور زبان کے ساتھ سلوک کی مطابقت پایا جانا۔
۷۔ صحیح زندگی گذارنا جسکی بنیاد ترکِ لذت پر ہو۔
۸۔ زندگی کو علم، حق، اور ترک لذّات پر استوار کرنیکی جدوجہد کرنا۔

بدھا کی تعلیمات میں آیا ہے کہ تمام رذائل کی بنیاد تین اصول ہیں :

۱۔ لذتوں وخواہشات کے سامنے ہتھیار ڈال دینا۔
۲۔ اشیاء کی طلب میں بدنیتی۔

www.besturdubooks.net

۳۔ کند ذہنی اور اشیاء کا صحیح ادراک نہ کر سکنا۔

بدھا کی نصائح میں سے چند حسب ذیل ہیں :

۱۔ کسی زندہ کی زندگی کو ختم نہ کرو۔

۲۔ چوری کرو اور نہ ہی غصب کرو۔

۳۔ جھوٹ مت بولو۔

۴۔ زنا مت کرو۔

۵۔ نشہ آور اشیاء مت استعمال کرو۔

۶۔ بروقت نہ پکنے والے پھل کو مت کھاؤ۔

۷۔ مت ناچو اور ناچ گانے کی محفل میں مت شریک ہو۔

۸۔ خوشبو مت استعمال کرو۔

۹۔ آلودہ بستر اپنے پاس مت رکھو۔

۱۰۔ سونا چاندی مت استعمال کرو۔

بڈھسٹوں کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ دیندار بڈھسٹ : یہ بدھا کی تمام تعلیمات و نصائح پر عمل کرتے ہیں۔

۲۔ شہری بڈھسٹ : یہ بدھا کی بعض تعلیمات و نصائح پر اکتفا کرتے ہیں۔

بدھا کی نظر میں سب لوگ برابر ہیں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر معرفت و شہوت پر غلبے کی بدولت۔

بڈھسٹوں کے دو بڑے مذاہب ہیں :

۱۔ شمالی مذہب : اس مذہب کے ماننے والوں نے بعد میں بدھا کو خدا بنادیا ہے۔

۲۔ جنوبی مذہب : اس مذہب کے ماننے والوں کے عقیدے میں بدھا کے متعلق زیادہ غلو نہیں پایا جاتا۔

○ مسلمانوں اور انکے درمیان تعلقات میں سخت دشمنی کی فضا نہیں ہے۔ ممکن ہے یہ اسلامی دعوت کیلئے زرخیز زمین ثابت ہو۔

www.besturdubooks.net

بڈھسٹوں کی کتابیں :

بڈھسٹوں کی کتابیں آسمان سے نازل نہیں ہوئیں اور نہ ہی انہوں نے اسکا دعویٰ کیا، بلکہ وہ بدھا کی طرف منسوب عبارتیں یا اسکے بعض افعال کی حکایتیں ہیں جنہیں بعد میں انکے پیروکاروں نے کتابوں میں لکھ دیا تھا۔ بڈھسٹوں کی تقسیم کی وجہ سے انکی کتابوں کی عبارتیں بھی مختلف ہیں چنانچہ شمالی بڈھسٹوں کی کتابوں میں بدھا کے متعلق بہت سے اوھام ہیں جبکہ جنوبی بڈھسٹوں کی کتابیں خرافات سے تھوڑی بہت دور ہیں۔

بڈھسٹوں کی کتابیں تین قسم پر ہیں :

۱۔ بڈھسٹ قوانین و مسالک کے مجموعے۔

۲۔ بدھا کے خطابات کا مجموعہ۔

۳۔ اصل مذہب اور اس سے پیدا ہونے والے افکار پر حاوی کتاب۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ جس سے بڈھسٹوں کے عقائد وافکار کی جڑ کا پتا لگایا جاسکے۔ مگر سابقہ یا موجودہ مصنوعی ادیان پر نظر رکھنے والا، بڈھسٹوں اور اِن مصنوعی مذاہب کے درمیان بعض اشیاء میں مشابہت ملاحظہ کرے گا مثلاً :

۱۔ **ھندومت** : تناسخ کے قائل ہونے اور تصوف کی طرف مائل ہونے میں یہ ھندومت کے مشابہ ہے۔

۲۔ **کنفوشیت** : انسان کی طرف زیادہ توجہ دینے نیز انسان کو مصائب سے نجات دلانے میں یہ مذہب کنفوشی مذہب سے مشابہت رکھتا ہے۔

۳۔ عیسائیت اور بدھ مت کے درمیان موجود بہت بڑی یکسانیت کو بھی نوٹ کرنا چاہئے۔ خاص طور پر ان امور کو نوٹ کرنا چاہئے جنکا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت واحوال زندگی اور بدھا کو پیش آنے والے احوال سے ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بہت سارے عقائد میں عیسائی مذہب، بڈھسٹوں سے متاثر ہے۔

www.besturdubooks.net

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

بدھ مذہب ایشیائی باشندوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں پھیل گیا ہے۔ اسکے دو بہت بڑے مذاہب ہیں جنکا تذکرہ پہلے کیا جاچکا ہے۔

۱۔ **شمالی مذہب** : اس مذہب کی مقدس کتابیں سنسکرت میں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ مذہب چین، جاپان، تبّت، نیپال اور سوماطرہ میں پھیل گیا ہے۔

۲۔ **جنوبی مذہب** : اس مذہب کی مقدس کتابیں پالی زبان میں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ مذہب برما، سری لنکا، اور سیام میں پھیل گیا ہے۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ الملل والنحل جلد ۲ : محمد بن عبد الکریم الشہرستانی۔

۲۔ مقارنۃ الادیان (الدیانات القدیمہ) : محمد ابوزہرہ۔

۳۔ فی العقائد والادیان : ڈاکٹر محمد جابر عبد العال الحینی۔

۴۔ ENCYCLOPEDIA BRITANNICA. VOL.3 P.369-414 PRESS 1976.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۲)

تبلیغی جماعت

تعارف :

تبلیغی جماعت۔ ایک اسلامی جماعت ہے۔ اسکی دعوت کی اساس، فضائل اسلام کی تبلیغ پر ہے جسے وہ حتی المقدور ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ تبلیغی جماعت اپنے متبعین کیلئے ضروری قرار دیتی ہے کہ وہ تبلیغ و نشر دین کی خاطر اپنا کچھ وقت ضرور دیں۔ تبلیغی جماعت گروہ بندی اور سیاسی امور میں مداخلت کرنے سے پرہیز کرتی ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے حالات کو دیکھتے ہوئے کہ وہ ایک بہت بڑے معاشرے میں اقلیت میں ہیں۔ یہی کہا جاسکتا ہے کہ تبلیغی جماعت انکے لئے بڑی حد تک مناسب ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی کتاب منتخب احادیث کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی توریہ و تملّق کے کہا جاتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکزِ تبلیغ نظام الدین دہلی ہے۔ جس کا دائرہ عمل واثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ و غیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی و اصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعۂ نفوذ واثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت و تحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے، جو اس دعوت کی افادیت و تاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے

www.besturdubooks.net

محفوظ ہے۔ اس میں ایثار و قربانی کا جذبہ، رضائے الٰہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام واعتراف، تواضع وانکسار نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الٰہی اور ذکر خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل واعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصول مقصد ورضائے الٰہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول بہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعی اوّل کے اخلاص، انابت الی اللہ، اس کی دعاؤں، جدوجہد و قربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضاء و قبولیت کے بعد ان اصول وضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعی اوّل (حضرت مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس کے لئے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین و تبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی و تقاضاؤں پر غور، فرائض وعبادات کے فضائل کا علم، علم وذکر کی فضیلت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی وادائیگی، ہر عمل میں تصحیح نیت واخلاص، ترکِ مالا یعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل وترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور استحصالِ فوائد، حصولِ جاہ ومنصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ فرمادیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصول رضائے الٰہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول وعناصر جو اس دعوت وجماعت کے لئے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الٰہی کے حصول ودین کی حفاظت کے لئے ایک پاسبان ومحافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے مآخذ کتاب الٰہی اور سنت واحادیث نبوی ہیں"۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

۱۔ تبلیغی جماعت کے بانی شیخ محمد الیاس کاندھلوی (ولادت ۱۳۰۳ھ۔ وفات ۱۳۶۴ھ) تھے۔ انکی پیدائش سہارنپور ہندوستان کے ایک گاؤں کاندھلہ میں ہوئی۔ اسی گاؤں میں انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر دہلی منتقل ہوگئے۔ شیخ محمد الیاس نے مدرسہ دیوبند سے فراغت حاصل کی جو برصغیر میں احناف کا سب سے بڑا مدرسہ ہے۔ اس مدرسے کی بنیاد ۱۲۸۳ھ بمطابق ۱۸۶۷ء میں رکھی گئی تھی۔

www.besturdubooks.net

شیخ محمد الیاس کے مشائخ :

- ابتدائی تعلیم اپنے بھائی شیخ محمد یحییٰ سے حاصل کی۔ جوان سے عمر میں ایک سال بڑے تھے۔ شیخ محمد یحییٰ مدرسہ مظاہر العلوم۔ سہارنپور۔ میں مدرس تھے۔
- شیخ رشید احمد گنگوہی (ولادت ۱۸۲۹ء وفات ۱۹۰۵ء) سے شیخ محمد الیاس نے ۱۳۱۵ھ میں طریقت پر بیعت کی۔
- شیخ خلیل احمد سہارنپوری کے ہاتھ پر شیخ محمد الیاس نے تجدید بیعت کی۔
- شیخ عبد الرحیم رائے پوری سے ملاقات کر کے انکے علوم وتربیت سے استفادہ کیا۔
- شیخ اشرف علی تھانوی (ولادت ۱۲۸۰ھ۔ بمطابق ۱۸۶۳ء) (وفات ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۴۳ء) سے بعض علوم حاصل کئے۔ انکے یہاں شیخ اشرف علی تھانوی کا لقب "حکیم الامت" ہے۔
- شیخ محمود الحسن (ولادت ۱۲۶۸ھ بمطابق ۱۸۵۱ء) (وفات ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء) سے شیخ محمد الیاس نے علم حاصل کیا۔ شیخ محمود الحسن مدرسہ دیوبند کے بڑے عالم اور تبلیغی جماعت کے مشائخ میں سے تھے۔

شیخ محمد الیاس کے مقرّب رفقا :

- شیخ عبد الرحیم شاہ دیوبندی تبلیغی : یہ شیخ محمد الیاس کے ساتھ تبلیغ کے کام میں عرصۂ دراز تک لگے رہے۔ جب شیخ محمد الیاس کی وفات ہو گئی تو انکے صاحبزادے محمد یوسف کے ساتھ کام کیا۔
- شیخ احتشام الحق کاندھلوی : یہ شیخ محمد الیاس کے بہنوئی اور انکے معتمد خاص تھے۔ اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ تبلیغی جماعت کی قیادت اور بانی شیخ محمد الیاس کی مرافقت میں گذار دیا۔
- الاستاذ ابو الحسن علی الحسنی الندوی : دار العلوم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔ ہندوستان کے مدیر، اور بہت بڑے اسلامی اہل قلم ہیں۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ انکے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ (حضرتؒ کی وفات ہو گئی ہے)

www.besturdubooks.net

دوم :

- شیخ محمد یوسف کاندھلوی : (ولات ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۷ء وفات ۱۹۶۵ء) شیخ محمد الیاس کے صاحبزادے ہیں جو شیخ محمد الیاس وفات کے بعد انکے خلیفہ بنے۔ انکی پیدائش دہلی میں ہوئی۔ حصول علم اور دعوت و تبلیغ کیلئے بہت سفر کیئے۔ حج کی غرض سے کئی دفعہ سعودی عرب بھی گئے۔ پاکستان کے دونوں حصوں (مشرقی و مغربی) کی بھی زیارت کی۔ لاہور میں انکی وفات ہوئی۔ وفات کے بعد نظام الدین۔ دہلی۔ میں انکے والد کے پہلو میں دفن کرنے کیلئے انکی جسد خاکی کو دہلی پہنچادیا گیا۔
شیخ محمد یوسف کاندھلوی نے "معانی الآثار للطحاوی" کی شرح "امانی الاخبار" لکھی۔ انکی سب سے مشہور کتاب "حیاۃ الصحابہؓ" ہے۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں ایک لڑکا (شیخ محمد ہارون) چھوڑا جو اپنے والد کے طریق و منہج پر گامزن ہے۔
- شیخ محمد زکریا کاندھلوی : (ولادت ۱۳۱۵ھ وفات ۱۳۶۴ھ۔ ۱۹۴۴ء) شیخ محمد یوسف کے چچازاد بھائی اور انکے بہنوئی تھے۔ شیخ محمد زکریا کاندھلوی ہی نے شیخ محمد یوسف کاندھلوی کی تربیت و اصلاح کی۔ لوگ انھیں "ریحانۃ الہند اور برکۃ العصر" سے تعبیر کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث اور تبلیغی جماعت کے نگرانِ اعلیٰ تھے۔ فی الحال جماعت میں انکی کوئی سرگرمی نہیں ہے۔
- شیخ محمد یوسف بنوری : مدرسہ عربیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مدیر و شیخ الحدیث اور ایک ماہنامہ اردو رسالے کے ایڈیٹر۔ انکا شمار دیوبند اور تبلیغی جماعت کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔
- مولوی غلام غوث ہزاروی : تبلیغی جماعت کے علماء میں سے تھے۔ (پاکستانی) قومی اسمبلی کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔
- مفتی محمد شفیع حنفی : مفتیٔ اعظم پاکستان، مدرسہ دارالعلوم۔ لانڈھی کراچی کے مدیر، (حکیم الامت) اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اور تبلیغی جماعت کے علماء میں سے تھے۔
- شیخ منظور احمد نعمانی : تبلیغی جماعت کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ زکریا کے رفقا اور الاستاذ ابوالحسن الندوی کے دوستوں میں سے تھے۔ انکا تعلق علماء دیوبند سے ہے۔

www.besturdubooks.net

سوم :

- شیخ انعام الحسن : تبلیغی جماعت کے تیسرے امیر شیخ محمد یوسف کی وفات کے بعد تبلیغی جماعت کی ذمہ داری انہوں نے سنبھالی تھی، اب تک اس منصب پر بر قرار ہیں۔ شیخ محمد یوسف کی تعلیم وسفر میں ساتھ رہتے تھے چنانچہ دونوں ہم عمر اور تحریک ودعوت میں بالکل ایک جیسے ہیں۔ (حضرتؒ کی وفات ہو گئی ہے)۔
- شیخ محمد عمر پالنپوری : شیخ انعام الحسن کے رفقا اور انکے مقرب مشاورین میں سے ہیں۔
- شیخ محمد بشیر : پاکستان میں تبلیغی جماعت کے امیر ہیں۔ انکا مرکز لاہور کے نواح میں واقع رائے ونڈ میں ہے۔
- شیخ عبدالوہاب : پاکستانی مرکز کے بڑے ذمہ داروں میں سے ہیں۔

عقائد وافکار :

تبلیغی جماعت کے بانی نے جن چھ اصولوں کو اپنی دعوت کی بنیاد قرار دیا۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ کلمہ طیبہ۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ علم وذکر۔

۴۔ ہر مسلمان کا احترام کرنا۔

۵۔ اخلاص۔

۶۔ اللہ کے راستے میں نکلنا۔

تبلیغ دعوت کے سلسلہ میں انکا طریقہ حسب ذیل ہے :

۱۔ ان میں سے ایک جماعت کسی ایک شہر میں دعوت کیلئے تیار ہو جاتی ہے، ہر شخص ایک مختصر سا بستر، باکفایت زاد سفر ورقم اپنے ساتھ لے لیتا ہے۔

۲۔ جب وہ اس شہر میں پہنچ جاتے ہیں جہاں انھیں دعوت کا کام کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے خود کو کسی مسجد یا مناسب مقام پر منظم کرتے ہیں اس طرح کہ کچھ لوگ اس جگہ کی صفائی میں مصروف ہو جاتے ہیں جہاں پر انکا قیام ہو گا اور کچھ لوگ شہر کے بازاروں اور دکانوں کا گشت کرنے کیلئے نکل جاتے ہیں اور مقامی لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ اللہ

www.besturdubooks.net

کا ذکر کرتے ہیں اور لوگوں کو مسجد میں یا ان کی جائے قیام پر آکر خطاب (بیان) سننے کی دعوت دیتے ہیں۔

۳۔ جب بیان کا وقت آتا ہے تو سب لوگ بیان سننے کیلئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ بیان کے بعد حاضرین کو مختلف ٹولیوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ ہر مبلغ ایک ایک ٹولی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو انھیں وضو، سورہ فاتحہ، نماز اور قرآن کی تلاوت کو کئی حلقوں میں سکھا دیتا ہے پھر یہی عمل متعدد بار دہرایا جاتا ہے۔

۴۔ اس جگہ میں انکے قیام کی مدت ختم ہونے سے پہلے وہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کیلئے نکلنے کی ترغیب دیتے ہیں چنانچہ رضاکارانہ طور پر کچھ اشخاص اپنی استطاعت وفراغت کے مطابق ایک دن یا تین دن یا دس دن یا ایک چلہ (چالیس دن) کیلئے نکل جاتے ہیں۔ انکے مدنظر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوتا ہے "کنتم خیر امة اخرجت للناس" ترجمہ: تمہیں لوگوں کیلئے بہترین جماعت بنا کر نکالا گیا ہے۔

۵۔ شہریوں کی طرف سے جو دعوتیں وغیرہ انھیں دی جاتی ہیں وہ ان میں شریک نہیں ہوتے تاکہ دعوت وذکر کے علاوہ کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو جائیں اور تاکہ انکا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔

۶۔ وہ نظریہ "نہی عن المنکر" سے تعرض نہیں کرتے ہیں، انکا کہنا ہے کہ وہ ابھی لوگوں کے دلوں میں اسلامی طرز زندگی کیلئے نرم گوشہ بنانے کے مرحلے میں ہیں۔ نیز اگر وہ نہی عن المنکر پر عمل کریں گے تو انکی راہ میں بہت سی رکاوٹیں کھڑی ہو جائیں گی اور لوگ ان سے متنفر ہو جائیں گے۔

۷۔ انکی رائے یہ ہے کہ وہ اگر فرداً فرداً ہر ایک شخص کی اصلاح کر دیں تو معاشرے سے برائی از خود مٹ جائے گی۔

۸۔ اللہ کی راہ میں نکلنا، تبلیغ کرنا، لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینا۔ یہی وہ امور ہیں جو کسی داعی کی تربیت کرنے اور اسے عملی طور پر صیقل بنانے کیلئے ضروری ہیں۔ تب ہی اسے احساس ہو گا کہ وہ ایک پیشوا ہے۔ اس کیلئے ان چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے جنکی طرف وہ دوسروں کو دعوت دے رہا ہے۔

۹۔ انکی رائے میں کسی ایک مذہب کی تقلید کرنا ضروری ہے، اجتہاد ممنوع ہے۔ وہ اس کی وجہ

www.besturdubooks.net

یہ بیان کرتے ہیں کہ اس زمانے کے علماء میں اجتہاد کی شرائط مفقود ہیں۔
۱۰۔ وہ برصغیر ہندوپاک میں پھیلے ہوئے صوفیاء کے طریقوں سے متاثر ہیں۔
۱۱۔ انکااعتقاد ہے کہ ایمان کی حلاوت محسوس کرنے کے قریب ترین طریقوں میں سے ایک طریقہ تصوف ہے۔

- تبلیغی جماعت والوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ترغیب وترھیب ودِلی تاثر پر زور دیتے ہیں، چنانچہ وہ بہت سے ایسے لوگوں کو ایمانی فضا میں جذب کرنے میں کامیاب ہو گئے جو گناہ ولذت میں غرق تھے اور پھر انکا رُخ عبادت وذکر وتلاوت کی طرف موڑ دیا۔
- تبلیغی جماعت والے سیاسی گفتگو نہیں کرتے، اپنی جماعت کے لوگوں کو بھی سیاسی مسائل میں منہمک ہونے سے روکتے ہیں۔

عقائد وافکار کی بنیادیں :

- تبلیغ جماعت ایک اسلامی جماعت ہے، اسکے بنیادی مصادر۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور انکا طریقہ۔ بعینہ اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہے۔
- تبلیغی جماعت صوفیاء سے متاثر ہے۔ مثلاً برصغیر میں طریقت چشتیہ۔ چنانچہ تربیت وتوجیہہ کے سلسلہ میں وہ مشہور صوفیاء کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- تبلیغی جماعت کی دعوت ہندوستان سے شروع ہو کر پاکستان وبنگلہ دیش میں پھیل گئی، پھر وہاں سے پورے عالم اسلام وعرب دنیا میں پھیل گئی۔ چنانچہ انکے متبعین، سوریا، اردن، فلسطین، لبنان، مصر، سوڈان، عراق اور حجاز میں پائے جاتے ہیں۔
- انکی دعوت براعظم یورپ، امریکہ، ایشیا وافریقہ کے بڑے بڑے ممالک تک پھیل گئی، چنانچہ یورپ وامریکہ میں غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کے سلسلے میں انکی جدو جہد قابل دید ہے۔
- تبلیغی جماعت کا صدر مرکز۔ نظام الدین۔ دہلی میں ہے۔ وہ وہیں سے دعوت کے کام کو پوری دنیا میں جاری وساری کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

○ مالی ضروریات کے سلسلے میں وہ داعیوں پر اعتماد کرتے ہیں۔ جبکہ بعض مال دار حضرات غیر منظّم طور پر بعض تبرعات براہ راست دیتے ہیں یا مبلغین کو اپنے خرچ پر دعوت کیلئے بھیج دیتے ہیں اور اس طرح انکی مالی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ حیاۃ الصحابۃ : شیخ محمد یوسف کاندھلوی۔ دار القلم۔ دمشق۔ طبع دوم۔ ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

۲۔ الموسوعۃ الحرکیۃ : فتحی یکن۔ دار البشیر۔ عمان۔ اردن۔ طبع اول۔ ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

۳۔ جماعۃ التبلیغ عقیدتہا وأفکارھا ومشائخہا : میاں محمد اسلم۔ پاکستانی۔ یہ ایک بحث ہے جو فیکلٹی آف شریعہ اسلامی یونیورسٹی۔ مدینہ منورہ میں تعلیمی سال ۱۳۹۶ھ۔ ۱۳۹۷ھ میں پیش کی گئی۔

۴۔ الطریق الی جماعۃ المسلمین : حسین بن محسن بن علی بن جابر۔ دار الدعوۃ۔ الکویت۔ طبع اول۔ ۱۴۰۵ھ۔

۵۔ مشکلات الدعوۃ والداعیۃ : فتحی یکن۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبع سوم۔ ۱۳۹۴ھ۔ ۱۹۷۴ء۔

۶۔ السراج المنیر : ڈاکٹر تقی الدین ھلالی۔

۷۔ الدعوۃ الاسلامیۃ فریضۃ شرعیۃ وضرورۃ بشریۃ : ڈاکٹر صادق امین۔ جمعیۃ عمال المطابع التعاونیۃ۔ عمان۔ اردن۔ ۱۹۷۸ء۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۳)

تجانیہ

تعارف :

تجانیہ ایک صوفی فرقہ ہے، صوفیوں کے تمام عقائد وافکار پر انکا ایمان ہے، نیز یہ اپنے لئے چند اشیاء کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً یہ اعتقادر کھتے ہیں کہ اس دنیا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مادّی وحسّی ملاقات ہو سکتی ہے۔ نیز یہ اعتقادر کھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انھیں صلاۃ (الفاتح لما اغلق) کے ساتھ خصوصی شرف بخشا ہے۔ چنانچہ اس نماز کا انکے یہاں بڑا مقام ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- بانی : ابوالعباس احمد بن محمد بن المختار بن احمد بن محمد سالم التجانی۔ یہ (۱۱۵۰ھ۔ ۱۲۳۰ھ) (۱۷۳۷ھ۔ ۱۸۱۵ء) کے آدمی ہیں۔ "عین ماضی" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے جو اس وقت الجزائر کے صحرائی دیہاتوں میں سے ایک ہے۔
- انہوں نے شرعی علوم حاصل کئے اور فاس، تلمسان، تونس، قاھرہ، مکہ، مدینہ، وھران کا سفر کیا۔
- ابی سمعون نامی گاؤں میں ۱۱۹۶ھ میں اپنی طریقت کی بنیاد رکھی۔ فاس اس طریقت کا پہلا مرکز قرار پایا۔ یہیں سے انکی دعوت عام طور پر افریقہ میں پھیلی۔
- اپنے بعد آنے والوں کے لئے اہم ترین آثار میں اپنا تجانی زاویہ چھوڑا ہے۔ نیز انکے اہم آثار میں سے انکی کتاب "جواھر المغانی وبلوغ الامانی فی فیض سیدی اَبی العباس التجانی" ہے جسے انکے شاگرد علی حرازم نے جمع کیا۔

www.besturdubooks.net

بانی کے بعد تجانی فرقے کے مشاہیر حسب ذیل ہیں :

- علی حرازم ابوالحسن بن العربی برادۃ المغربی الفاسی : انکی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔
- محمد بن المشری الحسنی السابجی السباعی : (وفات ۱۲۲۴ھ) صاحب کتاب "الجامع لما افترق من العلوم" وکتاب "نصرۃ الشرفاء فی الرد علی أھل الجفاء"۔
- احمد سکیرج العیاشی : (۱۲۹۵۔ ۱۳۶۳ھ) مسجد القرویین میں تعلیم حاصل کی اور پھر وہیں مدرس متعین ہوئے اور قاضی بھی بنائے گئے۔ انہوں نے مغرب کے متعدد شہروں کا دورہ کیا۔ انکی کتابیں "الکوکب الوھاج" ۱۳۱۸ھ اور "کشف الحجاب عمن تلاقی مع سیدی احمد التجانی من الاصحاب" ہیں۔
- عمر بن سعید بن عثمان الفوتی السنغالی : یہ ۱۷۹۷ء میں "الفار" نامی گاؤں بلاد "دیمار" حالیہ سینیگال میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازھر میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے وطن واپس آنے کے بعد بت پرستوں میں نشر علم کا سلسلہ شروع کیا۔ فرانسیسیوں کے مقابلے میں انکی جدوجہد قابل قدر ہے۔ انکی وفات کے بعد انکے پیروکار ان کے خلیفہ بنے۔ انکی اہم تالیف "رماح حزب الرحیم علی نحور حزب الرجیم" ہے جسے انہوں نے ۱۲۶۱ھ بمطابق ۱۸۴۵ء میں تحریر کیا تھا۔
- محمد الحافظ بن عبداللطیف بن سالم الشریف الحسنی التجانی المصری : (۱۳۱۵ھ۔ ۱۳۹۸ھ) مصر میں تجانیہ کے علمبردار۔ انہوں نے اپنے بعد ایک مکتبہ چھوڑا جو اب تک زاویہ تجانیہ کے نام سے قاھرہ میں موجود ہے۔ انکی کتابیں "الحق فی الحق والخلق"، "الحد الاوسط بین من أفرط ومن فرط"، "شروط الطریقۃ التجانیۃ" ہیں۔ انہوں نے ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں جریدہ "طریق الحق" کی تاسیس کی۔

عقائد وافکار :

- اصل کے اعتبار سے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں۔
- چونکہ یہ صوفیا کے عقائد وافکار وفلسفے کو مانتے ہیں لہٰذا ان پر ہر وہ چیز منطبق ہوسکتی ہے جو صوفیا پر منطبق ہوتی ہے۔ مثلاً عقیدہ "وحدۃ الوجود" پر ایمان لانا۔ (دیکھئے: جواہر المعانی جلد ا

www.besturdubooks.net

ص۲۵۹) نیز عقیدۂ فنا پر ایمان لانا جسے وہ "وحدۃ الشہود" کہتے ہیں۔ (دیکھئے: جواہر المعانی جلد ۱ ص: ۱۹۱)۔

- تجانی فرقہ غیب کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں:
  (۱) مطلق غیب : جس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔
  (۲) مقصد غیب : وہ جو بعض مخلوقات سے مخفی ہو اور بعض سے نہ ہو۔
- تجانیوں کا خیال ہے کہ انکے مشائخ بھی علم غیب رکھتے ہیں چہ جائیکہ انبیاء کرام، چنانچہ وہ اپنے شیخ احمد التجانی کے متعلق کہتے ہیں: "......اور انکے رضی اللہ عنہ کمالات، وربانی بصیرت کی تاثیر، ونورانی فراست کی بدولت اصحاب کے احوال ان پر عیاں ہوئے، نیز اسکے علاوہ اظہارِ مضمرات، مغیبات کی خبر دینا، عواقب حاجات کا علم اور ان پر مرتب ہونے والے مصالح و آفات وغیرہ امورِ واقعہ کا ان کو علم ہے"۔ (دیکھئے الجواہر جلد ۱ ص: ۶۳)
- انکے سربراہ احمد التجانی کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حسّی ومادی طور پر ملاقات کی۔ نیز انکا دعویٰ ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بالمشافہہ بات کی۔ نیز انکا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے انہوں نے "الفاتح لما اغلق" نامی نماز سیکھی۔
- اس نماز کے الفاظ یہ ہیں: "**اللّٰهم صل علی سیدنا محمد الفتاح لما اغلق والخاتم لما سبق، ناصر الحق، الهادی إلی صراطك المستقیم، وعلی آله حق قدره ومقداره العظیم**"۔ اس نماز کے متعلق انکے بہت سارے اعتقادات ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں: www.besturdubooks.net
- رسول اللہ ﷺ نے انکو بتایا ہے کہ اسکو ایک مرتبہ پڑھنا چھ مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ انکو بتایا کہ اسکو ایک مرتبہ پڑھنا ہر چھوٹی بڑی ذکر ودعا اور چھ ہزار دفعہ قرآن پڑھنے کے برابر ہے، کیونکہ یہ اذکار میں سے ہے۔ (دیکھئے: الجواہر جلد ۱ ص: ۱۳۶)
- اگر اس ذکر کو پڑھنے والا پہلے سے اجازت یافتہ نہ ہو تو اسے یہ فضیلت حاصل نہ ہوگی۔ اسکا مقصد احمد تجانی تک نسبت اذن کے تسلسل کو برقرار رکھنا ہے، جنہوں نے انکے زعم کے مطابق براہ راست نبی کریم ﷺ سے حاصل کیا ہے۔
- مذکورہ نماز کلام اللہ میں احادیث قدسیہ کا درجہ رکھتی ہے۔ (دیکھئے: الدرۃ الفریدۃ ج ۴ ص:

www.besturdubooks.net

۱۲۸) صلاۃ الفاتح کو دس مرتبہ تلاوت کرنے والا شخص اس عارف باللہ سے بھی زیادہ رتبے والا ہوگا جس نے ایک لاکھ سال زندہ رہنے کے باوجود اس کی تلاوت نہ کی ہو۔

- جس نے اسے ایک مرتبہ پڑھا وہ اسکے گناہوں کا کفارہ بن گئی اور دنیا میں واقع ہونے والی چھ ہزار ذکر و دعا و تسبیح کے مساوی ثواب اسکو ملے گا......الخ۔ (دیکھئے کتاب مشتہی الخارف الجانی ص:۲۹۹۔۳۰۰)
- تجانیوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ بڑی بڑی چیزوں کو چھوٹی اور چھوٹی چھوٹی اشیاء کو بہت بڑی سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان پر سستی غالب آجاتی ہے، عبادتوں کی ادائیگی سے کتراتے ہیں اور غفلت کرتے ہیں۔ یہ اسلئے ہوتا ہے کہ انکے ایک آدمی نے معمولی عمل کے بدلے بڑے بڑے اجر و ثواب کا اعلان کر رکھا ہے۔
- تجانیوں کا کہنا ہے کہ ان میں کچھ خصوصیات پائی جاتی ہیں جنکی بدولت وہ قیامت کے روز دوسروں سے بلند مرتبے پر فائز ہونگے۔ وہ خصوصیات حسب ذیل ہیں:

☆ ان سے سکرات موت میں تخفیف کردی جائیگی۔

☆ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے عرش کے نیچے سایہ دیں گے۔

☆ انکے لئے ایک برزخ ہوگا، اس سے صرف وہی استفادہ کریں گے۔

☆ وہ باب الجنۃ کے پاس مامون ہونگے۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ آپ کے مقرب اصحاب کی معیت میں زمرہ اولیٰ کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

- تجانیوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احمد التجانی کو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے توسط سے دعا کرنے سے منع کیا ہے اور انھیں حکم کیا ہے کہ وہ صلاۃ الفاتح لما اغلق کے توسط سے دعا کریں۔ انکی مذکورہ بات قرآن کریم کی اس آیت کے صریح مخالف ہے۔ (**وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا**)۔
- تجانیوں کا افترا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کی جانب سے عطا کردہ بعض اشیاء کو امت مسلمہ کے سامنے ظاہر نہیں کیا اور جب اسکے اظہار کا وقت آیا تو احمد تجانی کے سامنے ظاہر کر دیا اور ان اشیاء میں سے صلاۃ الفاتح لما اغلق ہے جسکا ذکر ابھی گذرا۔ تجانیوں کی مذکورہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول کے صریح مخالف ہے۔ "**الیوم أکملت لکم دینکم**"۔

www.besturdubooks.net

- تجانی دیگر صوفیوں کی طرح ذات نبی ﷺ وذاتِ صالحین کو دعا میں وسیلہ بنانا جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ، احمد تجانی اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے شریعت حکیمہ نے روکا ہے۔
- تجانیوں کی کتابوں میں اکثر صوفیا کے القاب پائے جاتے ہیں مثلاً نجباء، نقباء، ابدال، اوتاد۔ انکے یہاں غوث اور قطب مترادف الفاظ ہیں۔ (یہ وہ شخص ہوتا ہے کہ جسکے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ وہ کامل انسان ہے اور اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے نظام کائنات کو محفوظ رکھتا ہے!!)
- تجانیوں کا کہنا ہے کہ احمد التجانی خاتم الاولیاء ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔
- احمد التجانی کہتا ہے کہ ''جس نے مجھے دیکھا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔ تجانی کا زعم ہے کہ جس نے اسے جمعے اور دوشنبے کے روز دیکھا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ تجانی اپنے پیروکاروں کو بڑی تاکید سے کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بذاتِ خود اُسے اور اسکے متبعین کیلئے جنت کی ضمانت دی ہے، چنانچہ وہ بلا حساب وعقاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
- تجانی، احمد التجانی سے اسکا اپنا یہ قول نقل کرتے ہیں: ''ہر وہ شے جو کسی عارف باللہ کو دی گئی وہ مجھے بھی دی گئی ہے۔''
- تجانی کا کہنا ہے کہ ''اگر تجانی کے متبعین کی ایک جماعت کو امت محمدیہ کے اقطاب سے وزن کیا جائے تو وہ اقطاب تجانی کی جماعت کے کسی ایک فرد کے ایک بال کے وزن برابر بھی نہ ہونگے، چہ جائیکہ وہ خود۔''
- اسی طرح تجانی کا کہنا کہ: ''میرے یہ دونوں قدم ہر ولی کی گردن پر تخلیق آدم کے دن سے نفخ صور کے دن تک رہیں گے۔''
- تجانیوں کے کچھ اوراد ہیں وہ انھیں صبح وشام پڑھتے ہیں، انکا ایک وظیفہ ہے جسے دن میں ایک مرتبہ صبح یا شام کو پڑھتے ہیں۔ انکا ایک اجتماعی ذکر ہے جسے وہ جمعے کے دن غروب شمس کے وقت کرتے ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں وظائف وذکر کو پڑھنے سے پہلے پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ انکے علاوہ بھی تجانیوں کے یہاں مختلف مواقع کیلئے مختلف اوراد ہیں۔

www.besturdubooks.net

- جس شخص نے کوئی ورد حاصل کیا گویا اس نے اس ورد کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، لہٰذا وہ اسے ترک نہیں کر سکتا ورنہ وہ ہلاک ہو جائیگا نیز اسے بڑی عظیم سزا دی جائیگی۔
- احمد تجانی نے قیامت کے دن خود کو مقام نبوت پر کھڑا کر دیا، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "قیامت کے روز میرے لئے نور کا ایک منبر رکھا جائے گا اور ایک منادی پکارے گا جسے موقف میں موجود ہر شخص سن لے گا۔ اے اہل موقف۔ یہ ہیں تمہارے امام جن سے تم لاشعوری میں مدد طلب کیا کرتے تھے۔" (دیکھئے: الافادۃ الاحمدیہ۔ ص: ۷۴)

عقائد و افکار کی بنیادیں :

- اس میں کوئی شک نہیں کہ احمد التجانی نے اپنی اکثر آرا کو افکارِ صوفیا سے اخذ کیا اور ان میں اپنی طرف سے بھی کچھ افکار کا اضافہ کیا۔
- احمد التجانی نے ان افکار کو۔ عبد القادر جیلانی، ابن عربی، حلاج وغیرہ مشہور صوفیا کی کتابوں سے مستنبط کیا ہے۔
- احمد تجانی نے اپنی طریقت کی تاسیس سے قبل، تشکیل کے ایام میں متعدد مشائخ صوفیا سے ملاقات کر کے ان سے اوراد و اجازت حاصل کی تھی، جن میں اہم ترین قادریہ اور خلوتیہ ہیں۔
- انہوں نے کتاب "المقصد الاحمد فی التعریف بسیدنا أبی عبد اللہ أحمد" سے بھی استفادہ کیا جو ابو محمد عبد السلام بن الطیب القادری الحسینی کی تالیف کردہ ہے۔ یہ فاس ۱۳۵۱ھ میں طبع ہوئی۔
- جہالت کا عام ہونا بھی لوگوں میں اس کی طریقت کے پھیلنے کا ایک سبب ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات :

- اس تحریک کا آغاز فاس سے ہوا۔ اور یہ اب تک پھیل رہی ہے۔ ان کے متبعین مغربی عرب ممالک، مغربی سوڈان (سینگال) نائیجریا، شمالی افریقہ، مصر، سوڈان وغیرہ افریقی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔
- ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء میں کتاب "التجانیہ" کے مصنف علی بن محمد الدخیل اللہ صرف

www.besturdubooks.net

ایک ملک نائیجیریا میں تجانیوں کی تعداد کا اندازہ دس ملین سے زیادہ لگا تا ہے۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ الھدیۃ الھادیۃ إلی الطائفۃ التجانیہ : ڈاکٹر محمد تقی الدین الھلالی۔ دار الطباعۃ الحدیثۃ کازابلانکا۔ طبع دوم۔ ۱۳۹۷ھ۔ ۱۹۷۷ء۔

۲۔ کتاب مشتہی الخارف الجانی فی ردّ زلقات التجانی الجانی : محمد الخضر بن سیدی عبد اللہ بن مایابی الجنکی الشنقیطی۔ طبع بمطبعۃ دار احیاء الکتب العربیہ۔ مصر۔

۳۔ التجانیہ : علی بن محمد الدخیل اللہ۔ نشر و توزیع دار طیبۃ الریاض دار مصر للطباعۃ ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱ء۔

۴۔ الانوار الرحمانیۃ لھدایۃ الفرقۃ التجانیۃ : عبد الرحمٰن بن یوسف الافریقی۔ طبع چہارم۔ تقسیم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔ ۱۳۹۶ھ۔ ۱۹۷۶ء۔

۵۔ جواھر المعانی وبلوغ الامانی فی فیض سیدی أبی العباس التجانی وبہامشہ رماح حزب الرحیم علی نحور حزب الرجیم : علی حرازم نے اسے جمع کیا۔ (یہ دو حصوں میں ہے) مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ۔ مصر ۱۳۸۰ھ۔ ۱۹۶۱ء۔

۶۔ المقصد الاحمد فی التعریف بسیدنا أبی عبد اللہ أحمد : ابو محمد عبد السلام بن الطیب القادری الحسنی المطبعۃ الحجریۃ فاس۔ طبع ۱۳۵۱ھ۔

۷۔ الدرۃ الحزیدۃ شرح الیاقوتۃ الفریدۃ : محمد فتحا بن عبد الواحد السوسی النظیفی طبع ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۸ء۔

۸۔ بغیۃ المستقید بشرح منیۃ المرید : محمد العربی السائح۔ دار العلوم للجمیع ۱۳۹۳ھ۔ ۱۹۷۳ء۔

۹۔ أقوی الادلۃ والبراھین علی أن احمد التجانی خاتم الاقطاب المحمدین بیقین : جمعہ حسین حسین الطائی التجانی۔ دار الطباعۃ المحمدیۃ۔ قاھرۃ۔

۱۰۔ رسالہ ’’طریق الحق‘‘ کے شمارے : یہ تجانی طریقت کے لئے مختص رسالہ ہے جو قاھرہ سے شائع ہوتا ہے۔

☆☆☆

www.besturdubooks.net

(۱۴)

حزب التحریر

تعارف :

حزب التحریر ایک اسلامی سیاسی پارٹی ہے۔ اسکی دعوت کا بنیادی مقصد خلافت اسلامیہ کا احیا ہے۔ یہ پارٹی فکر کو کسی بھی تبدیلی کا ذریعہ قرار دیتی ہے۔ ان سے متعدد شرعی اجتہادات صادر ہوئے جو جمہور علماءِ مسلمین کی تنقید کا نشانہ بنے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- حزب التحریر کے بانی شیخ تقی الدین النبہانی (ولادت ۱۹۰۹ء۔ وفات ۱۹۷۹ء)۔ فلسطینی تھے وہ "اجزم" نامی گاؤں قضاء حیفاء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی پھر جامعہ ازہر اور پھر دارالعلوم قاھرہ میں داخلہ لیا۔ حصول تعلیم کے بعد فلسطین کے متعدد شہروں میں تدریس وقضا کے فرائض انجام دینے کیلئے واپس آگئے۔ ۱۹۴۸ء کے حادثے کے بعد مادرِ وطن کو چھوڑ کر اہل خاندان کے ساتھ بیروت آگئے۔
- بعد میں محکمۃ الاستئناف الشرعیہ بیت المقدس کے ممبر بنے۔ پھر اسلامیہ کالج عمان میں مدرس بنا دیئے گئے۔
- ۱۹۵۲ء میں اپنی پارٹی کی بنیاد رکھی۔ پارٹی کی صدارت، اور پارٹی کے متعلق کتابیں وپمفلٹ وغیرہ شائع کرنے کیلئے کمربستہ ہوگئے جو پارٹی ثقافت کی مرکزی چشمے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اردن شام اور لبنان کے درمیان سفر کرتے رہے۔ انکی وفات بیروت میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔
- انتہائی پراسرار طریقے سے تنظیمی کام کو چلانے کی وجہ سے یہ جاننا مشکل ہے کہ پارٹی کی اہم ترین شخصیات وقائدین کون لوگ تھے۔

www.besturdubooks.net

- نبہانی کی وفات کے بعد عبدالقدیم زلّوم نے پارٹی کی صدارت سنبھالی۔ وہ شہر الخلیل، فلسطین میں پیدا ہوئے۔ ''ھکذا ھدمت الخلافۃ'' نامی کتاب انہی کی ہے۔

مندرجہ ذیل افراد کے مطالبے پر مؤرخہ ۱۹، ۱۰، ۸ ۷ ۱۳ھ میں لبنان میں پارٹی کی برانچ کھولی گئی۔ علی فخرالدین، طلال البساط، مصطفیٰ صالح، منصور حیدر۔

- شیخ احمد الداعور: اردن میں پارٹی برانچ کے ذمہ دار تھے۔ ۱۹۶۹ء میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ انہیں سزائے موت سنائے جانے کے بعد پھر اس حکم کو کالعدم قرار دیدیا گیا۔
- اگست ۱۹۸۲ء میں اعلان کیا گیا کہ حزب التحریر سے تعلق رکھنے والے ۳۲ افراد کو مصری عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اعلان میں کہا گیا کہ ان لوگوں کے قائدین حسب ذیل افراد ہیں جن پر حکومت کا تختہ الٹنے کا الزام لگایا گیا ہے:

عبدالغنی جابر: (انجینئر) صلاح الدین محمد حسن (پی ایچ ڈی کیمیا میں) یہ دونوں ہنگری میں مقیم ہیں۔

فلسطینی کمال ابولحیہ: (پی ایچ ڈی الیکٹرونس میں) یہ متحدہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ علاء الدین عبدالوھاب حجاج: یہ قاھرہ یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں۔

- عبدالرحمٰن المالکی: شامی ہیں، پارٹی کے راہنما شخصیات میں انکا شمار ہوتا ہے۔ انکی کتاب کا نام ''العقوبات'' ہے۔

عقائد وافکار:

- حزب التحریر کی دعوت ان اسلامی جماعتوں سے خارج نہیں ہے جو اہلسنت والجماعت کی نظریات کی حامل ہوتی ہیں۔
- حزب التحریر کا مقصد یہ ہے کہ پہلے عرب ممالک اور پھر دیگر اسلامی ممالک میں اسلامی طرز حیات کا احیا کیا جائے۔ پھر امت مسلمہ کے ذریعے غیر مسلم ممالک میں دعوت کو عام کیا جائے۔
- حزب التحریر میں جو خاص بات پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اسلامی شخصیات پیدا کرنے اور پھر امت مسلمہ کی تجدید کرنے میں ثقافتی جہت کو مرکزی اہمیت دیتے ہیں۔ اسی جہت پر

www.besturdubooks.net

انکا اعتماد ہے۔ چنانچہ پارٹی کی ساری جدوجہد اراکین کی ثقافتی ترقی پر صرف ہوتی ہے۔
حزب التحریر ایک طرف ثقافتی عمل اور دوسری طرف سیاسی عمل کے ذریعے اسلام پر اعتماد کرنے کے عمل کا احیا کرنے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔
ا۔ ثقافتی عمل: ''یعنی لاکھوں لوگوں کو اجتماعی و اسلامی ثقافت سے مزین کرنا۔ جس کے لئے پارٹی کو جمہور کے سامنے پیش ہونا پڑے گا انکے ساتھ مناقشہ کرنا ہوگا، لوگوں کے سوالات و شکایات کا جواب دینے کیلئے باہر نکلنا پڑے گا تب ہی ان سب کو اسلامی پرچم تلے جمع کیا جاسکتا ہے۔'' (دیکھئے: مفاهیم اساسیه میں ۸۷ کا اقتباس)
۲۔ سیاسی عمل : ''حوادث وافکار کی گھات لگانا پھر انکی ایسی توجیہ کرنا کہ وہ اسلامی افکار واحکام کی صحت وصدق پر دلالت کریں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ لوگوں کا اسلام پر اعتماد بڑھ جائیگا۔'' (دیکھئے: نداء حار۔ ص: ۹۶)

- حزب التحریر اپنے مقاصد کے حصول کی راہ تک رسائی حاصل کرنے کیلئے اپنا فلسفہ ونظریہ یہ بیان کرتی ہے کہ کسی بھی معاشرے میں لوگ دو مضبوط حصار کے اندر رہتے ہیں۔ پہلا عقیدہ فکر کا حصار، دوسرا انتظامیہ کا حصار جو لوگوں کے تعلقات وطرز زندگی کی اصلاح کرتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ اس معاشرے کے اندر کے لوگوں کی وساطت سے اس معاشرے میں انقلاب لانا چاہتے ہیں تو آپ کو اسکے خارجی حصار (عقائد وافکار کے حصار) پر اپنے حملوں کو مرکوز کرنا ہوگا جسکی وجہ سے وہاں فکری ٹکراؤ پیدا ہو جائے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پہلے فکری انقلاب برپا ہوگا اور پھر سیاسی انقلاب۔
- حزب التحریر۔ تغییر کے عمل کو مندرجہ ذیل تین مرحلوں پر تقسیم کرتی ہے :

پہلا مرحلہ : نظریاتی مقابلہ۔ یہ پارٹی کی پیش کردہ ثقافت کے ذریعے ہوگا۔
دوسرا مرحلہ: فکری انقلاب۔ یہ معاشرے میں ثقافتی وسیاسی عمل کو باہم ملا کر کرنے کی صورت میں رونما ہوگا۔
تیسرا مرحلہ: زمام حکومت سنبھالنا۔ جس میں پوری قوم کی طرف سے مکمل طور پر اقتدار کو اپنے قبضے میں لینا ہوگا۔

- تیسرے مرحلے میں ان کا خیال ہے کہ انہیں کسی سربراہ مملکت یا کسی لابی کے سربراہ یا قائد جمعیت یا کسی قبیلہ کے سربراہ یا کسی سفیر وغیرہ جیسی شخصیات کا سہارا لینا پڑیگا۔

www.besturdubooks.net

حکومت تک پہنچنے کیلئے پارٹی نے پہلے تو اپنی تاسیس سے لیکر پندرہ سال کی مدت متعین کی، پھر مختلف دباؤ اور حالات کے پیش نظر اس مدت میں اضافہ کر کے اسے زمانے کی تین عقدوں (۳۰ سال) تک پہنچادیا، لیکن ان دونوں مدتوں کے گذر جانے کے بعد بھی ان میں کچھ حاصل نہ ہوا۔

○ حزب التحریر انسان کی روحانی جہات سے غافل ہے۔ وہ اسے فکری نظر سے دیکھتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "انسان میں روحانی شوق و جسمانی میلان کا وجود نہیں ہے بلکہ اسکے اندر ضرورتیں اور غریزے ہیں جن کا پیٹ بھرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر ان حاجات و غرائز کو خدائی نظام کی روشنی میں پورا کیا جائے تو یہ روح کو تسکین پہنچانے کا سبب بنے گا اور اگر ان حاجات و غرائز کو غیر خدائی نظام کی روشنی میں پورا کیا جائے تو اسے مادّہ پرستی کہا جائے گا جو انسان کی بدبختی کا سبب بنے گا۔"

○ شیخ تقی الدین کے خیال میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے سلسلے میں حسب ذیل رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں:

۱۔ غیر اسلامی افکار کا وجود اور انکا عالم اسلام کے خلاف جنگ کرنا۔

۲۔ استعماری قوتوں کے وضع کردہ اصولوں پر تعلیمی منصوبوں کی موجودگی۔

۳۔ استعماری قوتوں کی خواہش کے مطابق وضع کردہ تعلیمی نظاموں کا تسلسل۔

۴۔ بعض ثقافتی معارف کی تعظیم اور انھیں عالمی علوم تصور کرنے کی فضا۔

۵۔ مسلم دنیا کے معاشروں کا غیر اسلامی طرز پر پروان چڑھنا۔

۶۔ مسلمان عوام اور مسلم حکومت کے درمیان تفریق کرنا، خاص طور پر حکومتی سیاست اور مالی سیاست میں فرق کرنا۔ چنانچہ اس تفرقے کا بہت اثر ہوتا ہے جو لوگوں کے اسلامی طرز حیات کے تصور کو کمزور کر دیتا ہے۔

۷۔ مسلم ممالک میں ڈیموکریٹک اساس پر حکومتوں کا قیام اور ان حکومتوں کا مکمل سرمایہ دارانہ نظام کو عوام پر نافذ کرنا۔

۸۔ وطنیت و قومیت واشتراکیت کے متعلق رائے عامہ کی موجودگی۔

○ حزب التحریر اپنے کارکنوں کیلئے عذاب قبر اور مسیح دجال کے ظہور کا عقیدہ رکھنے کو ناجائز قرار دیتی ہے ان اشیاء کا عقیدہ رکھنے والا انکی نظر میں گنہگار ہے۔

www.besturdubooks.net

- حزب التحریر کے قائدین کی نظر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے تعرض نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ فی الحال مرحلہ وار عمل میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ جبکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اسلامی حکومت قائم ہونے کی صورت میں) یہ اسکے بنیادی کاموں میں سے ہیں۔
- حزب التحریر کا ایک دستور ہے جو ۱۸۷ دفعات پر مشتمل ہے، اسے متوقع اسلامی حکومت کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس دستور کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ ہم اس عمل کو حقیقت سے بعید ایک فکری نشاط ہی کہہ سکتے ہیں۔
- حزب التحریر کا مطالعہ کرنے والے حضرات متعدد باتوں کو اخذ کر سکتے ہیں :

اول۔ دعوتی مسائل میں :

- حزب التحریر اپنی سرگرمیوں کو فکری وسیاسی جہت پر مرکوز رکھتی ہے جبکہ تربوی اور روحانی جہات کو اہمیت نہیں دیتی۔
- پارٹی کے اراکین دیگر تمام اسلامی جماعتوں کے ساتھ لڑائی میں مشغول رہتے ہیں۔
- اسلامی شخصیت کی تعمیر میں اور تصحیح عقائد میں وہ عقل کو زیادہ اہمیت دیتی ہے۔
- حکومت تک پہنچنے کیلئے حزب التحریر خارجی عوامل کی امداد پر بھروسہ کرتی ہے، جس میں کبھی غیر متوقع تباہی بھی آسکتی ہے۔
- حزب التحریر فی الحال اُمر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے احتراز کرتی ہے۔
- حزب کے نظریات کا مطالعہ کرنے والا تصور کر سکتا ہے کہ حزب کا اولین مقصد حکومت تک پہنچنا ہے۔
- اہداف کے اعتبار سے محدودیت اور اسلام کی بعض غایات پر اکتفا کرنا اور بعض دیگر غایات کو چھوڑ دینا۔
- انکا تصور یہ ہے کہ تشقیف کا مرحلہ انھیں تفاعل اور پھر زمام حکومت تک پہنچا دیگا جبکہ انکا یہ تصور امتحان گاہِ دعوت میں سنت الٰہی کے مخالف ہے، نیز ہزاروں رکاوٹوں سے پُر، حقیقت سے بھی متضاد ہے۔
- جس ملک کی سرزمین پر وہ سرگرم رہتے ہیں اسکے تمام قوانین کی خلاف ورزی کرنا۔ یہی

www.besturdubooks.net

وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ گرفتاریوں کی زد میں رہتے ہیں۔ شاید تمام نظامہائے حکومت ان سے اسی لئے ڈرتی ہیں اور انھیں نظر ثانی کئے بغیر سخت سزائیں دیتی ہیں کیونکہ یہ حزب بڑی پراسرار ہے اور حکومت تک پہنچنے کی متمنی ہے۔

دوم۔ فقہی مسائل میں :

- حزب التحریر نے بہت سے فتاویٰ واحکامات جاری کئے جنکا فقہ اور اسلامی جس سے کوئی ادنیٰ تعلق نہیں ہے۔ حزب نے اپنے متبعین کو ان احکامات پر عمل کرنے اور انہیں نشر کرنے کا پابند بنایا۔ ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:
- غیر مسلم کی رکنیت کے جواز کا قائل ہونا۔ نیز مجلس شوریٰ میں عورت کی رکنیت کے جواز کا قائل ہونا۔
- عریاں تصاویر دیکھنے کو جائز قرار دینا۔
- اجنبی عورت کو شہوت کے ساتھ یا بدون شہوت بوسہ دینے کو جائز قرار دینا، نیز اجنبی عورت کے ساتھ مصافحہ کرنے کو جائز قرار دینا۔
- عورت کیلئے مصنوعی بال کا استعمال کرنا نیز پتلون پہننے کو جائز قرار دینا اسی طرح اگر وہ اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے اور شوہر کو چھوڑ دے تو وہ نافرمان (ناشزہ) نہیں کہلائیگی۔
- مسلمان ملک میں کافر کی قیادت کو جائز قرار دینا۔
- حزب التحریر ایک ایسے شخص کے جھنڈے تلے جنگ کرنے کو جائز قرار دیتی ہے جو کسی کافر ملک کے مفادات کیلئے کام کرتا ہو، بشرطیکہ یہ جنگ کفار کے ساتھ ہو۔
- حزب کا کہنا ہے کہ فضائی مسلمان مرد سے نماز ساقط ہے۔
- حزب کا کہنا ہے کہ قطبین میں رہنے والوں سے نماز وروزہ ساقط ہیں۔
- حزب کا کہنا ہے کہ اپنی محرمات اَبدیہ کے ساتھ نکاح کرنے والے کو صرف دس سال قید میں رکھا جائے۔
- تمام آبی گذرگاہیں عام ہیں چاہے وہ قناۃ سویس کیوں نہ ہو۔ کسی قافلے کو ان سے گذرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔

www.besturdubooks.net

○ حزب کا کہنا ہے کہ ایسے ذرائع مواصلات (بحری جہاز، ہوائی جہاز......) میں سفر کرنا تو جائز ہے جو کسی غیر مسلم کمپنی کی ملکیت ہو، لیکن ایسے ذرائع مواصلات کے ذریعے سفر کرنا ناجائز ہے جو مسلم کمپنیوں کی ملکیت ہوں کیونکہ حزب التحریر کی نظر میں یہ دوسری قسم کے ذرائع مواصلات کے مالکین کسی معاہدے کے اہل نہیں ہیں۔

بنیادی عقائد وافکار :

○ حزب التحریر کے بانی کے اندر کچھ قومی نظریات موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں ایک کتاب "رسالۃ العرب" کے نام سے شائع کیا۔ انکی قومی نظریات کا عکس اس پر پڑا کہ وہ عرب ممالک میں اسلامی حکومت کے قیام کو اوّلیت دیتے ہیں بعد میں اسلامی ممالک میں۔

○ حزب کے بانی نبہانی اخوان المسلمون اردنی برانچ کے ساتھ تھے۔ اخوان کے اجتماعات میں لیکچر دیا کرتے تھے، اخوان کی دعوت اور بانی شیخ حسن البنا کی تعریف کیا کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے نظریہ و تاسیس کے لحاظ سے ایک مستقل پارٹی بنانے کا اعلان کر دیا۔

○ نبہانی کو بہت سے لوگوں نے اس جدید دعوت سے واپس لوٹنے کی نصیحت کی، ان میں سید قطب بھی تھے۔ جب سید قطب ۱۹۵۳ء میں القدس کی زیارت کیلئے گئے تو نبہانی کے ساتھ مناقشہ کیا۔ ان سے کہا کہ جدوجہد کو موحد کریں، لیکن نبہانی اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ اس پر سید قطب نے اپنا مشہور کلمہ کہا: "انھیں چھوڑ دو وہ عنقریب وہاں آکر ختم ہو جائینگے جہاں سے اخوان نے شروع کیا تھا۔"

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

○ حزب التحریر نے پہلے تو اپنی سرگرمیوں کو اردن، سوریا اور لبنان پر مرکوز رکھا پھر اسکی سرگرمیاں مختلف اسلامی ممالک تک پھیل گئیں۔ آخر میں یورپ میں بھی پہنچ گئی خصوصاً ھنگری اور جرمنی میں۔

○ حزب التحریر کا ایک ہفت روزہ جریدہ "الحضارۃ" کے نام سے بیروت سے چھپتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- حزب التحریر ان مقامات کو "ریاست" کا نام دیتی ہے جہاں پر وہ کام کرتی ہے۔ ہر ریاست میں ایک مخصوص پارٹی تنظیم کی قیادت کرتی ہے جسکا نام "ریاست پارٹی" ہے۔ یہ پارٹی ۳ سے ۱۰ تک کے ارکان سے تشکیل دی جاتی ہے۔
- ریاستوں کی پارٹیاں "خفیہ قیادت کونسل" کے تابع ہوتی ہیں۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ الدعوۃ الاسلامیہ فریضہ شرعیہ وضرورۃ بشریہ : ڈاکٹر صادق امین۔ جمعیۃ عمال المطابع التعاونیہ عمان۔ ۱۹۷۸ء۔

۲۔ الموسوعہ الحرکیہ (دو حصے) : فتحی یکن۔ طبع اول۔ دار البشیر، عمان ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

۳۔ الطریق الی جماعۃ المسلمین : حسین بن محسن بن علی بن جابر۔ طبع اول۔ دار الدعوۃ۔ کویت ۱۴۰۵ھ۔ ۱۹۸۴ء۔

۴۔ الموسوعہ الفلسطینیہ : اشاعت : ھیئۃ الموسوعۃ الفلسطینیۃ۔ طبع۔ مطابع۔ میلانو۔ ستامبا، اٹلی۔ طبع اول۔ ۱۹۸۴ء

۵۔ ھکذا ھدمت الخلافہ : عبدالقدیم زلوم۔

۶۔ الفکر الاسلامی المعاصر : غازی التوبہ۔ طبع اول۔ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۹۶۹ء۔

۷۔ مشکلات الدعوۃ والداعیہ : فتحی یکن۔ مؤسسہ الرسالہ۔ بیروت۔ ط ۳۔ ۱۳۹۴ھ۔ ۱۹۷۴ء۔

۸۔ الدوسیہ : (اسمیں پارٹی کی ترقی سے متعلقہ امور کاذکر ہے)

۹۔ نقد مشروع الدستور الایرانی کی نص۔ جسے ماہرین کی مجلس میں مناقشہ کے لئے پیش کیا گیا اور اسلامی دستور کی نص جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہے ان دونوں نصوص کو پارٹی نے آیت اللہ خمینی اور مجلس خبر کنندگان میں ۷ / شوال ۱۳۹۹ھ بمطابق ۳۰ / اگست ۱۹۷۹ء میں پیش کیا۔

۱۰۔ شیخ نبہانی کی پارٹی سے متعلق تالیف کردہ کتابیں جو مجموعی طور پر پارٹی کی فکر و ثقافت کی آئینہ دار ہیں وہ کتابیں حسب ذیل ہیں :

الفکر الاسلامی، نظام الاسلام، النظام الاقتصادی فی الاسلام، نظام الحکم فی الاسلام،

www.besturdubooks.net

الدستور الاسلامی، نقطۃ الاطلاق، التکتل الحزبی، مفاھیم سیاسیہ لحزب التحریر۔ کتاب التفکیر، کتاب الخلافہ، سرعۃ البدیہہ، نقض النظریۃ الاشتراکیہ، الشخصیۃ الاسلامیہ، نداء حار الی العالم الاسلامی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۵)

مغربیت
(WESTERNIZATION)

تعارف :

مغربیت دراصل ایک سیاسی، اجتماعی، ثقافتی وفنی مقاصد کی حامل تحریک کا نام ہے جس کا ہدف دیگر اقوام کے طرز زندگی کو عام طور پر اور مسلمانوں کے طرز حیات کو خاص طور پر مغربی رنگ ڈھنگ میں رنگنا ہے۔ تاکہ انکی مستقل شخصیت ومنفرد خصائص کو ناکارہ بنا کر انھیں مغربی تہذیب میں مقید کر کے اپنا تابع بنایا جاسکے۔

بنیاداور اہم شخصیات :

- مسلم دنیا کے مشرقیت پسندوں نے اپنی افواج کو جدید و مضبوط بنانے کیلئے یورپی ممالک کی طرف وفود روانہ کیئے۔ اپنے یہاں تدریس اور نشاۃ جدیدہ کیلئے مغربی ماہرین کی خدمات حاصل کیں۔ یہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے خاتمے اور انیسویں صدی عیسوی کے ابتداء کی بات ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ یورپ کی نشاۃ کے بعد انکے استعماری اثر ورسوخ کے پھیلاؤ کا مقابلہ کیا جائے۔
- سلطان محمود ثانی نے ۱۸۲۶ء میں ''انکشاریہ عثمانیہ'' کا خاتمہ کر کے مغربی لباس اپنانے کا حکم دیا۔ جسے انہوں نے فوج اور شہریوں دونوں پر لازمی قرار دیا۔
- عثمانی بادشاہ عبدالمجید نے ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۳۹ء میں ایک منشور جاری کیا جس میں غیر مسلموں کیلئے فوجی خدمات پیش کرنے کی اجازت دی۔
- سلطان سلیم ثالث نے جنگی وبحری اسکول قائم کرنے کیلئے سویڈن، فرانس، ہنگری اور انگلینڈ سے انجینئروں کو طلب کیا۔

www.besturdubooks.net

- محمد علی والی مصر (جنہوں نے ۱۸۰۵ء کو اپنا عہدہ سنبھالا تھا) نے یورپی نظام کے مطابق ایک لشکر تیار کیا۔ نیز انہوں نے ازھریوں کو تخصص کرنے کیلئے یورپ بھیجا۔
- احمد باشا بانیٔ اول نے تونس میں ایک نظامی لشکر تیار کیا، انہوں نے حربی علوم کا ایک مدرسہ کھولا، اس مدرسے کے اساتذہ اور بریگیڈیئر فرانس، اٹلی اور انگلینڈ کے تھے۔
- قاجار خاندان نے۔ جس نے ایران پر حکمرانی کی تھی، ۱۸۵۲ء میں مغربی طرز پر علوم وفنون کا ایک کالج کھولا۔
- ۱۸۶۰ء سے مغربیت کی تحریک نے لبنان میں انتداب کے ذریعے اپنا کام شروع کردیا تھا اور پھر وہاں سے خدیوی اسماعیل کی سرپرستی میں مصر میں پھیل گئی۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ مصر کو مغرب کا ایک حصہ بنادیا جائے۔
- شہنشاہ نابلیون ثالث کی دعوت پر جب عثمانی بادشاہ عبدالعزیز ۱۲۸۴ھ۔ ۱۸۶۷ء میں فرانسیسی نمائش دیکھنے گئے تو وہاں خدیوی اسماعیل سے انکی ملاقات ہوگئی۔ یہ دونوں زعما مغربیت کے سیلاب میں بہہ چکے تھے۔
- رفاعۃ الطہطاوی پیرس گئے وہاں انہوں نے پانچ سال (۱۸۲۶ء سے ۱۸۳۱ء تک) قیام کیا۔ اسی طرح خیر الدین تونسی پیرس گئے، انہوں نے وہاں چار سال (۱۸۵۲ء سے ۱۸۵۶ء تک) قیام کیا۔ یہ دونوں حضرات پیرس سے ایسے افکار لے کر واپس آئے جو عقلی بنیاد پر معاشرے کو لادینیت پر استوار کرنے کی دعوت دیتے تھے۔
- ۱۸۳۰ء سے یورپی ممالک سے تعلیم حاصل کر کے واپس لوٹنے والوں نے فولٹر، روسو، اور مونتسکیو کی کتابوں کا ترجمہ کرنا شروع کردیا۔ مقصد اسکا یہ تھا کہ مغربی افکار کو نشر کیا جائے۔ یہ افکار آٹھویں صدی عیسوی میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے مذھب پر تنقید کی تھی۔
- کرومونے اسکندریہ میں حکمرانوں، لیڈروں، اور وجیہہ لوگوں کی نئی نسل کی تربیت کیلئے انگریزیت کے دائرہ کار میں وکٹوریہ کالج بنایا، تاکہ یہ نئی نسل، مستقبل میں مغربی تہذیب کی نشر ونقل کیلئے آلۂ کار بن سکے۔
- لارڈ لوید (مصر میں برطانیہ کے اعلیٰ نمائندے) نے ۱۹۳۶ء میں اس کالج کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ

www.besturdubooks.net

''اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بہترین تعلقات کی بدولت زیادہ عرصہ گذرنے نہیں پائیگا کہ ان میں سے ہر ایک طالب علم برطانوی نقطۂ نظر سے سیراب ہو جائے گا۔''

- سب سے پہلے شامی نصاریٰ، عیسائی مشنریوں اور انکے نمائندوں سے ملے، انہوں نے فرانسیسی وانگریزی ثقافت کو اپنایا۔ شامی نصاریٰ دولت عثمانیہ کیلئے اپنی ولاء کے جذبات نہیں رکھتے تھے چنانچہ وہ حریت ولادینیت کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے، وہ اپنے قول وفعل اور جرائد کے ذریعے مغرب کی محبت اور اسکی اتباع وتقلید کرنے کی دعوت دیتے تھے۔
- ناصیف الیازجی (۱۸۰۰ء۔ ۱۸۷۱ء) اور انکا بیٹا ابراہیم الیازجی (۱۸۴۷۔ ۱۹۰۶ء) کے امریکی انجیلی وفود کے ساتھ بڑے گہرے روابط تھے۔
- پطرس البستانی (۱۸۱۹۔ ۱۸۸۳ء) نے ۱۸۶۳ء میں عربی زبان اور جدید تعلیم کیلئے ایک مدرسہ بنایا، چنانچہ وہ پہلے مسیحی تھے جو عربیت اور وطنیت کی دعوت دیا کرتے تھے۔ ان کا شعار تھا ''حب الوطن من الایمان'' وطن کی محبت ایمان کی جز ہے۔ انہوں نے ۱۸۷۰ء میں ''الجنان'' نامی اخبار شائع کیا، یہ اخبار تقریباً سولہ سال تک چلتا رہا۔ پطرس بیروت کے امریکی قونصل خانہ میں مترجم کے منصب پر فائز تھے، نیز وہ تورات کے پروٹسٹنٹ ترجمہ کرنے میں دو امریکیوں اسمتھ اور فاندیک کے ساتھ شریک تھے۔
- جرجی زیدان۔ (۱۸۶۱۔ ۱۹۱۴ء) انہوں نے ۱۸۹۲ء میں مصر سے ''الھلال'' نامی رسالہ شائع کیا۔ دو امریکی نمائندوں کے ساتھ انکے گہرے روابط تھے، نیز اسلام ومسلمانوں پر افترا کرنے کیلئے انہوں نے تاریخی قصوں کے ایک بہت بڑے سلسلے کو جمع کررکھا تھا۔
- سلیم تقلا: انہوں نے مصر میں ''الاھرام'' نامی اخبار شائع کیا، قبل ازیں مدرسہ عتبیہ میں انہوں نے تعلیم حاصل کی، اس مدرسے کے بانی ایک امریکی مبلغ ''فاندیک'' تھے۔
- سلیم النقاش نے ''المقتطف'' نامی اخبار شائع کیا تھا، جو آٹھ سال تک لبنان میں چلتا رہا، ۱۸۸۴ء میں النقاش مصر منتقل ہو گئے۔
- جمال الدین افغانی : (۱۸۳۸۔ ۱۸۹۷ء) اس شخص کے حالات بڑے غامض اور عجیب وغریب تھے۔ وہ عالم اسلام کے مشرق ومغرب میں گھوما پھرا، دورِ جدید میں خفیہ جماعتوں کا نظام مصر میں انہوں نے داخل کیا تھا، یہ ماسونی کلبوں میں بھی شریک ہوتے

www.besturdubooks.net

تھے، مسٹر بلنٹ برطانوی کے ساتھ انکے گہرے روابط تھے۔ان کے متعلق رشید رضا کا کہنا ہے کہ وہ نظریہ ''وحدۃ الوجود'' کی طرف مائل تھے۔ نشاۃ وترقی کے متعلق جمال الدین افغانی کی باتیں ''ڈارون'' کی باتوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔

- محمد عبدہ : یہ جمال الدین افغانی کے اہم شاگردوں میں سے ہیں۔ مجلّہ ''العروۃ الوثقی'' کی اشاعت میں افغانی کے ساتھ شریک تھے، مسٹر بلنٹ اور لارڈ کرومو کیساتھ انکی دوستی تھی۔ انکا مکتبۂ فکر جس میں رشید رضا بھی شامل تھے، قدیم تقالید کا مقابلہ کرنے اور شریعت اسلامیہ میں نظر ثانی کرنیکی دعوت دیتا تھا۔انکے کئی فتاویٰ منظر عام پر آچکے ہیں جن میں انہوں نے اسلام اور مغربی تہذیب کو قریب لانے کیلئے نصوص میں حد درجہ تاویل کی، نیز انکا مطالبہ تھا کہ جامعہ ازہر کی ترقی وتجدید کیلئے اسمیں عصری علوم کو بھی شامل کیا جائے۔
- مسٹر بلنٹ : یہ مستشرق ہیں، یہ خود اور انکی بیوی عربی لباس پہن کر گھومتے تھے،اسلامی رابطے کی تباہی کی غرض سے یہ عرب قومیت اور عرب خلافت کی دعوت دیا کرتے تھے۔
- قاسم امین : (۱۸۶۵ء۔۱۹۰۸ء) یہ محمد عبدہ کے شاگرد ہیں، تحریک آزادیٔ نسواں اور عورتوں کیلئے سرکاری وغیر سرکاری سطح پر کام کرنے کے مواقع فراہم کرنیکی جو تحریک چلی تھی اسکے قائد قاسم امین تھے۔ انکی کتابیں یہ ہیں: تحریر المرأۃ ۱۸۹۹ء۔ المرأۃ الجدیدۃ ۱۹۰۰ء۔
- سعد زغلول: یہ محمد عبدہ کے افکار سے بہت متاثر تھے،۱۹۰۶ء میں وزیر معارف بنے اور کرومو کے قدیم افکار کو عملی جامہ پہنایا، کرومو کے افکار اس بات کا مطالبہ کر رہے تھے کہ اسلامی افکار کی ترقی کیلئے جامعہ ازہر کے مقابلے میں ایک ایسا ادارہ بنایا جائے جس میں شرعی قضا کی تعلیم دی جاتی ہو۔
- احمد لطفی السید : (۱۸۷۲ء۔ ۱۹۶۳ء) یہ سعد زغلول سے علیحدہ ہوکر تشکیل پانے والی پارٹی ''حزب الاحرار الدستوریین'' کے اکابر مؤسسین میں سے تھے۔ یہ پارٹی بڑی تنگ نظر علاقائیت کی دعوت دیتی تھی، چنانچہ ۱۹۰۷ء میں چھوڑا جانے والا مشہور نعرہ بھی اسی پارٹی کا تھا یعنی ''المصر للمصریین'' مصر صرف مصریوں کا ہے۔ جب سے ''الجامعۃ

www.besturdubooks.net

المصریہ'' حکومت کی تحویل میں چلی گئی ہے۔ یعنی ۱۹۱۶ء سے ۱۹۴۱ء تک۔ اس وقت سے جامعہ کے تمام امور کی ذمہ داری انکے ہاتھوں میں تھی۔

- طٰہٰ حسین : (۱۸۸۹ء۔ ۱۹۷۳ء) عالم اسلام میں مغربیت کی دعوت دینے والے اہم لوگوں میں سے ہیں، انہوں نے مستشرق ''دورکایم'' سے تعلیم حاصل کی تھی۔ انکے خطرناک افکار انکی دو کتابوں ''الشعر الجاھلی'' اور ''مستقبل الثقافہ فی مصر'' میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔

طٰہٰ حسین اپنی کتاب ''الشعر الجاہلی'' صفحہ ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ ''تورات کیلئے مناسب ہے کہ وہ ہمیں ابراہیم اور اسماعیل کی خبر دے اور قرآن کیلئے بھی مناسب ہے کہ وہ ہمیں انکی خبر دے، لیکن ان دونوں ناموں (ابراہیم واسماعیل) کا ذکر قرآن و توریت میں آنا ان دونوں کے تاریخی وجود کے اثبات کیلئے ناکافی ہے۔''

اس کے فوراً بعد طٰہٰ حسین لکھتے ہیں کہ ''کفار قریش اس خیالی کہانی کو ساتویں صدی عیسوی میں قبول کرنے کیلئے مکمل طور پر تیار تھے'' نیز طٰہٰ حسین اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے نسب کا تعلق اشرافِ قریش سے ہے۔

طٰہٰ حسین نے ایک دفعہ زبان وادب کے موضوع پر تقریر شروع کی تو پہلے حمد وصلاۃ پڑھی اور پھر کہا کہ ''بعض لوگ میرا مذاق اڑائیں گے کہ میں نے اپنی تقریر کی ابتدا حمد وصلاۃ سے کی کیونکہ یہ اس زمانے کے رواج کے خلاف ہے۔'' (دیکھئے رسالہ ''الہلال'' شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۱۱ء)

۱۹۰۸ء میں سلطنت عثمانیہ پر اتحادیوں کے غلبے اور سلطان عبدالحمید کے سقوط کے بعد مغربیت کی تحریک مزید ترقی کر گئی۔

مصطفیٰ کمال اتاترک نے جب ۱۹۲۴ء میں خلافت کو کالعدم قرار دیدیا تو کاروانِ لادینیت میں شامل ہونے کے لئے ترکی کی راہ ہموار ہو گئی، چنانچہ ترکی میں مغربیت کو مکمل طور پر بڑے شد ومد اور نہایت سختی کے ساتھ نافذ کر دیا گیا۔

- علی عبدالرزاق : ۱۹۲۵ء میں انکی کتاب ''الاسلام واصول الحکم'' شائع ہوئی جس کا انگریزی وار دو ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب کی وساطت سے مؤلف قارئین کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام مذہب ہے حکومت نہیں۔ اسمتھ نے علی عبدالرزاق کی کتاب کی

www.besturdubooks.net

مثال دی۔ جب اسمتھ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سیکولر عالمی آزادی مسلم دنیا میں اس وقت تک رائج نہیں ہو سکتی جب تک اسکی قابل قبول اسلامی تشریح نہ کی جائے۔

کتاب کے مؤلف علی عبدالرزاق اور انکی کتاب کا مؤرخہ ۱۹۲۵،۸،۱۲ میں "کونسل علماء ازھر" نے محاکمہ کیا۔ کونسل نے علی عبدالرزاق کی مذمت کرتے ہوئے اسے علما کی صف سے خارج قرار دیا۔ علی عبدالرزاق رسالہ "الرابطہ الشرقیہ" کا نگران تھا۔ نیز علی عبدالرزاق نے مستشرق "ارنسٹ اینان" کی وفات کی صد سالہ تقریب "الجامعۃ المصریہ" میں منعقد کی تھی۔ جبکہ مستشرق "ارنسٹ اینان" نے اپنی ساری قوت عربوں اور مسلمانوں پر حملہ کرنے میں صرف کردی تھی۔

- محمود عزمی : مصر میں فرعونیت کے سب سے بڑے داعی تھے۔ انہوں نے "ڈورکا ئیم" سے تعلیم حاصل کی۔ جسکا کہنا تھا کہ : "اگر اقتصاد کا تذکرہ کرو تو شریعت کا تذکرہ نہ کرو اور اگر شریعت کا تذکرہ کرو تو اقتصاد کا تذکرہ نہ کرو۔"
- منصور فہمی : (۱۸۸۶۔۱۹۵۹ء) انکے متعلق پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے اپنے استاذ "لیفی بریل" کو جو اپنی پہلی علمی بحث کا موضوع: "حالة المرأة في التقاليد الإسلامية وتطوراتها" تھا۔ اس بحث میں وہ لکھتے ہیں کہ "محمد (ﷺ) دوسروں کیلئے تو شریعت بناتا ہے اور خود کو اس سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔" مزید لکھتا ہے کہ "مگر اس نے (محمد (ﷺ) نے) خود کو مہر اور گواہوں کی موجودگی سے بری الذمہ قرار دیدیا۔" مگر بعد میں منصور فہمی نے ۱۹۱۵ء میں مغربیت کی تحریک پر تنقید کی اور طٰہٰ حسین اور ان کے حلقہ فکر کے لوگوں کی اغلاط کے متعلق علی الاعلان اپنی آراء کا اظہار کیا۔
- اسماعیل مظہر : (مجلۃ العصور) حلقۂ مغربیت میں پیش پیش رہے ہیں، مگر یہ نشاۃ جدیدہ کے دور میں ان سے لاتعلق ہو گئے تھے۔
- زکی مبارک : طٰہٰ حسین کے متقدمین تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مستشرقین سے علم حاصل کیا، انکے متعلق پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری لینے کیلئے اپنے رسالے میں غزالی اور مامون پر کڑی نکتہ چینی کی تھی، لیکن بعد میں انہوں نے اس

www.besturdubooks.net

سے رجوع کرلیا اور پھر اپنا مشہور مقالہ: ''إليك أعتذر أيها الغزالي'' لکھا۔

- محمد حسین ھیکل : (۱۸۸۸ء۔۱۹۵۶ء) اخبار ''السیاسہ'' کے چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں، انکا شمار اہم مغرب زدوں میں ہوتا ہے۔ ایک عقلی نظریہ (حیات محمد ﷺ) کی اساس پر انہوں نے اسراء کا روح و جسم دونوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا تھا، بعد میں یہ بہت معتدل ہوگئے اور اپنی کتاب ''منزل الوحی'' کے مقدمے میں انہوں نے اپنی نئی توجیہہ کے متعلق لکھا۔
- امین الخولی : الجامعہ المصریہ میں تفسیر و بلاغت کے مدرس تھے، نیز یہ طٰہٰ حسین کے اِس نظریے کو رواج دیتے تھے کہ قرآن مجید کو دینی نقطۂ نظر کے بجائے فنی نقطۂ نظر سے پڑھیے۔ شیخ محمود شلتوت کے انکشاف کرنے تک یہ اپنی حالت پر قائم رہے۔
- شبلی شمیل : (۱۸۶۰ء۔۱۹۱۷ء) انہوں نے دعوتِ لادینیت اور تحریک، تنقید ادیان و اخلاق کی قیادت کی۔

عقائد و افکار :

اول: مغرب زدگی کے افکار۔

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے ڈرایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک تم اپنے پہلے لوگوں کی قدم قدم پر اور دست بدست پیروی کروگے چنانچہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہو جاؤ گے۔''

- ابن خلدون نے غالب کے متعلق مغلوب کے موقف کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اور مغلوب ہمیشہ غالب کی تقلید کرنے کا حریص ہوتا ہے۔ اس کے شعار میں اس کے لباس میں اس کے آثار میں اور اس کے تمام احوال و عادات میں۔''
- مستشرق انگریز ''جِب'' کی ایک کتاب کا نام ''إلى أين يتّجه الإسلام'' ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''مسلم دنیا میں مغرب زدگی کی سیاست کے لئے ایک اہم موقع یہ ہے کہ ان ممالک کی قدیم تہذیبوں کی دریافت کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اس فن کو ترقی دی جائے۔''

www.besturdubooks.net

مستشرق ''جب'' نے اپنی اس کتاب میں اس بات کا صاف صاف اعلان کیا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ ''مشرق میں مغربیت کی تحریک کہاں تک پہنچی؟اور وہ کونسے عوامل ہیں جو مغربیت کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں؟''

- لارڈ لبنی ۱۹۱۸ء میں جب بیت المقدس میں داخل ہوا تو علی الاعلان کہا کہ ''اب صلیبی جنگیں ختم ہو گئی ہیں۔''

www.besturdubooks.net

- لورنس براؤن کہتا ہے کہ ''بے شک حقیقی خطرہ اسلامی نظام، اسکی وسعت، اس میں غیروں کو اپنا مطیع بنانے کی قوت اور اسلامی طرز حیات میں مضمر ہے، بلاشبہ مغربی استعمار کے سامنے وہی ایک دیوار ہے۔''
- عالم اسلام کو مغربی تہذیب میں رنگ جانے کی دعوت دینا۔
- ترقی یافتہ اسلامی فکر ایجاد کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا، جو اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی مغربی کوششوں کو کامیابی سے ہم کنار کرے، جس کا مقصد اپنے مفادات کی خاطر مغرب اور عالم اسلام کے درمیان مضبوط بنیادوں پر تعلقات استوار کرنا ہے۔
- وطن پرستی اور قدیم تاریخ کا مطالعہ کرنے کی دعوت دینا، آزادی کو کسی بھی قوم کی نشاۃ کی اساس قرار دے کر اسکی طرف دعوت دینا، مغربی اقتصادی نظام کو خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کرنا اور اسلام کے نظام تعدد ازواج، تحدید طلاق اور جنسی اختلاط کے موضوعات پر مسلسل گفتگو کرنا۔
- عالمیت اور انسانیت کے نظریے کو عام کرنا، ان کے خیال میں یہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے دنیا میں امن وامان قائم کیا جاسکتا ہے اور دینی و عنصری اختلافات کو ختم کر کے سب لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جاسکتا ہے، حتی کہ پوری دنیا ایک وطن بن جائے جس میں تمام لوگوں کا مذہب ایک، زبان ایک اور سب کی ثقافت مشترک ہو۔ دراصل اس نظریے کے درپردہ یہ مقصد کارفرما ہے کہ اسلامی نظریے کو رفتہ رفتہ ختم کر دیا جائے، اور اُسے عالمی اثر ورسوخ کے حامل غالب قوتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔
- دراصل انیسویں صدی میں قومی فکر کو رواج دینا مغربیت کی راہ پر ایک قدم تھا، مغربیت کا نظریہ یورپ سے عربوں، ایرانیوں، ترکوں، انڈونیشیوں اور ہندوستانیوں میں منتقل ہوا

www.besturdubooks.net

تھا، جسکا مقصد یہ تھا کہ بڑے بلاک کو جغرافیائی ارتباط کی بنیادوں پر قائم، جزئی تعلقات میں تبدیل کردیا جائے، نیز ایسے لوگوں کو مجتمع کرنا تھا جو ایک مشترکہ نسل کی طرف منسوب ہوں۔

- قدیم تہذیبوں کو دریافت کرنے کا اہتمام کرنا اور اسمیں مزید توجہ دینا۔ مستشرق "جب" کہتا ہے کہ "عالم اسلام میں مغرب زدگی کی سیاست کے اہم مواقع میں سے یہ ایک ہے کہ ان ممالک میں جن پر فی الحال مسلمان حکومت کررہے ہیں ان کی قدیم تہذیبوں کو دریافت کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اسے ترقی دی جائے ...... اگرچہ یورپ دشمنی کے شعور کو تقویت دینے میں اس کی اہمیت فی الحال محدود ہو گئی، لیکن ممکن ہے کہ یہ مستقبل میں علاقائی قومیت کو تقویت دینے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرے۔
- متعصب صہیونی "روکفلر" نے مصر میں فرعونی آثار کے لئے ایک عجائب گھر بنانے اور اس سے ملحقہ ایک ادارہ قائم کرنے کیلیئے دس ملین ڈالر کا عطیہ دیا، تاکہ اس ادارہ میں فن آثار قدیمہ کے متخصصین تعلیم حاصل کرسکیں۔
- اسلامی تاریخ کے نادر اشخاص کے متعلق مطالعہ کرنے کا اہتمام کرنا۔ مثلاً سہروردی، ابن الراوندی، اور ابونواس۔ مستشرق لویس ماسینیون نے حلاّج کے بارے میں تحقیق کر کے ۱۹۱۲ء میں کتاب "الحلاج الصوفی الشھید فی الاسلام" کو شائع کی، نیز حلاّج کی کتاب "الطّوسین" اور "دیوان حلاج" کی تحقیق کر کے شائع کی۔
- عالم اسلام کے بدنام فرقوں جیسے بہائیت، قادیانیت، شعوبیت، فرعونیت اور فینیقیت کی امداد واشاعت کا اہتمام کرنا، قرامطہ اور زنگی تحریک کو اس طرح پیش کرنا کہ گویا یہ عالم اسلام کی حریت انقلاب تحریکیں ہیں، نیز خطرناک لوگوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا جیسے: سرسید احمد خان (۱۸۱۷۔ ۱۸۹۸ء) امیر علی (۱۸۴۹۔ ۱۹۲۸ء) نامق کمال (۱۸۴۰۔ ۱۸۸۸ء) عبدالحق حامد (۱۸۵۱۔ ۱۹۳۷ء) توفیق فکرت (۱۸۷۰۔ ۱۹۱۵ء) اور سنغو لاجی (۱۸۹۰۔ ۱۹۴۳ء) وغیرہ۔
- مذکورہ بالا اشخاص نے استعمار، اشتراکیت، ماسونیت، بمع جمیع فروعات، صہیونیت اسی طرح مذاہب عالم کو آپس میں ملا کر ایک مذہب بنانے کے داعی۔ سب کے سب نے

www.besturdubooks.net

مغرب زدگی کی تحریک کو مضبوط بنانے میں تعاون کیا۔ اسی طرح عالم اسلام کو ہر طرف سے جکڑنے اور اُسے مغرب کے ہاتھ میں مطیع و نرم آلہ بنانے میں بڑی مدد کی۔

- تباہ کن نظریات کو پھیلانا مثلاً فرویدازم، ڈارونزم، مارکسزم، اخلاقی ترقی کا داعی نظریہ "لیفی بریل" "ترقیٔ معاشرہ کا نظریہ" "دورکایم"۔ نظریۂ وجود، سیکولرازم، حریت، اسلامی تصوف کا مطالعہ، نظریۂ قومیت وطنیت اور علاقائیت، دین اور معاشرے کو الگ الگ تصور کرنے کا نظریہ، انتقاص من الدین کا حملہ قرآن، نبوت، وحی اور اسلامی تاریخ پر تنقید کرنے کا نظریہ، اسلام کی بنیادوں میں شکوک پیدا کرنے کا نظریہ، اپنی اصلیت اور تمیز سے بے نیاز ہونے کی دعوت، مسلمانوں کو جہاد سے غافل کرنے کیلئے موت اور فقر سے ڈرانے کا نظریہ اور یہ نظریہ کہ عربوں اور مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب اسلام ہے۔
- قرآن کریم کو عقل باطن کا فیض قرار دینا، نیز نبی کریم ﷺ کی عظمت، نورانیت اور ذہنی صفائی کی دُہائی دینا اور اسے روحانی اشراق سے تعبیر کرنا تاکہ نبی کریم ﷺ سے نبوت کی صفت کو مٹایا جاسکے۔

مغرب زدگی کے سلسلے میں منعقدہ کانفرنسیں :

۱۔ بالٹیمور میں ۱۹۴۲ء میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس میں اسلام کا مطالعہ کرنے اور خفیہ تحریکوں کو مسلمانوں کے درمیان پھیلا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

۲۔ پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں ۱۹۴۷ء میں مشرق بعید کے ثقافتی واجتماعی امور کے مطالعے کی غرض سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی بحوث کا "نمبر ۱۱۶ پروجیکٹ ہزار کتاب" کے نام سے مصر میں عربی ترجمہ کرایا گیا۔ ترجمہ کرنے والوں میں کوملیر یونغ، حبیب کورانی، عبدالحق ادیوار، اور لویس توماس شامل تھے۔

۳۔ پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں "اسلامی ثقافت اور حالیہ زندگی" کے موضوع پر ۱۹۵۳ء میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس میں بڑے بڑے مفکرین نے شرکت کی۔ جن میں میل بروز، ھارولڈ اسمتھ، روفائیل باتائی، جان کرسویل، شیخ مصطفیٰ الزرقا، کنٹ کراج، اشتیاق حسین، اور فضل الرحمٰن ہندوستانی شامل تھے۔

www.besturdubooks.net

۴۔ لاہور پاکستان میں ۱۹۵۵ء میں تیسری کانفرنس منعقد کی گئی، لیکن پروگرام کا انکشاف ہو جانے کی وجہ سے یہ کانفرنس ناکام ہو گئی، پروگرام کے مطابق اس کانفرنس میں دو مسلم اسکالروں اور ایک مستشرق کو اسلامی علوم کی توجیہہ و تشریح کیلئے شرکت کرنی تھی۔

۵۔ بیروت میں اسلام اور عیسائیت کو آپس میں ملا کر ایک مذہب بنانے کی غرض سے ۱۹۵۳ء میں ایک کانفرنس کی گئی، اسکے بعد ۱۹۵۴ء میں اسکندریہ میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور پھر اسی مقصد کیلئے روم میں ملاقاتوں اور کانفرنسوں کی بھرمار ہو گئی۔

خطرناک مغربی کتابیں :

۱۔ ''الاسلام فی العصر الحدیث'' تالیف: ولفرڈ کانتول اسمتھ، پرنسپل ادارہ علوم اسلامیہ اور ماکجیل یونیورسٹی کینیڈا میں مقارنت اُدیان کے استاذ۔ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی میں اپنے استاذ مستشرق ھ۔ اَ۔ جب۔ کی نگرانی میں پرنسٹن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، انکی مذکورہ بالا کتاب، آزادی LIBRATION لادینیت SECULARISM اور مذہب کو حکومت سے علیحدہ کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۲۔ ھ۔ اَ۔ جب، نے اپنی کتاب ''إلى أين يتجه الاسلام'' (WHITHER ISLAM) کو ۱۹۲۱ھ میں لبنان سے شائع کرایا، اس کتاب کی تالیف میں مستشرقین کی ایک جماعت بھی انکے ساتھ شریک تھی۔ اس کتاب میں ان اسباب کے متعلق بحث کی گئی ہے جو عالم اسلام میں مغرب زدگی اور اسکی پیش قدمی و ترقی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

۳۔ ''بروتوکولات حکماء صہیون'' کے نام سے ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب پوری دنیا میں نمودار ہوئی تھی، البتہ یہ کتاب مشرق وسطی اور عالم اسلام میں تقریباً ۱۹۵۲ء تک ممنوع تھی، یعنی عربوں اور مسلمانوں کے وسط میں اسرائیل کے قیام کے بعد کے زمانے تک، بلاشبہ اس کتاب کو عالم اسلام میں ممنوعہ قرار دے کر مغرب زدگی کی عمومی خدمت کی گئی تھی۔

۴۔ بعض اسلامی شخصیات کی فضول خرچی، بیہودہ اور مزاحیہ تصویر کشی کرنا، جیسا کہ: ''الف لیلۃ و لیلۃ''، ہارون الرشید، اسی طرح جرجی زیدان کی کتابیں، نیز وہ کتابیں جو قدیم

www.besturdubooks.net

کہانیوں کو اسلامی تاریخ میں بطور اضافہ پیش کرتی ہیں مثلاً کتاب "علی ھامش السیرۃ" مؤلف طٰہٰ حسین، نیز وہ کتابیں جو نبوت اور وحی کا انکار کرتی ہیں مثلاً کتاب: "محمد رسول الحریۃ" مؤلف: الشرقاوی۔

۵۔ معرکہ حطین کے بعد صلیبی حملہ آور شکست کھا کر واپس ہوئے، عثمانیوں نے ۱۴۵۳ء میں بیزنطینی سلطنت کے دارالحکومت اور انکے کلیساؤں کے گڑھ کو فتح کر کے اسے اپنا دارالحکومت بنالیا، نیز اسکا نام تبدیل کر کے "اسلامبول" رکھدیا۔ یعنی دارالاسلام۔ اسی طرح عثمانی افواج یورپ میں پہنچ گئیں، ۱۵۲۹ء میں یہ فوجیں ویانا کے لئے خطرہ بن گئیں، ۱۶۸۳ء تک یہ خطرہ برقرار رہا۔ جبکہ اس سے پہلے اندلس کو یورپ سے چھین کر اسے اموی خلافت کا دارالحکومت بنایا جاچکا تھا، یہ سب باتیں مغربیت کیلئے فکر کرنے کا محرک تھیں، چنانچہ عیسائی تبلیغی مشنری بھی اسی تحریک کی ایک شاخ ہے، تاکہ عالم اسلام کو تہس نہس کرنے کا حل اس کے اپنے اندر سے پیش ہو۔

٦۔ مغربیت بیک وقت نصرانی، صہیونی اور استعماری ہے۔ یہ تحریک ان تینوں عناصر کے مشترکہ ہدف کا حامل ہے اور وہ ہے عالم اسلام کو مغربیت کے رنگ میں رنگ کر، اسلامی شخصیت کے ایک خاص روپ کو مسل دینا۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- مغربیت کی تحریک تمام مسلم مشرقی ممالک میں داخل ہوگئی ہے، یہ تحریک، جدید مغربی مادی تہذیب کو ان ممالک میں پھیلا کر ان ملکوں کو، مغرب کا ہم سفر بنانا چاہتی ہے۔
- مغربی تحریک کی تاثیر مختلف ہے، چنانچہ مصر، بلادِ شام، ترکی، انڈونیشیا اور غربی عربی ملکوں میں اسکی تاثیر صاف صاف ظاہر ہے، جبکہ دیگر اسلامی ممالک میں یہ تحریک رفتہ رفتہ داخل ہو رہی ہے۔
- لہٰذا کوئی بھی اسلامی یا مشرقی ملک اس تحریک کے اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔

www.besturdubooks.net

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ حصوننامهددة من الداخل : ڈاکٹر محمد محمد حسین، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، طبع ہفتم۔ ۱۴۰۲ھ۔

۲۔ العالم الاسلامی والمکائد الدولیۃ خلال القرن الرابع عشر الھجری : فتحی یکن، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، طبع دوم۔ ۱۴۰۲ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

۳۔ الاتجاھات الوطنیۃ فی الادب المعاصر : ڈاکٹر محمد محمد حسین، دار الارشاد۔ بیروت طبع ۱۳۸۹ھ۔ ۱۹۷۰ء۔

۴۔ الاسلام والحضارۃ الغربیۃ : ڈاکٹر محمد محمد حسین، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ط۵۔ ۱۴۰۲ھ۔ ۱۹۸۲ء۔

۵۔ شبہات التغریب فی غزو الفکر الاسلامی : انور الجندی، المکتب الاسلامی، بیروت طبع ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۸ء

۶۔ یقظۃ الفکر العربی : انور الجندی۔ مطبعہ۔ زھران۔ قاھرہ۔ ۱۹۷۲ء۔

۷۔ تحریر المرأۃ : قاسم امین، طبع دوم، مطبعۃ روز الیوسف، ۱۹۴۱ء۔

۸۔ زعماء الاصلاح فی العصر الحدیث : احمد امین، طبع اول۔ مکتبۃ النہضۃ المصریۃ، ۱۹۴۸ء۔

۹۔ تاریخ الدعوۃ الی العامیۃ و آثارھا فی مصر : ڈاکٹر نفوسۃ زکریا، دار الثقافۃ، اسکندریہ۔ ۱۳۸۳ھ۔ ۱۹۶۴ء۔

۱۰۔ حاضر العالم الاسلامی : لوتھروب ستوڈارڈ۔ ترجمہ: عجاج نویھض، تعلیق: شکیب ارسلان مصر ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹۴۵ء۔

۱۱۔ الغارۃ علی العالم الاسلامی : أ۔ل۔ شاتلیہ، ترجمہ: مساعد الیافی، ومحبّ الدین الخطیب، مصر ۱۳۵۰ھ۔

۱۲۔ مستقبل الثقافۃ فی مصر : طہ حسین، مصر ۱۹۴۴ء۔

۱۳۔ الیوم والغد : سلامۃ موسیٰ، مصر ۱۹۲۷ء۔

۱۴۔ الی أین یتجہ الاسلام : ھ۔ أ۔ ر۔ جب، طبع لبنان ۱۹۳۲ء۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۶)

دعوتِ نصرانیت

(عیسائی تبلیغی مشنری)

تعارف :

عیسائی مشنری ایک دینی، سیاسی اور استعماری تحریک ہے، اسکا ظہور صلیبی جنگوں میں عیسائیوں کی شکست کے بعد ہوا تھا۔ اس تحریک کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ تیسری دنیا کی مختلف اقوام میں عام طور پر اور مسلمانوں میں خاص طور پر نصرانی مذہب کو پھیلایا جائے اور مذکورہ اقوام پر نصرانیوں کے تسلّط کو مضبوط کیا جائے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ریمون لون : یہ پہلا نصرانی شخص تھا جو صلیبی جنگوں میں عیسائیوں کی شکست کے بعد مشنری مہم کا ذمہ دار بنا، اس نے بڑی محنت و مشقت سے عربی زبان سیکھی، بلادِ شام میں گھوما پھرا اور وہاں کے علماء کے ساتھ مناقشہ کرتا رہا۔
- پندرہویں صدی عیسوی اور پرتگیزیوں کے اکتشاف افریقہ کے زمانے سے عیسائی کیتھولک مشنریاں، افریقہ میں پہنچنا شروع ہوئیں، جسکے بعد برطانوی، جرمن، اور فرانسیسی پروٹسٹنٹ مشنری وفود کا یہاں تانتا بندھ گیا۔
- پیٹر ھینگ: ابتدا ہی سے براعظم افریقہ کے ساحلی علاقوں کے مسلمانوں کے ساتھ اسکے اچھے تعلقات تھے۔
- البارون دوبتیز : یہ شخص ۱۸۶۴ء سے عیسائی دعوتی مشنری کی تعلیم کیلئے ایک کالج بنانے کیلئے عیسائیوں کے ضمیر کو جھنجھوڑتا رہا۔
- مسٹر کاری: یہ شخص عیسائیت کی دعوت میں اپنے پیشروؤں سے آگے نکل گیا تھا، اس کا

www.besturdubooks.net

ظہور اٹھار ہویں صدی کے وسط اور انیسویں صدی کے آغاز میں ہوا۔

- عیسائی مبلغ ھنری مارٹن (وفات ۱۸۱۲ء) نے دعوتی مشنریوں کو مغربی ایشیا کے ممالک میں بھیجنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا، چنانچہ اس نے ہندی، فارسی اور ارمنی زبانوں میں تورات کا ترجمہ کیا۔
- ۱۷۹۵ء میں "جمعیت دعوتی مشنری لندن" کی بنیاد رکھی گئی، جسکے بعد اسکاٹ لینڈ اور نیویارک میں بھی اس طرح کی جمعیتیں بنائی گئیں۔
- ۱۸۱۹ء میں "جمعیت پروٹسٹنٹ چرچ" نے مصری قبطیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، نیز مصر میں ایک وفد تشکیل دے کر اسکے ذمے افریقہ میں انجیل کو نشر کرنے کا کام لگادیا۔
- ڈیوڈ لیفنسٹون: (۱۸۱۳ـ۱۸۷۳ء) برطانوی سیاح ہے۔ اس نے وسطی افریقہ کے علاقہ دریافت کئے جبکہ اس سے قبل وہ عیسائی مبلغ تھا۔
- ۱۸۴۹ء میں عیسائی دعوتی مشنریاں ملک شام میں آنا شروع ہوئیں، عیسائیت کی تبلیغ کیلئے انہوں نے یہاں کے مختلف علاقوں کو آپس میں بانٹ لیا۔
- ۱۸۵۵ء میں انگریزوں وامریکیوں سے ملاکر "جمعیت مسیحی نوجوانان" بنائی گئی، نوجوانوں کے دلوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ملکوتیت (فرشتہ صفت) ہونے، جیسا کہ انکا گمان ہے۔ کو داخل کرنے پر اس جمعیت کی جدوجہد منحصر رہی۔
- ۱۸۹۵ء میں جمعیت "عالمی اتحاد مسیحی طلبہ" بنائی گئی۔ یہ جمعیت ہر ملک میں مسیحی طالبعلم کے حالات جاننا چاہتی ہے اور مسیحی طلبہ کے درمیان محبت کی روح بیدار کرنا چاہتی ہے۔ (محبت کے معنی نصرانیت کی دعوت ہے)۔
- صموئیل زویمر: ZWEIMER یہ "عربی عیسائی دعوتی مشنری بحرین" کا صدر اور مشرقی وسطی میں تبصیری جمعیات کا صدر تھا اور "مجلۃ العالم الاسلامی" (انگریزی) جسے اس نے ۱۹۱۱ء میں جاری کیا تھا کا ذمہ دار تھا۔ یہ مجلہ اب بھی ھاتیفورڈ سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۸۹۰ء میں یہ بحرین میں داخل ہوا، ۱۸۹۴ء میں "امریکی اصلاحی چرچ" نے اسکی بھرپور امداد کی۔ زویمر کے قائم کردہ وفد کی اہم کارکردگی طب کے میدان میں تھی، اس نے بحرین، کویت، مسقط اور عمان میں ڈسپنسریاں قائم کیں۔ اس جدید دور میں زویمر کو دعوتِ نصرانیت کا عظیم ستون تصور کیا جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- کنت کراج: K.CRAGG زویمر کے بعد "مجلّہ العالم الاسلامی" کی صدارت میں زویمر کا جانشیں بنا، اس نے "امریکن یونیورسٹی قاہرہ" میں کچھ عرصہ تک تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ یہ "شعبہ مسیحی فلسفہ ھاتیفورڈ امریکہ" کا صدر تھا۔ مذکورہ شعبہ مبلّغین کا ادارہ ہے، انکی بہت سی کتابیں ہیں، ایک کتاب کا نام "دعوۃ المئذنۃ" ہے جو ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔
- لولیس ماسلینیون: یہ مصر میں تبلیغ وتنصیر کا نگران اور "عربی لینگوئج کمپلیکس قاھرہ" کا رکن تھا، نیز یہ "وزارت مستعمراتِ فرانس متعلقہ امور شمالی افریقہ" کا مشیر بھی تھا۔
- دانیال بلس: انکا کہنا ہے کہ "بلاشبہ رابرٹ کالج استنبول (موجودہ امریکن یونیورسٹی) اپنی تعلیم اور ماحول کے لحاظ سے ایک غیر مخفی عیسائی کالج ہے، کیونکہ اس کالج کا بانی عیسائی مبلغ تھا، اپنی تاسیس سے لے کر آج تک اسکا صدر کوئی نہ کوئی عیسائی مبلغ ہوتا ہے۔
- پادری شانتور: یہ فرانسیسی دورِ نیابت میں عرصہ دراز تک یسوعی کالج کا صدر رہا ہے۔
- مسٹر نبروز: یہ ۱۹۴۸ء میں "امریکن یونیورسٹی بیروت" کا صدر تھا اس کا کہنا ہے کہ "دلائل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ تعلیم ہی وہ سب سے بڑا قیمتی وسیلہ ہے کہ جس سے امریکی مبلّغین نے شام اور لبنان کو عیسائی بنانے کی اپنی جدوجہد میں اس سے بڑا فائدہ اٹھایا۔"
- دون ھک کری: یہ لوزان کانفرنس ۱۹۷۴ء کی سب سے بڑی شخصیت تھی۔ اس کا تعلق عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے سے ہے، اس نے پاکستان میں بیس سال تک مبلغ کے طور پر کام کیا، یہ "عالمی مشنری فلر اسکول" کا طالبعلم ہے، کلوراڈو کانفرنس ۱۹۷۸ء میں اسکو "صموئیل انسٹیٹیوٹ" کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا، اس ادارے میں ایک پبلسٹی ہاؤس ہے، جبکہ یہی ادارہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے سلسلے میں مخصوص تعلیمات صادر کرتا ہے۔ اس کا مرکز ریاست "کیلیفورنیا" میں ہے، نیز یہ ادارہ مبلّغین کو تیار کرنے اور انھیں تبلیغ کے لائق بنانے کیلئے ٹریننگ کیمپس منعقد کرنے کی ذمہ داری بھی انجام دیتا ہے۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- اسلامی اتحاد کے خلاف جنگ کرنا، پادری سیمون کہتا ہے کہ "اسلامی اتحاد مسلمان عوام کی امنگوں کا مرکز ہے۔ اتحاد مسلمانوں کو یورپ کے تسلط سے آزاد ہونے میں مدد دے گا، عیسائی تبلیغ مشنری مسلمانوں کی اس شوکت کو توڑنے کا اہم سبب ہے، لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم عیسائی تبلیغی مشنری کے ذریعے اسلامی اتحاد سے مسلمانوں کی توجہ ہٹائیں۔"
- لارنس براؤن کہتا ہے کہ "اگر مسلمان ایک عرب شہنشائیت کے تحت متحد ہو گئے تو ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کیلئے لعنت وخطرہ بن جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کیلئے ایک نعمت بن جائیں، لیکن اگر وہ متفرق رہینگے تو بے وزن وبلااثر ہونگے۔"
- مسٹر بلس کہتا ہے کہ "دین اسلام ہی افریقہ میں عیسائی تبلیغی مشنریوں کی پیش قدمی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔"
- اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، مبلغ نیلسون کہتا ہے کہ "اور اسلام کی تلوار نے افریقی وایشیائی اقوام کو یکے بعد دیگرے اپنا تابع بنانا شروع کر دیا۔"
- ھنری جسپ HENRY JESUPE امریکی مبلغ ہے اسکا کہنا ہے کہ "مسلمان، ادیان کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی انکی قدر کرتے ہیں۔ وہ چور، قاتل اور پسماندہ ہیں، تبلیغی مشنری انہیں متمدن بنانے کیلئے کام کرے گی۔"
- لطفی لیفونیان۔ یہ ارمنی ہے، اس نے اسلام دشمنی میں متعدد کتابیں لکھیں، اسکا کہنا ہے کہ "بلاشبہ اسلامی تاریخ سفاکی اور جنگ وجدل کا ایک خوفناک تسلسل ہے۔"
- اڈیسن ADDISON محمد ﷺ کے بارے میں کہتا ہے کہ "محمد نصرانیت نہ سمجھ سکے، یہی وجہ ہے کہ انکے ذہن میں نصرانیت کی ایک مشتبہ صورت تھی اور اسی پر انہوں نے اس دین کی بنیاد رکھی جسے وہ عربوں میں لے کر آئے تھے۔"
- مبلغ نیلسون کے گمان میں اسلام مقلد ہے، نیلسون کے مطابق اسلام کی سب سے بہترین چیزیں نصرانیت سے لی گئی ہیں، جبکہ اسلام کی بقیہ چیزیں بت پرستی کے مشابہ ہیں۔ ان چیزوں کو بت پرستی سے یا تو جیسی تھیں ویسا ہی لیا گیا ہے، یا ان میں تھوڑی بہت تبدیلی

www.besturdubooks.net

کر کے لیا گیا۔

- مبلغ۔ف۔ج۔ھار بر کہتا ہے کہ "درحقیقت محمد (ﷺ) بتوں کا عابد تھا کیونکہ خدا کے متعلق انکا ادراک بالکل کارٹون ہے۔"
- مبلغ جسپ کہتا ہے کہ "قرآن سے زیادہ حدیث پر اسلام کا دارومدار ہے اور اگر ہم جھوٹی حدیثوں کو حذف کردیں تو اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔"
- نیز جسپ کہتا ہے کہ "اسلام ناقص ہے، اسمیں عورت کو دور رکھا گیا ہے۔"
- مبلغ جان تاکلی کہتا ہے کہ "لوگوں کو بتانا ضروری ہے کہ قرآن کی صحیح چیزیں نئی نہیں ہیں اور اسکی نئی چیزیں صحیح نہیں ہیں"۔
- عالم صموئیل زویمر اپنی کتاب (العالم الاسلامی الیوم) میں کہتا ہے کہ:

☆ مسلمانوں کو قائل کرنا ضروری ہے کہ نصاریٰ انکے دشمن نہیں ہیں۔

☆ مقدس کتاب کو مسلمانوں کی زبانوں میں شائع کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک مسیحی عمل ہے۔

☆ "مسلمانوں میں دعوت کا کام انہی میں سے ایک رسول کے ذریعے ہونا چاہئے، اس شخص کا انکی صفوں میں سے ہونا ضروری ہے تاکہ درخت کو اسکی ایک شاخ ہی کاٹ ڈالے۔"

☆ مبلغین کو چاہئے کہ اگر مسلمانوں میں انکی دعوت کا اچھا نتیجہ بر آمد نہ ہو تو مایوس نہ ہوں، کیونکہ اتنی بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ مسلمان، یورپی علوم اور آزادیٔ نسواں کی طرف شدید راغب ہیں۔

- اسی طرح صموئیل زویمر نے ۱۹۳۵ء میں القدس میں تنصیری کانفرنس کے موقعے پر کہا:

"...... لیکن مشنری مہم، جس کے لئے مسیحی ممالک نے تمہیں اپنے نمائندے بنا کر مسلم ممالک میں بھیجا ہے یہ نہیں ہے کہ تم مسلمانوں کو مسیحی بناؤ، کیونکہ اسمیں تو انکی ہدایت وعزت ہے، تمہاری مہم تو صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے نکال دو۔ تاکہ وہ اللہ سے لاتعلق مخلوق بن جائیں، نیز وہ اس اخلاق سے بھی لاتعلق ہو جائیں جس پر قوموں کا اپنی زندگی میں اعتماد ہوتا ہے۔"

"...... تم لوگوں نے ایک ایسی نسل تیار کی جو اللہ کے ساتھ اپنے کسی تعلق کے بارے

www.besturdubooks.net

میں نہیں جانتی، اور نہ ہی وہ اسے جاننا چاہتی ہے اور تم لوگوں نے مسلمانوں کو اسلام سے نکال دیا ہے اور انھیں مسیحی بھی نہیں بنایا۔ اب تو نئی نسل بالکل اس طرح نکلی ہے جس طرح استعمار چاہتا تھا (یعنی) وہ بڑے اور اہم کاموں کو کوئی اہمیت نہیں دیتی، راحت و سستی کی دلدادہ ہے، لہٰذا اگر وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں تو صرف شہرت کیلئے اور اگر کسی بلند مرتبہ پر فائز ہو جاتے ہیں تو شہرت کی خاطر اپنی ہر چیز کو لٹا دیتے ہیں۔"

دوم۔ تنصیری کانفرنسیں :

عیسائی مبلغین کی بے شمار عالمی و علاقائی کانفرنسیں پہلے بھی منعقد ہوا کرتی تھیں اور اب بھی ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

- قاھرہ کانفرنس ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۶ء۔ زویمر کا اس کانفرنس کی دعوت دینے کا مقصد ایک ایسی کانفرنس منعقد کرنا تھا جو مسلمانوں کے درمیان انجیل کو پھیلانے کے مسئلے پر غور و فکر کرنے کیلئے پروٹسٹنٹ فرقے کے مبلغین کے وفود اکٹھا کرے، اس کانفرنس میں ۶۲ مرد و عورتوں نے شرکت کی ان کا صدر زویمر تھا۔
- عالمی دعوتی کانفرنس۔ اڈنبرہ، اسکاٹ لینڈ ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۱۰ء۔ اس کانفرنس میں پوری دنیا کی ۱۵۹ دعوتی جمعیتوں کے مندوبین نے شرکت کی۔
- دعوتی کانفرنس لکھنو ہندوستان ۱۳۲۹ھ۔ ۱۹۱۱ء جس میں صموئیل زویمر بھی شریک ہوا، کانفرنس کے اختتام پر شرکا میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا جسکے ایک طرف لکھا ہوا تھا: "یادگار لکھنو ۱۹۱۱ء" اور دوسری طرف لکھا ہوا تھا: "اے پروردگار، اے وہ ذات جسے مسلم دنیا خشوع و خضوع کے ساتھ روزانہ پانچ دفعہ سجدہ کرتی ہے مسلم قوموں کو بنظر شفقت دیکھ اور انہیں یسوع مسیح کے ذریعے گناہوں سے خلاصی پانے کا الہام کر۔"
- بیروت کانفرنس ۱۹۱۱ء۔
- المقدس کی دعوتی کانفرنسیں:
  - ☆ ۱۳۴۳ھ۔ بمطابق ۱۹۲۴ء میں منعقدہ کانفرنس۔
  - ☆ ۱۹۲۸ء میں منعقدہ بین الاقوامی دعوتی کانفرنس۔
  - ☆ ۱۳۵۴ھ بمطابق ۱۹۳۵ء میں منعقدہ کانفرنسیں، جس میں ۱۲۰۰ مندوبین شریک

www.besturdubooks.net

ہوئے۔

☆ ۱۳۸۰ھ بمطابق ۱۹۶۱ء میں منعقدہ کانفرنس۔

☆ پروٹسٹنٹ چرچ کانفرنس منعقدہ ۱۹۷۴ء بمقام لوزان۔ سوئٹزرلینڈ۔

☆ سب سے زیادہ خطرناک کانفرنس وہ تھی جو "کانفرنس شمالی امریکہ برائے تنصیر مسلمانان" کے نام سے ۱۵، اکتوبر ۱۹۷۸ء میں کلوراڈ میں منعقد کی گئی، اس کانفرنس میں پوری دنیا میں سب سے زیادہ سرگرم تبلیغی عناصر کے ۱۵۰ مندوبین شریک ہوئے تھے۔ بند دروازہ کانفرنس مسلسل ایک ہفتے تک جاری رہی اور ایک تبلیغی اسٹریٹیجک وضع کرنے کے بعد ختم ہوگئی، چونکہ یہ کانفرنس نہایت خطرناک تھی لہٰذا اسے خفیہ طور پر برقرار رکھا گیا مذکورہ بالا منصوبے کو قابل عمل بنانے کیلئے ۱۰۰۰ ملین ڈالر کا بجٹ پیش کیا گیا، یہ مبلغ صحیح معنوں میں اسی وقت جمع ہوگیا تھا، چنانچہ اسے امریکہ کے ایک بہت بڑے بینک میں ودیعت رکھدیا گیا۔

○ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں سوئیڈن میں بین الاقوامی تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس کی نگرانی "فیڈرل لوتھرانی کونسل" کررہی تھی۔ اس کانفرنس میں لوزان اور کلوراڈو کانفرنسوں کے نتائج کا مناقشہ کیا گیا۔ یہ کانفرنس سمندر پار تنصیری تبلیغ کے متعلق ایک ریسرچ تک رسائی حاصل کرنے کے بعد ختم ہوگئی جو تیسری دنیا کے ممالک پر مرکوز تھی۔

○ دیگر عیسائی تبلیغی کانفرنسیں حسب ذیل تھیں:

☆ استنبول کانفرنس۔

☆ جلوان کانفرنس مصر۔

☆ لبنان تبلیغی کانفرنس۔

☆ بغداد تبلیغی کانفرنس۔

☆ قسطنطنیہ تبلیغی کانفرنس الجزائر۔ اس کانفرنس کا انعقاد الجزائر کی آزادی سے قبل ہوا تھا۔

☆ شکاگو کانفرنس۔

☆ بالٹیمور کانفرنس ریاستہائے متحدہ امریکہ ۱۹۴۲ء یہ کانفرنس انتہائی خطرناک تھی۔

www.besturdubooks.net

یہودیوں میں سے بن غوریون اس کانفرنس میں حاضر تھا۔

☆ مدراس تبلیغی کانفرنس ہندوستان۔ یہ کانفرنس ہر دس سال بعد منعقد ہوا کرتی تھی۔

○ جنگ عظیم دوم کے خاتمے پر عیسائیوں نے ایک جدید نظام اپنایا جس کے تحت شہر در شہر ہر چھٹا یا ساتواں سال کلیساؤں کی کانفرنس منعقد کیا کرتے تھے۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

☆ ایمسٹرڈم کانفرنس ۱۹۴۸ء ہالینڈ۔

☆ ایفانسٹن کانفرنس امریکہ ۱۹۵۴ء۔

☆ نیو دہلی کانفرنس ہندوستان ۱۹۶۱ء۔

☆ اوفالا کانفرنس ۱۹۶۷ء اوفالا یورپ۔

☆ جکارتہ کانفرنس ۱۹۷۵ء انڈونیشیا۔ اس کانفرنس میں تین ہزار نصرانی مبلغین نے شرکت کی۔

سوم : مشہور ترین تبلیغی مراکز اور تعلیمی ادارے۔

○ ادارہ صموئیل زویمر۔ ریاست کیلیفورنیا۔ کلوراڈو کانفرنس کی سفارشات کے نتیجے میں اسکی تعمیر عمل میں آئی۔

○ بین الاقوامی تحقیقی و تبلیغی مرکز۔ کیلیفورنیا۔ جس نے کلوراڈو کانفرنس کی تیاری کیلئے افراد واموال فراہم کیا، نیز اس کانفرنس کی کامیابی کے وسائل بھی مہیا کئے۔

○ امریکن یونیورسٹی بیروت (سابقہ۔ سیرین انجیلی کالج) اس یونیورسٹی کی بنیاد ۱۸۶۵ء میں رکھی گئی۔

○ امریکن یونیورسٹی قاہرہ۔ اس یونیورسٹی کی بنیاد کا مقصد جامعہ ازہر کا تقابل و تقارب ہے۔

○ فرانسیسی کالج لاہور۔

○ جمعیت انگریزی تبلیغی چرچ۔ یہ اہم پروٹسٹنٹ جمعیت ہے، اس جمعیت کے بنے ہوئے تقریباً دو صدیاں بیت گئیں۔

www.besturdubooks.net

- امریکی تبلیغی وفود۔ ان میں زیادہ اہم "امریکی مشنری جمعیت" ہے، یہ ۱۸۱۰ء سے موجود ہے۔
- جمعیت مشرقی جرمنی تبلیغی وفود۔ اس جمعیت کو پادری سبیوس نے ۱۸۹۵ء میں بنایا تھا، اس جمعیت نے ۱۹۰۰ء سے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔
- ۱۸۰۹ء میں عیسائیت کو یہودیوں کے درمیان پھیلانے کیلئے انگریزوں نے "لندنی جمعیت" قائم کی۔ اس جمعیت نے اپنا کام اس طرح شروع کیا کہ پوری دنیا میں منتشر یہودیوں کو فلسطین میں اکٹھے کرنے لگ گئی۔

بعض تنصیری تبلیغی کتابیں :

- قاھرہ کانفرنس ۱۹۰۶ء کے مضامین کو "وسائل التبشیر بالنصرانیۃ بین المسلمین" کے نام سے ایک ضخیم کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔
- زویمر نے تبلیغی رپورٹوں پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام "آج کی اسلامی دنیا" رکھا۔ اس کتاب میں اس نے ان وسائل کے بارے میں بحث کی جن کے ذریعے غیر عیسائی اقوام کو تابع بنایا جاسکتا ہے اور انھیں مسیح کی جنت کی طرف جذب کیا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی ان منصوبوں کا بھی تذکرہ کیا جن پر عمل کرنا ایک مبلغ کیلئے ضروری ہے۔
- تاریخ التبشیر : تالیف اڈوین بلس، پروٹسٹنٹ مبلغ۔
- مسٹر فارڈز کی کتاب: اس کتاب کو مصنف نے افریقہ میں نصرانیت کے پھیلاؤ، اسکی راہ کی رکاوٹوں اور انکے تدارک کے موضوعات پر مرکوز رکھا۔
- مجلّہ۔ "پروٹسٹنٹ تبلیغی وفود": سوئٹزرلینڈ کے شہر "بال" سے شائع ہوتا ہے، اس مجلّے نے اڈنبرہ کانفرنس ۱۹۱۰ء کے سلسلے میں بحث کی۔
- مجلّہ۔ "مسیحی مشرق": جرمنی۔ اس رسالے کو "جمعیت مشرقی تبلیغی جرمنی" ۱۹۱۰ء سے شائع کر رہی ہے۔
- "دائرۃ المعارف الاسلامیۃ": اسے متعدد زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔
- "مختصر دائرۃ المعارف الاسلامیۃ"۔

www.besturdubooks.net

پنجم: انکے ممکنہ وسائل وذرائع۔

۱۔ طبی عمل:

- طبی خدمات پیش کرنا جسکا مقصد لوگوں کو نصرانی بنانے میں اس فن سے فائدہ اٹھانا ہے۔
- پال ھارسن۔ اسکی کتاب کا نام "الطبیب فی بلاد العرب" (یعنی: عرب ممالک میں ڈاکٹر کا کردار) ہے۔ اس کتاب میں وہ لکھتا ہے کہ "ہم عرب ممالک میں اسلئے موجود ہیں تا کہ انکے مردوں اور عورتوں کو نصرانی بنائیں۔"
- س۔ ل۔ موریسون۔ یہ مجلّہ العالم الاسلام کے محررین میں سے ہے، وہ لکھتا ہے کہ "اور وہ وقت بڑا قابل قدر ہوگا جب یہ ڈاکٹر مصر کے طول وعرض کے گاؤں ودیہات میں جا کر مسلمانوں کی ممکنہ بڑی تعداد کے درمیان دعوتی وتبلیغی کام انجام دے سکیں گے۔"
- مبلغ اید ھاریس کہتی ہے کہ "ڈاکٹر کو چاہئے کہ موقعے کو غنیمت جانے اور مسلمانوں کے کانوں اور دلوں تک رسائی حاصل کرے۔"
- مسٹر ھاربر کہتا ہے کہ طبی وفود کو بکثرت بھیجنا چاہئے کیونکہ ہمیشہ انہی کو عوام کے ساتھ سابقہ پڑتا ہے، لہٰذا مسلمانوں پر انکا اثر مبلّغین کے مقابلے میں زیادہ ہوگا۔ (قاہرہ کانفرنس۔ ۱۹۰۶ء)
- طبی تبلیغی ڈاکٹروں میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں:

آن اُساوودج، فورسٹ، کارنیلیوسی فانڈیک، جارج پوسٹ، چارلس کلھون، میری اوی، ڈاکٹر تھامسن۔

۲۔ تعلیم:

- عیسائی، تعلیم کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے اور اسے ایسی سمت پر ڈالنے میں اپنی ساری قوت صرف کردیتے ہیں جس سے عیسائی تبلیغی مقاصد پورے ہوتے ہوں۔
- اسکول، کالجز، یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کرنا، نیز بچوں کی پرورش کرنے کے مراکز، ریاض الاطفال، وغیرہ قائم کرنا، اسی طرح ابتدائی، میٹرک اور تمام ثانوی مراحل میں طلبہ کو داخلہ دینا۔

www.besturdubooks.net

- عیسائیوں نے ڈیڑھ سو سال کی مدت میں "عہد قدیم" اور "عہد جدید" کو دنیا کی ۱۱۳۰ زبانوں میں ترجمہ کر کے تقسیم کیا۔ یہ تو ان جرائد و منشورات کے علاوہ ہیں جنکی قیمت کا اندازہ ۷۰۰۰ ملین ڈالر لگایا گیا ہے۔
- استشراقیت اور تنصیر کے چونکہ اہداف ایک ہی ہیں لہٰذا دونوں آپس میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔

۳۔ اجتماعی اعمال :

- لڑکوں اور لڑکیوں کے قیام کیلئے اسٹوڈینٹس ہاسٹل (دار الطلبہ) قائم کرنا۔
- جلسے منعقد کرنا۔
- مہمان خانوں، بڑی عمر کے لوگوں کے لئے پناہ گاہوں اور گمشدہ بچوں کے لئے مراکز قائم کرنے کا اہتمام کرنا۔
- فلاح و بہبود کے کاموں کا اہتمام کرنا اور اس جیسے کاموں کیلئے رضاکاروں کو اکٹھے کرنا۔
- تبلیغی لائبریریاں قائم کرنا، صحافت کو وسیع پیمانے پر اپنے مفادات کیلئے استعمال کرنا۔
- محققین کا کیمپ منعقد کرنا، ایسے کیمپ کو وہ بہترین طریقے سے تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
- قیدیوں اور اسی طرح ہسپتالوں میں جا کر مریضوں کی دیکھ بھال کرنا، انہیں ہدیئے اور مختلف خدمات پیش کرنا۔
- مِس ولسن اور مس ھلڈای نے قاھرہ کانفرنس ۱۹۰۶ء میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے مابین ایک عیسائی مبلغ عورت کے کردار کے حوالہ سے گفتگو کی۔

۴۔ نسل :

- الکنسیۃ المرقیۃ اسکندریہ میں ۵، مارچ ۱۹۷۳ء میں پادریوں اور امیروں کے ساتھ ملاقات میں پادری شنودہ نے نسل کے سلسلے میں ایک نصاب پیش کیا، جس میں انہوں نے تحدید نسل کی پابندی نہ لگانے یا کم از کم کلیسائی پبلک کے مابین اُسے منظّم کرنے سے آزادی کا مطالبہ کیا، نیز انہوں نے کثرت نسل کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے سہولتیں فراہم کرنے

www.besturdubooks.net

اور مادی و معنوی امداد مہیا کرنے کا مطالبہ بھی کیا، ساتھ ہی اُس میں انہوں نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ نصرانیوں کے درمیان جلد شادی کرنے کی ہمت افزائی کی جائے اور اسکے مقابلے میں مسلمانوں میں تحدید نسل کرنے کا اور تحدید نسل کو انکے درمیان منظم طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔

- واضح رہے کہ ۶۵ فیصد ڈاکٹر یا ہیلتھ سروس انجام دینے والے عیسائی مبلغین ہوتے ہیں۔

۵۔ فتنہ فساد اور جنگیں :

- مسلمانوں کو کمزور کرنے کیلئے عیسائی فتنہ و فساد اور جنگوں کو بھڑکاتے ہیں۔
- اسی طرح وہ بغض و عداوت اور تنگ علاقائی قومی و گروہی عصبیت کو بیدار کر کے بے چینی پھیلاتے ہیں۔ مثلاً فرعونی عصبیت کو مصر میں بیدار کرنا، شام، لبنان اور فلسطین میں فینیقی عصبیت کو، عراق میں آشوری عصبیت کو اور شمالی افریقہ میں بربری عصبیت کو بیدار کرنا۔
- تبلیغی کانفرنس لکھنؤ ۱۹۱۱ء میں زویمر کہتا ہے کہ ”عالم اسلام میں موجود سیاسی تقسیم تاریخ میں فعل الٰہی کی بڑی بلیغ دلیل اور عیسائی مذہب کی بڑی تائید ہے کہ وہ اپنا کام بحسن وخوبی انجام دیں۔“

۶۔ عیسائیوں کے ممکنہ وسائل:

- عیسائیوں کو انڈونیشیا میں ذرائع ابلاغ پر کنٹرول حاصل ہے، تبلیغی ریڈیو اسٹیشن اور قومی اخبارات پر انکا قبضہ ہے، ۱۹۷۵ء کے ایک جائزے کے مطابق انڈونیشیا میں عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے کے ۹۸۱۹ گرجا گھر، ۳۸۹۷ پادری اور ۸۵۰۴ مبلغین ہیں۔ جبکہ عیسائیوں کے کیتھولک فرقے کے گرجا گھروں کی تعداد ۲۵۰ ۷، ۲۶۳۰ پادری اور ۵۳۹۳ فارغ مبلغین موجود ہیں۔ عیسائیوں نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ ۲۰۰۰ء (دو ہزار صدی عیسوی) تک پورے انڈونیشیا کو عیسائی بنادیں گے۔
- بنگلہ دیش میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کیلئے متعدد تبلیغی وفود کام کر رہے ہیں۔
- کینیا کو ۲۰۰۰ء تک مکمل عیسائی ملک بنانے کیلئے وہ وہاں سرگرم ہیں۔

www.besturdubooks.net

- ملائیشیا، خلیجی ممالک اور افریقہ پر عیسائیوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔
- کوالالمپور میں منعقدہ غیر جانبدار کانفرنس میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً اڑھائی ہزار ریڈیو اسٹیشن، چونسٹھ (۶۴) قومی زبانوں میں اسلام پر بالکل صریح و مضر حملے کرتے ہیں۔
- ۳۸ افریقی ممالک میں عیسائی تبلیغی وفود کی تعداد ۱۱۱۰۰۰ ہے، انکے پاس ڈاکٹروں اور نرسوں کو دور دراز پہاڑوں اور جنگلات میں مریضوں تک پہنچانے کیلئے ہوائی جہاز بھی میسر ہے۔
- پوری دنیا میں عیسائی مبلغین کی تعداد اس وقت ۲۲۰ ہزار ہے جن میں ۱۳۸۰۰۰ کیتھولک اور باقی ۸۲۰۰۰ پروٹسٹنٹ ہیں، صرف افریقہ میں موجود مرد و عورت مبلغین کی تعداد ۱۱۹۰۰۰ ہے انکا سالانہ خرچہ دو بلین ڈالر ہے۔

عقائد و افکار کی بنیادیں :

- صلیبیوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں دو صدیوں (۱۰۹۹ء۔ ۱۲۵۴ء) تک شکست ہوتی رہی اسکے بعد ہی تنصیر کی ابتدا ہوئی اور پھر اسمیں وسعت بھی ہوئی، چنانچہ صلیبیوں نے ان دونوں چیزوں کو بیت المقدس پر غلبہ حاصل کرنے اور اسے مسلمانوں سے چھین لینے کیلئے استعمال کیا۔
- مسیحی پادری میز کہتا ہے کہ "بے شک وہ سرد صلیبی جنگیں اب تک جاری ہیں جنہیں ہمارے مبلغین نے سترھویں صدی میں شروع کیا تھا، چنانچہ فرانسیسی راہب و راہبات اب مشرق میں بکثرت موجود ہیں۔"
- جرمن مستشرق بیکر کا خیال ہے کہ "جرمنی کے نصرانیوں میں اسلام دشمنی پائی جاتی ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ جب عصور وسطی میں اسلام وسیع پیمانے پر پھیلا تو اس نے نصرانیت کے پھیلاؤ کے آگے انتہائی مضبوط بند باندھ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی حکومتوں کے سرنگوں ممالک میں بھی اسلام پھیل گیا۔"
- تنصیر (نصرانی بنانا) کے بنیادی اہداف میں سے ایک اہم ہدف اسلامی ممالک پر نصرانی مغرب کو غالب کرنا ہے، یہ استعمار کا اساسی مقدمہ ہے، نیز مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

www.besturdubooks.net

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- تنصیر۔ تیسری دنیا کے تمام ممالک میں منتشر ہو گیا ہے۔
- تنصیر کو یورپ، امریکہ، مختلف کلیساؤں، کونسلوں، یونیورسٹیوں اور بین الاقوامی تنظیموں سے زبردست امداد ملتی ہے۔
- عالم اسلام پر تنصیر کا زبردست دباؤ ہے۔
- تنصیر بنیادی طور پر انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان میں اور عمومی طور پر افریقہ میں موجود ہے۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے:

۱۔ الفکر الاسلامی الحدیث : ڈاکٹر محمد البہی۔ طبع ہشتم۔ مکتبہ وھبہ قاھرہ ۱۳۹۵ھ۔ ۱۹۸۵ء

۲۔ التبشیر والاستعمار : مشیر محمد عزت اسماعیل الطهطاوی۔ المطابع الامیریہ۔ قاھرہ۔ ۱۳۹۷ھ۔ ۱۹۸۸ء۔

۳۔ التبشیر والاستعمار : ڈاکٹر مصطفیٰ الخالدی، اور ڈاکٹر عمر فروخ طبع پنجم ۱۹۷۳ء۔

۴۔ الغارۃ علی الاسلام : ا۔ ل۔ شاتلیہ۔ ترجمہ محبّ الدین الخطیب اور مساعد النافی۔ طبع سوم۔ المطبعۃ السّلفیہ ۱۳۸۵ھ۔

۵۔ معاول الھدم والتدمیر فی النصرانیہ والتبشیر : ابراھیم سلیمان الجبھان۔ طبع چہارم، عالم الکتب۔ ریاض۔ ۱۹۸۱ء۔

۶۔ أضواء علی الاستشراق : ڈاکٹر محمد عبدالفتاح علیان۔ طبع اول، دارالبحوث العلمیہ ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء۔

۷۔ قادۃ الغرب یقولون : جلال العالم۔ طبع دوم۔ ۱۳۹۵ھ۔ ۱۹۷۵ء۔

۸۔ مجلۃ البلاغ : شمارہ ۴۸۴۔ تاریخ ۱۴/۲/۱۹۷۹ء۔

۹۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ : THE ENCYCLOPADIA OF ISLAM.

۱۰۔ دائرمعارف الدین والاخلاق : ENCYCLOPADIA OF RELIGION AND ETHICS.

۱۱۔ FOCUS OF CHIRISTAIN-MUSLIM RELATIONS. :

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۷)

جماعت اسلامی

(بر صغیر پاک و ہند میں)

تعارف:

بر صغیر پاک و ہند کی "جماعت اسلامی" عصر حاضر کی ایک اسلامی جماعت ہے۔ یہ جماعت، اسلامی شریعت کی تثبیت اور لوگوں کی عام زندگی میں شریعت کی تنفیذ کیلئے جدو جہد کر رہی ہے، نیز یہ جماعت بر صغیر پر تسلط جمانے کی خواہش مند مختلف لادین افکار و نظریات کی حامل قوتوں کا بڑی مضبوطی سے مقابلہ کر رہی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ابو الاعلیٰ مودودی : (ولادت ۱۳۲۱ھ وفات ۱۳۹۹ھ) بمطابق (ولادت ۱۹۰۳ء وفات ۱۹۷۹ء)۔ اورنگ آباد ریاست حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ انکی ابتدائی تعلیم و تربیت انکے والد سید احمد حسین نے کی، جنکا نسب قطب الدین مودود کے خاندان کی طرف راجع ہے۔ وہ اپنی دینداری و روحانی مقام کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔
- مودودی صاحب نے ۱۹۱۸ء میں میدان صحافت میں قدم رکھ کر اپنی دعوتی زندگی کا آغاز کیا۔ ۱۹۲۰ء میں امت اسلامیہ کی آزادی اور تبلیغ اسلام کے لئے ایک محاذ بنایا۔ انکا متعدد اخبارات میں مضمون نویس، ایڈیٹر اور صدر کی حیثیت سے تبادلہ ہوتا رہا ہے۔
- انکی کتاب "الجہاد فی الاسلام" کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی تھی۔ انگریزوں، بت پرستوں اور دشمنان اسلام کے خلاف جگہ جگہ لوگوں کو بڑھکانے میں اس کتاب نے بڑا اچھا کام کیا۔

www.besturdubooks.net

- مودودی نے ۱۹۳۳ء میں حیدر آباد دکن سے ''ترجمان قرآن'' جاری کیا۔ اسکا نعرہ تھا: ''اے مسلمانو! قرآن کی دعوت کو لیکر اٹھو اور دنیا کے گرد گھیر اڈالدو۔'' مودودی کے نظریات اسی رسالے کے ذریعے پاک وہند کے مسلمانوں تک پہنچے اور اسی نے بعد میں انکی ''جماعت اسلامی'' بنانے کیلئے راستہ ہموار کیا۔
- علامہ اقبال (۱۸۷۳۔۱۹۳۸ء) کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مودودی صاحب لاہور آگئے اور پٹھان کوٹ میں ''دارالاسلام'' قائم کر کے لوگوں کی تربیت شروع کردی۔ یہاں کتابیں بھی تالیف کیا کرتے تھے، مودودی صاحب کی لاہور آمد کے چند مہینوں کے بعد ہی علامہ اقبال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔
- مودودی نے مجلّہ ''ترجمان قرآن'' کے ذریعے مسلم علما وزعما کو اُس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جو ۲۶، اگست ۱۹۴۱ء میں لاہور میں منعقد ہوئی تھی اور اس میں ہندوستان کے مختلف شہروں کی ۷۵ نمائندہ شخصیات نے شرکت کی تھی۔ اس کانفرنس میں جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی اور مودودی کو اسکا امیر منتخب کیا گیا۔
- انگریزوں کے دور حکومت میں مودودی نے قابض قوت میں فوجی خدمات انجام دینے کی حرمت کا دلیرانہ فتویٰ جاری کیا، جسکی وجہ سے جماعت اسلامی کو اپنے وجود کے ابتدائی ایام سے ہی استعماری قوتوں کے حملوں کا نشانہ بننا پڑا۔
- ۲۸، اگست ۱۹۴۷ء میں بت پرست ہندوستان سے علیحدہ ہو کر پاکستان اپنے دونوں حصوں کے ساتھ ایک نئی مملکت کے روپ میں ظاہر ہوا، اسکے ساتھ ہی اداریاتی امور کو آسان کرنے کیلئے ہندوستان میں جماعت اسلامی کی مستقل بالذات نئی قیادت کو سامنے لایا گیا۔ اس جماعت اسلامی نے خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے بے سہارا مسلمانوں کیلئے خیمے نصب کر کے انھیں امدادی اشیا فراہم کیں اور یہ کام مہاجرین کے حالات سنبھل جانے تک جاری رہا۔
- اپنی جرأت اور نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی وجہ سے مودودی کو کئی بار پابند سلاسل ہونا پڑا، بعض دفعہ انھیں سزائے موت بھی سنائی گئی اور پھر اسمیں تخفیف کردی گئی۔ ان گرفتاریوں کی وجہ سے کمزور ہونے کے بجائے دعوت واسلامی اصولوں پر انکا ایمان مزید راسخ ہو گیا۔

www.besturdubooks.net

- نومبر ۱۹۷۱ء میں پاکستان دو حصوں میں بٹ گیا۔ مغربی حصہ، پاکستان کے نام سے بر قرار رہا، جبکہ مشرقی حصہ بنگلہ دیش کے نام سے ظاہر ہوا۔ اس تقسیم سے مودودی کو گہرا صدمہ لاحق ہوا۔
- مودودی کی خرابیٔ صحت اور خود انکے طلب کرنے پر نومبر ۱۹۷۲ء کی ابتدا سے جماعت میں بطور امیر انکی حیثیت کو ختم کر دیا گیا چنانچہ اس کے بعد وہ بحث اور تالیف میں مشغول ہو گئے اور اپنی کتاب "تفہیم القرآن" کی تکمیل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میاں طفیل محمد کو انکے بعد جماعت اسلامی کا امیر مقرر کر دیا گیا۔
- ۲۷، فروری ۱۹۷۹ء میں مودودی کی خدمت اسلام کے اعتراف کے طور پر انھیں "شاہ فیصل ایوارڈ" دیا گیا۔ انعام کی رقم کو مودودی نے لاہور میں "مجمع المعارف الاسلامیہ" قائم کرنے کیلئے عطیہ دیدیا۔ www.besturdubooks.net
- ۱-۱۱-۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۲-۹-۱۹۷۹ء میں مودودی نیویارک میں آپریشن کے دوران اپنے رب کے آغوش رحمت میں پہنچ گئے۔ انکی جسد خاکی کو نیویارک سے لاہور منتقل کر دیا گیا، پورا عالم اسلام انکا سوگوار تھا۔
- مودودی نے اپنے پیچھے دعوت، رجال کار اور تالیفات سے آباد ایک کتب خانہ چھوڑا۔ انکی تالیفات کو متعدد زبانوں میں ترجمہ کر کے متعدد بار طبع کرایا گیا۔

دوم : اہم شخصیات۔

ا۔ پاکستان میں :

- میاں طفیل محمد : (ولادت ۱۹۱۴ء) جماعت کے بانی اراکین میں سے ہیں۔ مودودی کی حیات میں جماعت کے سیکریٹری جنرل کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں مودودی کی جگہ امیر بنا دیئے گئے، ۱۹۷۷ء میں انہیں دوبارہ جماعت کا امیر منتخب کیا گیا اور ۱۹۸۷ء تک اپنے منصب پر بر قرار رہے۔ میاں طفیل محمد، مودودی صاحب کے ساتھ جیل بھی گئے، اندرون و بیرون پاکستان کانفرنسوں اور اجتماعات میں مودودی کے شریک رہے ہیں۔ میاں طفیل محمد فیزیا، ریاضیات اور قانون میں یونیورسٹی ڈگری کے حامل ہیں۔

www.besturdubooks.net

- قاضی حسین احمد : جماعت کے سیکریٹری جنرل تھے، میاں طفیل محمد کے بعد ۱۹۸۷ء میں جماعت کے امیر منتخب ہو گئے۔
- خورشید احمد : جماعت اسلامی کے نائب امیر ہیں، ۱۹۷۸ء کی حکومت میں وزیر اور پاکستانی قومی اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔
- محمد اسلم سلیمی : جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنرل۔
- خلیل احمد الحامدی : ”دار العروبۃ“ اور ”معہد المودودی العالمی للدراسات الاسلامیہ“ کے مدیر ہیں۔
- خرم جاہ مراد : اسلامک فاؤنڈیشن انگلینڈ (لیسٹر) کے ڈائریکٹر، تقسیم پاکستان سے قبل مشرقی پاکستان کے دار الحکومت میں جماعت اسلامی کے امیر اور اسکے موجودہ نائب سیکریٹری جنرل ہیں۔
- امین احسن اصلاحی : بڑے علماء میں سے ہیں، مودودی کے ساتھ گرفتار بھی ہوئے، انکے متعلق پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے جماعت کو سیاسی معرکوں وانتخابات میں حصہ لینے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا، مگر انکی کتابیں اب بھی جماعت کے نصاب میں شامل ہیں۔
- پروفیسر عبد الغفور احمد : جماعت اسلامی کراچی شاخ کے امیر ہیں، قومی اسمبلی کے رکن اور ۱۹۷۸ء کی حکومت میں وزیر صناعت ومعدنی ذخائر تھے۔
- محمود اعظم فاروقی : قومی اسمبلی کے رکن اور ۱۹۷۸ء کی حکومت میں وزیر اطلاعات ونشریات تھے۔
- سید اسعد جیلانی : صوبہ پنجاب کے امیر اور موجودہ قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے نامزد رکن ہیں۔ اسلامی طرز زندگی کے سلسلے میں انکی اسّی (۸۰) سے زیادہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔
- چودھری رحمت الٰہی : ۱۹۷۸ء کی حکومت میں پانی وقدرتی وسائل کے وزیر تھے۔

۲۔ جماعت اسلامی ہندوستان میں :

- ابو اللیث اصلاحی ندوی : ہندوستان میں جماعت اسلامی کے پہلے امیر تھے، بعد میں جماعت کی امارت سے علیحدہ ہو گئے تھے، لیکن انہیں دوبارہ منتخب کر لیا گیا، تاحال وہ اس

www.besturdubooks.net

منصب پر فائز ہیں۔

- شیخ محمد یوسف : ابواللیث کی پہلی امارت کے خاتمے کے بعد یہ جماعت کی امارت کے فرائض انجام دیتے تھے۔
- سید حامد حسین : رجال کار واہم خطیبوں میں سے ہیں۔ ۱۴۰۵ھ میں حج کے بعد انکا انتقال ہو گیا۔
- افضل حسین : جماعت اسلامی کے حالیہ سیکریٹری جنرل ہیں، انہیں تربیتی شعبے میں خاصا دسترس حاصل ہے چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں چالیس کتابیں تصنیف کی ہیں۔
- سید احمد عروج القادری : جماعت اسلامی کے موجودہ نائب امیر ہیں، نیز یہ ہندوستان میں جماعت کا ترجمان رسالہ (حیات) کے ایڈیٹر انچیف ہیں۔

۳۔ جماعت اسلامی بنگلہ دیش میں :

- ابوالکلام محمد یوسف : ۱۹۷۲ء میں تقسیم پاکستان کے بعد بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے پہلے امیر تھے۔
- عباس علی خان : جماعت اسلامی کے موجودہ امیر۔
- غلام اعظم : اس وقت اپنے وطن میں "بلا قومیت" رہتے ہیں، کیونکہ حکومت نے انہیں پریشان کرنے اور انکی دعوتی سرگرمیوں کا راستہ روکنے کیلئے ان سے انکی نیشنلٹی چھین لی ہے۔ تقسیم پاکستان سے قبل وہ مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی کے امیر تھے۔

۴۔ دیگر مقامات میں :

- جماعت اسلامی کے متعدد امرا واہم شخصیات سری لنکا، کشمیر اور سیلون میں بھی پائے جاتے ہیں۔

عقائد وافکار :

- جماعت اسلامی کے عقائد بالکل اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ اجمالی طور پر جماعت کے عقائد یہ ہیں کہ توحید کی دعوت دیں، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی

www.besturdubooks.net

سے تھامیں، انسان کی زندگی میں اسلامی شریعت کے نفاذ کیلئے سخت محنت کریں۔

- مودودی کا دائمی نظریہ یہ تھا کہ زندگی گذارنے کیلئے اسلام صرف ایک فلسفیانہ نظام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور جب تک اسکا ایک مثالی نمونہ ہمارے سامنے نہ ہو اس وقت تک ہم اسلام کی کوئی زبانی خدمت نہیں کر سکتے۔
- مودودی کا "دعوتِ اصلاح" کا پروگرام مندرجہ ذیل چار نکات پر مشتمل ہے:

۱۔ تزکیہ و تطہیرِ افکار۔

۲۔ اصلاحِ فرد۔

۳۔ اصلاحِ معاشرہ۔

۴۔ اصلاحِ نظام حکومت۔

- مودودی نے اپنی جدوجہد کو چار سمتوں پر مرکوز رکھا جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ ہندوستان میں ایک قومی نظریے کی مخالفت۔ یہ دراصل کانگریسی نظریہ ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین مشترکہ قومیت کی دعوت ہے، اس سلسلے میں انہوں نے دو کتابیں "مسلمانوں اور حالیہ جنگ" اور "مسئلہ قومیت" لکھی۔

۲۔ مغربی تہذیب کے غلبے کی اور انکی حکومت کی مخالفت۔

۳۔ ایسے لیڈروں کی مخالفت کرنا جنکا نظریہ اسلامی نظریے سے متصادم ہو۔

۴۔ ایسے افکار کی مخالفت کرنا جن پر دینی جمود کا لیبل چسپاں ہوں۔

- تحریک کی مضبوطی کیلئے مودودی نے تین اشیاپر زیادہ زور دیا جو یہ ہیں:

۱۔ دعوت کے کام میں مودودی کے شریک کار بننے کیلئے صرف عقیدے کی مضبوطی کافی نہیں ہے بلکہ انفرادی سلوک بھی معتمد علیہ ہونا ضروری ہے۔

۲۔ دعوتی نظام کا مضبوط ہونا ضروری ہے اسمیں تساہل و سستی ناقابل قبول ہے۔

۳۔ بیک وقت دعوت کو جن دو عناصر پر مشتمل ہونا چاہیئے وہ حسب ذیل ہیں :

(الف) قدیم اسلامی ثقافت سے مزین ہونا۔

(ب) موجودہ نئی ثقافت سے مرصّع ہونا۔

- مودودی نے مؤرخہ ۱۹۔۲۔۱۹۴۸ء حقوق کالج لاہور میں جو تقریر کی تھی اسمیں انہوں نے نوزائیدہ پاکستان کے مقاصد کے طور پر جن چار بنیادی نکات کے مطالبہ کا اعلان کا تھا

www.besturdubooks.net

وہ حسب ذیل ہیں :

۱۔ پاکستان میں حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی، حکومت کا کام صرف رضائے الٰہی کی تنفیذ ہے۔

۲۔ اسلامی شریعت ہی مملکت کا اساسی قانون ہے۔

۳۔ اسلامی شریعت کے مخالف تمام قوانین کو ختم کر دیا جائے اور آئندہ اسلامی شریعت کے مخالف کوئی قانون نہ بنایا جائے۔

۴۔ حکومت پاکستان اپنا نظامِ حکومت ان حدود کے اندر رہ کر چلائے گئی جنکی اسلامی شریعت نے حد بندی کی ہے۔

- مذکورہ چار نکات پورے ملک میں گونجنے لگے، چنانچہ لوگوں نے ملک کے مختلف حصوں سے انکا مطالبہ شروع کر دیا اور پھر تائیدی خطوط کی بھرمار ہونے لگی۔ سب سے پہلے حکومت نے انکی مخالفت کرتے ہوئے مودودی کو اپنے رفقا کے ساتھ حراست میں لے لیا، لیکن کچھ عرصے بعد ان نکات پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا، مارچ ۱۹۴۹ء میں جمعیت تاسیسی کی قرارداد صادر ہوئی جو قرارداد مقاصد کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اب مملکت پاکستان کی اسلامی نقطۂ نظر کی بنیاد ہے۔
- دعوت کے میدان میں مودودی نے اپنے طریقے کو حسب ذیل اسالیب پر منحصر کر دیا:
  - ☆ اسلوب فلاح۔
  - ☆ اسلوب طبیب۔
  - ☆ اسلوب صنف (طلبہ، مزدور، کاشتکار، وکلا، ڈاکٹر............وغیرہ)
  - ☆ قبل کلمہ اسلوب قدوہ۔
- جماعت اسلامی نے ایک منظّم اسلامی طلبہ تحریک بھی بنائی جو اسلامی جمعیت طلبہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسلامی جمعیت طلبہ اپنی سرگرمیوں و ادارتی امور کے لحاظ سے ایک مستقل جمعیت ہے۔ اس جمعیت نے کمیونسٹوں سوشلسٹوں اور بے دینوں کو آڑے ہاتھوں لیا، نیز مختلف طلبہ تنظیموں کی اکثر نشستوں پر بھی قبضہ کر لیا، وجہ یہی تھی کہ جمعیت کو عوام کو تائید حاصل تھی۔
- جماعت اسلامی نے افغان پناہ گزینوں اور افغان مجاہدین کا ساتھ دیا۔ پناہ گزینوں کیلئے

www.besturdubooks.net

خیمے، ہسپتال اور امدادی اشیا فراہم کیں۔ اب بھی پاکستان میں اسی کام نے جماعت کو مشغول کر رکھا ہے۔

- جماعت اسلامی نے سوشلسٹوں، ہندوؤں اور لادین نظریات کے حامل افراد کے خلاف جنگ شروع کر دی جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۶ء (نو سال) تک جاری رہی، یہاں تک کہ ۱۹۵۶ء میں ملک کا دستور بنایا گیا۔ یہ دور اسلام پسندوں کی کامیابی کا آئینہ دار تھا، مذکورہ بالا نظریات کے حامل افراد کے خلاف مختلف صورتوں میں اب بھی یہ جنگ جاری ہے۔
- جماعت اسلامی پاکستان کے دستور میں درج ہے کہ:

☆ جماعت کتاب اللہ اور سنت رسول کو زندگی کے تمام معاملات میں استدلال و استناد کے بنیادی مصادر بنائے۔

☆ جماعت اپنے مقاصد کے حصول کیلئے دنیا کی خفیہ تنظیموں کی طرح خفیہ سرگرمی کا سہارا نہیں لے گی، بلکہ جماعت جو کچھ بھی کرے گی وہ علی الاعلان کرے گی۔

☆ بلاشبہ جماعت اُس اصلاح کے قیام کیلئے جسکی طرف وہ رہنمائی کر رہی ہے، نیز اس انقلاب کے حصول کیلئے جو جماعت کا ہدف ہے، قانون و دستوری طریقۂ کار اپنائیگی، اسی طرح جماعت اپنے مطمحِ نظر تبدیلی لانے کیلئے رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کرے گی۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی دعوت کو ابتدا ہی سے قرآن وسنت سے اخذ کیا۔
- ابوالاعلیٰ مودودی کی دعوت شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت سے متاثر ہے۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب عقیدے کو مشرکانہ عیوب سے پاک کرنے پر سخت اصرار کرتے تھے، وہ لوگوں کو ہمیشہ دین کے دو صاف ستھرے منبع قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتے تھے۔ ہر چیز میں دلیل کی طرف راجع ہوتے اور دین پر طاری ہونے والی بدعتوں کو ترک کر دینے کی دعوت دیتے تھے۔
- ابوالاعلیٰ مودودی فیلسوفِ اسلام محمد اقبال سے بھی متاثر تھے۔ محمد اقبال نے مسلم پاکستان کی بُت پرست ہندوستان سے علیحدگی کے ترانے گائے تھے۔ مودودی ان کو بہت پسند کرتے تھے۔ ان دونوں کی صرف تین دفعہ ملاقات ہوئی تھی، ان دونوں کے نظریات آپس میں کافی حد تک مطابقت رکھتے تھے۔

www.besturdubooks.net

- ایک دوسرے کو متاثر کرنے اور دوسرے سے متاثر ہونے کا عمل "جماعت اسلامی" اور "اخوان المسلمون" کے مابین بھی پایا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک جماعت کی کتابوں کو دوسری جماعت کے نصاب میں شامل کیا جاتا ہے، حسن البناء کو مودودی کی کتاب "اسلام میں جہاد" میں جہاد کے متعلق اپنے اور مودودی کے افکار کے درمیان مطابقت نظر آئی، چنانچہ حسن البناء نے اسمیں اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات :

- جماعت اسلامی مرکزی طور پر برصغیر پاک و ہند ہی میں پائی جاتی ہے۔
- پاکستان میں جماعت اسلامی کا مرکز منصورہ لاہور شہر ہے۔
- یہ درست ہے کہ جماعت کی متعدد قیادتیں بنگلہ دیش، ہندوستان، سری لنکا اور کشمیر میں ہیں۔ یہ سب اداریاتی امور کے تحت ہیں، لیکن حقیقت میں سب کے سب ایک ہی فکر اور یکساں سلوک کے حامل ہیں کسی علاقے میں وہ دوسرے سے مختلف نہیں ہیں۔
- جماعت اسلامی کو پاکستان میں مضبوط اثر و رسوخ اور عوامی تائید حاصل ہے، نیز انہیں مختلف حکومتوں میں نمائندگی بھی حاصل ہوتی رہتی ہے۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ ابوالاعلیٰ المودودی فکرہ ودعوتہ : اسعد جیلانی، عربی ترجمہ ڈاکٹر سمیر عبدالحمید ابراہیم۔ شرکۃ الفیصل لاہور طبع اول عربی ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء۔

۲۔ الامام ابوالاعلیٰ المودودی حیاتہ، دعوتہ، جہادہ : خلیل احمد الحامدی۔ المکتبہ العلمیہ لاہور۔ پاکستان ۱۹۸۰ء۔

۳۔ الموسوعۃ الحرکیہ (دو جلد) : فتحی یکن۔ دار البشیر عمان۔ اردن۔ ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۲ء

۴۔ دستور الجماعۃ الاسلامیہ بباکستان : تعریب: خلیل احمد حامدی۔ دار العروبۃ۔ منصورہ۔ لاہور پاکستان ۱۹۸۲ء۔

۵۔ ابوالاعلیٰ المودودی کی مختلف کتابیں و تالیفات جو بکثرت ہیں اور معروف ہیں۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۱۸)

جمہوری پارٹی

(سوڈان)

تعارف:

''جمہوری پارٹی'' کا تعلق سوڈان سے ہے۔ پارٹی کے بانی محمود محمد طٰہٰ ایک ایسی فیڈرل ڈیموکریٹک سوشلسٹ حکومت کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں جو بندوں کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق حکومت کرے۔ پارٹی کے اصول مختلف افکار و فلسفوں کا مجموعہ ہیں، جن میں کچھ غموض و پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کا مقصد ایک تو بہت سارے حقائق کو مخفی رکھنا ہے، دوسرا مقصد مہذب لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- جمہوری پارٹی کے بانی انجینئر محمود محمد طٰہٰ ہیں، یہ ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے، انگریزوں کے دور حکومت میں خرطوم یونیورسٹی (جسکا سابقہ نام ''یادگار خرطوم کالج'' تھا) سے ۱۹۳۶ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔
- اُنکی جمہوری پارٹی انگریزوں کے دور حکومت میں وجود میں آئی، ۱۹۴۵ء میں پارٹی کی بنیاد سے لیکر اپنی موت تک محمود اس پارٹی کے صدر رہے۔
- انگریزوں کے دور حکومت میں ان کو گرفتار بھی کیا گیا، نیز ایسا مرحلہ بھی آیا کہ انھیں کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا، بعد میں کچھ نئی سیاسی آرا کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ انکا مطالبہ تھا کہ اسرائیل کے ساتھ مفاہمت کرنے کی کوئی سبیل نکالی جائے، نیز انکی کچھ ایسی دینی آرا ظاہر ہوئیں جو مسلمان علما وائمہ سے کبھی نہیں سنی

www.besturdubooks.net

گئیں۔

- ہٹ دھرمی اور لڑائی جھگڑا کرنیکی اعلیٰ صلاحیت کے حامل تھے۔
- اپنی زندگی کے آخری ایام میں انھیں حراست میں لیا گیا اور پھر چھوڑ دیا گیا، لیکن انہوں نے جیل سے رہا ہوتے ہی سوڈان میں شریعت اسلامی کے نفاذ کی مخالفت اور جنوبی سوڈان کے عیسائیوں کو حکومت کے خلاف بھڑکا کر ایک پرجوش تحریک کی قیادت شروع کردی۔ انکی مذکورہ سرگرمیوں کی بنا پر حکومت سوڈان نے انھیں گرفتار کر کے ان پر زندیق ہونے اور نفاذِ شریعت کی مخالفت کرنے کا الزام لگا کر انہیں سزائے موت سنائی۔
- توبہ کرنے کیلئے انھیں تین دن کی مہلت دی گئی، لیکن انہوں نے توبہ نہیں کی، چنانچہ بروز جمعہ ۲۷، ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۸۔۱۔۱۹۸۵ء میں اپنے چار ساتھیوں کے روبرو ان کو پھانسی پر چڑھادیا گیا۔ انکے چار ساتھی حسب ذیل تھے:

۱۔ تاج الدین عبدالرزاق (۳۵ سال) ایک ٹیکسٹائل ملز کے مزدور۔

۲۔ خالد بکیر حمزہ (۲۲ سال) قاہرہ یونیورسٹی۔ خرطوم شاخ کے طالبعلم۔

۳۔ محمد صالح بشیر (۳۶ سال) ''شرکۃ الجزیرہ للتجارۃ'' میں سروس کرتے تھے۔

۴۔ عبداللطیف عمر (۵۱ سال) اخبار ''الصحافہ'' سے منسوب صحافی۔

- ان چاروں افراد نے دو دن کے اندر توبہ کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو پھانسی کے پھندے سے بچالیا۔

عقائد وافکار :

یہ تحریک اسلامی حس سے بے نیاز چند منتشر افکار وعقائد کی حامل ہے، پارٹی کے لیڈر نے ان مقاصد کی تحدید کردی ہے جنکے حصول کیلئے وہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ مقاصد حسب ذیل ہیں:

۱۔ آزاد انسان کی تخلیق، یعنی جو ''اپنی مرضی سے سوچے، جیسا چاہے بکتا رہے، جو مرضی ہو کر گذرے۔''

۲۔ بہترین معاشرہ قائم کرنا یعنی ایسا معاشرہ جو ''اقتصادی سیاسی واجتماعی مساوات کی بنیاد پر

www.besturdubooks.net

قائم ہو۔"

☆ اقتصادی برابری۔ جسکی ابتدا سوشلزم سے ہوتی ہوئی کمیونزم کی جانب گامزن ہو۔

☆ سیاسی مساوات۔ براہ راست پارلیمانی جمہوریت سے شروع ہو کر مکمل انفرادی آزادی تک پہنچ کر ہی دم لیتی ہو، وہ اس طرح کہ ہر شخص کا اپنا انفرادی قانون ہو۔

☆ اجتماعی مساوات۔ یعنی طبقاتی تفریق، رنگ و نسل و عقیدے کی تمیز کو ختم کرنا۔

۳۔ خوف کے خلاف جنگ۔ یعنی یہ خوف کہ تمام اخلاقی آفات اور چال چلن کی تمام برائیوں کا قانونی باپ ہے، جب تک مرد ڈرتا رہے اسکے مردانہ کمالات ناقص رہیں گے، اسی طرح عورت کے نسوانی کمالات اس وقت تک درجۂ کمال کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ کسی صورت واعتبار سے خوف رکھتی ہو، لہٰذا کمال نام ہے خوف سے محفوظ رہنے کا"۔(دیکھئے رسالہ الصلوٰۃ ص: ۶۲)

○ محمود محمد طٰہ کے گمان میں خوف کا وجود مذہب کی وجہ سے ہوا ہے۔ انکا کہنا ہے کہ "...... اور سب سے پہلے انسان نے جب اس طبعی ماحول میں جس میں اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے، اپنے آپ کو چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا پایا تو اس نے خود کو بچانے کیلئے سوچ وبچار شروع کردی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے دل ودماغ میں یہ بات ڈالدی کہ وہ اپنے اطراف کی قوتوں کو دوستوں اور دشمنوں میں تقسیم کردے، پھر دشمنوں کو بھی دو قسموں میں بانٹ دے۔ ایک قسم وہ جنکا مقابلہ کرنے کی طاقت اسکے اندر ہے نیز ان کو ضرر بھی پہنچا سکتا ہے، دوسری قسم وہ دشمن جو اس سے زیادہ طاقت ور ہے، جیسے درندے اور دشمن انسان۔ مذکورہ دشمنوں کے متعلق تو اس نے فیصلہ کیا کہ یا تو ان کو چھوڑ دیگا یا ان پر حملہ کرے گا، لیکن اس سے زیادہ طاقت ور دوست اور دشمن کو کیا کرے؟ چنانچہ انکے متعلق اس نے سوچ بچار کیا تو اسے قربانی پیش کرنے، خشوع وخضوع کرنے اور چاپلوسی کرنے کے طریقے سمجھ میں آئے، دوست کے ساتھ اچھائی کی امید کی خاطر اور دشمن سے خوف کی وجہ سے اسے یہ سارے ہتھکنڈے استعمال کرنے پڑے...... اور اس طرح عبادت کرنے کا رواج چل پڑا اور مذہب نے پرورش پانا شروع کردیا"۔

(دیکھئے رسالہ الصلاۃ۔ ص: ۳۱)

○ پارٹی کے خیال میں ان مقاصد کے حصول کیلئے سوڈان میں ایک سوشلسٹ ڈیمو کریٹک

www.besturdubooks.net

فیڈرل جمہوری نظامِ حکومت قائم کرنا چاہئے۔

- پارٹی کو اگر حکومت کرنے کا موقع ملتا تو وہ بندوں کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعے حکومت کرتی، اسکی ادنیٰ مثال دستوری قانون ہے، اس قانون کا جوہر انکے کہنے کے مطابق مردوں و عورتوں سے وصایا کو ختم کر دینا ہے۔
- پارٹی کے لیڈر بار بار اس بات کو دہراتے ہیں کہ "قرآن میں کوئی دستوری قانون نہیں ہے، نیز یہ کہ اسلامی شریعت "وصایا" پر قائم ہے، اور جہاں پر امت قاصر تھی وہاں نبی وصی تھے حتیٰ کہ مردوں پر بھی، کیونکہ مرد اپنے کردار اور عورتوں کی کمزوری کی روشنی میں عورتوں پر وصی تھے اور اب وقت آگیا ہے کہ مردوں و عورتوں سے اس وصایا کو اٹھا لیا جائے کیونکہ لوگ اب اس رسالت ثانیہ تک پہنچ گئے ہیں جسے وہ لیکر آئے ہیں"۔
- بیشک جبریل کے توسط سے نبی کریم ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا، اس حالت کا نام (یعنی وحی کے ذریعے رسالت کا حصول) ادراک شفعی کی حالت ہے۔ یہاں خارج سے نفخ ہوتا ہے اور خوف بھی یہیں ہوتا ہے۔
- البتہ دعوتِ جمہوریت کے متعلق انکا گمان ہے کہ انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ سے براہِ راست لیا ہے، اسکو "وتری ادراک" کا مرحلہ کہا جاتا ہے۔ یہاں داخل سے نفخ ہوتا ہے اور یہاں خوف کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- محمود محمد طٰہ کی نظر میں مذہب زنگ و میل ہے، اس کا وجود دراصل اس ذلت کی وجہ سے ہے جو انسانی معاشرے کی ابتداہی سے چل پڑی ہے اور اب تک چل رہی ہے، چونکہ ہم علم باللہ و علم بحقائق الاشیا اور انکے متعلق ہماری ذمہ داری سے ناواقف ہیں، نیز اللہ اور جماعت کے متعلق واجب ذمہ داری سے ناواقف ہیں تو اس ناواقفیت کے پس پردہ ہی مذہبی اوھام و خرافات قائم ہیں۔
- محمود طٰہ کا کہنا ہے کہ شریعۃ الاصول کا معیار اسلام کی رسالت ثانیہ ہے اور یہ وہ رسالت ہے جسکی دعوت و تبلیغ کیلئے محمود طٰہ نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔
- محمود طٰہ کا گمان ہے کہ نبی کریم ﷺ مجسم امت تھے، کیونکہ آپکے پاس اسلامی اصولوں پر قائم ایک مخصوص شریعت تھی، جبکہ آپکی امت کی شریعت فروعات پر قائم ہے۔
- محمود طٰہ اس بات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے کہ کمیونزم، سوشلزم سے صرف مقدار میں

www.besturdubooks.net

مختلف ہے لہٰذا سوشلزم مرحلہ وار کمیونزم کی جانب ترقی کرتی ہے، تحقیق کی بات یہ ہے کہ معصوم [۱] کی زندگی کمیونزم کے عروج پر گذری ہے چنانچہ انہوں نے اسکا تذکرہ اپنی کتاب ''الرسالۃ الثانیہ'' میں صفحہ ۱۴۷ پر کیا ہے۔

- محمود طٰہٰ کی تمنا ہے کہ جمہوری بہنیں جنازے کے ساتھ ساتھ چلا کریں اور اگر نماز پڑھنے پر وہ مجبور ہوں تو جمہوری خاتون ہی مردوں کی موجودگی میں اذان دے۔
- محمود طٰہٰ جمہوری شادی کے موقعے پر سنت کی مخالفت کرتے ہوئے ولیمہ نہیں کرتا تھا، اسی طرح عیدالاضحیٰ کے موقعے پر قربانی بھی نہیں کرتا تھا۔
- شہادتین۔ انکے لیڈر اپنی کتاب ''الرسالۃ الثانیہ'' میں ص ۱۶۴۔ ۱۶۵ پر لکھتے ہیں کہ ''لہٰذا وہ شہادت ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے راستے سے دین میں داخل ہو کر اچھی طرح کوشش کر کے اِس تقلید سے ترقی کر جائے۔ وہ توحید کی شہادت سے شروع کر کے ایک ایسے مرحلے پر پہنچ جائے جہاں کوئی شہادت ہی نہ ہو، اُسے تو بس یہی نظر آئے جو شاہد ہے وہی مشہود، چنانچہ وہ اعتاب پر پہنچ کر براہ راست بلا حجاب مخاطب ہو۔ (العیاذ باللہ)
- نماز۔ نماز اپنے معنیٰ قریب کے اعتبار سے: وہ شرعی نماز جو عام طور پر معلوم ہے۔
نماز۔ اپنے معنیٰ بعید کے اعتبار سے: اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملاقات کرنا یا اس سے مراد شام کی نماز ہے۔
- انکا گمان ہے کہ نماز ایک مرحلے پر جا کر ساقط ہو جاتی ہے، کیونکہ اسکے بعد عبادت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔
- جمہوری پارٹی کا بانی کہتا ہے: ''اس روز چلنے والا صرف بندہ نہیں ہوگا، وہ اس کے بارے میں بتائے گا کہ اللہ کی اطاعت کرو یہاں تک کہ خدا اسکی اطاعت کرے، لہٰذا اسکی زندگی بھی حیات اللہ، اسکی قدرت قدرۃ اللہ اور اسکا ارادہ ارادۃ اللہ اور خدا ہوگا۔'' (العیاذ باللہ)
- جمہوری پارٹی کا صدر کہتا ہے کہ نبی معصوم ﷺ شہود ذاتی کے حضور میں براہ راست چل پڑے جبکہ جبرائیل سدرۃ المنتہیٰ کے پاس رک گئے، کیونکہ شہود ذاتی کسی کے توسط سے کامل نہیں ہوتی، اسی طرح نبی ہمارے لئے بدرجہ جبرائیل ہیں وہ ہم میں سے ہر ایک

(۱) معصوم سے مراد وہ خود ہیں۔ یعنی محمود طٰہٰ۔

www.besturdubooks.net

کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لے جا کر خود رک جائیں گے بالکل جیسا کہ جبرائیل رک گئے تھے، تا کہ عابد و معبود کے درمیان براہ راست ملاقات ہو، لہٰذا آئندہ آنے والی امت مسلمہ کا عابد اپنی انفرادی شریعت اللہ تعالیٰ سے براہ راست حاصل کرے گا۔ بندے کی شہادت اسکی اپنی ذات کے حق میں ہو گی اسکی نماز و روزہ اور حج اسکے اپنے لئے ہو گی، گویا تمام چیزوں میں وہی اصل ہو گا۔

- متعدد دینی امور کو وہ اسلام میں داخل نہیں مانتے مثلاً زکوٰۃ، حجاب، تعدد زوجات۔
- انسانِ کامل کا انکے یہاں ایک خاص مفہوم ہے مثلاً وہ نیابۃً عن اللہ لوگوں کا محاسبہ کریگا، کیونکہ انکے نزدیک زمان و مکان کا نام ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ زمان و مکان سے منزہ ہے۔
- سنت کے مفہوم کا انکا اپنا فلسفہ یہ ہے کہ ''لوگوں نے جو کہہ دیا کہ نبی کا قول و فعل اور اقرار سنت ہے یہ غلط ہے کیونکہ نبی کا قول اقرار تو عین شریعت ہیں البتہ نبی کا عمل خاص طور پر انکی اپنی ذات کے لئے سنت ہے۔''
- انکے لیڈر محمود طٰہٰ کا گمان ہے کہ ''کثائف سے لطائف بر آمد ہوتے ہیں، لہٰذا اس قاعدۂ مطردہ کی بنا پر توراۃ سے انجیل بر آمد ہوا اور مؤمنین سے امت مسلمہ بر آمد ہو گی، اسی طرح رسالت احمدیہ (یعنی جمہوریت) رسالت محمدیہ سے بر آمد ہو گی نیز اصحاب سے اخوان بر آمد ہونگے۔
- قرآن کے متعلق محمود طٰہٰ کا کہنا ہے کہ ''قرآن ایک بالائی میوزک ہے۔ وہ آپ کو کسی خاص شے کے بجائے تمام چیزیں سکھا دیگا، قرآن حِسّی قوتوں کو متنبہ کرتا اور حِسّی ذرائع کو تیز کرتا ہے، قرآن تم کو اور مادّی دنیا کو چھوڑ دیتا ہے تا کہ تم اپنے خاص طریقے سے اسکا ادراک کر سکو اسی کا نام قرآن ہے۔''
- اس تحریک کا بانی محمود طٰہٰ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قرآن کچھ ضروری اشعار کا نام ہے اور جن اشعار کی قرآن نے نفی کی ہے وہ جھوٹے و غیر ضروری اشعار ہیں چنانچہ محمود طٰہٰ کہتا ہے کہ ''اور اللہ نے قرآن کے شعر ہونے کی نفی نہیں کی بلکہ لوازم شعر کی نفی کی ہے یعنی جھوٹے اور غیر ضروری کی''۔ اسکے بعد وہ آگے لکھتا ہے: ''اگر آپ قرآن کے دقائق پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ شعر ہے''۔
- شرک و توحید کے مفہوم کے بارے میں محمود طٰہٰ کی اپنی خاص رائے ہے۔

www.besturdubooks.net

- شرک کا مطلب اسکے نزدیک یہ ہے کہ "شرک اس غضب کا نام ہے جسکی وجہ سے انسان کا نفس، عقل واعی اور عقل باطن کے مابین تقسیم ہو جاتا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان تضاد ہے۔"
- توحید کا مطلب اسکے نزدیک یہ ہے کہ "فکر کے صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ملتقائے ضدّین عقل واعی و عقل باطن تک پہنچ جائے۔اسی کا نام توحید ہے۔"
- اسلام کے بارے میں محمود طٰہٰ کہتا ہے: "اسلام اپنے اصولوں کے لحاظ سے بشری قوانین پر محیط ہے، جبکہ اپنی فروعات کے لحاظ سے اب بھی جنگل کے قانون کی بعض لطیف نشانیاں اسمیں موجود ہیں۔"
- محمود طٰہٰ مکی آیتوں یا مکی روحانیت والی مدنی آیتوں پر ہی اعتماد کرتا ہے، مذکورہ آیتوں کو وہ آیات الاصول کا نام دیتا ہے۔
- انکا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کی رسالت، رسالت اولیٰ ہے، نبی اصلی شریعت پر عمل کرتے ہیں جبکہ مسلمان فرعی شریعت پر۔
- انکا کہنا ہے کہ رسالت ثانیہ جمہوری رسالت ہے۔ محمود طٰہٰ اس رسالت کو لے کر آیا ہے،اسکی اساس براہ راست اصلی شریعت پر ہے۔
- انکا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے والے لوگ حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، جبکہ جمہوری دعوت کی پیروی کرنے والے حضور ﷺ کے بھائی ہیں۔ اس سلسلے میں انکا استدلال اس حدیث سے ہے جسکو امام ابن ماجہ نے کتاب الزھد میں روایت کیا ہے اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "......ہماری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔لوگوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا کہ تم تو میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہونگا"۔

جمہوری شادی :

- محمود طٰہٰ اپنی کتاب "تطویر الاحوال الشخصیۃ" ص ۶۸ میں لکھتا ہے کہ "اور انسانِ کامل

www.besturdubooks.net

ذات قدیمہ (ذات الٰہی) کی تجلیات کو سب سے پہلے قبول کرتا ہے۔اس لحاظ سے وہ اس کا جوڑی دار ہے"۔

- وہ مزید لکھتا ہے کہ "کامل انسان خدا کا جوڑی دار اس لئے ہے کیونکہ وہ مقام عبودیت پر فائز ہے۔ مقام عبودیت مقام انفعال ہے اور مقام ربوبیت مقام فعل ہے، لہٰذا خدا فاعل اور بندہ منفعل ہے، پھر جب انسانِ کامل کے ساتھ اسکی جوڑی بنی تو اس لحاظ سے اسکا مقام بھی وہی ہوا جو ذاتِ قدیمہ کے لحاظ سے انسان کامل کا ہے، پس وہ منفعل اور یہ فاعل ہے۔یہی در حقیقت مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق کا معیار ہے"۔
- وہ مزید کہتا ہے کہ "جب ہم اور ہماری عورتوں کے مابین جنسی تعلقات کا نتیجہ اولاد کی شکل میں ہوتا ہے تو ذاتِ قدیم کا اپنی جوڑی انسانِ کامل کے درمیان تعلقات کا ثمرہ معارف لدنی ہونگے۔ کیونکہ ربوبیت کا انفعال ان پردوں کو اٹھادیگا جنہیں ہمارے نفس نے بھلادیا ہے جو ہماری اصلیت ہیں"۔
- اللہ تعالیٰ کی ذات کی جب ذاتِ الٰہی اور انسانِ کامل (جمہوری و جمہوریہ) کے درمیان ملاقات ہوگی تو علم لدنی ایسے فیض میں ڈھپ جائیگا جو نیک بندے کو چاروں طرف سے گھیر لے گا۔اس علم لدنی سے مراد مرد و عورت ہے"۔
- وہ مزید لکھتا ہے کہ: "مرد و عورت کا آپس میں ایک دوسرے کے اثر قبول کرنے کو جنسی تعلقات کہا جاتا ہے۔ اسکا براہ راست نتیجہ تعمیقِ حیات پر ہوتا ہے اور اس سے اجتناب کرنے سے وصل باللہ بدون حجاب ہوتا ہے، یہی لذت کی انتہا ہے"۔
- وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق لکھتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی کوئی صورت نہیں بنائی نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی منتہی ہے، اسکے حصے میں صرف اتنا ہے کہ وہ ہر وقت فکری و شعوری حیات کی تجدید کو تکوین دائمی بخشتا ہے۔ عبادت کا یہی مقصد ہے"۔
- وہ مزید لکھتا ہے کہ "اور جمہوری شادی کی تعریف یہ کی جاسکتی ہے کہ وہ دو برابر مساوی حقوق اور واجبات کے حامل شریکین کے درمیان شراکت داری ہے، اسمیں مرد سے عورت پر یا عورت سے مرد پر کوئی وصایا لاگو نہیں ہوتا، دونوں چونکہ اسمیں اصل ہیں لہٰذا اس شراکت میں کامل اختیارات کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس شراکت سے آزاد ہونے کے دونوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں"۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار کی بنیادیں :

- در حقیقت اس پارٹی کے نظریات مختلف ادیان اور متعدد قدیم وجدید مذاہب کے مخلوط وپریشان کن آرا کا مجموعہ ہیں۔
- اس پارٹی کے بانی محمود طہٰ نے ابن عربی کی اُن آرا سے بھی استفادہ کیا ہے جن کو انہوں نے اپنی کتاب ''فصوص الحکم'' میں لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ناقدین نے یہ کہا کہ یہ ایک باطنی صوفی جماعت ہے۔ مزید یہ کہ یہ لوگ دھواں چھوڑتے ہوئے سڑکوں پر جمہوری ذکری حلقوں میں نغموں کے ساز پر رقص کرتے ہیں''۔
- اسکی بہت سی آراء فرویڈ اور ڈارون کے نظریات سے متعارض ہیں۔
- محمود طہٰ نے نظریۂ انسان کامل سے بھی بحث کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بدلے وہ لوگوں کا محاسبہ کرے گا۔ اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ نصرانیت سے بھی متاثر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکے یہ افکار عبدالکریم الجیلی کی کتاب ''الانسان الکامل'' سے ماخوذ ہیں۔
- محمود طہٰ نے اس آنے والی حکومت کی خاص خاص باتیں بتانے میں مارکسٹ اشتراکی نظریات کا سہارا لیا ہے، جسکا وہ داعی ہے۔
- اُسکے بہت سے افکار قادیانیوں اور بھائیوں سے ملتے جلتے ہیں۔
- اِن سب باتوں کے باوجود ہم نے پہلے یہ بتایا تھا کہ محمود طہٰ کے اندر ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے مدعی پر استدلال کیلئے اپنی کتابوں کی ابتدا قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے کرتا ہے، لیکن اس کی وجہ سے اسے مسلمان نہیں کہا جائیگا بلکہ حقیقت میں ارتداد کا یہ بھی ایک نرالا انداز ہے۔

پھیلاؤ اور اثرورسوخ کے مقامات :

- جمہوری پارٹی کی بنیاد اور پرورش سوڈان میں ہوئی۔ اسکے معاونین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے، لیکن انکے لیڈر کو پھانسی دینے کے بعد انکی تعداد کافی کم ہو گئی۔ اس پارٹی میں دینی اسلامی ثقافت سے عاری مہذب لوگ بھی موجود ہیں، مگر انکی تعداد کم ہے۔

www.besturdubooks.net

توقع یہ ہے کہ اسلامی بیداری کے بعد یہ پارٹی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے :

۱۔ اُسس دستور السودان : محمود محمد طٰہٰ۔ یہ کتاب کمیاب ہے کیونکہ وہ اسے مارکیٹ سے کالعدم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

۲۔ تطویر الاحوال الشخصیہ : محمود محمد طٰہٰ۔

۳۔ طریق محمد : محمود محمد طٰہٰ۔

۴۔ کتاب رسائل ومقالات : محمود محمد طٰہٰ۔

۵۔ کتاب الاسلام والفنون : محمود محمد طٰہٰ۔

۶۔ رسالۃ الصلاۃ : محمود محمد طٰہٰ۔

۷۔ جمہوریت پسندوں کی کتاب : ”الضحیۃ لیست واجبۃ لا علی الاغنیاء ولا علی الفقراء“۔

۸۔ الفکر الجمہوری تحت المجہر : النور محمد احمد۔ مطبوعات طلبائے اُم درمان اسلامک یونیورسٹی۔ اُمانۃ الشئون الثقافیۃ۔

۹۔ جمہوری پارٹی کے سلسلے میں : "WAMY" کی فائلوں میں ایک مفصل رپورٹ موجود ہے۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(١٩)

جینیت

تعارف :

جینیت۔ ہندومت سے بر آمد ہونے والا ایک مذہب ہے، جینی مذہب چھٹی صدی قبل مسیح میں "مہاویرا" کے ہاتھوں پر ظاہر ہوا اور آج بھی موجود ہے۔ یہ مذہب تکرارِ ولادت سے خوف کی بنیاد پر قائم ہے۔ اسی طرح یہ مذہب عیب، گناہ، بھلائی، برائی وغیرہ اخلاقی حسّوں سے بے نیاز ہو کر زندگی گذارنے کی تمام پابندیوں سے آزاد ہونے کا داعی ہے۔ اس مذہب میں سخت جسمانی ورزش اور گہری سوچ وبچار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کا مقصد اس مذہب کے پیروکاروں کے دلوں سے زندگی کے شعلے کو بجھا دینا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- مہاویرا کو جینی مذہب کا حقیقی بانی تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی کے ہاتھوں پر اس مذہب کے عقائد کو ترقی ملی۔ یہ مذہب آج بھی پایا جاتا ہے۔
- مہاویرا کا تعلق کھتری ذات کے ایک خاندان سے تھا، جو سیاست وجنگ کیلئے مخصوص ہے۔
- مہاویرا کے والد "سدھارتھا" ریاست بہار کے حکمران تھے۔
- مہاویرا کی پیدائش ۵۹۹ ۔ق م میں ہوئی۔ وہ اپنے والدین کا دوسرا بیٹا تھا۔
- مہاویرا نے اپنی ابتدائی زندگی اپنے والد کے زیر سایہ، خدّام ولذات سے استفادہ کرتے ہوئے گذاری۔ مہاویرا اپنے والدین کی بے حد تعظیم کرتا تھا۔ مہاویرا نے شادی بھی کی اور ان کے یہاں ایک بچی بھی پیدا ہوئی تھی۔
- جب مہاویرا کے والد کی وفات ہو گئی تو انہوں نے اپنے بھائی سے درخواست کی کہ

www.besturdubooks.net

انھیں ولی عہدی اور ملک والقاب سے دستبردار کر دیا جائے۔

- مہاویرا نے اپنے سر پر استرا پھروایا، زیور اور فخریہ لباس اتار پھینکا۔ یہیں سے انکی زندگی میں زہد، خلوت اور عورت سے دوری کا مرحلہ شروع ہوتا ہے، جبکہ اس وقت مہاویرا کی عمر ۳۰ برس تھی۔
- مہاویرا نے اڑھائی دن کا روزہ رکھا، جسم کے بال اکھاڑ دیئے، سخت ریاضت اور گہری سوچ میں منہمک ہو کر پورے ملک میں ننگا گھوما۔
- مہاویرا کا اصل نام وردھاماتا تھا، لیکن اس کے پیروکار اسے مہاویرا کہتے ہیں۔ پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ یہ نام مہاویرا کیلئے خداؤں کی جانب سے انتخاب کیا گیا ہے۔ مہاویرا کے معنی ”بہت بڑا بہادر“ ہے، نیز مہاویرا کے پیروکار اسے (جینا) بھی کہتے ہیں یعنی اپنی شہوتوں اور مادی خواہشات پر غالب آنے والا۔
- اس فرقے کے پیروکاروں کا دعویٰ ہے کہ جینی مذہب ۲۳ جینیوں کی طرف راجع ہے، مہاویرا ۲۴ واں جینی ہے۔
- مہاویرا نے ”بارسوانات“ سے علم حاصل کیا جسے وہ ۲۳واں جینی کہتے ہیں، مہاویرا نے ان سے جینیت کے اصول سیکھے، بعد میں بعض چیزوں میں انکی مخالفت بھی کی۔ نیز مہاویرا نے اپنے تجربات و معلومات کی بنیاد پر جینی مذہب میں کچھ نئی چیزوں کا اضافہ بھی کیا اور اس طرح وہ اس مذہب کا حقیقی بانی قرار پایا۔
- مہاویرا رہبانیت و تاملات میں منہمک ہو گیا، مکمل خاموشی کے ساتھ مسلسل نفس کا مراقبہ کرتے ہوئے تیرہ مہینے تک بدن کے بال ادھیڑ کر عریاں جسم کے ساتھ ملک کے طول و عرض میں گھومتا رہا، صدقات پر گذارا کرتا تھا، جس کے بعد اسے براہ راست چوتھا درجہ حاصل ہو گیا، جینیوں کا کہنا ہے وہ پہلے سے تین درجوں کا حامل تھا۔
- اس کے بعد عدم احساس کا مرحلہ آیا یہاں تک پانچواں درجہ بھی حاصل کر لیا، یہ علم مطلق اور نجات تک رسائی حاصل کرنے کا درجہ تھا۔
- مقابلہ و تہذیب نفس کے ایک سال بعد مرشد کے درجے پر فائز ہوا، اس کے ساتھ ہی لوگوں کو اپنے عقائد کی طرف دعوت دینے کا مرحلہ شروع کر دیا۔ پہلے انہوں نے اپنے خاندان، برادری والے اور اپنے شہر کے لوگوں کو دعوت دی، پھر بادشاہوں اور

www.besturdubooks.net

راہنماؤں کو دعوت دی۔ بہت سے لوگوں نے انکی دعوت پر لبیک کہا کیونکہ انکی دعوت میں برہمنوں پر انقلاب کا عنصر موجود تھا۔ مہاویرا نے تاحیات دعوت کو جاری رکھا، ۵۳۷ھ ق م میں ۷۲ سال کی عمر میں انتقال کر گیا، اپنے لواحقین میں خطبا، پیروکار اور جینی مذہب چھوڑا۔

- انکے بعد جینی مذہب دو حصوں میں بٹ گیا:

۱۔ دیجامیرا: یعنی آسمانی لباس والے ننگے، یہ مخصوص طبقہ تقشف وزہد کی طرف مائل ہے، انکی اکثریت کاھنوں، راھبوں اوران عابدوں پر مشتمل ہے جو مہاویرا کی زندگی کو اپنا مقتدیٰ سمجھتے ہیں۔

۲۔ سوتیامیرا: یعنی سفید لباس والے، یہ عام معتدل لوگوں کا طبقہ ہے، جو مہاویرا کی پہلے والی زندگی (اپنے والدین کی اطاعت) کو اپنے لئے نمونہ تصور کرتے ہیں جسمیں مہاویرا خادموں اور لذتوں سے استفادہ کیا کرتا تھا، چنانچہ وہ ہر ایسے کام کو کر گذرتے ہیں جس میں کسی کی بھلائی ہو اور ہر ایسے کام سے اجتناب کرتے ہیں جس میں کسی کی برائی ہو یا اس سے کسی جاندار کو تکلیف پہنچتی ہو، وہ کپڑے بھی پہنتے ہیں، یعنی وہ جینی مذہب کے عام اصولوں کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں۔

- بادشاہوں اور حکمرانوں نے ہندوستان میں جینی مذہب کی پذیرائی کی تو اسے ہندوؤں کے اول ویدی زمانے میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی، کیونکہ وہ مطلقاً کسی جاندار کو تکلیف پہنچانے سے روکنے کی دعوت دیتے تھے، اسی طرح وہ عوام پر حکمرانوں کی اطاعت کو ضروری قرار دیتے تھے اور ہر ایسے شخص کو جو حاکم کی سرکشی ونافرمانی کرے، ذبح کرنیکا حکم دیتے تھے، چنانچہ عصور وسطی میں بہت سے بادشاہوں اور حکمرانوں کے محلوں میں انکا اثرورسوخ کافی بڑھ گیا تھا۔

- ہندوستان کے اسلامی دور حکومت میں انہیں کافی عزت واحترام حاصل ہوا اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ اکبر بادشاہ جس نے ہندوستان پر (۱۵۵۶۔۱۶۰۵ء تک) حکومت کی تھی، اسلام سے مرتد ہو کر جینی مذہب کے بعض عقائد کو قبول کر لیا، اس نے ہندوؤں میں شادی کی اور جینیت کے معلم ہیراوبجیا) کو معلم الدنیا کا لقب دیکر اپنا مقرب بنالیا۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

اول۔ ان کی کتابیں:

- مہاویرا اپنی وفات سے پہلے جب "نیاپوری" شہر، ریاست "تتبا" میں آیا تو اس نے وہاں ۵۵ تقریریں کی، ۳٦ سوالات کا جواب دیا، بعد میں یہی تقریریں اور سوالوں کے جوابات جینی مذہب کی مقدس کتابیں بن گئیں۔
- پھر اسمیں ان تقاریر اور وصایا کا بھی اضافہ کیا گیا جو جینی مریدوں، راھبوں اور عابدوں کی طرف منسوب ہیں۔
- مہاویرا کی میراث بالمشافہہ منتقل ہوئی، چوتھی صدی قبل مسیح میں جینیوں نے اُسے مدوّن کرنیکی کوشش کی لیکن وہ انکی لکھی باتوں کو جمع کرنے میں ناکام رہے، چنانچہ اسکی کتابت کو ۷۵ء تک مؤخر کردیا گیا۔
- پانچویں صدی عیسوی میں بڑے بڑے جینی "ویلابھی" نامی شہر میں جمع ہوئے، جہاں انہوں نے جینی میراث کو سنسکرتی زبان میں مدون کردیا، جبکہ اسکی اصل زبان (اردھا مجدی) تھی۔

دوم۔ خدا:

- جینیت دراصل برہمن مذہب پر انقلاب تھا، یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوؤں کے خداؤں کو خصوصاً تین خداؤں (برہما۔ وسنو۔ شیوا) کو نہیں مانتے ہیں، بنابریں انکی تحریک کو ملحدانہ تحریک کا نام دیا گیا۔
- جینیت کائنات کی روح اکبر یا خالق اعظم کو نہیں مانتی، لیکن وہ ابدی ارواح کے وجود کی معترف ہے۔
- جینیوں کا عقیدہ ہے کہ ارواح خالدہ میں سے ہر روح دوسری روح سے مستقل ہے اور ان پر تناسخ کا عمل جاری ہوتا ہے۔
- جینی نظریۂ الوہیت سے مستقل طور پر آزاد نہیں ہوسکے، چنانچہ وہ مہاویرا کو خدا مانتے ہیں اور اسے دیگر ۲۳ جینیوں کے ساتھ ملا لیتے ہیں، تاکہ انکے ذہن میں مذہب کا تصوّر مکمل ہو

www.besturdubooks.net

جائے اور اس خلا کو پُر کرلیں جو خدائے واحد کو نہ ماننے کی وجہ سے ان میں پیدا ہو گیا ہے۔

- صلح و آشتی کی تخلیق نے انہیں ہندوؤں کے خداؤں (ماسوائے تین خداؤں کے) کو ماننے اور معظم سمجھنے پر مجبور کر دیا ہے، لیکن اس درجے تک نہیں جس درجہ برہمن انہیں مقدس سمجھتے ہیں، نیز انہوں نے ہندوؤں کو دعوت دی کہ وہ برہمنوں کی تعظیم کریں کیونکہ وہ ہندوؤں کا ایک فرقہ ہیں اور ہندو مذہب میں اُن کا ایک خاص مقام ہے۔
- جینیت میں نہ تو عبادت ہے اور نہ ہی قربانی۔ جینی ذات پات کو نہیں مانتے، بلکہ جینی مذہب ذات پات کے خلاف ایک انقلاب ہے، انکے یہاں صرف دو طبقوں (خاص وعام) کے علاوہ اور کوئی طبقہ نہیں ہے، انہوں نے اپنے مخصوص طبقہ "راھبوں" کیلئے کوئی خاص امتیاز نہیں رکھا، یہی وجہ ہے کہ رھبانیت اس مذہب میں بہت مشقت، قربانی اور اپنی ذات کو تکلیف دینے والی چیز بن کر رہ گئی ہے۔

سوم۔ جینیوں کے عقائد:

۱۔ کارما:

- "کارما" جینیوں کے نزدیک ایک مادّی مخلوق ہے، جو روح کے ساتھ مخلوط ہو کر روح کا احاطہ کئے ہوئے ہے، روح کو اس سے چھٹکارا دلانے کیلئے سخت تقشّف اور لذتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔
- جب تک "کارما" انسان کی روح کے ساتھ جکڑا رہتا ہے انسان جیتا اور مرتا رہتا ہے، انسان کا نفس اس وقت تک پاک نہ ہوگا جب تک اسے کارما سے چھٹکارا حاصل نہ ہو جائے، انسان کو کارما سے اس وقت نجات ملے گی جب اسکی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی، اس کے بعد وہ نجات کی نعمتوں میں باقی رہ جائے گا۔

۲۔ نجات:

- نجات کا مطلب درد و غم اور پریشانیوں سے فارغ، دائمی سرور کے مقام پر فائز ہونا ہے، اسی طرح نجات کا مطلب حیوانی و مادّی گندگیوں سے پاک ہونا ہے، جبکہ نجات کا مقصد مولد، موت اور تناسخ کے تکرار سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔
- نجات کے مرتبے تک پہنچنے کیلئے بھلائی کے کام کرنا اور برائیوں سے بچنا ضروری ہے۔

www.besturdubooks.net

انسان جب تک اپنے میلان و شہوت کو قتل کر کے بشری زندگی کی رکاوٹوں اور مشکلات سے چھٹکارا حاصل نہ کر لے وہ نجات کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

- جینیوں کے نزدیک نجات یافتہ شخص کا مقام "خلاء کونی" کے اوپر ہے، بیشک یہ ابدی نجات کا مقام ہے۔

۳۔ ہر جاندار کو مقدس سمجھنا:

- جینی جانداروں کو عجیب و غریب طریقے سے مقدس سمجھتے ہیں۔
- بعض جینی راہب اپنے ساتھ ایک جھاڑو لے لیتے ہیں اور اس سے اپنا راستہ یا بیٹھنے کی جگہ کو صاف کرتے ہیں، اس ڈر سے کہ کہیں لاعلمی میں کوئی جاندار نہ ہلاک ہو جائے۔
- بعض جینی راہب اپنے چہرے پر پردہ ڈال دیتے ہیں اس ڈر سے کہ کہیں ہوا میں معلق جاندار ناک میں نہ گھس جائے۔
- زمین پر موجود چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں کے مر جانے کے خوف سے وہ کھیتوں میں کام نہیں کرتے۔
- جینی زندہ انسانوں کو قتل کرنے اور خون بہانے کے ڈر سے نہ خود لڑائی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی جنگ میں شریک ہوتے ہیں، گویا جینی امن و آشتی کے طلبگار اور تشدد سے دور رہنے والے لوگ ہیں۔

۴۔ میلان:

- جینی مذہب میں تمام احساسات و میلانات کو ختم کرنا ضروری ہے، انکے نزدیک راہب کو محبت یا کراہت، غم یا سرور، گرمی یا سردی، خوف و حیا، بھلائی یا برائی، بھوک و پیاس غرض کسی چیز کا احساس نہیں ہونا چاہئے، لہٰذا راہب کے لئے ضروری ہے کہ وہ خمود، جمود اور ذھول کے مقام تک پہنچ جائے، بایں طور کہ اس کے نفس کے تمام انسانی میلانوں کا خاتمہ ہو جائے۔
- آپ کسی جینی کو دیکھیں گے کہ وہ درد کا احساس کئے بغیر اپنے بدن کے بالوں کو اکھیڑ رہا ہوگا۔

۵۔ ننگا پن:

- جینیوں کے یہاں انسان میلان کو قتل کر دینے ہی سے انسان ننگے پن کے مرحلے تک پہنچ

www.besturdubooks.net

سکتا ہے، جسے جینیت کا اہم مثالی نمونہ تصور کیا جاتا ہے، یہ اس طرح ہو گا کہ آدمی کسی حرج حیا یا شرمندگی کا احساس کئے بغیر سڑکوں پر ننگا چلے۔

- راہب ننگے رہتے ہیں، ننگے رہنا نظریۂ نسیانِ عار وحیا کے نتیجے میں ظاہر ہوا ہے، جینیوں کا عقیدہ ہے کہ اس سے انسان کے اندر اپنی زندگی کو نجات وخلود کے مرحلے تک لے جانے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔
- ننگا انسان اگر حیا، بھلائی اور برائی کو یاد رکھتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اب تک وہ دنیا کے ساتھ معلق ہے، جو اسکی کامیابی ونجات کی راہ میں رکاوٹ بنے گی۔
- حیا کا احساس، تصور گناہ کو لازم ہے۔ اور حیا کا احساس نہ کرنے کا معنی گناہ کا تصور نہ کرنا ہے، لہٰذا جو شخص تکالیف کے شعور سے خالی زندگی گذارنا چاہتا ہے اسکو چاہئے کہ وہ آسمان اور ہوا کو اپنی پوشاک بنا کر ننگا زندگی گذارے۔

۶۔ رفتہ رفتہ موت:

- راہب وعابد، بھوک کا احساس نہ کرنے اور زندگی کے ساتھ انکو مربوط رکھنے والے روابط کو منقطع کرنے کیلئے کھانا پینا اور ہر اس شے کو چھوڑ دیتے ہیں جو جسم کو غذایت پہنچاتی ہوں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ذاتی تجویع سے رفتہ رفتہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔
- اس مرحلے تک پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے جسم فانی کی حکومت سے آزاد ہو گیا ہے، لہٰذا وہ اپنے بال اکھیڑتا ہے، قدرت کے بڑے سخت مظاہر کا سامنا کرتا ہے اور اپنے آپ کو مرنے تک بھوکا رکھتا ہے۔
- ہلاکت ایک ایسا مقام ہے جہاں تک صرف خاص الخواص جینی رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جینی اس کام کو دائمی نجات کیلئے کرتے ہیں، جینیت کے اصول اور اس کی پُر ھیبت، سخت تعلیمات کی روشنی میں تیرہ سال گذارے بغیر وہ یہاں تک نہیں پہنچ پاتے۔
- عام جینی کسی جانور کو قتل کرتے ہیں اور نہ انکا گوشت کھاتے ہیں، وہ کسی انسان یا حیوان کو تکلیف نہیں پہنچاتے، صرف اپنی مادی خواہشات کو دبانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

چہارم۔ عقائد وافکار:

- جینیوں کے نزدیک روح، موت اور ولادت کی کشمکش میں رہتی ہے یہاں تک وہ نور اور خوش بختی تک پہنچ جاتی ہے، یہاں پہنچ کر وہ ایسی لذت محسوس کرتی ہے کہ دنیا کی تمام لذتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔
- مندرجہ ذیل اشیا کو اپنے اوپر منطبق کرنے سے انکونور کے راستے رسائی حاصل ہو جاتی ہے:

۱۔ ۲۴ جینیوں کے بارے میں صحیح عقیدہ رکھے اور نفس سے متصل تمام گناہوں کی گندگی سے چھٹکارا حاصل کرلے۔

۲۔ صحیح علم : یعنی کائنات کو اس کے مادی وروحانی پہلو سے جاننا۔

۳۔ صحیح اخلاق : یعنی نیکیوں کو اپنانا، برائیوں کو چھوڑ دینا، عفت وزہد کی پابندی کرنا۔

جینی علم کے پانچ درجات ہیں :

۱۔ حواس کے ذریعے ادراک کرنا۔

۲۔ وثائق مقدسہ کے توسط سے علم حاصل کرنا۔

۳۔ محدود وجدان کا علم حاصل کرنا۔ یعنی روح کو گندگیوں سے پاک کرنے کے بعد روح کا ادراک کرنا۔

۴۔ وجدان محیط کا علم حاصل کرنا۔ یعنی زمانوں اور فاصلوں کو طے کرنے کے بعد روح کا ادراک کرنا۔

۵۔ ضمیروں میں مخفی علم کو حاصل کرنا۔ رازوں کے تصورات کا ادراک کرنا، سخت لاغر کرنے والی ورزش کے مرحلے سے گذرے بغیر انسان اس درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔

۶۔ مہاویرا پہلے سے ان تینوں درجات کا حامل تھا، جبکہ بقیہ کو بعد میں حاصل کیا، اس طرح وہ اپنے مذہب کا مرشد وداعی بن گیا۔

۷۔ عبادت خانہ جینی معاشرے کا ایک اہم جزو ہے، عبادت خانے کی تعمیر کو جینیوں کا مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار کی بنیادیں:

- جینی مذہب اصل میں ہندو مذہب کے خداؤں اور ہندوؤں کے ذات پات کے خلاف ایک انقلاب تھا، لیکن جینیت، ہندو مذہب کی خاصیتوں اور اسکی اہم نشانیوں سے آزاد نہیں ہو سکی، جینیت نے بھی اپنا ایک خاص خدا بنالیا۔
- جینی افکار کی بنیاد ہندوانہ افکار ہی ہیں، مثال کے طور پر جینی بھی، انطلاق، کارما، نجات، تناسخ، تکرار ولادت، اور منفیت کی دعوت دیتے ہیں، ان اشیا کو وہ جینی رنگ میں ڈھال کر ترقی یافتہ بنادیتے ہیں، تاکہ وہ جینی عقائد کے موافق ہو جائیں۔
- جینی مذہب اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ اسکا فلسفہ جینیٔ اول کی طرف راجع ہے، اس شخص کا تعلق تاریخ بعید سے تھا، نیز ان کا مذہب اُن جینیوں کی طرف راجع ہے جو یکے بعد دیگرے وارد ہوئے تھے، انکا ۲۳واں جینی "بارسوانات" اور چوبیسواں جینی "مہاویرا" تھا، اسی کے ہاتھوں پر طویل زمانے کے مختلف مراحل میں تشکیل پائی جانے والی اس مذہب کی خاصیات کو قرار حاصل ہوا۔
- جینی مذہب کا ظہور بدھ مت کے ساتھ ساتھ ہوا، یہ دونوں مذاہب ہندو مذہب کے خلاف انقلاب تھے۔
- خیال کیا جاتا ہے کہ عیسائی مذہب نے۔ ہر جاندار کے عوض روزہ رکھنے کا عقیدہ جینی مذہب سے لیا ہے، کیونکہ عیسائی لوگ گوشت اور جانوروں سے درآمد کردہ اشیا کے استعمال کرنے کے عوض چند ایام کا روزہ رکھ لیتے ہیں، روزے کے دوران وہ صرف نباتاتی کھانوں پر گذارا کرتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثرورسوخ کے مقامات:

- جینی مذہب ہندوستان سے باہر نکلا، کلکتہ اور دلوارا میں انکی عبادت گاہیں پھیلی ہوئی ہیں، کھجورا اور آبو میں بھی جینی عبادت گاہیں ہیں، رانیت وکشیدہ کاری کے میدان میں ان کو عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے، انہوں نے دوسری صدی قبل مسیح میں ادریسہ کے مقام پر عظیم کھائی کھودی تھی۔ جسکا نام "ہاتھی کنبہ" تھا۔ ہندوستان کے طول وعرض

www.besturdubooks.net

میں انکی اور بہت سی کھائیاں ہیں، مورتی بنانے، عبادت گاہیں کو تعمیر کرنے، کشیدہ کاری کرنے اور اسے عجیب وغریب نقش ونگار سے مزین کرنے میں انھیں بڑا کمال حاصل ہے۔جینیوں کی تعداد تقریباً ایک ملین ہے، بینکوں اور تاجروں کو قرضہ دینا انکا پیشہ ہے، انکی اکثریت مالدار لوگوں پر مشتمل ہے۔جینیوں نے کتابوں کو نشر کرنے اور ہندوستانی تہذیب وثقافت پر جینیت کا اثر ڈالنے میں بڑا تعاون کیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ حضارۃ الھند : گستاف لوبون۔
۲۔ مہاویر۔جینیت کا بانی : ہندوستانی ثقافت۔دسمبر ۱۹۵۱ء
۳۔ الفلسفۃ الجینیہ : محی الدین الالوائی۔
۴۔ تاریخ الاسلام فی الہند : عبدالمنعم نمر۔
۵۔ فلسفۃ الھند القدیمہ : مولانا عبدالسلام رامپوری۔
۶۔ أدیان الھند الکبری : ڈاکٹر احمد شلبی، طبع ششم، النھضۃ المصریہ۔
۷۔ حقائق عن الھند : از منشوراتِ ادارۂ معلومات ہندوستان۔
۸۔ أدیان العالم الکبری : حبیب سعید۔

انگریزی میں دیکھئے:

1- H.G. WELLS : A SHORT HISTORY OF THE WORLD.
2- BERRY : RELIGIONS OF THE WORLD.
3- HISTORY OF BUDDHIST THOUGHT : EDWARD THOMAS.
4- WEECHE AND RYLMAD : THE PEAPLES AND RELIGIONS OF INDIA.

www.besturdubooks.net

(۲۰)

حشاشی

(ASSASSIN)

تعارف :

حشاشی، ایک اسماعیلی فاطمی نزاری مشرقی طائفہ ہے۔ یہ طائفہ نزار بن المستنصر باللہ اور اس کی نسل سے آنے والوں کی امامت کی دعوت دینے کیلئے فاطمیوں سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ حشاشی طائفہ کی بنیاد حسن بن الصباح نے رکھی تھی۔ جس نے اپنی دعوت کو پھیلانے اور اپنی حکومت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کیلئے قلعہ (آلموت) کو اپنا مرکز بنایا تھا۔ اس طائفے کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنے سیاسی ودینی مقاصد کے حصول کیلئے دہشت گردی کرتا ہے، حشاشین (ASSASSIN) کا لفظ اپنی متعدد اشکال کے لحاظ سے یورپ میں اچانک قتل کرنے، دھوکہ دیکر قتل کرنے یا پیشہ ور اجرتی قاتل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ۱۔ حسن بن الصباح : ۴۳۰ھ میں "رے" کے مقام پر پیدا ہوئے، شیعہ مذہب پر ان کی پرورش ہوئی، ۱۷ سال کی عمر میں فاطمی مذہب کو قبول کیا۔ (۴۷۱ھ۔ ۱۰۷۸ء) میں حج کی نیت سے امام مستنصر باللہ کے پاس گئے، اس کے بعد ملک فارس میں دعوت کو نشر کرنے کیلئے واپس لوٹ گئے، کئی قلعوں پر اس نے قبضہ کر لیا، جن میں اہم ترین قلعہ (آلموت) ۴۸۳ھ ہے، جسے انہوں نے اپنی مملکت کا دارالحکومت بنایا۔
- حسن بن الصباح کے زمانے میں امام مستنصر باللہ کی وفات (۴۸۷ھ۔ ۱۰۹۴ء) ہو گئی، وزیر نے امام کے چھوٹے بیٹے المستعلی کو جو وزیر کی بہن کا لڑکا تھا، امامت منتقل کرنے کیلئے ولی عہد شہزادے کو قتل کرادیا، یہیں سے فاطمی فرقہ نزاری، شرقی اور مستعلی مغربی

www.besturdubooks.net

میں تقسیم ہو گیا۔

- حسن بن الصباح نے یہ کہہ کر نزار کی امامت کی دعوت شروع کر دی کہ امامت نزار کے اس پوتے میں منتقل ہو گئی ہے جسے خفیہ طور پر قلعہ آلموت لایا گیا تھا۔ دراصل نزار کی ایک محبوبہ کو حمل کی حالت میں قلعہ آلموت لایا گیا تو اس نے اس بچے کو یہیں جنم دیا، البتہ اس نئے امام کا معاملہ خفیہ پردوں کے پیچھے چلا گیا ہے۔
- حسن بن الصباح نے (۵۱۸ھ۔ ۱۱۲۴ء) میں اپنے پیچھے کوئی اولاد چھوڑے بغیر وفات پائی، اپنے دونوں بچوں کو اس نے اپنی زندگی ہی میں قتل کر ڈالا تھا۔
- ۲۔ کیا بزرگ آمید : نے (۵۱۸ھ۔ ۱۱۲۴ء) سے لیکر (۵۳۲ھ۔ ۱۱۳۸ء) تک حکومت کی، بیس سال تک قلعہ "لاماسار" کا قائد رہا، اپنے دور حکومت میں اپنے پڑوس کے خلاف کئی جنگیں کیں، وہ حسن بن الصباح کے لحاظ سے زیادہ سیاستدان اور عفو ودر گذر کرنے والا آدمی تھا۔
- ۳۔ محمد بن کیا بزرگ آمید : نے (۵۵۳ھ۔ ۱۱۳۸ء) سے لے کر (۱۱۶۲ء) تک حکومت کی، یہ امامت کی دعوت دیتے تھے، نیز اسلامی فرائض کے لئے بیرونی احترام کو لازمی قرار دیتے تھے، چنانچہ انہوں نے اس کے بیٹے کی امامت کا عقیدہ رکھنے والے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔
- ۴۔ حسن ثانی بن محمد : کی حکومت (۱۱۶۲ء) سے لے کر (۵۶۱ھ۔ ۱۱۶۶ء) تک رہی۔ اس نے ۵۵۹ھ کے رمضان میں قیامت برپا ہونے کا اعلان کیا، شریعت کو ختم کر دیا، دینی احکامات کو ساقط کر دیا، روزہ نہ رکھنے کو جائز کہا، لیکن بعد میں اس نے ایک قدم آگے بڑھ کر اس بات کا دعویٰ کر دیا کہ وہ بظاہر کیا بزرگ کا پوتا ہے، مگر حقیقت میں وہ امامِ زمانہ اور نزار کی نسل سے سابق امام کا بیٹا ہے۔
- ۵۔ محمد الثانی بن الحسن الثانی : نے (۵۶۱ھ۔ ۱۱۶۶ء) سے لیکر (۶۰۸ھ۔ ۱۲۱۰ء) تک حکومت کی۔ نظریۂ قیامت کو ترقی دے کر اسے راسخ بنایا، ان کے زمانے میں سلجوقی حکومت کی کمزوری اور پھر اسکا خاتمہ، ترکمان کا ظہور اور تُرک وسعت کی ابتدا نے ان کو بڑا (سیاسی) فائدہ پہنچایا۔
- ۶۔ جلال الدین الحسن الثالث بن محمد الثانی : نے (۶۰۷ھ۔ ۱۲۱۰ء) سے لے کر

www.besturdubooks.net

(۱۲۲۱ء) تک حکومت کی قیامت کے متعلق اپنے آباواجداد کے عقیدے سے منحرف ہو گیا، ان پر لعنت بھیجی، انہیں کافر قرار دیا، ان کی کتابوں کو جلادیا، اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، عالم اسلام کے ساتھ ناطے جوڑنا شروع کردیئے، اس نے سچی اسلامی شریعت کی طرف رجوع کرنے کا یقین دلانے کے لئے عباسی خلیفہ الناصر لدین اللہ، سلجوقی خلیفہ خوارزم شاہ اور دیگر بادشاہوں اور حکمرانوں کی طرف وفود بھیجے، جس سے اسلامی ممالک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس کے پیروکار نئے مسلمان کے نام سے پہچانے جانے لگے۔

- ۷۔ محمد الثالث بن الحسن الثالث : (بعض کتابوں میں ان کا نام علاء الدین محمود بھی لکھا گیا ہے) نے (۱۲۱۱ء) سے لے کر (۱۲۲۵ء) تک حکومت کی۔ اپنے والد کا خلیفہ بنا تو اس کی عمر ۹ سال تھی، اس کے والد کا وزیر ہی آلموت کا حاکم تھا، لوگ اس کے زمانے میں محرمات، گناہوں اور الحاد کی طرف واپس لوٹ گئے، اس بچے نے پانچ یا چھ سال تک حکومت کی پھر اسے دماغی عارضہ لاحق ہو گیا، جسکے بعد ملک میں چوری ڈکیتی عام ہو گئی، اور لوگوں کے جان و مال محفوظ نہیں رہے۔
- ۸۔ رکن الدین خور شاہ : (۱۲۵۵ء سے ۱۲۵۸ء تک)۔ ہلاکو خان نے ۱۲۵۶ھ میں اسماعیلیوں کے قلعے پر حملہ کرنے کی غرض سے لشکر کشی کی۔ وہ برابر پیش قدمی کرتا رہا یہاں تک کہ رکن الدین نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ۶۵۴ھ میں اس نے قلعہ آلموت سمیت دیگر چالیس قلعوں کو ہلاکو خان کے حوالے کر دیا۔ ہلاکو خان نے ان قلعوں کو زمین بوس کر دیا۔ ہلاکو خان نے رکن الدین خور شاہ کا پر جوش استقبال کیا۔ مغل لڑکی سے اس کی شادی کی، ۱۲۵۸ء میں دھوکہ دیکر قتل کر کے اس سے فارغ ہو گیا اور اس طرح ملک فارس سے حشاشیوں کے سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔
- ۹۔ شمس الدین محمد بن رکن الدین : اسماعیلی روایات کے مطابق رکن الدین نے اپنے بیٹے شمس الدین کو مخفی رکھا تھا، وہ ہلاکو خان کے خوف سے حلیہ بدل کر جنوبی قوقاز کی طرف بھاگ گیا تھا، پھر اصفہان و ہمدان کے راستے پر ایک بستی (انجودا) میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔ آٹھویں صدی ہجری کے نصف میں اپنی وفات تک وہ اس بستی میں موجود رہے، ان کے بعد انیسویں صدی میں اماموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا، اسی

www.besturdubooks.net

میں آغا خان کی فیملی بھی ظاہر ہوئی، شمس الدین کے بعد حشاشی دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔

- بعض نے محمد شاہ کی امامت کی صدا بلند کر کے اسے امام بنادیا، نیز ان کی نسل کے ائمہ کو بھی تسلیم کرلیا، دسویں صدی ہجری کے نصف میں اس سلسلے کے ائمہ کا خاتمہ ہو گیا، ان کا آخری امام ظاہر شاہ سوم تھا، جو ''دکنی'' کے نام سے معروف تھا، اس نے ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور تقریباً ۹۵۰ھ میں وہیں پر وفات پائی۔ اس کے کچھ پیروکار شام میں مصیاف اور القدموس کے مقام پر پائے جانے کے باوجود حشاشیوں کی اس شاخ کا خاتمہ ہو گیا۔

حشاشی بلادِ شام میں :

- بلادِ شام میں ان کے بہت سے قائدین ظاہر ہوئے، مثلاً بہرام الاستراباذی اور مبلغ اسماعیل الفارسی، انہوں نے حلب کے والی رضوان بن تتش کے اپنی طرف جھکاؤ سے بڑا فائدہ اٹھایا، چنانچہ ملک فارس کے اسماعیلیوں کی بہت بڑی تعداد نے اس کی جانب رخ کیا جس سے بلاد شام میں ان کی شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا۔
- ان کی اہم ترین شخصیت شیخ الجبل سنان بن سلیمان بن محمد المعروف رشید الدین تھے، ان کی پرورش بصرہ میں ہوئی، قلعہ آلموت میں علم حاصل کیا، یہ ولی عہد شہزادہ حسن بن محمد کا ہم جماعت تھا، اس نے اپنے دور حکومت میں ان کو ملک شام کا سفر کرنے کا حکم دیا تھا۔
- یہ ملک شام میں سفر کرتا اور اسماعیلیوں کو اپنے گرد اکھٹے کرتا، یہاں تک کہ وہاں اس کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہو گیا اور ان کی سلطنت قائم ہو گئی، لوگوں نے اس کی امامت کو تسلیم کرلیا، لیکن اس کی وفات کے بعد لوگ آلموت کے ائمہ کی اطاعت کی طرف واپس آگئے۔ شیخ ایک مخفی شخص تھے، اسماعیلی انہیں اپنے مطلق عظیم ترین شخصیت کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔
- سنان کئی سارے قلعوں کا مالک ہو گیا، زنگیوں کا بھی اس نے مقابلہ کیا، اس نے کئی مرتبہ سلطان صلاح الدین ایوبی کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی۔

www.besturdubooks.net

○ اس کے بعد کچھ کمزور قسم کے امرا اس کے خلیفہ بنے، جن کی وجہ سے وہ ظاہر بیرس کے ہاتھوں میں آسان لقمہ بن گئے۔

○ ملک شام میں ان کے قلعوں میں قلعہ بانیاس، حصن قدموس، حصن مصیاف، الکہف، الخوالی، المنیفہ اور القلیعہ شامل ہیں۔

عقائد وافکار :

۱۔ حشاشیوں کے عقائد عام طور پر اسماعیلیوں کے عقائد سے ملتے ہیں، یعنی ایک امام معصوم کا ہونا ضروری ہے۔ اسکا امام سابق کا بیٹا ہونے پر منصوص علیہ ہونا لازمی ہے۔

۲۔ حشاشیوں کے جتنے بھی قائدین ظاہر ہوئے ان میں حسن ثانی اور ان کے صاحبزادے کے علاوہ سب کے سب نے امام مستور کے حق میں دلائل دیئے، البتہ مذکورہ بالا دونوں اماموں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ نزار کی نسل کے امام ہیں۔

۳۔ شام میں حشاشیوں کے امام رشید الدین سنان بن سلیمان، اسماعیلی عقائد کے بجائے نظریۂ تناسخ ارواح کا قائل تھا، نیز اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے پاس غیب کا علم ہے۔

۴۔ حسن الثانی بن محمد نے وقوعِ قیامت کا اعلان کر دیا تھا، اس نے شریعت واحکامات کو ساقط کر دیا تھا۔

۵۔ حشاشیوں کے نزدیک حج کا ظاہری مطلب بیت اللہ شریف کا حج کرنا ہے، لیکن حج کے حقیقی معنی امامِ زمانہ کا حج کرنا ہے، چاہے وہ ظاہر ہو مستور۔

۶۔ بعض زمانوں میں حشاشیوں کا نعرہ یہ ہوتا تھا: ”کسی حقیقت کا وجود نہیں ہے اور ہر چیز جائز ہے۔“

۷۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ لوگوں کو منظم طور پر قتل کریں۔ حشاشی بچوں کے دلوں میں اپنے تمام نظریات پر ایمان راسخ کر کے ان سے اندھی اطاعت کروا کے بچوں سے یہ کام انجام دلواتے تھے۔ جب بچوں کے پٹھے مضبوط ہو جاتے تو حشاشی انہیں مشہور ومعروف اسلحوں خصوصاً خنجر کی تربیت دیتے، بچوں کو چھپ جانے اور پُر اسرار طور پر غائب ہو جانے کی تربیت دیتے۔ فدائی کو اپنے راز کا ایک لفظ بھی ظاہر کرنے سے پہلے اپنے آپ کو قتل کر دینے کا گُر سکھا دیتے تھے، اس طرح حشاشیوں نے فدائیوں کا ایک

www.besturdubooks.net

گروہ تیار کر کے پورے عالم اسلام میں خوف وہراس پھیلا دیا تھا۔

۸۔ حشاشی قلعوں اور فصیلوں کے ایک طویل سلسلے میں محفوظ ہو جاتے تھے، انہوں نے کوئی ایسی اونچی جگہ نہیں چھوڑی تھی جس پر قلعہ تعمیر نہ کیا ہو، نیز انہوں نے کوئی ایسا قلعہ بھی نہیں چھوڑا تھا جس پر قبضہ کرنے کو اپنا مطمع نظر نہ بنایا ہو۔

۹۔ ان کے متعلق مؤرخ کمال الدین بن العدیم لکھتا ہے کہ: "۵۷۲ھ بمطابق ۱۱۷۶ء میں جبل السماق کے باشندے گناہوں اور فسق وفجور میں مبتلا ہوئے، انہوں نے خود کو متطہرین کہا۔ شراب کی محفل میں ان کے مرد وعورت آپس میں مخلوط ہو جاتے تھے، چنانچہ کوئی مرد اپنی بہن یا بیٹی سے نہیں بچ سکتا تھا، عورتوں نے مردوں کے لباس پہن لئے اور ایک عورت نے اعلان کیا کہ سنان ان کا رب ہے۔"

عقائد وافکار کی جڑیں :

- حشاشیوں کی اصل بنیاد شیعیت اور پھر اسماعیلیت ہے۔
- امام المستنصر باللہ کی وفات کے بعد حشاشیوں نے امام کے بڑے بیٹے نزار کی امامت کی دعوت دینا شروع کر دی تھی، جبکہ امام اور ان کے بیٹے کو امامت ملنے سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا تھا۔
- فدائیوں کو تربیت دینے کا نظریہ حسن بن الصباح نے اپنے امام المستنصر باللہ سے ملاقات کے دوران لیا تھا۔
- قتل ودہشت گردی ان کا دینی وسیاسی ہتھکنڈہ تھا، اپنے عقائد کو دلوں میں راسخ کرنے اور اپنے دشمنوں کے دلوں میں خوف وہراس پھیلانے کے لئے وہ اسکا استعمال کرتے تھے۔
- تناسخ کا نظریہ جسکی رشید الدین سنان نے دعوت دی تھی نصیریت سے ماخوذ تھا۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- حشاشیوں کی دعوت کرمان اور یزد سے ہوتی ہوئی وسطی ایران اور اصفہان تک پہنچی، پھر خوزستان اور دیلم پھر آخر میں قلعہ آلموت میں آکر ٹھہر گئی، مشرق میں وہ مازندان اور پھر قزوین تک پہنچ گئے، رودبار، لاماسار اور کوہستان کے علاوہ اور بھی بہت سے قلعوں

www.besturdubooks.net

پر ان کا قبضہ ہو گیا تھا اور نہر جیحون تک پھیل گئے تھے۔

- حشاشیوں کی دعوت ملک شام تک پھیل گئی تھی، شام کے طول وعرض کے قلعوں وفصیلوں پر ان کا قبضہ ہو گیا تھا، ان کے قلعوں میں بانیاس، مصیاف، قدموس، الکہف، الخوالی اور سلمیہ شامل ہیں۔
- ایران میں حشاشیوں کا زوال مغل بادشاہ ہلاکو خان کے ذریعے ہوا اور ملک شام میں ان کا زوال ظاہر بیرس کے ہاتھوں پر ہوا۔
- حشاشی مذہب کے ماننے والے اس وقت ایران، شام، ہندوستان اور روس کے وسطی حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ الحشاشون : تالیف برنارڈ لویس۔ تعریب: محمد العزب موسیٰ۔ دار المشرق العربی الکبیر۔ بیروت۔ طبع اول۔ ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰ء۔

۲۔ طائفۃ الاسماعلیہ تاریخہا نظمہا عقائدھا : ڈاکٹر محمد کامل حسین۔

۳۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ شکعہ۔

۴۔ اصول الاسماعیلیہ والفاطمیہ والقرامطیہ : برنارڈ لویس۔

☆☆☆

www.besturdubooks.net

(۲۱)

نظریۂ ڈارون

(DARWENSM)

تعارف :

ڈارونی فکری تحریک، انگریز اسکالر "چارلس ڈارون کی طرف منسوب ہے، جس نے ۱۸۵۹ء میں اپنی کتاب "أصل الانواع" شائع کی تھی، اس کتاب میں چارلس ڈارون نے پرورش وترقی کے متعلق اپنا ایک ایسا نظریہ پیش کیا جس نے دینی اصولوں کو ہلا کر رکھ دیا اور عالمی فکر پر ایک منفی اثر چھوڑا۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- چارلس ڈارون اس مکتبۂ فکر کے بانی ہیں۔ وہ ایک انگریز اسکالر تھے، ۱۸۵۹ء میں اپنی کتاب "أصل الانواع" شائع کی، اس کتاب میں انہوں نے حیات کی اصل ایک ایسے خلیے کو قرار دیتے ہوئے پرورش اور نشوونما کے متعلق اپنے نظریے کے بارے میں بحث کی جو لاکھوں سال سے ایک بدبودار سڑی ہوئی جگہ پر پڑا ہوا تھا، اس خلیے نے کئی مرحلوں سے گزرتے ہوئے ترقی کی، ان مراحل میں بندر بننے کا مرحلہ اور پھر ترقی کرتا ہوا انسان پر منتہی ہونے کا مرحلہ بھی شامل ہے۔ ڈارون دراصل اس نظریے کے ذریعے اس دینی نظریہ کو پاش پاش کر دیتا ہے جس میں بتایا گیا کہ انسان کی ابتدا آدمؑ وحوا سے ہوئی ہے۔
- آرتھر کیت : ایک متعصب ڈارونی تھا، اس کا اپنا اعتراف ہے کہ ڈارون کا نظریہ اب تک بغیر کسی دلیل کے قائم ہے۔ وہ نئے سرے سے اس موضوع پر لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ بے شک پرورش اور ترقی کا نظریہ اب تک بغیر کسی دلیل کے قائم ہے، اسی طرح مستقبل میں بھی رہے گا، ہمارا اس پر ایمان لانے کا واحد سبب یہ ہے کہ اس

www.besturdubooks.net

کی ممکنہ متبادل شے صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے تخلیق پر براہ راست ایمان لانا، جو مطلقاً وارد نہیں ہے۔"

- جولیان هکسلی یک ملحد ڈارونی تھا، اس کا ظہور بیسویں صدی میں ہوا، یہ شخص اس نظریے کے متعلق کہتا ہے کہ "اس طرح علم الحیات، انسان کو ایک متماثل مرکز میں رکھے گا بسبب ان نعمتوں کے جو اسے سید المخلوقات کے طور پر جیسا کہ ادیان کہتے ہیں، عطا کی گئیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وقت حاضر میں انسان سید المخلوقات ہے، لیکن کبھی کبھار اسکی جگہ بلی اور چوہا بھی لے لیتا ہے۔"
- اس کا زعم ہے کہ انسان نے اپنے عجز و جہالت کے دور میں "خدا" کا نظریہ تخلیق کیا تھا۔ اب تو اس کے پاس علم ہے اور وہ طبیعت پر بھی غالب آ گیا ہے، اب وہ خدا محتاج نہیں رہا، لہٰذا وہ بیک وقت عابد و معبود دونوں ہے۔
- وہ کہتا ہے کہ "نظریۂ ڈارون کے بعد انسان خود کو حیوان قرار دینے سے گریز نہیں کر سکتا۔"
- لیکونٹ دی نوی : ترقی و تجدّد پسندوں میں یہ مشہور ترین شخص ہے۔ یہ دراصل مستقل نظریۂ ارتقا کا حامل تھا۔
- د۔ھ۔ سکاتھ : یہ سخت متعصب ڈارونی تھا، اس کا کہنا ہے کہ بے شک پرورش کا نظریہ باقی رہنے کے لئے آیا ہے، ہمارے لئے اس نظریے سے دستبردار ہونا ناممکن ہے، اگرچہ وہ ایک اعتقادی عمل کیوں نہ بن جائے۔"
- برٹرینڈ رسل: ایک ملحد فلسفی تھا۔ اسکی ترکیز ڈارونی نظریے کی میکینکی جہت پر تھی، یہ ڈارونی اثر کو تقویت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ بے شک فلک کے متعلق گلیلی اور نیوٹن نے جو کچھ کیا ہے ایسا ہی ڈارون نے علم الحیات کے سلسلے میں کیا ہے۔"

عقائد وافکار:

اول۔ ڈارون کا نظریہ:

نظریۂ ڈارون چند فرضی افکار واشیا کے گرد گھومتا ہے جو حسب ذیل ہیں:

- ڈارون یہ فرض کر لیتا ہے کہ لاکھوں خلیوں کے مالک عضوی کائنات کی اصل ایک خلیہ

www.besturdubooks.net

والی ایک حقیر شے ہے۔

- نظریۂ ڈارون عضوی کائنات میں سہولت اور غیر پیچیدگی سے دقت و پیچیدگی کی طرف ترقی حیات کو فرض کرلیتا ہے۔
- یہ کائنات پستی سے بلندی کی طرف ترقی کر رہی ہے۔
- طبیعت نے قوی انواع کو حوادث کا مقابلہ کرنے اور ترقی کی سیڑھی پر چلنے کے لئے بقا، نمو اور تکیف کے عوامل سے نوازا ہے جس کی وجہ سے دائمی طور پر اسمیں نوعی اچھائی آتی رہتی ہے، اس سے بہترین نئے انواع جنم لیتے ہیں، مثلاً بندر اور اس سے ترقی یافتہ نوع ''انسان'' کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ طبیعت نے ضعیف انواع سے اس قوت کو سلب کرلیا ہے لہٰذا وہ ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ تحقیق کی بات یہ ہے کہ ڈارون نے اپنے اس نظریے کو مالتھوس کے قانون ''طبعی ترقی'' سے اخذ کیا ہے۔
- ایک نوع کے اندر فردی اختلاف، طویل زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ نئے انواع کو جنم دیتا ہے۔
- طبیعت کسی مرسومہ منصوبہ بندی کے بغیر بلکہ بے ہنگم طریقے پر دیتی بھی ہے اور محروم بھی رکھتی ہے، ترقی کی لکیریں خود ٹیڑھی اور مضطرب ہیں، وہ کسی ایک مطرد منطقی قاعدے کے مطابق نہیں چلتیں۔
- ڈارون کا نظریہ اصل کے لحاظ سے فلسفی نظریات سے بہت دور ایک فرضی وبیالوجی نظریہ ہے۔
- نظریۂ ڈارون درج ذیل مستقل اصولوں پر قائم ہے:

۱۔ زندہ مخلوقات متعدد تاریخی مرحلوں میں پائی گئی ہیں نہ کہ اچانک دفعہ واحد میں۔ ممکن ہے اس اصل پر دلیل بھی دی جاسکے۔

۲۔ یہ مخلوقات موروثی طور پر سلسلہ وار موجود ہیں، جو طویل دھیمی ترقی کے دوران ایک دوسرے سے پے در پے پیدا ہوتی رہتی ہیں، البتہ اس اصل پر یہ لوگ ابھی تک دلیل قائم نہیں کرسکے کیونکہ ان کی مزعوم ترقی کے تسلسل میں گم شدہ حلقے بھی ہیں۔

- نظریۂ ڈارون یہ فرض کرلیتا ہے کہ ترقی کا ہر مرحلہ حتمی طور پر اس سے پہلے والے

www.besturdubooks.net

مرحلے کے بعد آتا ہے، مطلب اس کا یہ ہے کہ خارجی عوامل ہی اس مرحلے کی نوعیت کا تعین کرتے ہیں، البتہ اس کے تمام مراحل کے ساتھ اپنے ذاتی طور پر چلنے کا راستہ مضطرب ہے، جو ایک مرسوم مقصود یا بعید ہدف تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتا کیونکہ وہ طبیعت جس نے اس کو وجود بخشا ہے وہ خود بے عقل و نافہم ہے، بلکہ وہ بے ہنگم طریقے پر چل پڑا ہے۔

دوم۔ نظریۂ ڈارون کے اثرات :

- نظریۂ ڈارون سے پہلے لوگ فرانسیسی انقلاب کی بنا پر "حریت اعتقاد" کا نعرہ لگاتے تھے، اس نظریے کے ظاہر ہونے کے بعد لوگوں نے اپنے ملحد ہونے کا اعلان کر دیا جو عجیب وغریب طریقے سے یورپ میں پھیلنے کے بعد پوری دنیا میں عام ہو گیا۔
- نظریۂ ڈارون ظاہر ہونے کے بعد ان الفاظ کے کوئی معنی باقی نہیں رہتے: "آدم، حوا، جنت، وہ درخت جس سے آدم و حوا علیہما السلام نے پھل کھایا تھا اور گناہ۔ (جو نصاریٰ کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے انسانیت کو اس موروثی گناہ سے نجات دلانے کے لئے جس کے طوق تلے وہ آدم علیہ السلام کے وقت سے پسے چلے جا رہے تھے، خود کو سولی پر چڑھا دیا تھا)۔
- نظریۂ ڈارون ظاہر ہونے کے بعد مہذب طبقے کے ذہن پر مادی افکار غالب آگئے، ان افکار نے انسان کی مادّیت و مادّی قوانین کے سامنے جھک جانے کے متعلق انہیں آگاہ کیا۔
- لوگوں کی بہت بڑی جماعت تقریباً مکمل طور پر خدا پر ایمان لانے سے عاری ہو گئی۔
- طبیعت کی عبادت، جیسا کہ ڈارون کہتا ہے کہ: "طبیعت ہر شے کو پیدا کرتی ہے، مخلوق پر اسکی قدرت کی کوئی حد نہیں۔"
- ڈارون مزید کہتا ہے کہ "خدا کی مداخلت سے پرورش وترقی کی تشریح کرنا بالکل ایسا ہے جیسا کہ کسی معمولی میکینک کی موجودگی میں طبیعت کے مخالف عنصر کو داخل کر دیا جائے۔"
- نظریۂ ڈارون ظاہر ہونے کے بعد انسان کے وجود کی غایت و مقصد کے متعلق بحث

www.besturdubooks.net

کرنے کا کوئی فائدہ نہیں رہتا، کیونکہ ڈارون کہتا ہے کہ انسان اور بندر کا نسب نامہ ایک ہی ہے۔ بلکہ ڈارون کا گمان یہ ہے کہ انسان کا حقیقی جدامجد وہ چھوٹا سا خلیہ ہے جو لاکھوں سال پہلے سڑی ہوئی بدبودار جگہ پر پڑا ہوا تھا۔

- مغربی علوم نے کلی طور پر یہ کہہ کر "غایت" کو مہمل قرار دے دیا کہ اسے کسی علمی اسکالر کی ضرورت نہیں اور نہ ہی وہ ان کے دائرہ عمل کے تحت آتی ہے۔
- بہت سے احساسات پر قنوط، یاس وضیاع غالب آگئے اور روحانیت سے محروم حیران وپریشان نسلیں ظاہر ہونے لگیں۔
- ڈارون کے نظریے نے حیاتِ انسانی کے خلاف سرکشی کر کے انسان کو مذہب کے معاملے میں بے ڈھنگا بنادیا چنانچہ موجودہ زمانہ، بے چینی اور ہلاکت کا زمانہ بن کر رہ گیا ہے۔
- نظریۂ ڈارون گویا تحلیل نفس کے متعلق نظریۂ فروید کی ولادت کی تمہید واعلان نئی روحانیت کے متعلق نظریۂ برجستوں کی میلاد، وجودیت کے متعلق نظریۂ سارتر کی میلاد اور مادّیت کے متعلق نظریۂ مارکس کی میلاد کا اعلان تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام نظریات نے ڈارون کے وضع کردہ اصولوں سے بہت فائدہ اٹھایا، نیز ان لوگوں نے اپنی راہ، انسان، حیات وسلوک کی تشریح کرتے وقت ڈارونی نظریے سے بڑا استفادہ کیا۔
- ڈارون کے اس گمان سے کہ انسان جانوروں میں سے ایک جانور ہے، احساسات وعقائد کو بڑا دھچکا لگا۔
- ڈارون کی نظر میں انسان صرف ایک آئینہ ہے جس پر طبیعت کی اچانک تقلّبات اور اس کے بے ہنگم اثرات منعکس ہوتے ہیں۔
- "نظریۂ ارتقا" نے یہ بتایا کہ انسان ایک جانور ہے اور "ترقی کے عمل کی تشریح" نے یہ بتایا کہ وہ ایک مادّہ ہے۔
- بیالوجی ترقی کا نظریہ اس لئے منتقل ہوا تاکہ وہ ایسے فکری فلسفے کی شکل اختیار کر سکے جو ہر چیز کے اندر کسی حد وغایت کے بغیر مطلق ترقی کا داعی ہو۔ اس نظریے نے مذہب، اصول اور تقالید پر اپنا عکس ڈالا اور یہ خیال عام ہوا کہ کوئی بھی عقیدہ یا نظام یا اخلاق دوسرے سے بہتر ہے جب تک وجود زمنی کے لحاظ سے وہ اس کے بعد آیا ہو۔

www.besturdubooks.net

- برٹرینڈرسل کہتا ہے کہ "یہاں نہ کوئی کمال ثابت ہے اور نہ کوئی ایسی حکمت موجود ہے جس کے بعد کوئی حکمت نہ ہو اور کوئی بھی عقیدہ جس کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں، پورے زمانے تک باقی رہنے والا نہیں ہے، اگر ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ ابدی حق پر محیط ہے تو مستقبل ہمارا مذاق اڑائے گا۔"
- مارکس نے ڈارون کے نظریے سے انسان کے مادہ ہونے کا نظریہ اخذ کیا۔ مارکس نے اپنے نظریات کا ہدف غذا، مکان اور شہوت کو بنایا۔ گویا اس طرح اس نے تمام روحانی عوامل کو مہمل قرار دے دیا ہے۔
- فروید نے ڈارون کے نظریے سے انسان کے حیوانی فلسفے کو اخذ کیا جس کے بعد اس نے اپنا مکتبۂ فکر تحلیل نفسی ایجاد کیا، نیز اس نے انسانی سلوک کی تشریح میں جنسی دوافع کا سہارا لیا، گویا فروید کے نزدیک انسان ایک جنسی حیوان ہے، جس کے لئے جنسی مطالبات کو پورا کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، ورنہ وہ اعصاب کو تباہ کرنے والی ذلت کا شکار ہو جائے گا۔
- ڈارون کے نظریے سے دورکائم نے انسان کے حیوان ومادہ ہونے کا نظریہ اخذ کیا۔ دورکائم نے ان دونوں کو عقل جمعی کے نظریے کے تحت جمع کر دیا ہے۔
- مذکورہ نظریے سے برٹرینڈرسل نے یہ استفادہ کیا کہ اسکی اپنی تشریح کے مطابق اخلاق نے حرام (تابو) سے خدائی اطاعت کے اخلاق کی طرف اور پھر سائنسی ومعاشرتی اخلاق کی جانب ترقی کی ہے۔
- فروید کے نزدیک ترقی، مذہب کی جنسی تشریح ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "مذہب اولاد کے لئے اس باپ کو قتل کرنے سے شرمندگی محسوس کرنے کا نام ہے جس نے اولاد کو ان کی ماں سے جماع کرنے سے باز رکھا، اس کے بعد مذہب، باپ کی عبادت، پھر طوطم کی اور پھر دین سماوی کی صورت میں مخفی قوتوں کی عبادت بن گیا اور ہر کردار کسی اودیب یا پیچیدگی سے متفجر ومرتکز ہوتا ہے۔"

سوم۔ اس نظریہ کو پھیلانے میں یہودیوں اور باطل قوتوں کا کردار:

- ڈارون یہودی نہیں بلکہ نصرانی تھا، لیکن یہودیوں اور باطل قوتوں کو اس نظریے کے

www.besturdubooks.net

اندر اپنی گم شدہ شے مل گئی تھی، چنانچہ ان باطل قوتوں نے زندگی گذارنے کے اصول ومبادی کو تباہ کرنے کے لئے اس نظریے سے بڑافائدہ اٹھایا۔

- کتاب ''بروتوکولات حکما صہیون'' میں ہے کہ ''یہ مت تصور کرو کہ ہماری وضاحتیں اندر سے خالی ہیں، غور کرو کہ ڈارون، مارکس اور نتشے کی کامیابی کی ہم نے پہلے سے منصوبہ بندی کررکھی تھی، قوموں کی فکری راہوں میں ان علوم کی غیر اخلاقی تاثیر یقیناً واضح ہے۔''
- ڈارونی نظریے کی تنفیذ میں ہمیں حیرت انگیز سرعت نظر آتی ہے، جس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ پس پردہ کچھ مخفی قوتیں اس کے پھیلاؤ سے مستفید ہورہی ہیں واضح رہے کہ نظریۂ ڈارون پہلے بھی اور اب بھی صرف ایک نظریے کے طور پر قائم ہے، اس پر کوئی کافی شافی دلیل نہیں ہے۔
- ڈارون کی خارق عادت اور عجیب وغریب طریقے سے تعظیم وتقدیس کی جاتی ہے، ڈارون کو فکر انسانی کا عظیم محرر تصور کیا جاتا ہے اور اسے قاہر طبیعت بتایا جاتا ہے۔
- کلّی طور پر اخبارات ڈارون کو کلیسا کے خلاف لاکھڑا کردیتے ہیں اور اس کے نظریے کے دشمنوں کی خوب تشہیر کرتے ہیں، وجہ یہی ہے کہ اکثر اخبارات یہودیوں یا ان کے تابعداروں کی ملکیت میں ہیں۔

چہارم۔ نظریۂ ڈارون کے ناقدین :

- نظریۂ ڈارون کی آغاسیز نے انگلینڈ میں اور اوین نے امریکہ میں تنقید کی: بے شک ڈارونی افکار صرف علمی خرافات ہیں جنہیں بہت ہی جلد بھلادیا جائے گا۔'' اسی طرح ماہر فلکیات ''ہرشل'' نے اور گذشتہ صدی کی اکثر یونیورسٹیوں کے اساتذہ نے اس نظریے پر تنقید کی۔
- کریسی موریسن کہتا ہے: بے شک نظریۂ ترقی کے قائلین، موروثی اکائیوں ''جینیات'' کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے، البتہ وہ اس مقام پر کھڑے ہوگئے جہاں سے حقیقی ترقی شروع ہوتی ہے، میرا مقصد ہے خلئے کے پاس۔''
- انتھونی ستاندن۔ صاحب کتاب ''العلم بقرۃ مقدسۃ'' ایک ایسی گم شد بکڑی کے بارے

www.besturdubooks.net

میں بحث کرتے ہیں جو دراصل وہی خلا ہے جسکو پُر کرنے سے ڈاروِنی عاجز آگئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ بے شک اگر میں یہ کہونگا تو حقیقت کے زیادہ قریب ہوگا کہ "اس سلسلے کی صرف ایک کڑی ہی نہیں بلکہ اس کا ایک بہت بڑا حصہ مفقود ہے، بلکہ ہمیں تو بذات خود اسکی موجودگی میں بھی شک ہے۔"

- سٹیوارٹ چیس کہتا ہے کہ "علماءِ حیاتیات نے آدم وحوا کے قصے کی جُزئی تائید کر دی ہے، جیسا کہ ادیان بھی اس قصے کو روایت کرتے ہیں، یہ فکر اجمالی طور پر صحیح بھی ہے۔"
- اوسٹن کلارک کہتا ہے کہ "ایسی کوئی علامت نہیں پائی جاتی جو اس بات کے اعتقاد پر مجبور کرے کہ بڑے حیوانی درجات میں سے کسی بھی درجے کا تعلق دوسرے سے ہے، بیشک اس کے ہر مرحلے کا ایک امتیازی وجود ہے جو مخصوص ومتمیز تخلیقی عمل کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے، تحقیق یہ ہے کہ انسان اچانک زمین پر ظاہر ہوا، ٹھیک اس شکل پر جس پر تم اسے آج دیکھ رہے ہو۔"
- باستور اسطورۃ نے توالد ذاتی کو باطل قرار دیا، باستور کی تحقیق نے ڈارون کے نظریے پر کاری ضرب لگائی ہے۔

پنجم۔ جدید ڈارونیت :

- جدید ڈارونی، نظریۂ ڈارون پر کئے جانے والے اعتراضات کی وجہ سے پریشان ہو گئے، نظریۂ ڈارون کے ضعف کی وجہ سے ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ اس نظریے کی مدد اور اس کے متعلق اپنے شدید تعصب کے اظہار کے طور پر نئے افکار ایجاد کرتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تغیرات کا سلسلہ کھڑا کر دیا۔ جس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:
- انہیں اقرار ہے کہ طبعی ترقی کا قانون، ترقی کے عمل سے قاصر ہے، لہٰذا انہوں نے اسے ایک نئے قانون سے تبدیل کر دیا اس کا نام اچانک تغیّر وظفر کا قانون رکھا، اس طرح وہ پے در پے تغیر واقع ہونے کے نظریے سے دستبردار ہو گئے۔
- جدید ڈارونیوں کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ ایسے متعدد اصول ہیں جن سے تمام انواع متفرع ہوئے ہیں نہ کہ صرف ایک ہی اصل سے، جو سابقہ اعتقاد پر چھایا ہوا تھا۔

www.besturdubooks.net

- اسی طرح جدید ڈارونیوں کو اس بات کا بھی مجبوراً اعتراف کرنا پڑا کہ انسان اور بندر کے درمیان ظاہری مشابہت پائے جانے کے باوجود انسان حیاتیاتی لحاظ سے بندر سے منفرد ہے، یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس سے ڈارون اور اس کے مناصرین کا تانا بانا یک دم درہم برہم ہو جاتا ہے۔
- جدید ڈارونیوں نے جتنے بھی نظریات پیش کئے وہ سب کے سب بیہودہ افکار و نظریات ہیں، جو حیاتیاتی یا ایسے نظام کی تشریح کرنے سے عاجز ہیں جو حکیم ذات کی تدبیر سے نہایت دقیق طریقے پر چل رہا ہو: ''اللہ وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اسے راہ دکھائی۔''

عقائد وافکار کی جڑیں :

- مذکورہ نظریہ، ڈارون سے پہلے بھی متعارف تھا، ماہرین نے ملاحظہ کیا کہ بعد کی انواع پہلے کی انواع کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ان ماہرین میں رای باکنسون اور لینو شامل ہیں۔
- ڈارونیوں نے کہا کہ ''ترقی ایک مُرتَّبہ منصوبہ کا نام ہے جس میں دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہے۔'' لیکن ڈارونیوں کے نظریے کے متعلق بتایا گیا کہ وہ لاہوتی ہے، چنانچہ اسے زندوں کی عمل گاہ میں بھلا دیا گیا ہے۔
- ڈارون نے اپنے نظریے کو علم مطالعۂ آبادی سے اخذ کیا، خاص طور پر مالتھیوس کے نظریے سے، اس نے انتخاب وانتقا کے متعلق مالتھیوس کے اُس قانون سے استفادہ کیا جو اقویا کے مفادات کی خاطر ضعفا کے حق کی طبیعت کو تباہ کر دینے کے محور میں گردش کرتا ہے۔
- ڈارون نے ''لیل'' کے جیالوجی بحوث سے بھی استفادہ کیا جس سے وہ ترقی کو ایک میکانیکی رنگ دینے پر قادر ہو گیا۔
- نظریۂ ڈارون کو ایک مناسب فضا میسر آئی کیونکہ اس کا ظہور کلیسا و مذہب کی حکمرانی کے زوال کے بعد ہوا تھا، اسی طرح وہ فرانسیسی انقلاب اور صنعتی انقلاب کے بعد ظاہر ہوا تھا، اس وقت لوگوں کا ذہن، زندگی کی مادّی تشریح کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا، اسی

www.besturdubooks.net

طرح لوگ ہر اس فکری نظریے کو قبول کرنے کے لئے تیار تھے جو انھیں الحاد کے مزید قریب کرے اور لاہوتی تشریحات سے دور لے جائیں، چاہے وہ صحیح ہو یا غلط۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

○ ڈارونیت ۱۸۵۹ء میں ظاہر ہو کر یورپ میں پھیل گئی اور پھر وہاں سے پوری دنیا میں منتقل ہوئی، اس نظریے کو اب بھی بہت سی بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے مسلم دنیا میں مغربی تہذیب کے حامل لوگوں میں اس نظریے کے پیروکار پائے جاتے ہیں، خاص طور پر جن لوگوں نے یورپ وامریکہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ أصل الانواع : چارلس ڈارون۔ ترجمہ اسماعیل مظہر۔ بیروت ۱۹۷۳ء۔

۲۔ سلسلہ تراث الانسانیۃ : اساتذہ کی ایک جماعت نے اس کتاب کی تالیف کی۔ الھیئۃ العامۃ للکتاب۔ مصر۔

۳۔ الطریق الطّویل للانسان : رابرٹ ل۔ لیرمین۔ ترجمہ ثابت جرجس۔ بیروت ۱۹۷۳ء

۴۔ معرکۃ التقالید : محمد قطب۔ مصر۔

۵۔ العلم أسرارہ وخفایاہ : ھارلڈ شاپلی اوران کے دوساتھی۔ ترجمہ الفندی اوران کے ساتھی۔ مصر ۱۹۷۱ء۔

۶۔ تاریخ العالم : جمع جان۔ أ۔ ھامرٹن۔ ترجمہ ادارۃ الترجمہ۔ مصر۔

۷۔ مصیر الانسان : لیکونٹ دی نوی۔ ترجمہ خلیل الجر۔ المنشورات العربیہ۔

۸۔ الدینامیکا الحراریہ : ڈاکٹر ابراہیم الشریف۔ مصر ۱۹۷۰ء۔

۹۔ العلم یدعوالی الایمان : کریس موریسون۔ ترجمہ محمود صالح الفلکی۔ مصر۔ ۱۹۶۲ء

۱۰۔ العلمانیہ : سفر بن عبدالرحمٰن حوالی۔ مکہ۔ ۱۴۰۲ھ۔ ۱۹۸۲ء۔

۱۱۔ الانسان والعلاقات البشریہ : سٹیوارٹ چیس۔ ترجمہ احمد حمودہ۔ مصر ۱۹۵۵ء۔

۱۲۔ معالم تاریخ الانسانیہ : ھ۔ ج۔ ویلز۔ ترجمہ عبدالعزیز توفیق جاوید۔ قاھرہ ۱۹۶۷ء

www.besturdubooks.net

۱۳۔ نظریہ داروین بین مؤیدیہا ومعارضیہا : فیس القرطاس۔ بیروت۔ ۱۳۹۱ھ۔
۱۴۔ التطور والثبات : محمد قطب۔
۱۵۔ اللامنتمی : کولن ولسن۔ ترجمہ انیس زکی حسن۔ بیروت ۱۹۵۸ء۔
۱۶۔ اثر العلم فی المجتمع : برٹرینڈرسل۔ ترجمہ تمام حسان۔ مصر۔
۱۷۔ منازع الفکر الحدیث : تالیف: جود۔ ترجمہ عباس فضلی۔ عراق ۱۳۷۵ھ۔
۱۸۔ الانسان بین المادیہ والاسلام : محمد قطب۔ مصر ۱۹۵۷ء۔
۱۹۔ العقل والدین : ولیم جیمس۔ ترجمہ محمود حب اللہ۔ مصر ۱۳۶۸ء۔
۲۰۔ العقل والمادۃ : برٹرینڈرسل۔ ترجمہ احمد ابراہیم الشریف۔ قاہرہ۔ ۱۹۷۵ء
۲۱۔ مذہب النشوء والارتقاء : منبرۃ علی القادیانی۔ تقدیم: محمد البھی۔ مصر ۱۳۹۵ھ۔
۲۲۔ بروتوکولات حکماء صہیون : ترجمہ محمد خلیفہ التونسی۔ مصر۔
۲۳۔ معالم التحلیل النفسی : سیجموند فروید۔ ترجمہ عثمانی نجاتی۔ قاہرہ ۱۹۶۶ء۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۲)

دُرُوز

تعارف :

دروز ایک باطنی فرقہ ہے، جو فاطمی خلیفہ حاکم بامر اللہ کی خدائیت کا قائل ہے۔ اس فرقے کے اہم عقائد اسماعیلیت سے ماخوذ ہیں۔ دُروز نشتکین دُرزی کی طرف منسوب ہے۔ اس فرقے کا ظہور مصر میں ہوا تھا مگر تھوڑے ہی عرصے بعد شام منتقل ہو گیا، دُرزیوں کے عقائد متعدد مذاہب وافکار سے مخلوط ہیں، ان کو اپنے عقائد کی رازداری پر یقین ہے، چنانچہ وہ لوگوں کے سامنے اپنے عقائد کا اظہار نہیں کرتے، اپنے بچوں کو بھی چالیس برس کی عمر تک پہنچنے سے قبل دُرزی عقائد کی تعلیم نہیں دیتے ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- دُرزی عقائد کا محور فاطمی خلیفہ: ابو علی المنصور بن العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ الفاطمی الملقب بالحاکم بامر اللہ ہیں، جنکی پیدائش ۳۷۵ھ بمطابق ۹۸۵ء میں ہوئی تھی، اور ۴۱۱ھ بمطابق ۱۰۲۱ء میں قتل کر دیئے گئے تھے، یہ شخص اپنے افکار، سلوک اور تصرفات کے لحاظ سے بالکل تنہا تھا، لوگوں پر بڑا سخت بے رحم متشدد ومتناقض اور کینہ پرداز تھا، بلاوجہ اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو سزادی۔
- دُرزی عقیدے کا حقیقی بانی: حمزہ بن علی بن محمد الزوزنی ہے۔ (۳۷۵ھ۔۴۳۰ھ) یہی وہ شخص ہے جس نے ۴۰۸ھ حاکم کی خدائیت کا اعلان کیا تھا اور لوگوں کو اسکی طرف دعوت دی تھی، اسی طرح اس شخص نے دُرزی عقائد سے متعلق کتابیں تالیف کی تھیں، دُرزیوں کے یہاں اس شخص کو ویسا ہی احترام وتقدس حاصل ہے جیسا کہ مسلمانوں کے یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

www.besturdubooks.net

- محمد بن اسماعیل الدرزی المعروف نشتکین: یہ شخص حمزہ کے ساتھ دُرزی عقائد کی تاسیس میں شریک تھا، مگر حمزہ نے ۴۰۷ھ میں حاکم کی خدائیت کا اعلان کرنے میں جلد بازی سے کام لیا جس سے محمد نے غضبناک ہو کر لوگوں کو اسکے خلاف بھڑکانا شروع کردیا، پھر وہ شام کی طرف فرار ہو گیا اور وہ وہاں اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع کردی۔ جہاں اسکے نام سے مربوط دُرزی فرقہ ظاہر ہوا حالانکہ وہ تو اس پر لعنت بھیجتا تھا کیونکہ وہ حمزہ کی تعلیمات سے باغی ہو گیا تھا، حمزہ نے ۴۱۱ھ میں اسکو قتل کرنیکی ناکام کوشش کی۔
- الحسین بن حیدرۃ الفرغانی المعروف بالاخرم یا الاجدع: حمزہ کی دعوت کا مبلغ تھا۔
- بہاء الدین ابو الحسن علی بن احمد السموقی المعروف بالضیف: ۴۱۱ھ میں حمزہ کی روپوشی کے زمانے میں اس مذہب کو پھیلانے میں اس کا زبردست اثر تھا، بہاء الدین نے دُرزیوں کے بہت سے نشریوں کی تالیف کی، مثلاً: "رسالۃ التنبیہ والتأنیب والتوبیخ، رسالۃ التعدیف والتجیبن" وغیرہ۔ اس نے دُرزی مذہب کو اپنے اور حمزہ و تمیمی کے وضع کردہ اصولوں پر باقی رکھنے کیلئے اجتہاد کا دروازہ بند کردیا۔
- ابو ابراہیم اسماعیل بن حامد التمیمی: حمزہ کا سر اور تبلیغ کے میدان میں اسکا دایاں بازو تھا، یہ مرتبے کے لحاظ سے حمزہ کے بعد آتا ہے۔
- موجودہ زمانے میں دُرزیوں کے لیڈر حسب ذیل ہیں:

۱۔ کمال جنبلاط: ایک لبنانی سیاسی لیڈر تھے، انہوں نے "سوشلسٹ پروگریسیو پارٹی" کی بنیاد رکھی تھی۔ ۱۹۷۷ء میں ان کو قتل کردیا گیا۔

۲۔ ولید جنبلاط: یہ دُرزیوں کا موجودہ لیڈر اور اپنے والد کی وفات کے بعد دُرزیوں اور پارٹی کی قیادت میں اپنے والد کا خلیفہ ہے۔

۳۔ ڈاکٹر نجیب العسراوی: یہ "دُرزی لیگ" برازیل کا صدر ہے۔

۴۔ عدنان بشیر رشید: یہ "دُرزی لیگ" آسٹریلیا کا صدر ہے۔

۵۔ سامی مکارم: دُرزیوں کے دفاع میں کمال جنبلاط نے جو متعدد تالیفات کیں اس شخص نے اس سلسلے میں انکے ساتھ بڑا تعاون کیا۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- دُرزی "حاکم بأمر اللہ" کی خدائیت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ حاکم بأمر اللہ کی جب وفات ہو گئی تو انہوں نے کہا کہ وہ توروپوش ہو گئے ہیں اور بہت جلد واپس آجائیں گے۔
- دُرزی تمام نبیوں اور رسولوں کو نہیں مانتے، وہ انھیں ابلیس کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔
- دُرزی تمام ادیان خاص طور پر اسلام سے بغض رکھتے ہیں، ان کی جان ومال کو حلال سمجھتے ہیں، نیز اگر موقع ملے توان کو دھوکہ دینے کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔
- دُرزیوں کا عقیدہ ہے کہ انکے مذہب نے تمام ادیان کو منسوخ کر دیا ہے، لہٰذا وہ اسلام کے تمام احکامات وعبادات واصولوں کی نفی کرتے ہیں۔
- دُرزیوں کے بعض موجودہ مفکرین نے اس بات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہندوستان کا قصد کیا کہ دراصل دُرزی عقائد ہندوستانی حکمت سے ماخوذ ہیں۔
- دُرزی تناسخ ارواح کے قائل ہیں۔ دُرزیوں کا عقیدہ ہے کہ ثواب وعقاب روح کا ایک جسم سے دوسرے نیک یا برے جسم میں منتقل ہونے کا نام ہے۔
- دُرزی جنت، دوزخ اور اخروی ثواب وعقاب کا انکار کرتے ہیں۔
- دُرزی قرآن پاک کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ قرآن کو سلمان فارسیؓ نے لکھا ہے۔ دُرزیوں کی اپنی ایک خاص کتاب ہے جسے وہ "المنفرد بذاتہ" کہتے ہیں۔
- دُرزی اپنے عقائد کو عصور قدیمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اپنے عقائد کی نسبت قدیم فرعونیت اور قدیم ہندوستانی حکیموں کی طرف کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔
- دُرزی تاریخ کا آغاز ۴۰۸ھ سے ہوتا ہے۔ یہ وہی سال ہے جس میں حمزہ نے حاکم کی خدائیت کا اعلان کیا تھا۔
- دُرزیوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت، حاکم کی واپسی کا نام ہے، جو کعبہ کو گرانے کے وقت ان کا قائد ہو گا، اسی طرح مسلمانوں اور نصرانیوں کو پوری دنیا سے بھگاتے وقت ان کی قیادت کرے گا، نیز دُرزیوں کا عقیدہ ہے کہ حاکم اُبد الآباد تک حکومت کریگا اور مسلمانوں پر ذلت وجزیہ نافذ کریگا۔

www.besturdubooks.net

- دُرزیوں کا عقیدہ ہے کہ حاکم نے پانچ انبیاء کو بھیجا تھا جنکے نام حمزہ، اسماعیل، محمد الکلمۃ، ابوالخیر اور بہاء ہیں۔
- دُرزی غیروں کے ساتھ شادی بیاہ کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں، اسی طرح غیروں پر صدقہ کرنے اور ان کی امداد کرنے کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں، دُرزیوں کے یہاں ایک سے زیادہ عورت سے شادی کرنا یا مطلقہ عورت سے رجوع کرنا منع ہے۔
- دُرزی اپنے دین میں نہ کسی کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کو نکلنے دیتے ہیں۔
- موجودہ زمانے میں دُرزی معاشرہ (یہی حال پہلے بھی تھا) دینی لحاظ سے دو قسموں پر منقسم ہے:

(الف) روحانیین: اس جماعت کے کنٹرول میں مذہب کے اسرار ہیں، یہ رؤسا، عقلا اور اجاوید پر مشتمل ہے۔

(ب) جثمانیین: یہ لوگ دنیاوی امور کا اہتمام کرتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں، اُمرا اور جہلا۔ بہر حال اجتماعی طور پر وہ موجودہ حکومتوں کو تسلیم نہیں کرتے، ان پر صرف شیخ العقل اور نواب العقل ہی مذہبی جاگیر دارانہ نظام کے مطابق حکومت کرتے ہیں۔

- دُرزی بعینہ ان تمام اشیا کا اعتقاد رکھتے ہیں جنکا فلاسفہ اعتقاد رکھتے تھے، یہی کہ انکے خدا نے عقل کلی کو پیدا کیا اور اسکے توسط سے نفس کلیہ وجود پذیر ہوئی اور اسی سے سب مخلوق پیدا ہوئی۔
- دُرزی صحابہ کرام کے متعلق بہت بے ہودہ باتیں کرتے ہیں، مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں: الفحشاء والمنکر سے مراد ابو بکر اور عمر ہیں (رضی اللہ عنہما)۔
- تستر اور کتمان دُرزیوں کے بنیادی عقائد میں سے ہیں۔ ان دونوں اشیا کا تعلق تقیہ سے نہیں بلکہ اصول عقائد سے ہے۔
- درزیوں کے علاقوں میں مساجد نہیں ہوتیں اور نہ ہی وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں، بعض دُرزی مصلحۃً مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔
- دُرزی اپنے عقائد کا علم حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی دُرزی لوگ اپنے عقائد کا اظہار کرتے ہیں، کوئی شخص چالیس سال کی عمر سے پہلے دُرزی عقائد سیکھنے کا مکلف نہیں ہوتا۔ چالیس سال پختگیٔ عقل کے سال ہیں۔

www.besturdubooks.net

درزیوں کی کتابیں :

۱۔ درزیوں کے یہاں متعدد مقدس رسالے ہیں جنہیں رسائل الحکمت کہا جاتا ہے ان کی تعداد (۱۱۱) ہے، ان رسالوں کو حمزہ، بہاء الدین اور تمیمی نے تالیف کیا تھا۔

۲۔ دُرزیوں کا ایک مصحف ہے جسکا نام (المنفرد بذاتہٖ) ہے۔

۳۔ کتاب النقاط والدوائر : یہ عبدالغفار تقی الدین البعقلی کی کتاب ہے، اسکو ۹۰۰ھ میں قتل کر دیا گیا۔

۴۔ میثاق ولی الزمان : اس کتاب کو حمزہ بن علی نے لکھا ہے، یہی وہ عہد ہے جو دُرزی کو اپنے عقیدے کی تعلیم دیتے وقت اس سے لیا جاتا ہے۔

۵۔ النقض الخفی : حمزہ نے اس کتاب میں تمام شریعتوں کو توڑ دیا، خصوصاً اسلام کے ارکانِ خمسہ کو۔

۶۔ أضواء علی مسلک التوحید : تالیف ڈاکٹر سامی مکارم۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

۱۔ دُرزی لوگ باطنیوں سے، خصوصاً یونانی باطن پرستوں سے متاثر ہیں، جیسا کہ ارسطو، افلاطون اور فیثاغورث کے پیروکار۔ درزی ان کو اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔

۲۔ دُرزیوں نے اپنے اکثر عقائد کو اسماعیلیوں سے لیا ہے۔

۳۔ دُرزی اپنے قول ''ابدی حیات'' میں دہریوں سے متاثر ہیں۔

۴۔ بہت سے افکار وعقائد میں درزی بدھ متوں سے متاثر ہیں۔

۵۔ درزی، فارسیوں، ہندوستانیوں اور بعض قدیم فرعونیوں سے بھی متاثر ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- آجکل درز لبنان، شام اور فلسطین میں رہتے ہیں۔
- درزیوں کی غالبیت لبنان میں رہتی ہے مقبوضہ فلسطین میں رہنے والے درزوں کی بہت بڑی تعداد نے اسرائیلی شہریت حاصل کرلی ہے، بعض درزی اسرائیلی فوج میں بھی

www.besturdubooks.net

خدمات انجام دیتے ہیں۔

- آسٹریلیا اور برازیل میں درزیوں کی لیگ پائی جاتی ہے۔
- ولید جنبلاط کی قیادت میں فی الحال لبنان میں ان کا بڑا اثر ورسوخ ہے، ان کی نمائندگی "سوشلسٹ پروگریسیو پارٹی" کرتی ہے۔ لبنان کی خانہ جنگیوں میں درزیوں کا بڑا ہاتھ تھا، نیز مسلمانوں کے خلاف ان کی عداوت مخفی نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے دیکھئے:

۱۔ عقیدۃ الدروز عرض ونقد : محمد احمد الخطیب۔
۲۔ اضواء علی العقیدۃ الدرزیۃ : احمد الفوزان۔
۳۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ الشکعۃ۔
۴۔ اصل الموحدین الدروز واصولہم : امین طلع۔
۵۔ تاریخ الدعوۃ الاسماعیلیۃ : مصطفیٰ غالب۔
۶۔ تاریخ المذاہب الاسلامیۃ : محمد ابوزھرۃ۔
۷۔ الدروز والثورۃ السوریۃ : کریم ناشد۔
۸۔ طائفۃ الدروز : محمد کامل حسین۔
۹۔ مذاھب الدروز والتوحید : عبداللہ البخار۔
۱۰۔ الدروز۔ وجودھم، مذھبھم، توطنھم : ابواسمٰعیل سلیم۔
۱۱۔ الحرکات فی لبنان الی عہد المتصرفیۃ : یوسف ابوشقرا۔
۱۲۔ مذاھب الاسلامیین : عبدالرحمٰن بدوی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۴)

سرمایہ دارانہ نظام
(CAPITALISM)

تعارف:

سرمایہ دارانہ نظام (رأسمالیت) اجتماعی وسیاسی فلسفے کا حامل ایک اقتصادی نظام ہے۔ یہ نظام انفرادی ملکیت کی ترقی وحفاظت کرنے کی بنیاد پر قائم ہے۔ اور آزادی کے مفہوم کو وسعت دینا چاہتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس نظام کی وجہ سے دنیا نے بہت سی تباہیوں وبربادیوں کا مزہ چکھا۔ اب تک اس نے مسلسل سیاسی اجتماعی اور ثقافتی دباؤ ومداخلت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے، اسی طرح یہ نظام روئے زمین کی مختلف اقوام پر اپنا تسلط جما تا رہتا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- یورپ پر رومن بادشاہت قائم تھی، اس نے بطور وراثت یورپ کو جاگیردارانہ نظام (FEUDAL SYSTENM) عطا کیا۔
- چودھویں اور سولہویں صدی عیسوی کے مابین جاگیردارانہ نظام کے بعد اور اس کے اندر شامل ہو کر برجوازی طبقہ ظاہر ہوا۔
- برجوازیت کے مرحلے کے بعد رأسمالیت کا مرحلہ ظاہر ہونا شروع ہوا، بتدریج اسکا آغاز سولہویں صدی سے ہوا۔
- سب سے پہلے آزادی (LIBERATION) کی دعوت ظاہر ہوئی، پھر لادین قومیتوں کی دعوت اور روحانی پاپا کے سائے سے چھٹکارا حاصل کرنیکی دعوت شروع ہو گئی۔
- اٹھارہویں صدی عیسوی کے وسط میں فرانس میں آزاد طبیعی مذہب کی دعوت شروع ہوئی، چنانچہ طبیعت کے علمبردار (LES PHISIOCRATES) ظاہر ہوا، مذکورہ مذہب

www.besturdubooks.net

کے مشہور داعی مندرجہ ذیل افراد تھے:

- فرانسوا کینزنی (FRANCAIS QUENSAY)(۱۶۹۴ـ۱۷۷۸ء) فرسائی فرانس میں پیدا ہوئے۔ بطور ڈاکٹر بلاط لوئیس 15 میں اپنی خدمات انجام دیئے، انہوں نے اقتصادیات کا بڑا اہتمام کیا، طبعی مذہب کی بنیاد رکھی، ۱۷۵۶ء میں کسانوں اور جنوب کے متعلق دو مقالے شائع کئے، پھر ۱۷۵۸ء میں اقتصادی جدول (ECONOMAIQUE LE TABLEAU) شائع کیا۔ اس جدول میں فرانسوا نے جماعت کے اندر مال کی حرکت کو خون کی گردش سے تشبیہ دی۔ میرابو نے اس زمانے میں اس نقشے کے متعلق کہا تھا کہ: "دنیا میں تین بڑی ایجادات پائی جاتی ہیں کتابت، سکہ اور اقتصادی جدول۔)
- جان لاک: JOHN LOCKE(۱۶۳۳ـ ۱۷۰۴ء) نے آزاد طبیعی نظریے کی وضاحت کی، انفرادی ملکیت کے متعلق اس نے کہا: "اور یہ ملکیت طبیعت کے حقوق میں سے ایک حق ہے۔ ملکیت ایک غریزہ ہے جو انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی پرورش پانا شروع کر دیتی ہے، لہٰذا کسی شخص کو اس غریزے سے تعرض کرنے کا اختیار نہیں ہے۔"
- سرمایہ دارانہ نظام کے علمبرداروں میں تورجو TURGOT، میرابو MIRABOU، جے بی سے J.B.SAY اور باستیا شامل ہیں۔
- مذکورہ مذہب کے بعد، متعدد مفکرین کے ہاتھوں پروان چڑھنے والا کلاسیکی مذہب ظاہر ہوا، جن میں اہم ترین مفکرین حسب ذیل تھے:
- آدم اسمتھ (A. SMITH)(۱۷۲۳ـ۱۷۹۰ء) علی الاطلاق مشہور ترین کلاسیکی ہے، شہر کیر کالدی، اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا، فلسفے کی تعلیم حاصل کی، گلاسگو یونیورسٹی کے استاذ تھے، ۱۷۶۶ء میں فرانس کا سفر کیا، جہاں آزاد مذہب کے ماننے والوں سے انکی ملاقات ہوئی۔ ۱۷۷۸ء میں اپنی کتاب "بحث فی طبیعۃ واسباب ثروۃ الامم" شائع کی، اس کتاب کے متعلق ایک ناقد "ادمون بیرک" کہتا ہے کہ "یہ کسی انسان کے ہاتھ سے لکھی جانی والی عظیم کتاب ہے۔"
- ڈیوڈ ریکارڈو DAVID RICARDO (۱۷۷۲ـ ۱۸۲۳ء) نے سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کے تقسیم منافع کے قانون کی وضاحت کی "قلت نفع کا قانون" کے نام سے انکا ایک مشہور نظریہ ہے۔ ڈیوڈ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اخلاقی رغبتوں سے ملے جلے

www.besturdubooks.net

فلسفے کا حامی تھا، چنانچہ اسکا کہنا تھا کہ ”کسی بھی عمل کو اس وقت تک منافی اخلاق نہیں قرار دیا جاسکتا جب تک وہ دوسروں کے متعلق محبت کا جذبہ لیکر صادر ہوا ہو۔“

- رابرٹ مالتھوس ROBERT MALTHUS (۱۷۶۶ـ۱۸۳۶ء): ایک بدشگون کلاسیکی انگریز ماہر اقتصادیات تھا، آبادی کے متعلق رابرٹ کا نظریہ معروف ہے، وہ کہتا ہے کہ آبادی میں اضافہ ایک ہندسی نظام کی رو سے ہوتا ہے، جبکہ زرعی پیداوار میں اضافہ حسابی نظام کی رو سے ہوتا ہے۔
- جان۔ اسٹیوارٹ مل J.STUART MILL (۱۸۰۶ـ ۱۸۷۳ء) کو فردی مذہب اور اشتراکی مذہب کے درمیان اتصال کی کڑی سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے ۱۸۳۶ء میں اپنی کتاب ”مبادئ الاقتصاد السیاسی“ شائع کی۔
- لارڈ کینز: KEYNS (۱۸۸۳ء۔ ۱۹۴۶ء) کا نظریہ انہی کے نام سے معروف ہے، اس نظریہ کا محور روزگار اور بیروزگاری ہے، یہ نظریہ دیگر تمام نظریات سے آگے نکل گیا، چنانچہ سرمایہ دارانہ معاشرے میں افرادی قوت کو مکمل روزگار فراہم کرنے کا کمال ان کے سر ہے، اپنے نظریے کو انہوں نے اپنی کتاب ”النظریۃ العامۃ فی التشغیل والفائدۃ والنقود“ میں ضمنی طور پر بیان کیا، اس کتاب کو انہوں نے ۱۹۳۶ء میں شائع کیا۔
- ڈیوڈ ہیوم (۱۷۱۱ـ۱۷۷۶ء) منفعتی نظریہ PRAGMATISM ان کا پیش کردہ ہے، اس نظریے کو مکمل طور پر انہوں نے خود وضع کیا تھا، اس نظریے کا کہنا ہے کہ ”خصوصی ملکیت ایک تقلید ہے، لوگ اس کو مانتے ہیں، لوگوں کو اس تقلید کی پیروی کرنی چاہیے کیونکہ اسمیں ان کا فائدہ ہے۔“
- ایڈمنڈ برک: انکا شمار تاریخی نظریہ یا نظریہ قدامتِ ملکیت کی بنیاد پر خصوصی ملکیت کا دفاع کرنیوالوں میں ہوتا ہے۔

عقائد وافکار:

- تمام ممکنہ ذرائع واسباب کے ذریعے نفع حاصل کرنے کی آزادی۔ مگر جسے حکومت ضررِ عام کی وجہ سے ممنوع قرار دے مثلاً منشیات وغیرہ......
- انفرادی ملکیت کا تقدس، یعنی ہر انسان کے لئے اس بات کی آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی

www.besturdubooks.net

صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنی دولت میں اضافہ کرے، اس کی حفاظت کرے، دوسروں کو اس کی دولت پر دست درازی نہیں کرنی چاہیئے، اس کی دولت کی ترقی واطراد کے لئے تمام لازمی قوانین کی سہولت اسکو فراہم کرنی چاہیئے، حکومت کو چاہیئے کہ وہ اقتصادی معاملات میں مداخلت نہ کرے، مگر اتنی کہ جو قانون عامہ اور امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

- مارکیٹ (PERFECT COMPETITION) میں تاجروں کے درمیان تجارتی مقابلے کی مکمل آزادی۔
- قیمتوں کی آزادی کے نظام کا (PRICE SYSTEM) عرض وطلب کی ضرورتوں کے لحاظ سے اطلاق کرنا، سامان کی ترویج وفروخت میں کم قیمت متعین کرنے کے نظام پر اعتماد کرنا۔

۲۔ سرمایہ دارانہ نظام کی مختلف صورتیں :

- تجارتی سرمایہ دارانہ نظام، جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کے بعد سولہویں صدی عیسوی میں ظاہر ہوا، وہ اس طرح کہ تاجروں نے تیار کنندہ اور استعمال کنندہ کے درمیان واسطہ بننے کے لئے پیداوار کو مارکیٹ کی طلب کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا شروع کردیا۔
- صنعتی سرمایہ دارانہ نظام کے ظہور، پھر صنعت کی ترقی، جیمز واٹ کی ۱۷۷۰ء میں ایجاد کردہ بخاری آلات کی ترقی اور ۱۷۸۵ء میں ایجاد کردہ کپڑا بننے کے آلے کی ترقی، ان سب عوامل نے سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی میں بڑی مدد دی۔ چنانچہ انیسویں صدی کے وسط میں پہلے برطانیہ اور پھر پورے یورپ میں صنعتی انقلاب برپا ہوا۔ صنعتی سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد مزدور اور سرمائے کے درمیان تمیز کرنے پر قائم ہے، یعنی انسان اور آلے کے درمیان تمیز کرنے پر۔

۳۔ دیگر عقائد ونظریات :

- طبعی مذہب، سرمایہ دارانہ نظام کی اساس ہے، یہ مذہب چند امور کا مطالبہ کرتا ہے، جن

www.besturdubooks.net

میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

- اقتصادی زندگی ایک طبعی مذہب کے تابع ہے، وہ کسی شخص کا وضع کردہ نہیں، بایں طور کہ وہ اس وضع کی وجہ سے اپنے طبعی وصف کیساتھ زندگی کی ترقی و پیش قدمی کو ثابت کرے۔
- سرمایہ دارانہ نظام، حکومت کی طرف سے اقتصادی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کرے، ملکی سلامتی کی حفاظت کرے اور ملک کا دفاع کرے۔
- ہر شخص کے لئے ایک آزاد اقتصادی نظام ہے، یعنی ہر شخص کو اپنے لئے مناسب کام ڈھونڈنے اور اپنے مناسب کام انجام دینے کا حق حاصل ہے، اس مفہوم کو وہ اپنے اس مشہور اصول سے اخذ کرتے ہیں: ''اُسے چھوڑ دو، وہ جو چاہے اور جس طرح چاہے کرے۔'' (LAISSEZ FAIRE, LAISSEZ PASSER)
- سرمایہ دارانہ نظام کا وسیع آزادی پر یقین کرنے کی وجہ سے عقیدے وسلوک میں بدنظمی پیدا ہو گئی ہے، جسکے نتیجے میں فکری تباہی اور روحانی خلا کے نام سے موجودہ مغربی کشمکش وجود میں آئی اور وہ پوری دنیا کو نگلتی جا رہی ہے۔
- اجرتوں میں کمی اور مزدور کی شدید مانگ کی وجہ سے پورا خاندان کام کرنے پر مجبور ہو گیا ہے، جسکی وجہ سے خاندانی تعلقات تباہ ہو رہے ہیں اور اجتماعی روابط معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔
- آدم اسمتھ کی اہم آرا میں سے یہ ہے کہ اقتصادی زندگی کی بہتری وترقی، اقتصادی حریت پر موقوف ہے۔
- اقتصادی آزادی آدم اسمتھ کی نظر میں مندرجہ ذیل میں موجود ہونی چاہئے:
- ایسی انفرادی آزادی جو انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق کام اختیار کرنے کی حریت عطا کرے، اور اس کے لئے مطلوبہ آمدنی فراہم کرتی رہے۔
- ایسی تجارتی آزادی جسمیں پیداوار، تبادلہ اور تقسیم آپس میں مقابلے کی فضا میں انجام پائیں۔
- سرمایہ دارانہ نظام کے پیروکار آزادی LIBERATION کو ایک آدمی کے لئے اس کے

www.besturdubooks.net

اور معاشرے کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے لئے ضروری تصور کرتے ہیں، نیز اس لئے بھی کہ حریت انسان کو پیداوار کے حصول پر مجبور کرتی ہے، کیونکہ آزادی کا حق کرامت انسانی سے تعبیر ہے۔

۴۔ سرمایہ دارانہ نظام کے عیوب :

- سرمایہ دارانہ نظام انسانوں کا اپنا وضع کردہ ہے۔ یہ نظام، سوشلزم اور دیگر ایسے تمام قوانین کے مساوی ہے جنہیں انسان نے اللہ تعالیٰ کے اس منہج سے ہٹ کر بنایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے پسند فرمایا تھا۔
- انانیت: یعنی ایک شخص یا تھوڑے سے افراد اپنے ذاتی مفادات کی خاطر مارکیٹ پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں، پھر وہ معاشرتی ضرورت یا عام مصلحتوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔
- احتکار: یعنی سرمایہ دار، سامانِ تجارت کو اپنے گودام میں روک لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ چیز مارکیٹ میں ناپید ہو جاتی ہے تو وہ اس سامان کو مارکیٹ میں لاتا ہے اور ضعیف خریداروں سے دوگنی قیمت ہتھیا لیتا ہے۔
- سرمایہ دارانہ نظام نے انفرادی ملکیت کی تعظیم میں افراط سے کام لیا تو سوشلزم نے اس ملکیت کو لغو قرار دیکر تفریط سے کام لیا۔
- مقابلہ ومزاحمت: سرمایہ دارانہ نظام، انسانی زندگی کو نرخوں کا تختۂ مشق بنا دیتا ہے۔ ہر شخص غلبہ حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کرتا ہے اور زندگی ایک جنگل کے مانند ہو جاتی ہے جس میں طاقت ور، ضعیف کو نگل جاتا ہے، چوبیس گھنٹوں کے اندر بڑے بڑے کارخانوں اور کمپنیوں کا دیوالیہ ہو جاتا ہے۔
- محنت کشوں کا استحصال: سرمایہ دارانہ نظام، مزدور کو عرض وطلب کے مفہوم کے تابع ایک سامان تجارت قرار دیتا ہے جسکی وجہ سے ہر وقت مزدور کو اس بات کا خدشہ رہتا ہے کہ اس کے بدلے کسی کم اجرت لینے والے کو یا زیادہ کام کرنے والے کو یا اس سے اچھا کام کرنے والے کو نہ لے لیا جائے۔
- بے روزگاری: بے روزگاری سرمایہ دارانہ معاشرے میں ایک عام چیز ہے، بے

www.besturdubooks.net

روزگاری اس وقت زیادہ ہو جاتی ہے جب پیداوار ضرورت سے زیادہ ہو، ایسی حالت میں سرمایہ دار کو مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کرنیکی ضرورت نہیں رہتی جو اس کے لئے بوجھ بنتے ہیں۔

- سرگرم زندگی: جو دو طبقوں کے مابین مقابلے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے، ایک تو سرمایہ دار جسکو کسی بھی طریقے سے صرف مال جمع کرنے کی فکر ہوتی ہے، دوسرا محروم طبقہ جو اپنی زندگی کی بنیادی ضرورتوں کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے اسے کسی کا رحم وکرم نصیب نہیں ہوتا۔
- استعمار: سرمایہ دارانہ نظام صف اول کا خام مال تلاش کرنے اور اپنی پیداوار کے لئے نت نئی مارکیٹیں تلاش کرنے کے نشے میں قوموں اور نسلوں کو پہلے اقتصادی طور پر اور پھر فکری، سیاسی اور ثقافتی طور پر مستعمر کرنا شروع کر دیتا ہے، اسی طرح یہ نظام لوگوں کو غلام بناتا اور مزدوروں کو اپنے مفادات کے تابع بنالیتا ہے۔
- جنگیں اور تباہ کاریاں: حقیقت یہ ہے کہ انسانیت نے قتل وتباہ کاری کی جتنی بھی عجیب وغریب شکلیں دیکھی ہیں یہ سب کچھ استعمار کا قدرتی نتیجہ ہیں، اس نظام نے انسانیت کو خوفناک بدترین ہولناکیوں سے نوازا ہے۔

www.besturdubooks.net

- سرمایہ دار سیاسی اور حکومتی امور میں ڈیموکریٹ اصولوں پر اعتماد کرتے ہیں اور بہت سے موقعوں پر ڈیموکریٹ کے حق عدل وصواب سے ہٹ کر اپنی خواہشات کی طرف بھی پلٹ جاتے ہیں۔
- سرمایہ دارانہ نظام سودی بنیادوں پر قائم ہے اور اس بات کو سب لوگ جانتے ہیں کہ آج کی دنیا کو جن مشکلات کا سامنا ہے انکی جڑ سودی لین دین ہے۔
- سرمایہ دارانہ نظام انسان کو ایک مادّی مخلوق کی حیثیت سے دیکھتا ہے، اس کے ساتھ معاملہ کرتے وقت اس کی اخلاقی وروحانی خواہشات کو نظر انداز کر دیتا ہے، گویا یہ اقتصاد اور اخلاق کے درمیان تفریق کرنیکی دعوت ہے۔
- سرمایہ دارانہ نظام، زائد اشیا کو جلا دیتا ہے یا اس کی قیمت کم ہو جانے کے خوف سے اُسے سمندر میں ڈال دیتا ہے، تاکہ منڈی میں اشیا کی فراوانی نہ ہو، جس وقت سرمایہ دارانہ نظام اس طرح کی حرکت کر رہا ہوتا ہے بعینہ اُس وقت دنیا کی بہت سی قومیں انتہائی

www.besturdubooks.net

بھوک وافلاس کی حالت میں ہوتی ہیں۔ (لیکن اس زائد مال کو ان غریبوں کو دینے کے بجائے جلادیا جاتا ہے یا سمندر میں ڈال دیا جاتا ہے)۔

- سرمایہ دار عمدہ مواد پیدا کرتے ہیں اور پھر اسے وسیع پیمانہ پر مشتہر کرتے ہیں، انکو احساس بھی نہیں ہوتا کہ معاشرہ کی بنیادی ضرورتیں کیا ہیں؟ وہ تو اول و آخر کمائی اور نفع کی تلاش میں رہتے ہیں۔
- ایسا بہت ہوتا ہے کہ جب مزدور کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے تو اس کے بڑھاپے کا خیال کئے بغیر اسے کام سے نکال دیا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں آئے وقت کی مسلسل اصلاح کی وجہ سے اب اس طرح کے معاملات کی شدت میں کمی آتی جارہی ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں ہونے والی اصلاحات :

- ۱۸۷۵ء تک سرمایہ دارانہ نظام میں پیش پیش ہونے کی وجہ سے انگلینڈ سب سے بڑا سرمایہ دار ملک تھا، لیکن انیسویں صدی کی آخری چوتھائی میں امریکہ، جرمنی اور پھر جنگ عظیم دوم کے بعد جاپان بھی اس میدان میں ظاہر ہوا۔
- ۱۹۳۲ء میں انگلینڈ کی حکومت نے بڑے پیمانے پر مداخلت کی، ۱۹۳۳ء میں امریکی حکومت نے بھی وسیع پیمانہ پر مداخلت کرنی شروع کردی، جرمنی میں ہٹلر کی حکومت سے مداخلت کا آغاز ہوا، مداخلت کا مقصد سرمایہ دارانہ نظام کے تسلسل کو تحفظ فراہم کرنا تھا۔
- حکومت کی مداخلت اِس طرح کے امور میں ہوتی ہے: مواصلات، تعلیم، حقوق کی حفاظت، اجتماعی طرز کے قوانین کا اجرا مثلاً اجتماعی ضمانت، بڑھاپا وبے روزگاری کی ضمانت، عجز وصحت کی حفاظت، خدمات کی بہتری اور معیار معاش کی بہتری وغیرہ۔
- تحفظ حقوقِ انسان کی تنظیموں کی موجودگی نے نیز جمہوری ممالک میں مزدوروں کا انتخابی قوت کے طور پر ابھرنے کی وجہ سے سرمایہ دارانہ نظام نے جزئی اصلاح کی طرف توجہ دی، اس طرح کمیونزم کے پھیلاؤ میں کمی آجانے کی وجہ سے بھی اصلاحات ہوئیں، کیونکہ کمیونزم مزدوروں کی امداد کرنے اور ان کے حقوق ومکتسبات کا دفاع کرنے کا دعویٰ کرتا تھا۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار کی جڑیں :

- سرمایہ دارانہ نظام بنیادی طور پر متعدد قدیم رومن فلسفوں سے ماخوذ ہے۔اس طرح کے نظام، رومن فلسفوں کے قوت حاصل کرنے اور اثر ورسوخ وغلبہ حاصل کرنے کی خواہش کے نتیجے میں ظاہر ہوتے ہیں۔
- اس نظام نے جاگیردانہ نظام سے برجوازیت کی طرف اور برجوازیت سے سرمایہ داری کی طرف ترقی کی، اس دوران اس نے مختلف ایسے اصول و نظریات کو اخذ کیا، جو لوگوں کے خیالات کو انفرادی ملکیت کی تقویت اور دعوتِ آزادی کی طرف مائل کرتے ہیں۔
- سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد دراصل آزاد مذہب اور کلاسیکی مذہب پر قائم ہے۔
- سرمایہ دارانہ نظام مذہب کے خلاف لڑتا ہے، یہ پہلے تو کلیسائی سلطنت کے خلاف سرکشی کرتا ہے پھر ہر قانونِ اخلاق کے خلاف۔
- سرمایہ دارانہ نظام کے نزدیک اخلاقی قوانین کی کوئی حیثیت نہیں ہے، الا یہ کہ قوانین اس کے لئے مفید ہوں جیسے اقتصادی قوانین۔
- یورپ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں پیدا ہونے والے افکار و نظریات کا سرمایہ دارانہ نظام کے مطمحِ نظر کی تحدید میں بڑا دخل ہے۔
- سرمایہ دارانہ نظام، آزادی کی دعوت دیتا اور اسکا دفاع مضبوط بناتا ہے، مگر سیاسی آزادی، اخلاقی واجتماعی آزادی میں بدل گئی اور پھر اپنے تئیں اباحیت میں تبدیل ہو گئی۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- سرمایہ دارانہ نظام کو انگلینڈ، جرمنی، فرانس، جاپان، امریکہ اور اکثر مغربی ممالک میں پھلنے پھولنے کا بڑا موقع ملا۔
- دنیا کے بہت سے ممالک تبعیت کی فضا میں رہتے ہیں، وہ یا تو کمیونزم کی تابعداری کرتے ہیں یا سرمایہ دارانہ نظام کی، یہ تابعداری، براہ راست مداخلت، یا سیاسی وبین الاقوامی امور میں موقف اختیار کرنے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔
- کمیونزم کی طرح سرمایہ دارانہ نظام نے بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ اسرائیل کی تائید ومدد کا

www.besturdubooks.net

موقف اختیار کیا ہوا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ اُسس الاقتصاد بین الاسلام والنظم المعاصرة : تالیف ابو الاعلیٰ مودودی۔ ترجمہ محمد عاصم حداد۔ طبع سوم۔۱۳۹۱ھ۔۱۹۷۱ء مطبعۃ الامان۔ لبنان۔

۲۔ المذاهب الاقتصادیۃ الکبریٰ : تالیف جارج سول۔ ترجمہ راشد البراوی۔

۳۔ النظم الاقتصادیۃ فی العالم : ڈاکٹر احمد شلبی۔ طبع اول۔ النہضۃ المصریۃ ۱۹۷۶ء۔

۴۔ معرکۃ الاسلام والرأسمالیۃ : سید قطب۔ طبع دوم۔ مطبعۃ دار الکتاب العربی۔ ۱۳۷۱ھ۔ ۱۹۵۲ء۔

۵۔ الاقتصاد فی الاسلام : حمزۃ الجمیعی الدھومی۔ طبع اول۔ مطبعۃ التقدم۔ قاھرہ۔ ۱۳۹۹ھ۔ ۱۹۷۹ء۔

۶۔ الاقتصاد الاسلامی، مفاھیم ومرتکزات : ڈاکٹر احمد صقر۔ طبع اول۔ مطابع سجل العرب، نشر دار النھضۃ العربیۃ۔ قاھرہ۔ ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۸ء۔

۷۔ اقتصادنا : محمد باقر الصدر۔ دار الکتاب اللبنانی۔ دار الکتاب المصری۔ ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۷ء۔

۸۔ فلسفتنا : محمد باقر الصدر۔ دار التعارف للمطبوعات۔ بیروت۔ لبنان۔ ۱۳۷۹ھ۔

۹۔ الاقتصاد الاسلامی : المرکز العالمی للابحاث والاقتصاد۔ طبع اول۔ ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰ء۔

۱۰۔ حرکات ومذاهب فی میزان الاسلام۔ : فتحی یکن۔ مؤسسۃ الرسالہ۔ ط۲۔ ۱۳۹۷ھ۔ ۱۹۷۷ء۔

دیگر زبانوں میں دیکھئے:

1- D. VILLEY : A LA RECHERCH D'VNE DOCT RINE. ECONOMIC UES,ED: GENIN, PARIS, 1967.

www.besturdubooks.net

2- J.MARCHAL : "CAURS D'ECONOMIC POLITICS" PARIS 1956.

3- J.M. KENES : GENERAL THEORY OF EMPLOYMENT INTERIST AND MONEY (HARCAURT BRACE AND COMPANY, 1933).

4- GEORGE N. HALM : ECONOM A DOMPARATIVE ANALYSIS, HOLT RINCHART & WINSTON LTD. NEW YORK.

5- GUNNAR MYRDAL: AGAINST THE STREAM, PUBLISHED BY PANTHEON PRESS CAMBRIDGE UNIVERSITY PRESS, 1972.

6- LORD BOWDAN AND: S.T.S AL-HASSANI (THE PROPHET AND THE LOSS OR A FAIR SHOWER OF THE PROCEEDS, THE GUARDIAN, THURSDAY JUN. 5-1975.

7- ABDUL HAMID AHMED ABUSULAYMAN : THE THEORY OF THE ECONOMIC OF ISLAM, PROCEEDING OF THE THIRD EAST COAST REGIONAL CONFERENCE, THE ME CONTMPOR-ARY ASPECTS OF ECONOMIC AND SOCIAL THINKING IN ISLAM, MUSLIM STUDENTS ASSOCIATION HOLIDAY HILLS, APRIL 12-1968. PP.26-83.

8- ADAM SMITH : THE WEATH OF NATIONS.

9- ENCYCLOPEDIA : BRITANNICA VOL, 2. P,535, 1976.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۴)

روٹری کلب

تعارف:

"روٹری" عالمی یہودیت کے زیر تسلط ایک ماسونی تنظیم ہے یہ تنظیم "روٹری کلب" کے نام سے پہچانی جاتی ہے، روٹری کا نام "گردش IN ROTATION" سے ماخوذ ہے۔ مذکورہ عبارت، کلب کے ممبروں پر صادق آتی ہے کیوں کہ وہ اپنے دفاتر میں پے در پے اجتماعات منعقد کرتے ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- ۱۹۰۵ء میں، ایڈوکیٹ "پول ہاریس" نے شکاگو میں پہلا روٹری کلب قائم کیا۔
- تین سال کے بعد "شیرلی بری" کے نام سے ایک شخص اس کے ساتھ مل گیا، اس شخص نے بڑی سرعت کے ساتھ تحریک کو وسعت دی، بعد میں تنظیم کا سیکریٹری جنرل بنا، ۱۹۴۲ء میں اُس نے استعفیٰ دے دیا۔
- ۱۹۴۸ء میں تحریک کے بانی "پول ہاریس" کا انتقال ہو گیا، اُس وقت اس کی تحریک دنیا کے ۸۰ ممالک میں پھیل چکی تھی اور ۳۲۷۰۰۰ ممبر اور ۶۸۰۰ کلب وجود میں آچکے تھے۔
- ۱۹۱۱ء میں یہ تحریک ڈبلن آئرلینڈ میں منتقل ہو گئی اور پھر مسٹر مورونامی شخص کی جدوجہد سے برطانیہ میں پھیل گئی، مسٹر مورو ہر نئے ممبر سے کام کرنے کا مطالبہ کرتا تھا۔
- مدریڈ شہر میں روٹری کلب کی بنیاد ۱۹۲۱ء میں رکھی گئی تھی، پھر اسے بند کر دیا گیا، پھر اسے پورے اسپین میں دوبارہ سرگرم ہونے کی اجازت مل گئی۔
- فلسطین میں ۱۹۲۱ء میں اُس وقت روٹری کلب کی بنیاد رکھی گئی جب اسرائیل کا قیام ایک

www.besturdubooks.net

صہیون خواب سے زیادہ نہ تھا، اس برانچ کو دیگر عرب ممالک میں موجود تمام شاخوں سے پہلے قائم کیا گیا۔

- فرانسیسی استعمار کے زیر اہتمام، انیسوی صدی کے تیسرے عشرے میں روٹری کلب کی شاخیں الجزائر اور مراکش میں قائم کی گئیں۔
- مغربی طرابلس (لیبیا) میں بھی روٹری کلب کی شاخ موجود ہے، اس شاخ کے اداریاتی آفس کے ممبران میں مسٹر جان روبنسون اور مسٹر فون کریج شامل ہیں۔
- اسرائیلی روٹری کلب کے صدر یعقوب بارزیف نے اسرائیل کی نمائندگی کرتے ہوئے اطالوی روٹری کلب کی جانب سے شہر ٹاورمینا صقلیہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی، وہاں اس نے دعویٰ کیا کہ عنقریب ایک عرب اسرائیل کانفرنس منعقد ہوگی، تاکہ عرب ممالک سے بھی متعدد عرب وفود، اسرائیلی وفد کے ساتھ شرکت کرسکیں۔
- اس کانفرنس سے سب سے پہلے خطاب کرنے والے تونس روٹری کلب کے نمائندہ مختار عزیز تھے، اس کے بعد یعقوب بارزیف (یہودی) نے تقریر کی۔

عقائد وافکار:

- "مذہب" کو ممبران کے درمیان آپس کے تعلقات میں یا ممبروں کو منتخب کرتے وقت کوئی باوقعت شے تصور نہ کرنا اسی طرح "وطن" کو کوئی اہمیت نہ دینا۔
- روٹری کلب اپنے ممبران کو اپنے طور پر برابری کی سطح پر معترف بہا مذاہب کے ایک چارٹر کی تلقین کرتی ہے۔ یہ چارٹر حروف ابجد کی ترتیب پر ہے یعنی: بدھ مت، مسیحیت، کنفیوشیت، ھندومت، یہودیت، محمدیت اور بالکل آخر میں طاویزم (طاویت) ہے۔ یہ ایک چینی مذہب ہے جس کی دریافت چھٹی صدی قبل مسیح میں ہوئی تھی، اسکا عقیدہ ہے کہ سعادت حاصل کرنے کے لئے بشری غرائز کے مطالبات کو پورا کرنا ضروری ہے، اسی طرح تمام انسانوں کے درمیان اجتماعی وسیاسی تعلقات کو سہل بنانا ضروری ہے۔
- مذہب کی موجودہ حیثیت کو ختم کرنا۔ اس نظریے سے یہودیوں کو تحفظ حاصل ہوگا،

www.besturdubooks.net

زندگی کی تمام سرگرمیوں میں مداخلت کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے گا، اس سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہر کلب میں کم از کم ایک یا دو یہودی ہوتے ہیں۔

- ان کے نزدیک بھلائی کے کام کو کسی مادّی یا معنوی بدلے کا انتظار کئے بغیر کرنا چاہیئے، یہ نظریہ اس دینی تصور سے متصادم ہے جو کسی رضاکارانہ عمل کے بدلے اللہ تعالیٰ کے یہاں دُگنا اجر ملنے کے ساتھ مربوط ہے۔
- ان کا ایک ہفتہ واری اجتماع منعقد ہوتا ہے، ہر ممبر کے لئے اس میں کم از کم 60% فیصد سالانہ، حاضری لازمی ہے۔
- روٹری کلب کی ممبر شپ کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا نہیں ہے، انتخابی اصولوں کے مطابق تنظیم میں شامل ہونے کے لئے اس شخص کو کلب کی طرف سے دعوت ملنے کا انتظار کرنا ہوگا۔
- تنظیم کے اندر لوگوں کی تقسیم بنیادی ہُنر کے اصول پر کی جاتی ہے، ان کے یہاں تقسیم (۷۷) ہُنر کو شامل ہے۔
- مزدوروں کو روٹری کلب کے ممبر بننے کا حق نہیں، کلب میں صرف اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے والے افراد کو لیا جاتا ہے۔
- کلب میں ممبروں کی عمر کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور جواں عمر لوگوں کو اس میں شامل کر کے تنظیم کو تازہ خون فراہم کیا جاتا ہے۔
- ہر ہُنر کا ایک نمائندہ موجود ہونا ضروری ہے، کسی پسندیدہ شخصیت کو جذب کرنے کے لئے کبھی کبھار وہ اس قاعدے سے باہر ہو جاتے ہیں، اسی طرح کسی غیر پسندیدہ ممبر کو باہر کرتے وقت بھی وہ اس قاعدے کی پابندی نہیں کرتے۔
- ہر کلب کی انتظامی مجلس میں سابقہ مجلس کے صدور میں سے ایک یا دو شخص کا موجود ہونا شرط ہے، یعنی ''پول ہاریس'' کے عہد سے چلے آنے والے راز کے ورثا۔
- چارلس مارڈن تین سال تک روٹری کلب کے ممبر رہے، انہوں نے روٹری کلب کا مطالعہ کر کے متعدد حقائق کا انکشاف کیا۔
- روٹری کلب کے ہر ۴۲۱ ممبران میں سے ۱۵۹ ممبروں کا تعلق ماسونیت سے ہے۔ روٹری کلب میں شامل ہونے سے پہلے ماسونیت کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھنا

www.besturdubooks.net

ضروری ہے۔

- بعض حالات میں روٹری کلب کی رکنیت صرف ماسونیوں میں محدود ہو کر رہ جاتی جیسا کہ ۱۹۲۱ء میں اڈنبرہ برطانیہ میں پیش آیا۔
- ۱۸۸۱ء میں فرانس میں منعقدہ نانس محافل میں مندرجہ ذیل باتیں کہی گئیں: ''اگر کوئی ماسونی، غیروں کے ساتھ مل کر کوئی جمعیت بناتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس جمعیت کی ذمہ داری کسی غیر ماسونی کے حوالے نہ کرے، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس جمعیت کے مرکزی انتظامی لوگوں پر ماسونیوں کو کنٹرول حاصل ہو، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جمعیت ماسونیت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو۔''
- روٹری کلبوں کو بڑی عوامی مقبولیت حاصل ہوتی ہے، کلب کی سرگرمیاں اس وقت تیز تر ہو جاتی ہیں جب ماسونیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا وہ کمزور پڑ جاتی ہے، کیوں کہ اس وقت ماسونی اپنی سرگرمیوں کو روٹری میں منتقل کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ ان پر سے (خارجی) دباؤ ختم ہو جائے، پھر اپنی پرانی حالت پر واپس آ جاتے ہیں۔
- روٹری کلب کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں پڑی جو امریکہ میں ماسونیت کے سرگرم ہونے کا زمانہ تھا۔
- اس کے علاوہ متعدد ایسی مجالس بھی ہیں جو افکار و طریقۂ کار کے لحاظ سے روٹری کلب کے مشابہ ہیں وہ حسب ذیل ہیں: لائنز کلب، کیوانی، اکستشانج، گول میز، قلم، بنائی برث، (عہد کی اولاد) یہ سب تنظیمیں معمولی تبدیلی کے ساتھ بالکل ماسونیت کی طرح ہیں اور انہی مقاصد کے لئے کام کرتی ہیں، تاکہ بکثرت ایسے اسالیب متوفر ہوں جن کے ذریعے ماسونیوں کے افکار کو پھیلایا جا سکے اور مؤیدین و مددگاروں کو مائل کیا جا سکے۔
- مذکورہ مجالس کی آپس میں ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی ہیں، بعض شہروں میں مل کر کام کرنے کے لئے، مختلف کلبوں کے رؤسا کی مجلس بھی پائی جاتی ہے۔

افکار و عقائد کی جڑیں:

- مذہب اور وطن کے مسئلے میں ماسونیت اور روٹری کے درمیان بہت بڑی مشابہت پائی جاتی ہے، اسی طرح انتخاب کے اصول میں بھی، لہٰذا کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ روٹری کلب میں شامل ہونے کے لئے خود کو پیش کرے، بلکہ اس کو انتظار کرنا

www.besturdubooks.net

پڑیگا، یہاں تک کہ اس کے پاس ممبر شپ کا دعوت نامہ پہنچ جائے۔

- وہ اخلاق وروحانیت بھی ماسونیت اور روٹری کے درمیان مشترک ہیں جن کی کسی آدمی کو تلقین کی جاتی ہے، مثلاً مساوات، اخوت روحِ انسانیت اور عالمی تعاون۔ مذکورہ چیزیں انتہائی خطرناک ہیں کیوں کہ ان کا مقصد قوموں کے درمیان موجود فرق کو رفتہ رفتہ ختم کرنا اور دوستی ورفاقت کی تمام انواع کو پارہ پارہ کرنا ہے، تاکہ لوگ بے کار سرگرداں رہیں اور صرف یہودی ہی متماسک قوت کے طور پر باقی رہیں، جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں۔
- ماسونیت اور روٹری میں اس لحاظ سے اختلاف موجود ہے کہ ماسونی قائد وسربراہ کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس روٹری کے اصل وبانی کو جاننا ممکن ہے، مگر بین الاقوامی تنظیم کے سربراہ کی توثیق اور سابقہ آفس کی نگرانی کے بغیر کہیں بھی روٹری کی شاخ قائم نہیں کی جاسکتی۔
- روٹری کلب مختلف جماعتوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے خدمت انسانی کے کاموں کا اظہار کرتی ہے اور اس کا اظہار کرتی ہے کہ روٹری کی سرگرمیاں صرف اجتماعی وثقافتی مسائل تک محدود ہیں۔ مسلسل محافل، لیکچرز، اور مجالس منعقد کر کے وہ اپنے مقاصد حاصل کرتی ہے یعنی مذاہب کے درمیان تقارب پیدا کرنا اور دینی اختلافات کو ختم کرنے کی دعوت دینا۔
- جب کہ روٹری کلب کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ محبت واخوت کا لیبل چسپاں کر کے یہودی مختلف اقوام میں مخلوط ہو جائیں اور پھر اس راستے سے ایسی معلومات حاصل کریں جو انہیں اپنے سیاسی واقتصادی مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دیتی ہوں، اسی طرح وہ اپنی مخصوص عادات کو پھیلا سکیں جو معاشرتی پھوٹ کا سبب بنتی ہیں، یہ بات اس وقت زیادہ یقینی ہو جاتی ہے جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس تنظیم کی رکنیت معاشرے کی صرف نمایاں واہم شخصیات کو دی جاتی ہے۔

پھیلاؤ اور اثرورسوخ کے مقامات :

- روٹری کلبوں کی ابتدا ۱۹۰۵ء میں امریکہ میں ہوئی تھی، اس کے بعد برطانیہ اور متعدد

www.besturdubooks.net

یورپی ممالک میں اس کی شاخیں قائم ہوئیں اور پھر وہیں سے پوری دنیا میں پھیل گئیں۔ روٹری کلب کی ایک شاخ اسرائیل میں ہے۔ متعدد عرب ممالک میں اس کے کلب ہیں مثلاً مصر، اردن، تونس، الجزائر، لیبیا، مراکش، لبنان جب کہ بیروت کو مشرق وسطی میں موجود جمعیتوں کا مرکز مانا جاتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ الماسونیۃ فی العراء : ڈاکٹر شیخ محمد علی الزعبی۔

۲۔ أسرار الماسونیۃ : جواد رفعت أتلخان۔

۳۔ الماسونیۃ (دراسۃ نقدیۃ)
(انگریزی زبان میں) : مصباح الاسلام فاروقی۔

۴۔ خطر الیہودیۃ العالمیۃ علی الاسلام والمسیحیۃ : عبد اللہ التل۔

۵۔ جذور البلاء : عبد اللہ التل۔

۶۔ رسالہ "انوار الاحد" میں ایک مضمون : شمارہ ۲۶۲۷۔ ۲۳ / ستمبر ۱۹۷۳ء۔

۷۔ رسالہ "الفکر الاسلامی" میں ایک مضمون : (بیروت) شمارہ اول۔ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ۔ ۱۹۷۴ء

۸۔ کویتی جریدہ "القبس" : تاریخ ۱۴ / ۳ / ۱۹۷۴ء۔

۹۔ ضمیمہ جریدہ "العلم" لیبیا : شمارہ اگست ۱۹۶۹ء۔

۱۰۔ مجلّہ "فلسطین" : شمارہ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔

۱۱۔ حقیقۃ أندیۃ الروتاری : جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی۔ کویت کا ایک رسالہ۔

12- ROTARY AND ITS BROTHERS CHARLBS, F MARDEN (PRINCEBTON UNIVERSITY PRESS- 1963)

13- TO WORDS MY NEIGHBOUR, G.R.H NITT.

14- MY RODE TO ROTARY RAVL.P.HARRIS.

15- ROTARY SERVICE.

16- SERVICE IN LIFE AND WORK.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۵)

جدید روحانیت

تعارف :

جدید روحانیت ایک باطل دعوت، ایک بامقصد تحریک اور ایک شعبدہ باز جماعت ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ وہ مُردوں کی روحوں کو علمی طریقوں سے استحضار کر سکتی ہے۔ اس جماعت کا مقصد ادیان وعقائد میں شکوک پیدا کر کے ایک جدید دین کی دعوت دینا اور جیسا موقع ویسا لباس کے اصول پر عمل کرنا ہے۔ موجودہ صدی کے آغاز میں اس تحریک کا ظہور امریکہ میں ہوا تھا، وہیں سے پورے عالم عرب واسلام میں پھیل گئی، اس تحریک کے درپردہ یہودی کام کر رہے ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

یورپ وامریکہ میں تو اس تحریک کے بانی کا پتہ نہیں چل سکا، البتہ اس تحریک کی طرف دعوت دینے میں موجودہ صدی کے آغاز میں چند شخصیات کی جانب سے سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں، جو حسب ذیل تھے:

- جان آرتھر فنڈلائی : ان کی مشہور کتاب "علی حافۃ العالم الاثری" ہے۔
- ادین فریدرک پاورز : ان کی مشہور کتاب "ظواھر العالم الاثری" ہے۔
- آتھر کونان ڈویل : ان کی کتاب "حافۃ المجھول" ہے۔
- ڈیویڈ وجید : مشہور یہودی۔
- مس وود سمز۔

نیز حسب ذیل ممالک میں اس تحریک کے متعدد ادارے قائم ہیں: امریکہ میں "روحانی تحقیق کا بین الاقوامی ادارہ"، انگلینڈ میں "مار لبون روحانی جمعیت"۔

www.besturdubooks.net

- عالم اسلام میں متعدد لوگوں نے ہمت کر کے اس تحریک کی علمبرداری کی، جو حسب ذیل تھے:
- جناب احمد فہمی ابوالخیر: "الجمعیۃ المصریۃ للبحوث الروحیۃ" کے سیکریٹری جنرل، انہوں نے اس باطل تحریک کا ترجمان رسالہ "مجلۃ عالم الروح" جاری کیا، ان کی سرگرمیوں کا آغاز ۱۹۴۷ء میں ہوا، انہوں نے فنڈلائی اور پاورز (سابق الذکر) کی کتابوں کا ترجمہ بھی کیا۔
- جناب وہیب دوس ایڈووکیٹ : (وفات ۱۹۵۸ء) مذکورہ بالا جمعیت کے صدر تھے۔
- ڈاکٹر عبدالجلیل راضی: "جمعیۃ الاہرام الروحیۃ" کے صدر۔ ان کی ایک کتاب "مشاهداتی فی جمعیۃ لندن الروحیۃ" کے عنوان سے ہے۔
- حسن عبدالوہاب: جمعیت کے سیکریٹری جنرل۔
- لبنانی شاعر "دموس": جو ایک شعبدہ باز دجال "داہش" کو بڑا مقدس جانتا تھا اور اسے مقامِ نبوت تک پہنچا دیا تھا۔ اس کے مضامین رسالہ "مجلۃ عالم الروح" میں "الرسالۃ الدہشیۃ" کے عنوان سے موجود ہیں۔

عقائد وافکار:

- جدید روحانیوں کا کہنا ہے کہ وہ مُردوں کی ارواح کو حاضر کرتے ہیں، غیب کی مشکلات وپیچیدگیوں کے متعلق معلوم کرنے کے لئے مردوں کو بلاتے ہیں۔ جسمانی و نفسانی مرض کا علاج کرنے، مجرموں کا پتہ لگانے، غیب کا کشف کرنے اور مستقبل کی خبر دینے کے لئے اُن سے مدد طلب کرتے ہیں۔
- جدید روحانیوں کا زعم ہے کہ روح کا ادراک ممکن ہے، نیز ان کا زعم ہے کہ روح متجسد وملموس ہے، ان کا دعویٰ ہے کہ بعض لوگ ان کے خیال میں اب بھی زندہ ہیں۔
- روح ان کے نزدیک خادم کے مرتبے پر ہے جو ہر اشارے کی تعمیل کرتی ہے۔
- جدید روحانیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ارواح جنہیں وہ حاضر کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی طرف مبعوث ہوتی ہیں، جیسا کہ اس سے پہلے پیغمبر مبعوث ہوتے تھے، نیز ان کا عقیدہ ہے کہ ان رواح کی تعلیمات پیغمبروں کی تعلیمات سے بالاتر ہیں۔
- جدید روحانیوں کا زعم ہے کہ یہ ارواح انہیں جرائم و آثار قدیمہ کا انکشاف کرنے میں مدد

www.besturdubooks.net

دیتی ہیں، اسی طرح ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان ارواح کے ذریعے نفسیاتی مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔

- جدید روحانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ سرخی کی ذیلی شعاعوں سے ان ارواح کی تصویر اتار سکتے ہیں۔
- جدید روحانی اپنے کام میں سائنسی اسلوب کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو حقیقت میں شعبدہ بازی، دھوکہ دہی، حاضرین پر مقناطیسی تاثیر اور جنّات کے ساتھ تعلقات ہونے سے خارج از امکان نہیں ہیں۔
- ان کے عمل میں واضح شرائط نہیں ہیں اور نہ ہی ہر شخص کے ذریعے اس کا اعادہ ممکن ہے بخلاف سائنسی تجربے کے۔
- اِس روحانی استحضار کے عمل کو وہ ایک اندھیرے کمرے میں سرخ مدھم روشنی کی حالت میں انجام دیتے ہیں، وہ تجسدِ ارواح اور ان سے مخاطب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن حاضرین کو کچھ نظر نہیں آتا، اِن اعمال کو بیچ میں ایک آدمی حاضرین تک پہنچاتا ہے جو اس سارے کام میں اہم ترین آدمی ہوتا ہے۔
- جدید روحانیوں کے نزدیک ''واسطہ'' غیر نظری اشیا کو دیکھتا ہے، غیر سمعی اشیا کو سنتا ہے، براہ راست کتابت کو اخذ کرتا ہے اور ''تلباثی'' فاصلے پر رابطہ کرسکتا ہے۔
- جدید روحانی، انبیا و رُسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے مذکورہ واسطے کے علاوہ کوئی چیز ثابت نہیں کرتے۔ روحانی استحضار کی مجلس میں وہ کمیت و نوعیت کے لحاظ سے حکم لگاتے ہیں، اگر مجلس میں عورتیں بھی ہوں تو بیٹھک عورت + مرد ہوگی۔ وہ کبھی کبھی موسیقی بھی بجاتے ہیں، ان تمام حرکتوں کا مقصد حاضرین کی توجہ مجلس میں پیش آنے والے امور سے پھیر دینا ہوتا ہے۔ نیز ان کا دعویٰ ہے کہ ہر مجلس کی ایک روح ہوتی ہے جو اس مجلس کی حفاظت کرتی ہے۔
- جدید روحانیوں کا زعم ہے کہ انبیاء کرام کے معجزے ظاہری روحانیت تھے، بعینہٖ جیسا کہ روحانی استحضار کے کمرے میں ہوتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے معجزوں کو دوبارہ ظاہر کرسکتے ہیں۔
- یہ لوگ ہر شخص کو اس کے لحاظ سے مناسب افکار پیش کرتے ہیں، چنانچہ ہم میں سے

www.besturdubooks.net

بعض لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں سے حسب منشا کام کرانے کے بعد اپنے دعووں کی تائید میں آسمانی کتابوں کی نصوص پیش کرتے ہیں۔

- جدید روحانی وحی کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی دین میں کوئی پرکشش چیز نہیں ہے، چنانچہ وہ دیندار لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔
- جدید روحانیوں کا کہنا ہے کہ ان کا خدا، پیغمبر کے خدا سے اظہر ہے، کم بشری صفات اور زیادہ خدائی صفات کا حامل ہے۔
- جدید روحانی بڑے روشن نعرے لگاتے ہیں مثلاً: انسانیت، اخوت، حریت، مساوات، وغیرہ۔ مذکورہ نعروں کے ذریعے وہ سادھے اور کم عقل لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔
- ان کے ہر عمل کو دینی عقائد اور اخلاقی معیاروں کو تباہ کرنے کے بعد انجام دیا جاتا ہے، اس کے متعلق ان کی بات بڑی واضح ہے کہ روحانیت ایک جدید مذہب ہے، جو تمام ادیان کو ایک طرف پھینکنے اور عالمیت قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ عبادات و فرائض کی ادائیگی میں لوگوں کو روحانی قوت پر مرکوز کرنے کی تربیت دی جاتی ہے، نیز ان کے یہاں زندگی گذارنے کا ایک نیا طریقہ اور اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک جدید نظریہ ہے۔
- جدید روحانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ارواح جنہیں وہ مخاطب کرتے ہیں، کافر ہونے کے باوجود بڑی آرام وراحت میں ہیں، ان کا مقصد اس دعوے سے جزا اور بعث کے عقیدے کو تباہ کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے، ان کا کہنا ہے کہ مرنے کے بعد بھی توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے، نیز جنت ودوزخ ایک عقلی کیفیت کا نام ہے، جنہیں فکر مجسم بناتی ہے اور خیال ان کو پیدا کرتا ہے۔
- جدید روحانیوں کی بہت سی عبارتیں کمیونسٹوں، بت پرستوں، فرعونوں، اور ریڈ انڈین کی تقدیس پر دلالت کرتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یہ قوی ترین ارواح ہیں۔
- جدید روحانی، جرائم کے نتائج سے یہ کہہ کر جان بچاتے ہیں کہ مجرم ان کے مرتکب ہونے پر مجبور ہے، لہٰذا وہ مجرم کو سزا نہیں دیتے۔
- دنیا پر یہودیوں کے تسلط کو یقینی بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں، تاکہ دوسروں کی مکمل تباہی کے بعد یہودیوں کی حکومت قائم ہو۔
- رسالہ "سائنٹیفک امریکن" نے روحانی ظواہر کی سچائیت پر دلیل قائم کرنے والے کیلئے

www.besturdubooks.net

بڑا ضخیم مالی انعام کا اعلان کیا ہے اب تک وہ اس انعام کے جیتنے والے کا انتظار کر رہے ہیں، یہی حال اس انعام کا بھی ہے جسے امریکی جادوگر "دنجر" نے اسی مقصد کے لئے رکھا ہے، مذکورہ شواہد اس مذہب کے باطل ہونے کی سب سے بڑی دلیلیں ہیں۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- شخصی طور پر، ماسونیت اور شہود یہوہ کے ساتھ جدید روحانیت کے تعلقات ثابت ہیں، روٹری کلب، اِن ظواہر کی ہمت افزائی کرنے، ان کا تعاون کرنے اور ان ظواہر کی اشاعت کرنے کی ذمہ دار ہے، یہ تحریک اپنے بہت سے عقائد میں یہودیت سے متاثر ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- یورپ اور امریکہ میں اس تحریک کا عجیب وغریب اثر ہے، چنانچہ وہاں کا کوئی شہر اس کی شاخ سے خالی نہیں، اسی طرح بہت سے اخبارات اور رسالے اس تحریک کی ترجمانی کرتے ہیں، امریکہ میں روحانی تحقیق کا عالمی مرکز ہے، عالم عرب واسلام میں بھی اس کے مراکز ہیں، اس تحریک کا تیز رفتاری کے ساتھ پھیلاؤ، واقعی انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے، خصوصاً مصر میں جہاں اس کی متعدد جمعیتیں ہیں، اسی طرح مصر کے متعدد اخبارات ورسالے اس تحریک کی ترویج کے لئے کام کرتے ہیں، مثال کے طور پر: رسالہ "صباح الخیر" "آخر ساعۃ" "المصور" "المقتطف" اخبار "الاہرام"۔ یہ سب جرائد ومجلّات "عالم الروح" نامی رسالے کے علاوہ ہیں جو اس تحریک کا خاص رسالہ ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ مشاهداتی فی جمعیۃ لندن الروحیۃ : ڈاکٹر علی عبدالجلیل راضی۔
۲۔ ظواهر حجرۃ تحضیر الارواح : ترجمہ: احمد فہمی ابوالخیر۔
۳۔ علی حافۃ العالم الاثری : ترجمہ: احمد فہمی ابوالخیر۔
۴۔ حافۃ المجہول : آرتھر کونال ڈویل۔
۵۔ الروحیۃ الحدیثۃ دعوۃ هدامۃ : ڈاکٹر محمد محمد حسین۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۶)

زیدیت

تعارف :

زیدیت شیعوں کے فرقوں میں اہل سنت سے قریب ترین فرقہ ہے، یہ فرقہ معتدل ومیانہ رو ہے، غلو وزیادتی سے دور رہتا ہے، اس فرقے کی نسبت اس کے بانی زید بن علی بن زین العابدین کی طرف ہے، جنہوں نے حکومت وسیاسی امور کے بارے میں اپنا ایک خاص نظریہ پیش کیا تھا، پھر اسی کے لئے جہاد کیا اور اسی کی راہ میں قتل ہوئے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- زیدی فرقہ، زید بن علی بن زین العابدین بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہ (۸۰۔ ۱۲۲ھ) کی طرف منسوب ہے، جنہوں نے ہشام بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں امویوں کے خلاف، عراق میں شیعہ انقلاب کی قیادت کی تھی، کوفہ والوں نے انہیں بغاوت پر اکسایا تھا، بعد میں انہوں نے زید کو اس لئے تنہا چھوڑ دیا کہ زید، شیخین ابو بکر وعمر سے براءت کا اظہار نہیں کرتے تھے اور نہ انہیں لعن طعن کرتے تھے، بلکہ زید، شیخین سے راضی تھے، زید کو مجبوراً اموی لشکر کا مقابلہ کرنا پڑا جب کہ ان کے ساتھ صرف پانچ سو شہسوار تھے۔ (لڑائی کے دوران) ان کی پیشانی پر ایک تیر آکر لگا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔
- زید، شام اور عراق کے شہروں میں اولاً طلب علم کے لئے ثانیاً اہل بیت کے حق امامت کی طلب میں سرگرداں رہے، وہ متقی، پرہیزگار، عالم، فاضل، بہادر، وسیم، مہیب اور قرآن وسنت پر سختی سے عمل کرنے والے تھے۔
- زید نے اپنے بڑے بھائی محمد الباقر سے تعلیم حاصل کی، ان سے روایت حدیث اخذ کی،

www.besturdubooks.net

محمد الباقر امامیہ شیعوں کے بارہ اماموں میں سے ایک ہیں۔

- زید نے معتزلیوں کے قائد واصل بن عطا سے ملاقات کی، دونوں نے ایک ساتھ علم حاصل کیا وہ واصل کی شخصیت و نظریات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ انہوں نے واصل کے بعض نظریات کو زیدی فکر میں منتقل کیا۔
- (امام) ابو حنیفہ النعمان، زید کے شاگرد ہیں، انہوں نے زید سے بھی علم حاصل کیا۔
- زید کی تالیفات میں "کتاب المجموع فی الحدیث" اور "کتاب المجموع فی الفقہ" وغیرہ ہیں۔ یہ دونوں کتابیں دراصل ایک کتاب ہیں، جس کا نام "المجموع الکبیر" ہے، زید سے ان دونوں کتابوں کی روایت ان کے شاگرد ابو خالد عمرو بن خالد الواسطی الہاشمی بالولا نے کی، ابو خالد کی وفات دوسری صدی کے تیسرے ربع میں ہوئی۔
- یحییٰ بن زید بہت سی لڑائیوں میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے، بعد میں وہ خراسان کی طرف فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے مگر وہاں بھی وہ اموی شمشیر سے نہیں بچ سکے، چنانچہ خراسان میں انہیں ۱۲۵ھ میں قتل کر دیا گیا۔
- یحییٰ کے بعد محمد اور ابراہیم کے ذمے جماعت کا کام سونپا گیا۔
- محمد نے مدینے میں بغاوت کی تو مدینے کے گورنر عیسیٰ بن ماہان نے اُسے قتل کر دیا۔
- ابراہیم نے بصرہ میں خروج کیا تو منصور کے حکم سے اُسے وہاں قتل کر دیا گیا۔
- احمد بن عیسیٰ بن زید زیدیت کے مؤسس کے پوتے ہیں، انہوں نے عراق میں قیام کیا، امام ابو حنیفہ کے شاگردوں سے علم حاصل کیا۔ یہ بھی زیدی مذہب کو ترجیح دینے والوں اور اس کی ترقی کے لئے جدوجہد کرنے والوں میں سے تھے۔
- زیدیوں کے علما میں قاسم بن ابراہیم الرسی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۷۰۔ ۲۴۲ھ) بھی ہیں، انہوں نے "القاسمیہ" کے نام سے زیدیوں کا ایک فرقہ بنایا تھا۔
- ان کے بعد ان کے پوتے الہادی الی الحق یحییٰ بن الحسین بن القاسم (۲۴۵۔ ۲۹۸ھ) کی باری آئی، یمن میں لوگوں نے ان کی امامت پر بیعت کی، یہ یمن میں قرامطہ کے خلاف جنگ کرنیوالوں میں سے تھے، انہوں نے ہادویہ کے نام سے زیدیہ کا ایک فرقہ تشکیل دیا جو یمن، حجاز اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔

www.besturdubooks.net

- بلادِ دیلم و جیلان میں زیدیہ کا ایک حسینی امام ابو محمد الحسن بن علی بن الحسن بن زید بن عمر ابن الحسین بن علی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوا، انہیں ناصر کبیر کا لقب دیا گیا، الاطروشی کے نام سے مشہور ہوئے، اس امام نے مذکورہ بالا ملکوں کی طرف ہجرت کر کے زیدی مذہب کے مطابق لوگوں کو دعوتِ اسلام دی، چنانچہ بہت سے لوگوں نے ان کی دعوت قبول کر کے زیدیت میں داخل ہوئے اور ابتدائی زیدی قرار پائے۔
- زیدیوں کا آخری داعی صاحب طبرستان الحسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن الحسن بن زید الحسن، ابن زید بن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ وہی امام ہیں جن کی ۲۵۰ھ میں جنوبی بحر خزر میں سلطنت قائم ہوئی تھی۔
- زیدیوں کے ائمہ میں محمد بن طباطبا بھی تھے، انہوں نے اپنے داعیوں کو حجاز، مصر، یمن، اور بصرہ کی طرف بھیجا تھا۔
- زیدیوں کی نمایاں شخصیات میں مقاتل بن سلیمان، محمد بن نصر، ابو الفضل بن العمید، الصاحب بن عماد اور بنی بویہ کے بعض امرا شامل ہیں۔
- زیدیت سے تین فرقوں نے خروج کیا، ان میں سے بعض نے شیخین پر طعن بھی کیا، بعض نے اپنے امام مفضول کے قائل ہونے سے بھی اعراض کیا، یہ فرقے حسب ذیل تھے:

ا۔ الجارودیۃ : ابو الجارود زیاد بن ابی زیاد کے پیروکار۔

۲۔ السلیمانیۃ : سلیمان بن جریر کے پیروکار۔

۳۔ الصالحیۃ : حسن بن صالح بن حیی کے پیروکار۔

۴۔ البتریۃ : کثیر النوی الابتر کے پیروکار۔

- دو فرقے یعنی صالحیۃ اور بتریہ کے نظریات متفق و متماثل ہیں۔

عقائد و افکار:

- زیدی حضرت فاطمہ کی تمام اولاد کے لئے امامت جائز قرار دیتے ہیں، چاہے وہ اولاد امام حسن کی نسل سے ہوں یا امام حسین کی نسل سے ہوں۔
- زیدیوں کے نزدیک امامت نص کے ذریعے نہیں ہوتی، امامت کے لئے سابق امام کی

www.besturdubooks.net

جہت سے آنے والے امام کے حق میں نص کا ہونا ضروری نہیں، مطلب یہ ہے کہ امامت زیدیوں کے یہاں موروثی نہیں ہے، بلکہ بیعت کے ذریعے قائم ہوتی ہے لہٰذا ہر وہ شخص جو حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہو اور اس کے اندر امامت کی شرائط پائی جاتی ہوں تو وہ امامت کا اہل ہے۔

- زیدیوں کے نزدیک امام کا مستور ہونا جائز نہیں ہے بلکہ اسے اہل حل وعقد کی طرف سے منتخب کرنا ضروری ہے، اس کا انتخاب اس وقت تک کامل نہ ہوگا جب تک وہ اپنے بارے میں یہ اعلان نہ کرے کہ وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔
- زیدیوں کے نزدیک بیک وقت دو مختلف مقامات میں دو امام ہو سکتے ہیں۔
- زیدی افضل امام کی موجودگی میں مفضول کی امامت کے جواز کے قائل ہیں، ان کے نزدیک امام کا تمام لوگوں سے افضل ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ یہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کا امام بعض فضائل کا حامل ہو اور اس سے افضل شخص بھی موجود ہو، لوگ حکومتی امور میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں اور سرکاری امور میں امام کی پیش کردہ رائے کے مطابق احکامات جاری کرتے ہوں۔
- شیعوں کے فرقوں کے بخلاف زیدیوں کی اکثریت ابوبکر اور عمر کی خلافت کی قائل ہے، ان پر لعن طعن نہیں کرتے، بلکہ وہ ان دونوں کے قائل ہیں، زیدی بعض معاملات میں حضرت عثمان کا مواخذہ کرنے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ان کی خلافت صحیح تھی۔
- ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلقہ امور میں زیدی اعتزال کی طرف مائل ہیں۔ مسئلہ جبر واختیار اور مرتکب گناہ کبیرہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ "منزلۃ بین المنزلتین" میں ہوگا۔ بعینہٖ یہی رائے معتزلہ کی ہے، مگر زیدیوں کے نزدیک وہ شخص مخلد فی النار نہیں ہے۔ اسے اپنے گناہوں سے پاک ہونے تک عذاب دیا جائے گا اور پھر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔
- زیدی قطعی طور پر تصوّف کا انکار کرتے ہیں۔
- زیدی نکاحِ متعہ کے مسئلے میں شیعوں کی مخالفت کرتے ہیں، متعہ کو وہ اچھا نہیں سمجھتے۔
- زکوٰۃ خمس اور بوقت ضرورت تقیہ جائز ہونے میں زیدی اور شیعہ متفق ہیں۔
- فرائض وعبادات کی ادائیگی میں تقریباً وہ اہل سنّت کے ساتھ کامل اتفاق کرتے ہیں،

www.besturdubooks.net

البتہ بعض فروعات میں معمولی اختلاف کرتے ہیں، مثلاً:

- شیعوں کی طرح زیدی بھی اذان میں ''حی علی خیر العمل'' کہتے ہیں۔
- زیدی بھی نماز میں ہاتھ نہیں باندھتے۔
- زیدی، عید کی نماز باجماعت یا منفرداً پڑھنا دونوں طرح صحیح قرار دیتے ہیں۔
- زیدی، تراویح کی نماز باجماعت پڑھنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔
- زیدیوں کے نزدیک فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں۔
- زیدیوں کے نزدیک وضو کے فرائض چار کے بجائے دس ہیں۔
- زیدیوں کے نزدیک خواہشمند کے لئے اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے، جو اجتہاد سے عاجز ہو وہ تقلید کرے، اہل بیت کی تقلید کرنا دوسروں کی تقلید کرنے سے بہتر ہے۔
- زیدی ظالم امام کے خلاف خروج کرنے کے قائل ہیں، اسی طرح اس امام کی اطاعت غیر واجب ہونے کے بھی قائل ہیں۔
- زیدیوں کے نزدیک ائمہ خطا سے محفوظ نہیں ہیں، اسی طرح وہ اپنے اماموں کو شیعوں کے اکثر فرقوں کی طرح اعلیٰ وارفع جتلانے میں غلو سے کام نہیں لیتے۔
- مگر بعض زیدیوں نے اہل بیت میں سے صرف چار افراد کے لئے عصمت کو ثابت کیا ہے، یعنی علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔
- زیدی ''نظریۃ البداء'' کو برا سمجھتے ہیں، جبکہ مختار ثقفی اس نظریے کا قائل ہے، یہ شخص کاہنوں کی طرح سجع بندی کرتا تھا، اگر کوئی کام اس کے کہنے کے مطابق نہ ہوتا تو وہ اس کی تاویل کرتا اور کہتا کہ ''تمہارے رب کے لئے اپنے علم کو تبدیل کردینا ظاہر ہوا ہے۔'' زیدی اللہ تعالیٰ کا علم، ازلی قدیم اور غیر متغیر ہونے کو ثابت مانتے ہیں اور اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ ہر شے لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔
- زیدی انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا نافرمانی کرنے میں آزاد اور خود مختار مان کر، قضا وقدر پر ایمان لانے کو واجب کہتے ہیں، یہ کہکر گویا انہوں نے ارادہ ومحبت یا رضا کے درمیان تفریق کردی ہے، اہل بیت کے ائمہ کی رائے بھی یہی تھی۔
- زیدیوں کے یہاں مصادر استدلال، قرآن، پھر سنت، پھر قیاس اور اسی میں سے استحسان اور مصالح مرسلہ ہیں، اس کے بعد عقل کا درجہ آتا ہے، لہٰذا ان کے نزدیک عقل جس

www.besturdubooks.net

چیز کی صحت و حسن کو ثابت کرے وہ مطلوب ہو گا اور جس کا قبح ثابت کرے وہ منہی عنہ ہو گا۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- زیدی ایسی بہت سی اشیا کو مانتے ہیں جنہیں شیعہ بھی مانتے ہیں، مثلاً یہ کہ اہل بیت خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اہل بیت سے متعلقہ احادیث کو دوسروں پر فضیلت دینا، اہل بیت کی تقلید کرنا اور زکوۃ الخمس وغیرہ لہٰذا زیدیوں کے اعتدال پسند ہونے کے باوجود شیعوں کی تمام خوبیاں ان کے مذہب میں واضح طور پر موجود ہیں۔
- زیدی معتزلہ سے بھی متاثر ہیں، واصل بن عطا کا عکس زیدیوں پر بھی پڑا، عقل کو قابل احترام سمجھنے اور استدلال کرتے وقت عقل کو اہمیت دینے جیسے امور میں اعتزال کی تاثیر بڑی واضح ہے، چنانچہ زیدی، عقائد کو سمجھنے، احکامِ شریعت کو تطبیق دینے اور اشیا کے حسن و قبح کا اندازہ لگانے میں عقل کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، علاوہ ازیں جبر واختیار اور مرتکب کبیرہ کے خلود فی النار کے مسئلے میں ان کی توضیح وتشریح بھی اس پر دال ہے۔
- امام ابو حنیفہ نے زید سے علم حاصل کیا، زید کے ایک پوتے احمد بن عیسیٰ بن زید نے عراق میں امام ابو حنیفہ کے شاگردوں سے علم حاصل کیا، ان دونوں مذاہب یعنی سنّی حنفی اور شیعی زیدی کا ملاپ پہلے عراق میں اور پھر ماوراء النہر کے علاقوں میں ہوا جسکی وجہ سے طرفین ایک دوسرے سے متاثر ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

۱۔ دیلم اور طبرستان کی سرزمین پر زیدیوں کی حکومت قائم ہوئی تھی، جسے حسن بن زید نے ۲۵۰ھ میں قائم کیا تھا۔

۲۔ تیسری صدی ہجری میں۔الہادی الی الحق۔نے یمن میں زیدیوں کی دوسری حکومت قائم کی تھی۔

۳۔ مشرق میں زیدی، بلاد الخزر کے ساحلوں، بلادِ دیلم، طبرستان اور جیلان میں پھیل گئے، مغرب میں مصر، حجاز تک پھیل کر یمن میں مرکوز ہو گئے، اب بھی یمن کی دو تہائی

www.besturdubooks.net

آبادی کا تعلق زیدی فرقے سے ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ الامام زید : محمد ابوزھرۃ۔ دارالفکر العربی۔ قاھرہ۔

۲۔ تاریخ المذاھب الاسلامیۃ : محمد ابوزھرۃ۔ دارالفکر العربی۔ قاھرہ۔

۳۔ تاریخ الفرق الزیدیۃ : ڈاکٹر فضیلۃ عبد الامیر الشامی، مطبعۃ الآداب۔ نجف۔ عراق۔ ۱۳۹۴ھ۔ ۱۹۷۴ء۔

۴۔ اسلام بلا مذاھب : ڈاکٹر مصطفیٰ الشکعۃ۔ الدار المصریۃ للطباعۃ والنشر۔ بیروت۔

۵۔ الفرق بین الفرق : عبد القادر بن طاھر البغدادی۔

۶۔ الفصل فی الاھواء والملل والنحل : ابن حزم۔

۷۔ الملل والنحل : محمد عبد الکریم الشھرستانی۔

۸۔ تلخیص الشافی : ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی۔

۹۔ الکامل فی التاریخ : عزالدین ابوالحسن الملقب با بن الاثیر۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۷)

وطن سلامت پارٹی (ترکی)

تعارف :

وطن سلامت پارٹی ترکی کی ایک اسلامی جماعت ہے، جو ترکی میں اسلامی اصولوں کی بنیاد پر نئے سرے سے تعمیر حیات کے لئے جدوجہد کررہی ہے، اس پارٹی نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے سیاست کو بطور ذریعہ اپنایا، وطن سلامت پارٹی اپنی تمام تر قوت کیساتھ اس لادینیت کا مقابلہ کررہی ہے جس نے خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد سے ترکی پر قبضہ کر رکھا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- بانی۔ نجم الدین اربکان : ولادت ۱۹۲۶ء میں بحر اسود پر واقع شہر سینوب میں ہوئی، اربکان کا تعلق ترکی کے ایک بااثر خاندان سے ہے۔ اربکان نے ۱۹۴۸ء میں انجینئرنگ کالج استنبول سے فراغت حاصل کی اور ۱۹۵۳ء میں "آخن یونیورسٹی" سے تھرموڈائنامک (Thermodynamics) وانجن کے شعبے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے جرمنی کا سفر کیا۔
- اربکان کو مختلف تعلیمی درجات میں اپنے ہم جماعتوں پر سبقت حاصل رہی۔
- جرمنی کی آخن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کی فائل میں ان کے بارے میں درج ہے کہ "دورانِ تعلیم وہ دو کام بہت زیادہ کیا کرتے تھے: ایک نماز کا اہتمام، دوسرا احساس ذمہ داری۔"
- اربکان اپنے وطن کی بہت سی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے، مختلف موضوعات پر متعدد تحقیقی مقالے شائع کئے، ان میں سے اکثر کا تعلق مشینری و مکینکل میدان سے تھا۔

www.besturdubooks.net

- سیاسی میدان میں اربکان نے ۱۹۶۸ء میں پہلی دفعہ اس وقت قدم رکھا جب انہیں ''بورڈ آف ڈائریکٹرز فیڈریشن آف ترکی چیمبرز آف کامرس وانڈسٹری'' کارکن بنایا گیا۔
- ۱۹۶۹ء کے انتخابات میں اربکان آزاد امیدوار کے طور پر نامزد ہوئے اور بھاری اکثریتی ووٹوں سے کامیاب ہوئے، اربکان کو یہ کامیابی اُن دس ہزار طلبہ کے بھرپور تعاون کی وجہ سے نصیب ہوئی جو دینی مدارس کے فارغ التحصیل تھے۔
- نجم الدین اربکان نے نمایاں اسلامی شخصیات کے ساتھ متعدد مشاورتی میٹنگ کیں، نیز ۲ جنوری ۱۹۷۱ء میں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ''نظامِ وطن پارٹی'' بنائی، جس کا نشان '''انگشتِ شہادت آگے کی ہوئی اور بند مٹھی ہوا میں لہراتے ہوئے''کو قرار دیا گیا۔
- اپریل ۱۹۷۱ء میں اربکان پر بے بنیاد الزامات عائد کر کے انہیں عدالت میں پیش کر دیا گیا، عدالت نے ان کی پارٹی کو کالعدم قرار دے دیا جس کے بنے ہوئے ابھی صرف ۱۶ مہینے گذرے تھے، نیز ان کی املاک کو ضبط کر لیا گیا اور پارٹی سے تعلق رکھنے والے اشخاص کو کسی دوسری سیاسی پارٹی میں شامل ہو کر کام کرنے سے روک دیا گیا، ان کو کوئی دوسری پارٹی بنانے کی بھی اجازت نہ تھی تاکہ وہ بھی نامزدگی کے اہل نہ رہے۔
- ۱۹۷۱ء کے اوائل میں جب ترکی میں تشدد و بے چینی بڑھ گئی تو حکومت نے یقین کر لیا کہ اسلام پسندوں کا میدان میں واپس آنے سے ہی حالات سازگار و متوازن ہو سکتے ہیں۔
- اربکان کے لئے چونکہ کسی نئی پارٹی کے نام سے اجازت نامہ حاصل کرنا ناممکن تھا اس لئے ان کی طرف سے مندرجہ ذیل افراد پیش ہوئے:

  ۱۔ عبدالکریم دوغر : آزوت کمپنی کے ڈائریکٹر جو بعد میں وزیر ٹیکنالوجی بنے۔

  ۲۔ طورھان اکیول : انکا تعلق اقتصادیات سے ہے۔
- درحقیقت سلامت پارٹی کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ اور حکومت کی طرف سے ۱۱/۱۰/۱۹۷۲ء میں اجازت نامہ بھی مل گیا۔
- ۱۴/۱۰/۱۹۷۳ء کے انتخابات کے نتیجے میں سلامت پارٹی نے پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ حکومت بنائی، جس میں اربکان نائب وزیراعظم بنے، ان کی پارٹی کو سات وزارتیں ملیں جو حسب ذیل تھیں: وزارتِ حکومت، وزارت داخلہ، وزارت عدل، وزارت تجارت، وزارت کسٹم، وزارت زراعت اور وزارت خوراک وصناعت۔

www.besturdubooks.net

- مذکورہ حکومت ساڑھے نو مہینے کے بعد ختم ہو گئی۔
- نئی مخلوط حکومت تشکیل دینے کے لئے سلامت پارٹی ۱/۸/۱۹۷۷ء میں "تحریک پارٹی" اور "عدالت پارٹی" میں ضم ہو گئی۔
- ۵/۱۲/۱۹۷۸ء میں اٹارنی جنرل فضل اربکان نے سلامت پارٹی کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کیا کہ یہ سیاست میں مذہب کو استعمال کر رہے ہیں، جو بابائے ترک کے لادینی اصولوں کی مخالفت کے مترادف ہے۔
- ۱۲/۹/۱۹۸۰ء میں جنرل کنعان ایورن نے ایک فوجی انقلاب کے ذریعے ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی۔
- نجم الدین کو اپنی پارٹی کے ۳۳ قائدین واہم شخصیات سمیت گرفتار کر لیا گیا اور فوجی عدالت میں فیصلے کے لئے ۲۴/۴/۱۹۸۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔
- ۱۹۸۵ء کے پہلے مہینے میں اربکان جیل سے رہا ہوئے، مگر انہیں اُس سال کے آخر تک جبری اقامت کے تحت رکھا گیا، ۱۹۸۶ء کے شروع میں عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ میں حاضر ہوئے، اس کے بعد "رفاہ پارٹی" کے نام سے ایک دفعہ پھر سرگرم ہو گئے۔
- حسن اقصائی سلامت پارٹی کی بڑی شخصیات میں سے ہیں، وہ وزیر مذہبی امور کے منصب پر فائز رہے۔

عقائد و نظریات:

- "نظامِ وطن پارٹی" اور "سلامت پارٹی" کے نظریات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ یہ صرف نام وشکل کی تبدیلی ہے، حقیقت میں دونوں ایک ہیں۔
- سلامت پارٹی کے مقاصد پانچ اصولوں پر مرکوز ہیں :

  ۱۔ ملک میں امن وسلامتی قائم کرنا۔

  ۲۔ عوام کو حکومت کے ساتھ مربوط کرنا۔

  ۳۔ نئے سرے سے "عظیم ترکی" بنانا۔

  ۴۔ اخلاقی انقلاب برپا کرنا۔

  ۵۔ مادی انقلاب لانا۔

www.besturdubooks.net

○ ۱۹۸۰/۴/۲۶ء میں نجم الدین اربکان نے ترک پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کی طرف دعوت دی :

۱۔ مسلمان ملکوں کا اقوام متحدہ بنایا جائے۔
۲۔ مشترکہ اسلامی منڈی قائم کی جائے۔
۳۔ اسلامی سکہ بنایا جائے یعنی اسلامی دینار۔
۴۔ ایک ایسی عسکری قوت تیار کی جائے جو عالم اسلام کا دفاع کرے۔
۵۔ ایسے ثقافتی ادارے قائم کئے جائیں جو اسلامی اصولوں کی روشنی میں ثقافتی وفکری وحدت کی تعمیر کرسکیں۔

پارٹی کے افکار ونظریات :

۱۔ ملک کے بڑے بڑے اداروں کا اپنے اصل مالکان کے ہاتھوں میں واپس آنا ضروری ہے۔
۲۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت پر واپس لانا ضروری ہے۔
۳۔ حکومت اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ اور قوم کی خدمت کا نام ہے۔
۴۔ نظامِ تعلیم کی اصلاح کی جائے تاکہ وہ اخلاقِ فاضلہ کی جانب انسان کو مائل کرنے کا ذریعہ بنے۔
۵۔ اناضول میں صنعتیں لگانا اور نوجوانوں کو ان صنعتوں میں کام کرنے کے لئے جمع کرنا چاہئے، تاکہ وہ یورپ میں کام کرنے کی غرض سے نہ جائیں جو انہیں دین واخلاق سے دور کردیتا ہے۔
۶۔ مشترکہ یورپی منڈی کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے۔
۷۔ ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی ضرورت ہے تاکہ وہ قومی مفادات کی حفاظت کرے اور قوم کی دینی ثقافت میں اضافہ کرے۔
۸۔ بھاری عسکری صنعتیں قائم کرنا ضروری ہیں۔

○ پارٹی نے حکومت میں شراکت کے دوران ”ہر ریاست کے لئے ایک صنعت“ کا نعرہ بلند کیا تھا اور اسے عملی طور پر نافذ کرنے کا آغاز بھی کردیا تھا، لیکن اسے پورا کرنے کا وقت نہیں ملا۔

www.besturdubooks.net

○ ترکی میں دینی شعور بیدار کرنے کے لئے کام کرنا جو حسب ذیل اشیاء کے ذریعے ہو سکتا ہے:

۱۔ ائمہ اور خطبا کے لئے بڑی تعداد میں مدارس کھولنا۔

۲۔ "اخلاق" کے مضمون کو اسکول میں پڑھانا اور اسے لازمی مضمون کی حیثیت دینا۔

۳۔ ترکوں کو حج کے لئے خشکی کے سفر کی اجازت دینا۔

۴۔ سیاسی معافی کا اعلان کرنا جو اسلام پسندوں کو بھی شامل ہو۔

۵۔ سود کی تمام صورتوں کے خاتمے کی دعوت دینا۔

۶۔ ترکی زبان کو عربی رسم الخط میں لکھنے کی دعوت دینا اور لاطینی رسم الخط کا خاتمہ کرنا۔

۷۔ شہروں اور گاؤں میں مساجد تعمیر کرنا اور ایک مضبوط اسلامی اوقاف قائم کرنا۔

○ مسئلہ فلسطین کی مدد کرنا اور اسے ایک اسلامی مسئلہ گردانتا جس کا اظہار مندرجہ ذیل امور میں عملاً ہوا:

۱۔ تُرک حکومت کا اسرائیل کی طرف جھکاؤ کی مخالفت کرنا۔

۲۔ اسرائیل کا "القدس" کو دارالحکومت بنانے کے اعلان کے بعد ترکی، اسرائیل تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کرنا۔

۳۔ تُرک وزیر خارجہ خیر الدین ارکمان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک میں کامیابی اور اسے مغرب واسرائیل دوستی کی پاداش میں اپنے عہدے سے معزول کر دینا۔

۴۔ قونیہ کی اسلامی کانفرنس ۱۹۸۰/۹/۶ء میں ایک لاکھ مسلمان شریک ہوئے تھے، جس میں انہوں نے اسلامی نعرے بلند کئے، القدس کو یہودیوں سے پاک کرنے کا مطالبہ کیا اور القدس کی آزادی کے لئے جہاد کا دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔

○ ترکی میں تنظیم آزادی فلسطین کے آفس قائم کرنے کا مطالبہ۔

○ مسئلہ فلسطین کے بارے میں سلطان عبد الحمید کے شاندار موقف کی تائید کرنا۔

○ امت مسلمہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے میں فخر محسوس کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

○ اس بات پر زور دینا کہ (بائیں بازو، دائیں بازو، اور درمیانی) کی جماعتیں دراصل ایک لادین سکے کے الگ الگ رخ ہیں جو اسلامی انقلاب کے آگے مساوی طور پر بند باندھے

www.besturdubooks.net

کھڑی ہیں۔

- اس نظریے کو راسخ کرنا کہ عدالت پارٹی بھی اسلام دشمن اور شر ہونے میں پیپلز پارٹی سے کم نہیں۔
- ارکان نے ایک دفعہ کہا: "انہوں نے ہمیں رجعت پسندی و پسماندگی کا طعنہ دیا ہے مگر انہیں یہ معلوم کر کے شرم محسوس ہوگی کہ سلامت پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ جن کی تعداد پچاس ہے، ان کا تناسب مہذب اراکین پارلیمنٹ میں 95 فی صد ہے۔"
- پارٹی نے ماسونیت کا تعاقب کیا اور مطالبہ کیا کہ ماسونی کلبوں کے بارے میں نظر ثانی کی جائے، چنانچہ انہوں نے ماسونیوں کے مذہب اور وطن دشمن حقیقت کے انکشاف کے لئے جدوجہد کی۔
- تُرک حکومت میں سلامت پارٹی کی شراکت کے دور میں ترک افواج نے قبرص میں داخل ہو کر زبردست کامیابی حاصل کی تھی۔
- پارٹی نے "کمالی" ترک دستور میں تبدیلی لانے کے لئے جدوجہد کرنے کی دعوت دی۔
- جنوری ۱۹۷۵ء میں پارٹی نے پارلیمنٹ سے ایک قرارداد پاس کرائی جس کی رُو سے عثمانیوں کی اولاد وطن واپس آسکتی ہے، جب کہ کمال اتاترک نے حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد ایک قرارداد کے ذریعے ۱۹۲۴/۳/۳ء میں عثمانیوں کو ملک بدر کر دیا تھا۔
- ترکی کے دو اخبار "ملی گزٹ" اور "نئی دور" پارٹی کے نقطۂ نظر کی ترجمانی کرتے ہیں۔
- پارٹی کا اس بات میں مواخذہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ تربیت اور پرسکون کام کے مقابلے میں مجمع اور اکثریت کو مقصد سمجھتی ہے۔

عقائد و نظریات کی جڑیں :

- بنیادی طور پر پارٹی کے عقائد و افکار اسلامی ہیں، جو اصل قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں، وہ دینی اصولوں میں اہل سنت والجماعت کے طریقے پر زور دیتے ہیں۔
- ترکی میں "جماعت نور" کی کوششوں سے دینی شعور کی جو بیداری اور اثر و رسوخ پیدا ہوا اس سے سلامت پارٹی نے فائدہ اٹھایا، حالانکہ جماعت نور کے سب کے سب حامی اس نئی پارٹی میں شامل نہیں ہوئے۔

www.besturdubooks.net

○ سلامت پارٹی کو نظامِ وطن پارٹی کا تسلسل سمجھا جاتا ہے جب کہ موجودہ رفاہ پارٹی کو دونوں کا تسلسل خیال کیا جاتا ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

○ ترک سرزمین ہی اِس اسلامی پارٹی کا اسٹیج ہے۔ یہاں وہ اسلامی روح بیدار کرنے اور اسلامی ثقافت کی حفاظت کرنے کی جدوجہد کررہی ہے جب کہ مغربیت ولادینیت کی وجہ سے یہ شعلہ بجھنے ہی والا تھا۔

○ سلامت پارٹی کی کوششوں سے ترکی میں اسلامی مدرسوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تحفیظ القرآن کے مدارس کی تعداد ۲۸۰۰ تک پہنچ گئی ہے، خطباوائمہ کے مدارس کی تعداد ۱۷۲ ہے۔ چار تعلیمی اداروں میں چوبیس ہزار طلبہ دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں اس کے علاوہ سرکاری اسکولوں میں اخلاق کے عنوان سے دینی مضمون پڑھانے کے لئے پانچ ہزار مدرسین ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ العلمانیۃ وآثارھا علی الاوضاع : عبدالکریم مشہدانی۔از منشورات المکتبۃ الدولیۃ۔ ریاض۔
الاسلامیۃ فی ترکیا : مکتبۃ الخافقین۔ دمشق۔ طبع اول ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔
۲۔ الحرکۃ الاسلامیۃ الحدیثۃ فی ترکیا : مصطفیٰ محمد۔ مغربی جرمنی۔ طبع اول ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴ء۔
۳۔ الموسوعۃ الاسلامیۃ (دوحصے) : فتحی یکن۔ دارالبشیر۔ عمان۔ طبع اول ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔
۴۔ بیروتی رسالہ ''الشہاب'' : شمارہ ۵۔ نواں سال۔ ۱۹۷۵ء۔
۵۔ بیروتی رسالہ ''الشہاب'' : شمارہ ۶۔ نواں سال۔ ۱۹۷۵ء۔
۶۔ کویتی رسالہ ''المجتمع'' : شمارہ ۲۹۶۔ ساتواں سال۔ اپریل ۱۹۷۶ء۔
۷۔ مغربی اخبار ''المیثاق'' : شمارہ ۲۹۱۔ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ۔
۸۔ کویتی رسالہ ''القبس'' : ۱۲ اپریل ۱۹۷۷ء، القبس نے یہ مضمون انجلز ٹائمز سے نقل کیا۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۸)

سلفیت
یا
(شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت)

تعارف :

''سلفیت'' عالم اسلام کے فکری جمود وپسماندگی کے زمانے میں ظاہر ہونے والی تحریکوں کی علمبردار ہے، جو اسلامی عقائد کے سلسلے میں اسلام کے صاف شفاف اصولوں کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتی ہے اور توحید کو تمام مشرکانہ امور سے پاک کرنے کی دعوت دیتی ہے بعض لوگ اس تحریک کو ''وہابیت'' بھی کہتے ہیں جو اس کے بانی محمد بن عبدالوہاب کی طرف نسبت ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- محمد بن عبدالوہاب المشرفی التمیمی النجدی (ولادت ۱۱۱۵ء۔ وفات ۱۲۰۶ھ) بمطابق (۱۷۰۳ء۔۱۷۹۱ء) ریاض کے قریب ایک شہر ''عیینہ'' میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اور تھوڑی بہت فقہ حنبلی، تفسیر اور حدیث کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ دس برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔
- فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ گئے، پھر شرعی علوم حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ گئے، جہاں ان کی ملاقات اپنے شیخ محمد حیات سندھی (وفات ۱۱۶۵ھ) صاحب حاشیہ بخاری سے ہوئی اور ان سے بے حد متاثر ہوئے۔
- شیخ واپس عیینہ آگئے، ۱۱۴۳ھ بمطابق ۱۷۲۴ء میں بصرہ بغداد اور موصل جانے کے ارادے سے عراق کا رُخ کیا، ان میں سے ہر شہر میں۔ علماء کرام سے ملتے اور ان سے علم

www.besturdubooks.net

حاصل کرتے۔

- شیخ کو مجبوراً بصرہ چھوڑنا پڑا، جہاں سے وہ احساء اور پھر حریملاء منتقل ہو گئے جہاں ان کے والد قاضی تھے۔ حریملاء ہی میں انہوں نے ۱۱۴۳ھ بمطابق ۱۷۳۰ء میں علی الاعلان توحید کی دعوت شروع کر دی، مگر جلد ہی شیخ وہاں سے روانہ ہو گئے، کیونکہ کچھ لوگوں نے وہاں ان کے قتل کا منصوبہ بنایا ہوا تھا۔
- شیخ نے وہاں سے عیینہ کا رُخ کیا، عیینہ پہنچ کر انہوں نے وہاں کے گورنر عثمان بن معمر کو دعوتِ توحید دی، گورنر نے ان کی دعوت قبول کرنے کے بعد شیخ کے ساتھ مل کر قبر اور قُبّوں کو توڑا اور شیخ کے سامنے زنا کا اعتراف کرنے والی ایک عورت کو سنگسار کرنے میں بھی گورنر نے شیخ کا تعاون کیا۔
- احساء کے گورنر عریعر بن دجین نے عیینہ کے امیر کے پاس پیغام بھیجا کہ شیخ کو دعوتِ توحید سے روکدو! امیر کو مشکلات سے بچانے کے لئے شیخ نے خود ہی عیینہ شہر کو چھوڑ دیا۔
- شیخ نے وہاں سے "الدرعیہ" کا رُخ کیا جو آل سعود کی امارت کا مرکز تھا، شیخ ۱۱۵۸ھ میں محمد بن سویلم العرینی کے مہمان ہو گئے، وہاں پر شیخ کے بہت سے شاگرد جمع ہو گئے، انہوں نے ان کا بہت اکرام کیا۔
- امیر محمد بن سعود (جنہوں نے ۱۱۳۹ھ۔۱۱۷۹ھ کے درمیان حکمرانی کی تھی) کو جب شیخ کی آمد کا پتہ چلا تو ان کے استقبال کے لئے الدرعیہ سے باہر نکل آئے، اور امیر نے شیخ کی تائید وحمایت کرنے کا عہد کیا، شیخ اور امیر کے درمیان مندرجہ ذیل امور پر گفتگو ہوئی، تاریخی اہمیت کی وجہ سے ہم یہاں ان باتوں کو ذکر کر رہے ہیں:

امیر: ہم آپ کو خیر و بھلائی کے اس شہر میں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کے اکرام وحفاظت کی نوید سناتے ہیں۔

شیخ: عزت افزائی وجائے نوازی پر میں آپ کا شکر گذار ہوں، کلمہ لاالہ الا اللہ پر جو شخص قائم رہے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا اور اس کلمے کو پھیلانے میں تعاون کرے گا تو وہ شہروں اور بندوں پر حکمرانی کر سکے گا۔ اسی کلمۂ توحید کی دعوت اللہ کے رسولوں نے دی، اسی کے سبب اللہ کے مسلمان بندے زمین کے مالک ہوں گے۔ پھر امیر نے شیخ کو

www.besturdubooks.net

دو شرطیں پیش کیں:

(۱) ایک یہ کہ شیخ ان کے یہاں سے نہیں جائیں گے اور نہ ہی ان کے بدلے کسی اور کو اختیار کریں گے۔

(۲) دوسری یہ کہ پھلوں کی کٹائی کے موسم میں حسب معمول درعیہ کے لوگوں سے جو کچھ محصول لیا کرتے تھے امیر کو شیخ یہ محصول وصول کرنے سے نہیں روکیں گے۔

- پہلی شرط کے بارے میں تو شیخ نے کہا کہ "لایئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں ...... خون کے بدلے خون اور عہد شکنی کے بدلے عہد شکنی۔"
- دوسری شرط کے بارے میں کہا کہ "شاید اللہ تعالیٰ آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دے اور آپ کو اس کے بدلے میں وہ مالِ غنیمت مل جائے جو اس محصول سے بہتر ہے۔"
- شیخ کا نظریہ یہ ہے کہ حق کی حمایت کے لئے قوت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سلطان کے ذریعے وہ کام لے لیتا ہے جو قرآن سے نہیں لیتا۔
- امیر اور شیخ نے نجد میں دعوت کو پھیلانا شروع کردیا، امیر کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے عبدالعزیز بن محمد (۱۱۱۱۔ ۱۲۱۸ھ) نے اپنے والد کے خلیفہ کے طور پر شیخ کے ساتھ تعاون جاری رکھا، شیخ کی وفات درعیہ میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

وہ رفقائے شیخ، شاگرد، اولاد اور پوتے جو اہم دعوتی شخصیات کے طور پر ابھرے:

- سعود بن عبدالعزیز محمد بن سعود: شیخ کے ساتھ رہتے تھے، ان سے علم حاصل کیا اور ان سے حدیثیں بھی پڑھیں۔
- حسین بن محمد بن عبدالوہاب: الدرعیۃ شہر کے قاضی۔
- علی بن محمد بن عبدالوہاب: بڑے متقی عالم تھے، خدا کا شدید خوف رکھتے تھے، انہیں جب عہدۂ قضا پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔
- عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب: (۱۱۶۵۔ ۱۲۴۲ھ) سعود بن عبدالعزیز بن محمد بن سعود کے زمانے میں الدرعیہ کے قاضی تھے، وہ بڑے باریک بین و معاملہ فہم تھے، ان کی وفات مصر میں ہوئی۔

www.besturdubooks.net

- ابراہیم بن محمد بن عبدالوہاب: بڑے باریک نظر عالم و فاضل تھے۔
- سعود بن غنام: صاحب کتاب "روضۃ الافکار" بڑی وسیع معرفت کے حامل عالم تھے۔
- شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالوہاب: صاحب کتاب "تأسیس التقدیس فی الرد علی داود بن جرجیس" اور "مصباح الظلام فی الرد علی الشیخ الامام"۔
- سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب: (۱۲۰۰۔ ۱۲۳۳ھ) بہت ذہین اور بہادر تھے، سقوطِ درعیہ کے بعد ابراہیم پاشا نے انہیں قتل کروادیا، یہ صاحب کتاب "تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید" ہیں۔
- عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن عبدالوہاب: (۱۱۹۳۔ ۱۳۸۵ھ) بڑے وجیہہ عالم تھے، اپنے دادا کی شاگردی میں ان سے براہ راست علم حاصل کیا، قضاو تدریس پر مامور ہوئے، ان کی کتاب "الرد النفیس علی شبہات داود بن جرجیس" ہے۔
- شیخ محمد بن ابراہیم: شیخ کے پوتے، انہوں نے شاہ فیصل رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں مفتی کے فرائض انجام دیئے، ان کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ وہ صاحب علم، قوی شخصیت اور دینی و دنیاوی امور میں بڑی استقامت رکھنے والے تھے۔
- سلفیوں کی ممتاز شخصیتوں میں شیخ عبدالعزیز بن باز بھی ہیں، جو ادارہ تحقیقات علمی، فتویٰ، دعوت، وارشاد مملکت سعودی عرب کے موجودہ صدر ہیں۔ ان کی وفات حال ہی میں ریاض ہوئی۔

عقائد وافکار:

- سلفی تحریک کے بانی شیخ محمد بن عبدالوہاب اپنے مطالعے کے لحاظ سے حنبلی المذہب ہیں، مگر فتویٰ دیتے وقت انہوں نے حنبلی مذہب کی پابندی نہیں کی، خاص طور پر اس وقت جب ان کے مخالف کی دلیل راجح ہوتی تو وہ بھی اسی کو راجح قرار دیتے، لہٰذا سلفی دعوت کی یہ علامت بن گئی ہے کہ وہ اصول میں لامذہب اور فروع میں حنبلی المذہب ہے۔
- سلفی تحریک نے اجتہاد کا دروازہ کھولنے کی دعوت دی جو ۶۵۶ھ سقوطِ بغداد کے بعد سے بند چلا آرہا تھا۔

www.besturdubooks.net

- سلفی تحریک نے کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنے پر زور دیا، نیز اس بات پر زور دیا کہ "عقیدہ" میں کسی ایسی بات کو قبول نہ کریں جو براہ راست کسی واضح دلیل سے ثابت نہ ہو۔
- دلیل کو سمجھنے اور دلیل پر کسی شے کی بنیاد رکھنے کے سلسلے میں سلفیوں نے اہل سنت والجماعت کے طریقے کو اپنایا۔
- سلفی تحریک نے توحید کے معنی کو شرک کی تمام آلائشوں سے پاک کرنے کی دعوت دی اور تمام مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسلام کے عہد اول کی حالت پر واپس آجائیں۔
- توحیدِ اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ: یعنی ان تمام اسماو صفات کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کیا ہے ان سب کو بغیر تمثیل وبدون کیفیت اور تاویل کے ثابت ماننا۔
- سلفی تحریک توحید عبودیت کو مرکزی حیثیت دینے کی دعوت دیتی ہے: "أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت" (سورہ نحل آیت :۱۱۶)
- فریضۂ جہاد کو زندہ کرنا، شیخ محمد بن عبدالوہاب گویا اُس مجاہد کا عملی نمونہ تھے جو دعوت کو پھیلاتا ہوا ملکوں کو فتح کرتا جاتا تھا اور ان تمام مشرکانہ مظاہر کو ختم کرتا جاتا تھا جس میں لوگ مبتلا تھے۔ www.besturdubooks.net
- سلفی دعوت ان تمام بدعتوں اور خرافات کو ختم کرنے کی دعوت دیتی ہے جو اِس زمانے میں جہالت وپسماندگی کی وجہ سے لوگوں میں عام ہوگئی ہیں۔ مثلاً:

☆ ایک خاص قبر کی زیارت کرنا جس کے متعلق لوگوں کا زعم تھا کہ وہ صحابی ضرار بن الازورؓ کی قبر ہے لوگ وہاں جاکر ان سے حاجتیں پوری کرنے کا سوال کرتے تھے۔

☆ لوگ ایک قبے کی زیارت کرتے تھے جس کے بارے میں لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ زید ابن الخطابؓ کی قبر ہے۔

☆ لوگ ایک درخت کے گرد طواف کرتے تھے جس کے متعلق ان کا کہنا تھا کہ وہ حضرت ابودجانہ کا درخت ہے دوسرے کا نام الطرفیہ ہے۔

☆ لوگ ایک کھائی کی زیارت کرتے تھے جسکا نام مغارۃ بنت الامیر تھا، (غرض سلفی دعوت ان کو اور اس طرح کی تمام بدعتوں کو ختم کرنے کی دعوت دیتی ہے)

www.besturdubooks.net

وسیلہ کو دو قسموں میں تقسیم کرنا:

☆ محبوب وسیلہ جو اللہ تعالیٰ کی اسمائے حسنیٰ کے ذریعے ہو۔

☆ نئی ایجاد کردہ وسیلہ (بدعت)، جس سے شریعت نے روکا ہے، یہ وسیلہ کسی نیک ذات کے واسطے سے ہوتا ہے مثلاً: (نبی کی جاہ سے، فلاں شیخ کی حرمت کا واسطہ دے کر ......وغیرہ)

☆ قبروں کی تعمیر کرنا، قبروں پر چادریں چڑھانا، ان میں چراغاں کرنا، یہ اور اس طرح کی دیگر بدعتوں سے باز رکھنا ضروری ہے۔

☆ صوفیا کی غلو وزیادتی والی طریقتوں کا مقابلہ کرنا، نیز صوفیاء نے جو نئی نئی چیزیں دین میں داخل کی ہیں جنکا پہلے کہیں وجود نہیں تھا ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

- بدون علم اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہنے کو ناجائز قرار دینا: **"وأن تقولوا على الله ما لا تعلمون"** (سورہ اعراف۔ آیت: ۳۳)
- سلفیوں کا نظریہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے متعلق شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ وارد ہوا ہو وہ معاف ہے۔ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اُسے حرام یا واجب یا مستحب یا مکروہ قرار دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **"يا أيّها الذين آمنوا لا تسألوا عن أشياء إن تُبدلكم تسؤكم"** (سورہ مائدہ۔ آیت: ۱۰۱)
- سلفیوں کا نظریہ ہے کہ واضح دلیل کو چھوڑ کر متشابہ الفاظ سے استدلال کرنا اہل زیغ کا طریقہ ہے مثلاً روافض وخوارج۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **"فأما الذين في قلوبهم زيغٌ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله"** (سورہ آل عمران آیت: ۷)
- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ اب جو شخص اس قاعدے کو نہ سمجھے اور ہر مسئلے میں دوٹوک بات کرنا چاہے، وہ خود تو گمراہ ہوا ہی مگر دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے شرک کے اقسام ومراتب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

(۱) شرک اکبر: جیسے عبادت، قصد، طاعت اور محبت کا شرک۔

(۲) شرکِ اصغر: جیسے ریاکاری، امام حاکم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔"

www.besturdubooks.net

(۳) شرکِ خفی : جس میں کبھی کبھار مؤمن بھی مبتلا ہو جاتا ہے اور اُسے اسکا علم نہیں ہوتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اس امت میں شرک، اندھیری رات میں سیاہ چٹیل پتھر پر کالی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے۔''

- شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک نے امت اسلامیہ کو فکری میدان میں بیدار کر دیا ہے جبکہ اس سے پہلے اس پر پسماندگی اور اندھی تقلید سوار تھی۔
- شیخ نے عام لوگوں کی تعلیم و تشقیف کی طرف توجہ دی، تعلیم یافتہ لوگوں کے اذہان کو کھول کر انہیں دلائل تلاش کرنے کا راستہ دکھایا اور انہیں کسی فکر کو قبول کرنے سے قبل (نہ کہ تطبیق دینے سے پہلے) امہاتِ کتب و مراجع کی چھان بین کرنے کی دعوت دی۔
- شیخ کی بہت سی تصنیفات ہیں جن میں اہم ترین حسب ذیل ہیں:

(۱) کتاب التوحید فیما یجب من حق اللہ علی العبید (۲) کتاب الایمان (۳) کشف الشبہات (۴) آداب المشی الی الصلاۃ (۵) مسائل الجاھلیۃ۔

- ان کے علاوہ بھی ان کے متعدد کتابچے اور رسالے ہیں جو فقہی و اصولی مسائل سے متعلق ہیں لیکن ان کی زیادہ تر تالیفات توحید کے موضوع پر ہیں۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- شیخ محمد بن عبدالوہاب نے تحریکی دعوت کو جن تین بلند پایہ علما کے طریقے پر استوار کیا وہ حسب ذیل تھے:

۱۔ امام احمد بن حنبل (۱۶۴۔ ۲۴۱ھ)۔
۲۔ ابن تیمیہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ)۔
۳۔ محمد بن القیم الجوزیۃ (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔

- لہٰذا شیخ کی دعوت ان کی صدائے افکار اور ان کے اہداف و مقاصد کی حقیقی ترجمانی ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات :

- نجد کے علاقوں میں سعودی حکومت کے قیام کے بعد سے وہاں سلفی عقیدہ پھیلنا شروع

www.besturdubooks.net

ہوا، ریاض میں اسکا داخلہ ۱۱۸۷ھ میں ہوا، اسی طرح یہ عقیدہ جزیرۃ العرب میں پھیلتا گیا، مکہ مکرمہ میں ۱۲۱۹ھ میں سعودی حکومت کے داخلے کے ساتھ اور مدینہ منورہ میں ۱۲۲۰ھ میں یہ عقیدہ اس وقت داخل ہوا جب اہل مدینہ نے آلِ سعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

- سلفی دعوت، حجاج کے وفود کے توسط سے جزیرۃ العرب کے باہر منتقل ہوئی۔
- سلفی دعوت نے عالم اسلام میں ابھرنے والی اصلاحی تحریکوں پر اپنا واضح نشان چھوڑا، جیسے مہدیت، سنوسیت، افغانی کا مکتبۂ فکر، نیز مصر میں محمد عبدہ اور برصغیر پاک وہند کی دیگر تحریکیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ عنوان المجد فی تاریخ نجد : تالیف الشیخ عثمان بن عبداللہ بن بشر الحنبلی۔ طبع وزارۃ المعارف۔ مملکت سعودی عرب۔

۲۔ روضۃ الافکار : شیخ حسن بن غنّام۔ تحقیق ڈاکٹر ناصر الدین الاسد۔ مطبعۃ المدنی۔ مصر۔

۳۔ آثار الشیخ محمد بن عبدالوہاب : تالیف ڈاکٹر احمد محمد الصبیب۔ المطابع الاھلیۃ للاوفست۔ ریاض۔ ۱۳۹۷ھ۔

۴۔ الامام محمد بن عبدالوہاب انتصار المذہب الحنبلی السلفی : عبدالحلیم الجندی۔ دار المعارف۔ مصر۔

۵۔ محمد بن عبدالوہاب : احمد عبدالغفور عطار۔ طبع ۱۳۹۷ھ۔

۶۔ الوہابیۃ (حرکۃ الفکر والدولۃ الاسلامیۃ : عبدالرحمٰن سلیمان الرویشد۔ طبع اول۔ دار العلوم للطباعۃ۔ قاھرہ ۱۳۹۷ھ۔ ۱۹۷۷ء۔

۷۔ بحوث اسبوع الشیخ محمد بن عبدالوہاب : مرکز البحوث بجامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ۔ ریاض ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔

۸۔ مؤلفات الشیخ الامام محمد بن عبدالوہاب : مطبوعات جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ۔ ریاض۔

www.besturdubooks.net

۹۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل النجدیۃ: طبعۃ مطبعۃ المنار۔

۱۰۔ کتاب لمع الشھاب فی سیرۃ محمد بن عبدالوہاب : تحقیق و تعلیق شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللطیف آل الشیخ۔ مطبوعات ادارۃ الملک عبدالعزیز۔ ریاض ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء۔

۱۱۔ انتشار دعوۃ الشیخ محمد بن عبدالوہاب خارج الجزیرۃ العربیۃ

۱۲۔ کیف کان ظھور الشیخ محمد بن عبدالوہاب : مؤلف نامعلوم۔ دراسۃ و تحقیق و تعلیق ڈاکٹر عبداللہ ابن عبدالوہاب الصالح العثیمین۔ مطبوعات دارۃ الملک عبدالعزیز۔ ریاض ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۲۹)

سکھ مت

(SIKHISM)

تعارف:

سکھ مت ہندوؤں کا ایک مذہبی فرقہ ہے، جو پندرہویں صدی عیسوی کے اخیر اور سولہویں صدی کی ابتدا میں "نہ ہندو نہ مسلمان" کا نعرہ لگا کر ایک جدید دین کی صورت میں ظاہر ہوا تھا، سکھ مت میں دونوں مذہبوں (اسلام اور ہندو مت) کی بعض چیزیں موجود ہیں۔ سکھوں نے اپنی طویل تاریخ میں مسلمانوں کے ساتھ بڑی شدید عداوتیں روا رکھیں، اسی طرح ایک علیحدہ وطن کے حصول کے لئے سکھوں نے ہندوؤں سے بھی دشمنی مول لی، سکھوں نے یہ ساری حرکتیں انگریزی دورِ حکومت میں انگریزوں کے ساتھ انتہائی گہری دوستی کو برقرار رکھتے ہوئے کیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- سکھ مذہب کا پہلا بانی (نانک) ہے جسے (گرو) کہا جاتا ہے یعنی معلم، ان کی پیدائش ۱۴۶۹ء میں (ری بوی دی تلفندی) نامی گاؤں میں ہوئی، یہ گاؤں لاہور سے صرف ۴۰ میل دور ہے، نانک کی پرورش وتربیت ہندو رسم ورواج کے مطابق ہوئی۔
- نانک نے جوان ہونے کے بعد سلطان پور میں ایک افغان سردار کے یہاں منشی کے طور پر کام کیا جہاں ایک مسلم فیملی (مردانہ) سے ان کا تعارف ہوا۔ یہ فیملی اس افغان لیڈر کی خدمت کیا کرتی تھی، نانک نے اس وقت سے اپنے مذہبی اشعار مرتب کرنا شروع کر دیئے، نانک نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے لئے کھانا کھانے کے ایک کیفے کا بھی

www.besturdubooks.net

انتظام کیا۔

- نانک نے مذہبی علوم حاصل کئے، بہت سے شہروں کا سفر کیا، مکہ اور مدینہ کی بھی زیارت کی، نیز اس زمانے کے تقریباً تمام مشہور شہروں کی سیاحت کی۔
- نانک نے دعویٰ کیا کہ اس نے خدا کو دیکھا ہے اور خدا نے اسے انسانوں کو (اپنے مذہب کی) دعوت دینے کا حکم دیا ہے، پھر نہر میں نہانے کے دوران نانک کہیں چھپ گیا، تین دن غائب رہنے کے بعد یہ نعرہ لگاتا ہوا ظاہر ہوا کہ "نہ ہندو نہ مسلمان۔"
- نانک ایک طرف سے اسلام کے ساتھ محبت کرتا تھا اور دوسری طرف اپنی تربیت و عمق کے لحاظ سے ہندو مت سے جکڑا ہوا تھا، لہٰذا اس نے دونوں مذہبوں کو قریب لانے کی طرف توجہ دی اور برصغیر میں ایک نیا مذہب ایجاد کیا، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ نانک پہلے مسلمان تھا پھر اس نے اپنا یہ نیا دین ایجاد کیا۔
- نانک نے سکھوں کی پہلی عبادت گاہ کارتر پور (موجودہ پاکستان) میں بنائی، ۱۵۳۹ء میں نانک نے اپنی وفات سے پہلے اپنے ایک پیروکار کو اپنا خلیفہ مقرر کیا، نانک کو موجودہ ہندوستانی پنجاب کے شہر (ڈیرہ بابا نانک) میں دفن کیا گیا، وہاں پر اب بھی نانک کا ایک کپڑا محفوظ ہے جس پر سورۂ فاتحہ اور بعض دیگر چھوٹی سورتیں لکھی ہوئی ہیں۔
- نانک کے دس گرو (معلمین) اس کے خلیفہ بنے، جن میں سب سے آخری گرو گوبند سنگھ (ولادت ۱۶۷۵۔ وفات ۱۷۰۸ء) تھا، جس نے خلفا کے سلسلے کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔
- سکھوں کے لیڈر بعد کے زمانوں میں "مہاراجہ" کے نام سے مشہور ہوئے، انہی میں مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی تھے جن کی وفات ۱۸۳۹ء میں ہوئی۔

عقائد و افکار:

فکری پس منظر۔

- سکھ توحید کی دعوت دیتے ہیں، بتوں کی عبادت حرام ہونے میں وہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔
- سکھ، خالق کائنات کی وحدانیت پر زور دیتے ہیں جو زندہ ہے اور نہیں مرے گا اور جس کی کوئی شکل نہیں ہے اور جو انسانوں کی سمجھ سے بالاتر ہے، سکھ، خدا کے واسطے چند ہندوانہ

www.besturdubooks.net

واسلامی نام استعمال کرتے ہیں جن میں سے یہ دو بھی ہیں: ''واہ گورو'' اور ''جاب''، نانک کے نزدیک اِن ناموں میں افضل ترین نام ''الخالق الحق'' ہے اس کے علاوہ دوسرا نام ''مایا'' کا وہم ہے۔

- خدا کی تصویر بنانے سے سکھ منع کرتے ہیں اور نہ ہی وہ سورج، نہروں اور درختوں کی عبادت کرنے کو جائز کہتے ہیں جیسا کہ ہندوان اشیا کی عبادت کرتے ہیں، نیز وہ تطہیر اور دریائے گنگا کی یاترا کرنے کا بھی اہتمام نہیں کرتے، وہ تدریجی طور پر ہندو معاشرے سے کٹ گئے، یہاں تک کہ ان کا ایک خاص دینی تشخص بن گیا۔
- نانک نے شراب پینے اور خنزیر کے گوشت کھانے کو جائز قرار دیا، نیز ہندوؤں کی موافقت کرتے ہوئے گائے کے گوشت کو حرام قرار دیا۔
- سکھوں کے نزدیک اصولِ دین پانچ ہیں (پنج ککھا) یعنی پانچ کاف۔ یہ اصول گورمکھی زبان میں کاف سے شروع ہوتے ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) پیدائش کے بعد سے قبر تک بدن کے بالوں کو کاٹے بغیر لمبا چھوڑ دینا، اس کا مقصد جاسوسی کی نیت سے کسی اجنبی شخص کو ان کے اندر داخل ہونے سے باز رکھنا ہے۔

(۲) درویشوں کی پیروی اور عاجزی وفروتنی کے طور پر مرد اپنی دونوں کلائیوں میں لوہے کے کڑے پہنے۔

(۳) مرد ''تبانا'' پہنے، جو شلوار کے نیچے تیراکی کے لباس کی مانند ہوتا ہے، سکھ اسے عفت کی علامت کے طور پر پہنتے ہیں۔

(۴) مرد اپنے سر کے بالوں کے اندر ایک چھوٹی سی کنگھی رکھے تاکہ اس سے بالوں میں کنگھا کر سکے، اور اس کے لئے مانگ نکالنا اور بالوں کو سنوارنے میں سہل ہو۔

- سکھ ہمیشہ ایک مختصر سا جنگی سامان یا ایک خنجر کمر میں لٹکائے رکھتے ہیں، جس کا مقصد خود کو تقویت بخشنا اور مستعد رکھنا ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اس کے ذریعے اپنا دفاع کرنا ہوتا ہے۔
- سکھوں کا خیال ہے کہ مذکورہ اشیا ''نانک'' کی وضع کردہ نہیں ہیں بلکہ دسویں خلیفہ گوبند سنگھ کی وضع کردہ ہیں۔ جس نے تمباکو نوشی کو بھی حرام قرار دیا تھا۔ اِن تمام اشیا کو لازم کرنے کا مقصد خود کو دیگر لوگوں سے ممتاز کرنا ہے۔

www.besturdubooks.net

- سکھوں کے معلمین، معجزوں اور من گھڑت خیالی قصوں کا انکار کرتے ہیں، اس کے باوجود سکھ اپنی عبادت گاہوں (گوردواروں) کو معجزات پر مبنی قصوں پر دوام بخشتے ہیں۔
- سکھوں کے یہاں گرو (معلم) کا خدا کے بعد دوسرا درجہ ہے۔ لہٰذا ان کی نظر میں یہی حق وسچائی کی رہنمائی کرتا ہے، سکھ اپنے معلموں کے مرتب کردہ اشعار پڑھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔
- سکھوں کا عقیدہ ہے اللہ کے اسما (ناما) کا ورد کرنے سے آدمی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کے اندر سے برائی کی جڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اشعار (کرتا) پڑھنے اور گرو کی توجیہات و تعلیمات پر عمل کرنے سے آدمی خدا تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔
- سکھوں کا عقیدہ ہے کہ ہر معلم کی روح اس کے بعد والے معلم میں منتقل ہو جاتی ہے۔
- سکھوں کی بعض پیشین گوئیاں بھی ہیں جن کا نام (ساوساکی) سو قصے ہے۔ یہ پیشین گوئیاں معلم گوبند سنگھ کی طرف منسوب ہیں، ان اشعار کا تعلق موجودہ حکومت کے اندر تبدیلیوں سے ہے، ان اشعار میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایک نجات دہندہ آکر سکھ مذہب کو پوری دنیا میں پھیلا دے گا۔
- سکھ، انسان کی پیدائش موت اور پھر پیدائش (کارما) کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس عقیدے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی مستقبل کی زندگی کو اس کی ماضی کی روشنی میں تیار کیا جائے گا اور اس کی نجات کا دارومدار اس مرحلے پر ہوگا۔
- (معلم) گرو کی تعلیمات نجات (موکا) کے مرحلہ تک پہنچنے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔
- سکھ پانچ کے عدد کو مقدس سمجھتے ہیں، (پنجاب) یعنی "پانچ نہروں کی سرزمین" میں بھی تقدس کے معنی موجود ہیں۔
- سکھوں کے مذہبی اختلافات ایک دینی مجلس حل کرتی ہے، جسے امرتسر میں منعقد کیا جاتا ہے، اس مجلس کی قرار دادوں کو روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔
- سکھوں کے اندر برہمن ہندوؤں کی طرح کوئی مذہبی طبقہ نہیں ہے، کیونکہ سکھ (عام طور پر) ہندوؤں کی طرح طبقات (ذات پات) پر یقین نہیں رکھتے نیز وہ دینی تعلیمات

www.besturdubooks.net

کے سلسلے میں برہمن طبقے کے تسلط کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔

- سکھ اپنے آپ کو نسلی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں...... ان میں جاٹ (کھیتی باڑی کرنے والے قبیلے) غیر جاٹ اور مذہبی۔ مذہبی طبقے کو نیچ طبقہ خیال کیا جاتا ہے، لیکن ہندوؤں کے نچلی ذات کے لوگوں کے مقابلہ میں ان کی حالت بدرجہا بہتر ہے۔
- سکھ صرف ایک بیوی کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔
- سکھوں کے تہواروں اور شمال ہند کے ہندوؤں کے تہواروں میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ اس میں ان کے پہلے اور آخری گرو کے یوم ولادت، اور پانچویں و نویں گرو کے یوم شہادت کے یادگاری تہوار کا مزید اضافہ ہے۔

دوم خالصہ (باختا) :

- سکھوں کو مغلوں کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا، مغلوں نے سکھوں کے دو معلموں کو مار ڈالا تھا، سکھوں کے لئے نادر شاہ (۱۷۳۸۔۱۸۳۹ء) بڑے سخت بادشاہ تھے، نادر شاہ نے جب سکھوں پر حملہ کیا تو وہ پہاڑوں اور گھاٹیوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔
- دسویں معلم گوبند سنگھ نے ایک تنظیم "باختا" یعنی خالصہ بنائی تھی، اس نے اس تنظیم کے مردوں کا نام "اسود" اور عورتوں کا نام "لبوات" رکھا تھا۔
- سکھوں کے نوجوانوں کی یہ امنگ ہوتی ہے کہ وہ "خالصہ" کے مرد بنیں اور اس کی تعلیمات پر عبور حاصل کریں۔
- دراصل نوجوانوں کا ایک خالصہ گروپ ہے جو سخت جان مذہبی واخلاقی نظام سے مربوط ہے، یعنی وہ اپنے عقیدے کے مطابق حق وعدل کے لئے عبادت وجہاد کرتے ہیں اور منشیات سگریٹ نوشی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں۔
- ۱۷۶۱ء میں مغلوں کے کمزور پڑ جانے کے بعد سکھ پنجاب کے حکمران بن گئے، چنانچہ ۱۷۹۹ء میں سکھوں نے لاہور پر قبضہ کر لیا، ۱۸۱۹ء میں سکھ مملکت پھیل کر پٹھانوں کے ملکوں تک پہنچ گئی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ (وفات ۱۸۳۹ء) کے زمانے میں سکھوں نے افغانوں پر غلبہ حاصل کر کے درہ خیبر تک رسائی حاصل کر لی تھی۔
- انگریزوں کے ہندوستان پہنچنے کے بعد ان کے اور سکھوں کے درمیان ٹکراؤ ہوا جس

www.besturdubooks.net

کے نتیجے میں سکھوں کو پسپا ہونا پڑا، چنانچہ وہ دریائے ستلج پر آکر رک گئے اور اُسے اپنی مملکت کی مشرقی جنوبی جہت کی سرحد بنانے پر مجبور ہوئے۔

- اس کے بعد سکھ مزید کمزور ہوئے اور اپنی مملکت کے مزید حصوں سے واپس ہوگئے، انگریزوں نے سکھوں کو بہت بڑا تاوان دینے اور جموں و کشمیر ان کے حوالے کرنے پر مجبور کر دیا، اسی طرح انگریزوں نے لاہور میں ایک برطانوی ذمہ دار متعین کیا جو بقیہ مملکت سکھ کا نظام چلاتا تھا۔
- بعد میں سکھ انگریزوں کے گہرے دوست بن گئے، بلکہ انہوں نے انگریزوں کو پنجاب پر قبضہ کرنے میں بھی مدد دی۔
- سکھ انگریزوں کے آلہ کار بن کر رہ گئے۔ جو ۱۸۵۷ء کی بغاوت کی تحریکوں کو ان کے ذریعے کچل دیا کرتے تھے۔
- سکھوں نے انگریزوں سے بہت سے مراعات واعزازات حاصل کر رکھے تھے، جن میں سکھوں کی زرعی زمینوں تک پانی پہنچانا اور انھیں زرعی زمینیں فراہم کرنا شامل تھا، یہی وجہ ہے کہ وہ علاقائی لوگوں کے مقابلے میں زیادہ خوش حال ہوتے تھے۔
- پہلی جنگ عظیم میں برطانوی ہندوستانی فوج میں سکھوں کا تناسب بیس فی صد سے زیادہ تھا۔
- انگریزوں اور سکھوں کے مابین اختلافات پیدا ہونے کے بعد سکھ تحریک آزادی میں گاندھی کے ساتھ شامل ہوگئے۔
- ۱۹۴۷ء کے بعد سکھ دو ملکوں میں بٹ گئے، ہندوستان اور پاکستان۔ پھر سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان ٹکراؤ کے نتیجے میں پچیس لاکھ سکھ پاکستان چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔
- ہندوستانی حکومت نے سکھوں کے وہ امتیازات ختم کر دیئے جو انہوں نے انگریزوں سے حاصل کئے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سکھوں نے اپنے لئے پنجاب میں ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ شروع کر دیا۔
- سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان ٹکراؤ کے بعد ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے جون ۱۹۸۴ء میں امرتسر میں واقع سکھوں کی عبادت گاہ گولڈن ٹیمپل (دربار صاحب) پر حملہ کرنے کا حکم دیا، طرفین کے درمیان جنگ کے نتیجے میں ۱۵۰۰ سکھ اور

www.besturdubooks.net

۵۰۰ ہندوستانی فوجی مارے گئے۔

- ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں سکھوں نے دربار صاحب پر حملے کے انتقام کے طور پر وزیراعظم اندراگاندھی کو قتل کردیا، قتل کے بعد سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان زبردست فسادات شروع ہوئے جن میں کئی ہزار سکھ مارے گئے، بعض لوگوں نے مرنے والوں کا اندازہ پانچ ہزار لگایا ہے۔
- سکھ اپنے دور حکومت میں سختی، ظلم وناانصافی اور مسلمانوں پر تشدد کرنے میں بڑے مشہور تھے جیسے دینی فرائض کی ادائیگی سے منع کرنا اذان دینے اور سکھوں کی اکثریت والی بستیوں میں مسجدیں تعمیر کرنے سے روکنا، علاوہ ازیں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان مسلح تصادم بھی ہوتے جس میں بے گناہ مسلمان قتل کردیئے جاتے۔

سوم۔ سکھوں کی کتابیں:

- کتاب (آدی گرنتھ) دینی اشعار کا مجموعہ ہے، جنہیں پانچ اولین معلمین نے لکھا تھا، اس کتاب میں تقریباً ۶۰۰۰ مذہبی اشعار ہیں، اسی طرح اس میں آخری معلم گوبند سنگھ نے اپنے والد تیگ بہادر کے مرتب کردہ اشعار بھی ملادیئے ہیں، نیز یہ کتاب چند ایسے اشعار پر بھی مشتمل ہے جنہیں خالصہ (باختا) کے مشائخ اور بعض مسلمان صوفیا خاص طور پر ابن الفارض اور بعض معلم شعرا نے لکھا ہے، یہی سکھوں کی مقدس ترین کتاب ہے جسے ان کی روحانی قوت کی اساس سمجھا جاتا ہے۔
- نانک کی سوانح حیات کے بارے میں قدیم ترین کتاب ان کی وفات کے بعد پچاس سے اَسّی سال کے درمیان لکھی گئی ہے، سکھوں کے اکثر علما اس کتاب کے متعدد قصوں کا انکار کرتے ہیں۔
- سکھوں کے یہاں کچھ تاریخی کتابیں بھی ہیں، جو اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں لکھی گئیں۔
- کتاب (رحمت نامہ) خالصہ کی تقالید و تعلیمات پر مشتمل ہے۔
- ان کی ایک مقدس کتاب گورمکھی زبان میں لکھی ہوئی ہے جس کا نام (گرنتھ صاحب) ہے۔

www.besturdubooks.net

فکر اور عقیدے کی جڑیں:

- اصل میں سکھ تحریک کا ظہور (تحریک فیسانا باختی) کے ظہور سے مربوط ہے، جو تاملوں کے علاقوں میں ہندوؤں میں ظاہر ہونا شروع ہوئی تھی، پھر رامانوجی کے ذریعے (۱۰۵۰ء۔ ۱۱۳۷ء) شمال تک پہنچی۔
- چودھویں اور پندرھویں صدی میں مسلمانوں کو زیر کرنے کے بعد سکھوں کی تحریک گنگا کی زرخیز زمینوں تک پھیل گئی تھی۔
- نانک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حقیقت میں اپنے اس سکھ مذہب کا معتقد نہیں تھا، بلکہ نانک سے پہلے "کبیر" (۱۴۴۰۔ ۱۵۱۸ء) نامی ایک شخص تھا جس نے اسلام اور ہندو مذہب کی تعلیم حاصل کی تھی، یہی شخص دونوں مذہبوں کے درمیان ملاپ کا محرک تھا، اس شخص نے چاہا کہ دونوں مذہبوں کو اپنی تعلیمات اور صوفیانہ تفکرات کے ذریعے ایک مذہب کردے۔
- "کبیر" بہت سے ہندوانہ عقائد کو قبول کرنے اور ان کو اسلام میں شامل کرنے میں تساہل سے کام لیتا تھا، بشرطیکہ اساسی طور پر اس میں توحید موجود ہو، لیکن اسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی، کیونکہ اس کی موت کے بعد اس کا مذہب ختم ہوگیا، اس کی جگہ پنجابی زبان کے چند اشعار نے لے لی جو صوفیانہ طرز پر ہندو مت اور اسلام دو مختلف مذہبوں کے درمیان باہمی میل ملاپ کا اظہار کرتے ہیں۔
- کائنات کے بارے میں سکھوں کا عقیدہ ہندو مت سے ماخوذ ہے۔
- سکھ اپنے مردوں کو ہندوؤں کی طرح جلادیتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- سکھوں کا ایک مقدس شہر ہے جس میں وہ اپنے اہم اجتماعات منعقد کرتے ہیں، یہ مقدس شہر امرتسر ہے جو پنجاب حکومت کے ماتحت ہے۔ تقسیم کے وقت یہ شہر ہندوستان میں داخل ہوگیا تھا۔
- سکھوں کے چار مقدس تخت ہیں (عقل تخت) جو امرتسر، انندپور، پٹنہ اور باندد میں ہے۔

www.besturdubooks.net

- امرتسر میں سکھوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ ہے، جس کی وہ یاترا کرتے ہیں اس عبادت گاہ کا نام "دربار صاحب" ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ عبادت گاہوں کو گوردوارہ کہا جاتا ہے۔
- سکھوں کی اکثریت پنجاب میں رہتی ہے، چنانچہ پچاسی فی صد سکھ اسی صوبے میں رہتے ہیں، بقیہ سکھ ہریانہ دہلی اور ہندوستان کے دیگر مختلف اطراف میں رہتے ہیں۔ بعض سکھ ملایئشیا، سنگاپور، مشرق افریقہ، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا میں بھی مقیم ہیں، بعض سکھ خلیج کے عرب ممالک میں کام کاج کی غرض سے موجود ہیں۔
- سکھوں کی ایک مجلس ہے جو ۱۹۰۸ء سے ہر سال منعقد ہوتی ہے، یہ مجلس اسکول قائم کرتی ہے اور یونیورسٹیوں میں اسکالر شپ پیدا کرنے کے لئے بھی کام کررہی ہے تاکہ سکھ مذہب کو یونیورسٹیوں میں پڑھایا جائے اور سکھ تاریخ کو نشر کیا جائے۔
- عالم سکھوں سے ہٹ کر نانک کے بڑے بیٹے "اڈواسی" کی اتباع میں سکھوں کی ایک علیحدہ جماعت بن گئی ہے، یہ جماعت تصوف کی طرف مائل ہے، جبکہ خالصہ سکھ دسویں معلم گوبند سنگھ کی نسل کے خاتمے پر یقین نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ اب بھی لوگوں کے درمیان ایک زندہ معلم موجود ہے۔
- سکھوں کے اندر اپنے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے کا عقیدہ بڑا راسخ ہے، جو ان کے ایمان کا ایک جزو ہے، چنانچہ وہ ہر عبادت کے آخر میں ایک شعر پڑھتے ہیں جس میں کہتے ہیں کہ: (عنقریب خالصہ کے لوگ حکومت کریں گے) سکھوں کی تمنا یہ ہے کہ ان کا دارالحکومت چنڈی گڑھ ہو۔
- سکھوں کی تعداد کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ہندوستان کے اندر اور باہر ۱۵ ملین ہونگے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ رسالہ "الدعوۃ" مصری : شمارہ ۹۵۔ ذوالحجہ۔ ۱۴۰۴ھ۔ ستمبر ۱۹۸۴ء

۲۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا : طبع ۱۹۷۴ء ENCYCLOPAEDIA BRITANICA,
16 VOL, 1974

www.besturdubooks.net

3: J.D.CUNNINGHAM : HISTORY OF THE SIKH. 2ND ED. (1953)

4: M.A.MACAULIFFE : THE SIKH RELIGION, 6 VOL, 1909.

5: SHER SINGH : PHILOSOPHY OF SIKHISM 1944.

6: KUSHWANT SINGH : A HISTORY OF SIKH. 2 VOL (1963-1966)

7: W.H.NILEOD : GURU NANAK AND THE SIKH RELIGION (1968).

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۰)

شهود يهوه

تعارف:

''شہود یہوہ'' تنظیمی رازداری اور فکری علنیت پر قائم ایک مذہبی سیاسی عالمی تنظیم ہے، اس کا ظہور امریکہ میں انیسویں صدی عیسوی کے نصف ثانی میں ہوا، اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک عیسائی تنظیم ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ یہودیوں کے زیر تسلط اور یہودی مفادات کے لئے کام کرنے والی تنظیم ہے ''شہود یہوہ'' نام کے علاوہ جو ۱۹۳۱ء سے معروف تھا، یہ تنظیم ''جمعیت نئی دنیا'' کے نام سے بھی معروف ہے۔ ۱۹۴۴ء میں امریکہ میں سرکاری طور پر اس تنظیم کو اس نام سے قبل ہی تسلیم کر لیا گیا تھا۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- شہود یہوہ کی بنیاد ۱۸۷۴ء میں پادری چارلس راسل (۱۸۶۲۔۱۹۱۶ء) نے رکھی تھی، اس وقت یہ تنظیم ''مذہب راسلیت'' اور ''انجیل کے نئے پڑھنے والے'' کے نام سے معروف تھی۔
- راسل کے بعد فرانکلین رذرفورڈ (۱۸۶۹ء۔ ۱۹۴۲ء) راسل کا خلیفہ بنا، جس نے ۱۹۱۷ء کتاب (سقوطِ بابل) لکھی، ''بابل'' سے دنیا میں موجود تمام تنظیموں کی طرف اشارہ ہے۔
- پھر نار تھان ھر مر کنور (۱۹۰۵ء) اس تنظیم میں آیا، اس کے عہد میں جیسا کہ کہا جاتا ہے، تنظیم کی حیثیت ریاست کے اندر ریاست کے مانند ہو گئی۔

عقائد وافکار:

- اس تنظیم کے پیروکار یہوہ کی خدائیت پر ایمان رکھتے ہیں، جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ

www.besturdubooks.net

خدائی مملکت کے صدر کے طور پر مانتے ہیں۔

- یہ فرقہ نصاریٰ کی مقدس کتابوں کو مانتا ہے، لیکن ان کی تشریح اپنے مفادات کے مطابق کرتا ہے۔
- اس تنظیم کے پیروکار اپنے لیڈروں کی اندھی تقلید کرتے ہیں۔
- یہ فرقہ اپنے مقصد تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کتاب مقدس اور مسیح کا نام بھی استعمال کرتا ہے۔ ان کا مقصد دنیا پر تسلط جمانے کے لئے ایک دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا ہے۔
- شہود یہوہ کے پیروکار آخرت پر ایمان نہیں رکھتے جب کہ اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ دنیا میں جنت ان کی مملکت میں ہوگی۔
- ان کا عقیدہ ہے کہ عنقریب آزادی کی جنگ چھڑے گی، جس کی قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو کر دنیا کے حکمرانوں کو پچھاڑ دیں گے۔
- شہود یہوہ والے کتابِ مقدس کے صرف اس حصے کو لیتے ہیں جس میں یہود اور اسرائیل سے محبت کرنے کی ترغیب موجود ہے اور پھر اسے شائع بھی کرتے ہیں۔
- شہود یہوہ کے پیروکار، روح پر اور روح کی ابدیت پر یقین نہیں کرتے، ان کی مخصوص عبادت گاہیں ہیں جنہیں وہ "شاہی ہال" یا "خدا کا گھر" کہتے ہیں۔
- انسانی اخوت غیروں کے لئے نہیں بلکہ انہی میں منحصر ہے۔
- شہود یہوہ والے مروجہ قوانین کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کرنے کی دعوت دیتے ہیں، یہودیت کے علاوہ تمام مذاہب سے انکو دشمنی ہے ان کے تمام لیڈر یہودی ہیں۔
- وہ صرف ان کتابوں کو مقدس جانتے ہیں جو یہودیوں کے یہاں معتبر و مقدس ہیں۔ ان کی تعداد ۱۹ ہے۔
- شہود یہوہ کے پیروکار عقیدۂ تثلیث کے قائل ہیں جس کی تشریح اس طرح کرتے ہیں (یہوہ۔ ابن۔ روح القدس)۔
- اس تنظیم کے رکن کو نہایت پیچیدہ مراحل سے گذرنا پڑتا ہے، تنظیم میں شامل ہونے

www.besturdubooks.net

کے لئے کڑی شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

تنظیم کی نشانی:

۱۔ مینورا بنایا جاتا ہے جو سات رُخ والا شمع دان ہے اور یہودیوں کی دینی اور وطنی علامت ہے۔

۲۔ چھ نوک والا تارا (Star of David) جو یہودیوں کی علامت ہے۔

۳۔ ''یہوہ'' کا نام عبرانی زبان میں لکھا جاتا ہے یہودیوں کے نزدیک اس کے معنی خدا ہیں۔

تنظیم کی کتابیں:

- ''صہیون کی نگرانی کا برج'' کے نام سے ان کا ترجمان جریدہ شائع ہوتا ہے، بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے ''نگرانی کا برج'' رکھ دیا گیا ہے تاکہ صہیون کے لفظ کو چھپا دیں۔
- ''مملکت کے بارے میں یہ اچھی خبر ہے۔'' (مقصد ان کی متوقع مملکت ہے)۔
- ''نئی دنیا پر ایمان لانے کی بنیادیں۔''
- ''بے شک لوگوں کے علاج کا وقت آ گیا ہے۔''
- ''نیا عادلانہ نظام کی امید پر زندگی۔''

عقائد وافکار کی جڑیں:

- شہود یہوہ کو خاص منفرد نظریے کا حامل عیسائی فرقہ قرار دیا جا سکتا ہے، مگر وہ یہودیوں کے زیر تسلط ہیں اور مجموعی طور پر یہودی عقائد کو قائم رکھتے ہیں اور انہیں کے مفادات کے لئے کام کرتے ہیں۔
- شہود یہوہ قدیم فلاسفہ بھی متاثر ہیں، خصوصاً یونانی فلاسفہ سے۔
- اسرائیل اور بین الاقوامی یہودی تنظیموں جیسے ماسونیت وغیرہ سے ان کے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔
- عیسائی تبلیغی تنظیموں، سوشلسٹ تنظیموں اور بین الاقوامی اشتراکیت کے ساتھ ان کے مساعدانہ تعلقات ہیں۔

www.besturdubooks.net

- باثر یونانیوں اور ارمنوں کے ساتھ بھی ان کے گہرے تعلقات ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جو اس خطرناک خفیہ تنظیم کی سرگرمیوں سے خالی ہو۔
- ان کا مرکز امریکہ میں ہے۔ (نیویارک بروکلین کا علاقہ) جس کا پتہ حسب ذیل ہے:

120 COLUMBIA HEIGHTS, BROOKLYN I, NEW YORK- USA.

- صرف ان ممالک کی تعداد جن میں انہوں نے ۱۹۵۵ء تک اپنی سرگرمیاں جاری رکھی تھیں ۱۵۸ ہے، اُس وقت اس کے ارکان کی تعداد ۶۳۲۹۲۹ اور مبلغین کی تعداد ۱۸۱۴ تھی، اب اندازہ لگائیں کہ اس وقت ان کی تعداد کتنی ہو گی؟ بعض حکومتوں کو ان کے خطرے کا علم ہوا تو ان کی سرگرمیوں کو روک کر انہیں سخت سزائیں دیں، وہ حکومتیں مندرجہ ذیل تھیں:

سنگاپور، لبنان، ساحل العاج، فلپائن، عراق، نروتیج، کیمرون، چین، ترکی، سوئزر لینڈ، رومانیہ، ہالینڈ۔

- اِن ممالک میں اب بھی اپنے مخصوص خفیہ طریقے سے مسلسل سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔
- عام طور پر افریقی اور اسلامی ممالک میں ان کی سرگرمی، عیسائی تبلیغی تنظیموں کے تعاون کی شکل میں ہوتی ہے۔
- شہود یہوہ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں، منشورات اور جریدے شائع کر کے مفت تقسیم کرتا ہے جس سے تنظیم کی مالی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
- ان کے مخصوص مدارس، مزارع، صحافت واشاعت گھر ہیں، جن میں سے ہر ایک مستقل ادارہ ہے۔
- ان کے پاس ترجمہ و تالیف کے لئے مکاتب ہیں، اسی طرح کتاب مقدس کی اپنی خواہشات کے مطابق تشریح کرنے کے لئے اعلیٰ مذہبی کونسل قائم ہے۔
- اس جیسی یہودی مفادات کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ ان کا تعاون جاری ہے۔

www.besturdubooks.net

○ یہ تنظیم اپنے کارکنوں کے ذریعے جاسوسی، تشہیر اور معلوماتی میدان سے بھی استفادہ کرتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ شہود یہوہ : ڈاکٹر محمد حرب۔

۲۔ ترکی زبان کی دو کتابیں : مؤلف جناب حکمت تانیو۔ جو حسب ذیل ہیں:

YEHORA SHITLERI.

TARIH BOYUNCA TURKLER VE YAHUDILER.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۱)

امامیہ شیعہ

(اثنا عشری)

تعارف :

امامیہ شیعہ اثنا عشریہ مسلمانوں کا وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ شیخین اور حضرت عثمان کے مقابلے میں حضرت علی خلافت کے زیادہ حق دار تھے، یہ فرقہ بارہ اماموں کا قائل ہے، بزعم ان کے آخری امام سامرا میں کسی کھائی میں گھس گئے ہیں، اور یہ فرقہ اپنے مخصوص افکار و نظریات میں اہل سنّت والجماعت کی ضد ہے، اثنا عشری اپنے مذہب کو پھیلانے کی جدو جہد کرتے ہیں، تاکہ ان کا مذہب پورے عالم اسلام میں پھیل جائے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

○ بارہ امام جن کو شیعہ اثنا عشریہ اپنا امام سمجھتے ہیں ان کا تسلسل حسب ذیل ہے:

۱۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ جن کو وہ مرتضیٰ کا لقب دیتے ہیں۔ چوتھے خلیفۂ راشد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں، قتل کے ذریعے ان کی موت واقع ہوئی، جب خارجی عبدالرحمٰن بن ملجم نے ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ میں کوفہ کی مسجد میں انہیں قتل کر دیا تھا۔

۲۔ حسن بن علی جنہیں وہ مجتبیٰ کا لقب دیتے ہیں۔

۳۔ حسین بن علی جنہیں شیعہ شہید کا لقب دیتے ہیں۔

۴۔ علی زین العابدین بن الحسین (۸۰۔ ۱۲۲ھ) شیعہ انہیں السجاد کا لقب دیتے ہیں۔

۵۔ محمد الباقر بن علی زین العابدین (وفات ۱۱۴ھ) شیعہ انہیں الباقر کا لقب دیتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

۶۔ جعفر الصادق بن محمد الباقر (وفات ۱۴۸ھ) شیعہ انہیں الصادق کا لقب دیتے ہیں۔

۷۔ موسیٰ الکاظم بن جعفر الصادق (وفات ۱۸۳ھ) شیعہ انہیں الکاظم کا لقب دیتے ہیں۔

۸۔ علی الرضا بن موسیٰ الکاظم (وفات ۲۰۳ھ) شیعہ انہیں الرضی کا لقب دیتے ہیں۔

۹۔ محمد الجواد بن علی الرضا (۱۹۵۔۲۲۶ھ) شیعہ انہیں التقی کا لقب دیتے ہیں۔

۱۰۔ علی الھادی بن محمد الجواد (۲۱۲۔۲۵۴ھ) شیعہ انہیں النقی کا لقب دیتے ہیں۔

۱۱۔ الحسن العسکری بن علی الھادی (۲۳۲۔۲۶۰ھ) شیعہ انہیں الزکی کا لقب دیتے ہیں۔

۱۲۔ محمد المہدی بن الحسن العسکری (......۔......) شیعہ انہیں القائم المنتظر کا لقب دیتے ہیں۔

- شیعوں کا عقیدہ ہے کہ بارہویں امام اپنے والد کے گھر (سُرَّ مَن رأی) کی ایک کھائی میں داخل ہو کر واپس نہیں لوٹے، شیعوں کے درمیان اس بات میں یہ اختلاف ہے کہ چھپنے سے پہلے امام کی عمر کتنی تھی، چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ چار سال تھی، اور بعض کہتے ہیں کہ آٹھ سال تھی، جب کہ اکثر اہل علم وباحثین کی رائے یہ ہے کہ وہ سرے سے موجود ہی نہیں تھے، بلکہ یہ شیعوں کی ایجادات میں سے ہے، شیعہ انہیں (المعدوم یا الموھوم) کا لقب دیتے ہیں۔

- شیعوں کی اہم تاریخی شخصیات میں سے عبداللہ بن سبایمن کا یہودی ہے، اس نے خود کو مسلمان جتلا کر یہودی افکار کو شیعوں کے مذہب میں منتقل کیا، مثلاً رجعت، عدم الموت، ملک الارض، ایسی اشیاپر قدرت حاصل ہونا جن پر مخلوقات میں سے کوئی بھی قادر نہیں، ایسی اشیا کا علم جن کا کسی کو پتہ نہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے بداء اور نسیان کو ثابت کرنا۔ (تعالیٰ اللہ عما یقولون علواً کبیراً) یہ شخص جب یہودی تھا تو کہتا تھا کہ یوشع بن نون حضرت موسی علیہ السلام کے وصی ہیں۔ اسلام کا دعویٰ کرنے کے بعد کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی ہیں۔ ابن سبانے مدینے سے مصر، کوفہ، فسطاط اور بصرہ کا سفر کیا، اس نے حضرت علی سے کہا کہ (أنت أنت) اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ خدا ہیں، جس پر حضرت علی کا ارادہ ہوا کہ اسے قتل کردیں مگر عبداللہ بن عباس نے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ چنانچہ اسے مدائن کی طرف بدر کردیا۔

- منصور احمد بن ابی طالب الطبرسی المتوفی۔ ۵۸۸ھ صاحب کتاب (الاحتجاج) جو ایران میں شائع ہوئی۔

www.besturdubooks.net

- الکلینی۔ صاحب کتاب (الکافی) جو ۱۲۷۸ھ میں ایران سے شائع ہوئی۔ شیعوں کے یہاں اس کتاب کا وہی درجہ ہے جو صحیح البخاری کا اہل سنّت کے یہاں ہے، شیعوں کا خیال ہے کہ اس کتاب میں ۱۶۱۹۹ احادیث ہیں۔ واضح رہے کہ اس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح احادیث چھ ہزار کی حدود میں ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں خرافات واکاذیب بہت زیادہ ہیں۔
- الحاج مرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی المتوفی ۱۳۲۰ھ مشہد المرتضوی نجف میں مدفون ہیں، کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" انہی کی ہے، اس کا زعم ہے کہ قرآن میں کمی بیشی کی گئی ہے، سورہ انشراح بھی انہیں سورتوں میں سے ہے جن میں کمی بیشی کی گئی ہے، اِس سورت کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ اس میں یہ عبارت کم ہے (وجعلنا علیاً صھرك) خدا کی پناہ کہ ان کا یہ دعویٰ صحیح ہو۔ اس کتاب کو ۱۲۸۹ھ میں ایران میں چھاپا گیا۔
- آیت اللہ الماماقانی۔ صاحب کتاب (تنقیح المقال فی احوال الرجال)، یہ ان کے یہاں جرح وتعدیل کا امام ہے۔ اس کتاب میں وہ ابوبکر وعمر کو جبت وطاغوت کہتا ہے۔ دیکھئے ۱:۲۰۷۔ طبع ۱۳۵۲ھ۔ المطبعۃ الرضویۃ۔ نجف
- ابو جعفر الطوسی صاحب کتاب (تہذیب الاحکام)، اور محمد بن مرتضٰی المدعو ملا محسن الکاشانی صاحب کتاب (الوافی) ومحمد بن الحسن الحر العاملی صاحب کتاب (وسائل الشیعۃ الی احادیث الشریعۃ)، اور محمد باقر بن الشیخ محمد تقی المعروف المجلسی، صاحب کتاب (بحار الانوار فی احادیث النبی والائمۃ الاطہار)، اور فتح اللہ کاشانی، صاحب کتاب (منہج الصادقین)، اور ابن ابی الحدید، صاحب کتاب (شرح نہج البلاغۃ)۔
- آیت اللہ خمینی: شیعوں کے عصر حاضر کے اماموں میں سے ہیں، انہوں نے ایران میں شیعہ انقلاب کی قیادت کی، جس نے اب ایران میں زمام حکومت سنبھال لی ہے، ان کی کتاب "کشف الاسرار" اور "الحکومۃ الاسلامیۃ" ہیں، نظریۂ ولایت فقیہ کے قائل ہونے اور انقلاب کے شروع شروع میں اسلامی نعرے بلند کرنے کے باوجود کچھ عرصے بعد اس نے متعصب، تنگ نظر اپنی شیعہ اصلیت کا انکشاف کرنا شروع کر دیا تھا، نیز اس نے اپنے ملک کو اپنے پڑوسی عراقیوں کے خلاف تباہ کن جنگ میں ملوث کر دیا تھا۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- شیعوں کے نزدیک امامت نص کے ذریعے ہونا لازمی ہے، لہٰذا ضروری ہو گا کہ امام سابق امام لاحق کی ذات کے متعلق نص کرے۔ اوصاف کے متعلق نص کرنا کافی نہ ہو گا، امامت ان اہم امور میں سے ہے جن کی اطلاع دیئے بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے امت سے جدا ہونا جائز نہیں، تاکہ ہر کوئی اس میں اپنی عقل نہ لڑائے، بلکہ ایک ایسے آدمی کو متعین کرنا ضروری ہے جو لوگوں کا مرجع و معتمد علیہ ہو۔
- مذکورہ دعویٰ کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن علیؓ کی امامت کے متعلق ظاہری نص بیان کر دی تھی۔
- شیعوں کا زعم ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے متعلق نص بیان کر دی تھی...... اور اس طرح...... لہٰذا ہر امام کو اس سے پہلے والے امام کا اپنی وصیت کے ذریعے متعین کرنا ضروری ہے شیعہ ان کو اوصیا کہتے ہیں۔
- عصمت: شیعوں کے نزدیک ہر امام خطا و نسیان اور کبائر و صغائر کے ارتکاب سے معصوم ہے۔
- علم: شیعوں کے نزدیک ہر امام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علم لدنی حاصل ہوتا ہے جس سے وہ شریعت کو کامل کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اماموں کو اسرارِ شریعت ودیعت کر دیئے تاکہ وہ اپنے زمانے کے تقاضے کے مطابق شریعت کی تشریح بیان کریں۔
- خوارق عادت: شیعوں کے نزدیک خوارق عادات کا امام کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا صحیح ہے جسے وہ معجزہ کہتے ہیں اور اگر امام سابق کی طرف سے کوئی نص موجود نہ ہو تو اس حالت میں امامت کے ثبوت کے لئے معجزے کا ہونا ضروری ہے۔
- غیبت: شیعوں کا خیال ہے کہ کوئی بھی زمانہ عقلاً و شرعاً حجت الٰہی سے خالی نہیں ہوتا، اس پر یہ مرتب ہوتا ہے کہ بارھویں امام اپنے غار میں غائب ہو گئے۔ جیسا کہ شیعوں کا گمان ہے۔ نیز ان کی ایک غیبت صغریٰ اور ایک غیبت کبریٰ ہے، یہ بھی شیعوں کی من گھڑت حکایات میں سے ہے۔

www.besturdubooks.net

- رجعت: شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حسن عسکری کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت مل جائیگی تو وہ واپس نکل آئیگا، حسن عسکری ہر رات مغرب کی نماز کے بعد دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے پہلے ایک سواری کو بھیج دیتا ہے پھر اس کا نام لے کر تالیاں بجاتا ہے اسے نکلنے کی دعوت دیتا ہے، یہاں تک ستارے ظاہر ہو جاتے ہیں پھر وہ واپس غار میں لوٹ جاتا ہے، اور اس کام کو دوسری رات تک ملتوی کر دیتا ہے۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ حسن عسکری واپس لوٹنے کے بعد زمین کو عدل سے معمور کر دے گا جو اب ظلم وجور سے بھری ہوئی ہے اور شیعوں کے مخالفین سے انتقام لے گا۔ مجموعی طور پر تمام امامی شیعہ رجعت کے قائل ہیں، شیعوں کے بعض فرقے بعض دوسرے مردوں کے زندہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔
- تقیہ: تقیہ کو شیعہ اصولِ دین میں شمار کرتے ہیں، جس نے تقیے پر عمل نہیں کیا گویا اس نے نماز چھوڑ دی، تقیہ واجب ہے، القائم کے خروج تک تقیہ کو ختم کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو شخص القائم کے خروج سے پہلے تقیے کو چھوڑ دے وہ خدا کے دین اور امامیت سے نکل گیا؛ اس پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں "إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً"۔ اپنے پانچویں امام جعفر الصادق کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں: "تقیہ میرا اور میرے آبا واجداد کا دین ہے۔ اس شخص میں ایمان نہیں جو تقیہ نہ کرتا ہو۔" تقیے کے مفہوم کو وسعت دیکر وہ تقیے کو جھوٹ و محرمات کے ارتکاب کے جواز تک پہنچا دیتے ہیں۔
- متعہ: شیعوں کے نزدیک عورتوں کے ساتھ متعہ کرنا بہترین عادت اور افضل نیکیوں میں سے ہے۔ ان کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے: "**فما استمتعتم به فاتوهنَّ اجورهن فريضة**" اسلام نے ہر اس شادی کو ناجائز قرار دیا ہے جس میں شادی کی مدت متعین کر دی گئی ہو (کہ اتنے دنوں کے لئے شادی کر رہے ہیں)، اہل سنّت کے نزدیک نکاح میں ہیشگی کی نیت کا استحضار ضروری ہے اور پھر نکاح متعہ سے معاشرے پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ شیعوں کے عقیدے کے مطابق ان کے پاس "مصحف فاطمہ" کے نام سے ایک علیحدہ مصحف ہے، کلینی اپنی کتاب "الکافی" (ص ۵۷ طبع ۱۲۷۸ھ) میں ابو بصیر (یعنی جعفر الصادق) سے روایت کرتا ہے کہ "اور ہمارے پاس فاطمہ علیہا السلام کا مصحف ہے، میں نے کہا: "فاطمہ کا مصحف کیا ہے؟" فرمایا:

www.besturdubooks.net

''ایک ایسا مصحف جس میں تمہارے قرآن کی طرح تین موجود ہیں، خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔''

- براءت: شیعہ خلفائے ثلاثہ (ابو بکر و عمر و عثمان) سے براءت کا اظہار کرتے ہیں اور انھیں انتہائی گھٹیا اوصاف سے یاد کرتے ہیں، کیونکہ شیعوں کے زعم میں انہوں نے خلافت کو غصب کر رکھا تھا، حضرت علیؓ خلافت کا ان سے زیادہ حق رکھتے تھے، چنانچہ وہ کسی بھی اہم کام کو بسم اللہ کے ذریعہ شروع کرنے کے بجائے ابو بکر اور عمر پر لعنت بھیج کر شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ دیگر بہت سے صحابہ کرام پر لعنت بھیجتے ہیں نیز وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو لعن طعن کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔
- مغالاۃ: بعض شیعوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بارے میں غلو سے کام لیا ہے، انہوں نے حضرت علی کو فدائیت کے مقام پر پہنچا دیا، جیسا کہ سبائیہ فرقے نے اس طرح کیا، بعض شیعہ کہتے ہیں کہ جبریل سے رسالت کے سلسلے میں غلطی ہوئی، وہ حضرت علی پر نازل ہونے کے بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوگئے کیونکہ علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے، جیسے کوّے ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں لہٰذا انہوں نے اسے غرابیہ کا نام دیا۔
- عید غدیر (خم): یہ شیعوں کی عید کا نام ہے جو ۱۸ ذی الحجہ کو ہوتی ہے۔ شیعہ اسے عید الاضحیٰ اور عید الفطر پر فضیلت دیتے ہیں، اس کا نام ''العید الاکبر'' رکھتے ہیں، عید غدیر کے دن روزہ رکھنا شیعوں کے نزدیک سنت موکدہ ہے اس دن کے متعلق شیعوں کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اپنے بعد حضرت علی کی خلافت کی وصیت کی تھی۔
- عید نوروز: شیعہ عید نوروز کو بھی معظم سمجھتے ہیں جو پارسیوں کی عید ہے بعض شیعہ کہتے ہیں کہ نوروز کے دن غسل کرنا سنت ہے۔
- ۹ ربیع الاول: شیعوں کی ایک اور عید بھی ہے جسے وہ ۹ ربیع الاول کو مناتے ہیں۔ یہ شیعوں کے باپ (بابا شجاع الدین) کی عید ہے، شیعوں نے ابو لولوۃ المجوسی کو اس لقب سے نوازا ہے جو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔
- عزا: عزا، نوحہ، جزع فزع، تصویر کشی، سینہ کوبی، اور بہت سی حرام اشیا محرم کے عشرۂ

www.besturdubooks.net

اولیٰ میں شیعوں سے صادر ہوتے ہیں، شیعوں کا عقیدہ ہے کہ یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور ان کی خطاؤں و گناہوں کا کفارہ ہیں، کوئی شخص اگر کربلا، نجف اور قم کے مشاهد مقدسہ میں جاکر شیعوں کو دیکھے تو اسے وہاں عجیب وغریب اشیا نظر آئیں گی۔

فکر و عقیدے کی جڑیں:

- بعض حضرات شیعیت کو یوم جمل کی طرف اور بعض لوگ اُسے حضرت عثمان کی تاریخ قتل کی طرف اور بعض حضرات اُسے صفین کی طرف راجع قرار دیتے ہیں۔
- شیعہ مذہب میں پارسی عقائد کا عکس پڑا ہے، مثلاً ملک و وراثت کا عقیدہ۔ حقیقت یہی ہے کہ پارسیوں نے شیعہ مذہب (کی تاسیس) میں بڑا اہم کردار ادا کیا، تاکہ وہ اسلام سے اپنی شکست کا بدلہ لے سکیں جس نے صرف اسلام کے نام پر فارس کی شان و شوکت کو مٹا دیا ہے۔
- شیعہ مذہب میں کچھ ایشیائی ادیان بھی مخلوط ہوگئے، جیسے بدھ مت، مانویت اور برہمنیت، چنانچہ شیعہ بھی حلول و تناسخ کے قائل ہیں۔
- یہودیت سے بھی شیعوں نے بہت سے افکار و نظریات اخذ کئے، جب کہ اس میں آشوری اور بابلی بت پرستی کے واضح اثرات موجود ہیں۔
- علی بن ابی طالب اور آل بیت کے بارے میں شیعوں کے اقوال، عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ کے اقوال سے ملتے جلتے ہیں، اسی طرح وہ کثرت اعیاد، خلاف عادت اشیا بکثرت گھڑنے اور ان کی نسبت اپنے ائمہ کی طرف کرنے میں عیسائیوں کے مشابہ ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- اثنا عشری شیعہ امامیہ ایران میں پھیلے ہوئے ہیں، ایران ہی ان کا مرکز ہے، ان کی ایک بہت بڑی تعداد عراق میں بھی رہتی ہے، شیعوں کا وجود پاکستان تک پھیلا ہوا ہے، لبنان میں بھی شیعوں کا ایک گروہ ہے، شام میں شیعوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر وہ

www.besturdubooks.net

نصیری ہیں جن کا شمار غلاۃ شیعوں میں ہوتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ المذاھب الاسلامیۃ : محمد ابو زھرۃ۔ المطبعۃ النموذجیۃ۔ قاہرہ۔

۲۔ مقالات الاسلامیین : ابو الحسن الاشعری۔ طبع دوم۔ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۹۶۹ء۔

۳۔ الشافعی : محمد ابو زھرۃ۔ دار الفکر العربی۔ مصر۔

۴۔ تاریخ الامامیۃ واسلافہم من الشیعۃ : ڈاکٹر عبداللہ فیاض۔ مطبعۃ اسد۔ بغداد ۱۹۷۰ء۔

۵۔ دراسات فی الفرق : ڈاکٹر صابر طعیمۃ۔ مکتبۃ المعارف۔ ریاض۔ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء۔

۶۔ مختصر التحفۃ الاثنا عشریۃ : تحقیق محب الدین الخطیب۔ قاھرۃ۔ المطبعۃ السلفیۃ ۱۳۷۳ھ۔

۷۔ الملل والنحل : ابو الفتح الشہرستانی۔ دار المعرفۃ، بیروت، طبع دوم ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء۔

۸۔ الشیعۃ والسنۃ : احسان الٰہی ظہیر۔ ادارۃ ترجمان السنۃ۔ لاہور۔ پاکستان طبع پنجم۔ ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ھ۔

۹۔ الشیعۃ والتشیع : احسان الٰہی ظہیر۔ ادارہ ترجمان السنۃ۔ لاہور طبع اول ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء۔

۱۰۔ الشیعۃ واھل البیت : احسان الٰہی ظہیر۔ ادارہ ترجمان السنۃ۔

۱۱۔ الشیعۃ والقرآن : احسان الٰہی ظہیر۔ ادارہ ترجمان السنۃ۔ طبع سوم۔ ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔

۱۲۔ الفصل فی الملل والاھواء والنحل : ابن حزم۔ جدہ۔ طبع ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء۔

۱۳۔ الخطوط العریضۃ : محب الدین الخطیب۔ طبع پنجم۔ قاہرہ۔ المطبعۃ السلفیۃ ۱۳۸۸ھ۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۲)

کمیونزم

تعارف:

کمیونزم ایک فکری مذہب ہے جس کی اساس الحاد پر اور اس بات پر قائم ہے کہ مادہ ہر چیز کی بنیاد ہے۔ کمیونزم تاریخ کی تعبیر، طبقات کے درمیان اقتصادی جنگ سے کرتی ہے، کمیونزم کا ظہور جرمنی میں مارکس اور انجلز کے ہاتھوں پر ہوا، جبکہ وہ روس میں یہودیوں کی منصوبہ بندی سے بالشویکی انقلاب کے روپ میں ۱۹۱۷ء میں ظاہر ہوا اور پھر کیل کانٹے کے زور اور غیروں کے تعاون سے اسے وسعت حاصل ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو کمیونزم سے بڑا نقصان پہنچا، کمیونزم نے دنیا کی متعدد اقوام کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- کمیونزم کی فکری و نظری بنیادیں جرمن یہودی کارل مارکس (۱۸۱۸ء)۔ ۱۸۸۳ء) نے رکھی تھیں، کارل مشہور یہودی حاخام (یعنی یہودی عالم) ''مردخائی مارکس'' کا پوتا تھا، کارل مارکس انانیت پرست متغیر مزاج، کینہ پرور اور مادہ پرست شخص تھا۔ اس کی تالیفات میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:
  - ☆ ''راس المال'' جو ۱۸۶۷ء میں ظاہر ہوئی۔
  - ☆ ''البیان الشیوعی'' جو ۱۸۴۷ء میں ظاہر ہوئی۔
- فریڈریک انجلز (۱۸۲۰۔ ۱۸۹۵ء) نے مذہب کو نظریے کی شکل دینے میں مدد دی، یہ کارل مارکس کا گہرا دوست تھا، اس نے کمیونزم کو پھیلانے میں بڑا تعاون کیا، اپنی موت تک وہ کارل مارکس اور اس کے اہل خانہ کے مالی مصارف کا ذمہ دار تھا، اس کی تالیفات میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

www.besturdubooks.net

☆ "اصل الاسرة"۔

☆ "الخاصة والدولة"۔

☆ "الثنائية في الطبيعة"۔

☆ "الاشتراكية الخرافية والاشتراكية العلمية"۔

- لینن: اس کا حقیقی نام: "ولادیمیر ایلیچ بولیانوف" تھا، لینن ۱۹۱۷ء کے روسی خونیں بالشویکی انقلاب کا قائد اور اس کا پُر ہیبت ڈکٹیٹر تھا، بڑا سنگ دل، خود رائی اور انسان دشمن آدمی تھا، اس کی پیدائش ۱۸۷۰ء میں ہوئی اور ۱۹۲۴ء میں مر گیا۔
- بعض تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ لینن اصل میں یہودی تھا، اس کا نام بھی یہودی نام تھا پھر روسی نام رکھ لیا جس سے وہ مشہور ہے جبکہ یہی حال تروتسکی کا بھی تھا۔
- دراصل لینن ہی وہ شخص تھا جس نے کمیونزم کو قابل تنفیذ بنایا، اس کی بہت سی کتابیں، تقاریر اور نشریات ہیں ان میں سے اہم ترین وہ ہیں جن کا نام (مجموعہ مؤلفات کبریٰ) ہے۔
- اسٹالین: اس کا حقیقی نام جوزف وادیونووچ زوجا شولی (۱۸۷۹۔ ۱۹۵۴ء) تھا، کمیونسٹ پارٹی کا سیکریٹری جنرل اور لینن کے بعد پارٹی کا صدر بنا، یہ بڑا سخت دل، جابر، سرکش، ڈکٹیٹر اور اپنی بات منوانے پر شدید اصرار کرنے والا آدمی تھا، اپنے مخالف سے نمٹنے کے لئے یا تو اسے قتل کرادیتا یا اسے ملک بدر کردیتا۔ اسٹالین کی حرکتوں سے پتہ چلتا تھا کہ وہ اپنی ذات کی خاطر پوری قوم کو قربان کرنے کے لئے مستعد ہے ایک دفعہ اس کی بیوی نے اس سے اختلاف کیا تو اُسے بھی قتل کردیا۔
- تروتسکی: ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوا، اسٹالین نے منصوبہ بندی کر کے ۱۹۴۰ء میں اُسے قتل کرادیا، تروتسکی یہودی تھا اس کا حقیقی نام بروشتاین ہے، پارٹی میں اس کا نمایاں مقام تھا، انقلاب کے بعد وزیر خارجہ اور وزیر جنگ بنا، پھر پارٹی مفادات کے خلاف کام کرنے کے الزام میں اسے پارٹی سے نکال دیا گیا تاکہ اسٹالین کے لئے ماحول سازگار بنایا جاسکے، اسٹالین نے اس سے مکمل طور پر جان چھڑانے کے لئے اس کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- کمیونسٹ اللہ تعالیٰ کے وجود اور تمام غیبی امور کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مادہ ہر شے کی بنیاد ہے، کمیونسٹوں کا نعرہ ہے کہ: ہم تین چیزوں پر ایمان لاتے ہیں: مارکس، لینن اور اسٹالین۔ اور تین چیزوں کو نہیں مانتے: اللہ، مذہب اور خصوصی ملکیت۔ (اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ سب کچھ برس پڑیں جن کے وہ مستحق ہیں)۔
- کمیونسٹوں نے تاریخ انسانی کو برجوازیت اور برولتاریت کے درمیان جنگ سے تعبیر کیا، ان کے خیال میں یہ جنگ برولتاریت کی ڈکٹیٹر شپ پر منتہی ہوتی ہے۔
- کمیونسٹ تمام مذاہب کے خلاف جنگ کرتے ہیں، مذاہب کو لوگوں کو نشہ آور کرنے کا آلہ، سرمایہ دارانہ نظام، امپریلزم اور موقع پرستی کا خدمت گار تصور کرتے ہیں، البتہ ادیان سے وہ یہودیت کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں کیونکہ یہود ان کی نظر میں ایک مظلوم قوم ہے اور اپنے غصب شدہ حقوق واپس لینے کے لئے مذہب کے محتاج ہیں۔
- کمیونسٹ انفرادی ملکیت کے خلاف جنگ کرتے ہیں، اموال کی شیوعیت نیز وراثت کو کالعدم کرنے کی دعوت دیتے ہیں، مادہ کی اہمیت اور اسالیب پیداوار کے مقابلے میں ان کے نزدیک کام کی کوئی اہمیت نہیں۔
- کمیونسٹوں کی نظر میں دنیا میں کوئی بھی تبدیلی حتمی طور پر پیداواری وسائل کی تبدیلی کا نتیجہ ہے، نیز ان کی نظر میں فکر، تہذیب اور ثقافت اقتصادی ترقی کی پیداوار ہیں۔
- کمیونسٹوں کا کہنا ہے کہ اخلاق ایک شے نسبتی ہے، اخلاق آلۂ پیداوار کا انعکاس ہے۔
- کمیونسٹوں کا ایمان ہے کہ موجودہ دنیا کے علاوہ نہ کوئی آخرت ہے اور نہ ہی کوئی جزاو سزا ہے۔
- کمیونسٹ مادہ کی ازلیت پر ایمان رکھتے ہیں نیز کہتے ہیں کہ اقتصادی عوامل ہی افراد اور جماعتوں کے محرک ہیں۔
- کمیونسٹ مزدور طبقے کی ڈکٹیٹر شپ کا اعلان کرتے ہیں اور ان کی ایک عالمی حکومت کی خوش خبری دیتے ہیں۔
- کمیونزم جنگ و تشدد پر یقین کرتی ہے اور مزدوروں اور غیر مزدوروں کے درمیان کینہ

www.besturdubooks.net

وحسد پیدا کرنے کی جدوجہد کرتی ہے۔

- کمیونسٹوں کے نزدیک حکومت ہی پارٹی اور پارٹی ہی حکومت ہے۔
- بالشویکی انقلاب لانے والی اول جماعت سات افراد پر مشتمل تھی جن میں سے ایک شخص کے علاوہ سب کے سب یہودی تھے، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہودیت اورکمیونزم کے درمیان کتنے وسیع روابط ہیں۔
- کمیونسٹوں کا زعم ہے کہ قرآن کریم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں وضع کیا گیا تھا، آٹھویں صدی تک اسمیں مختلف تغیرات واقع ہوتے رہے۔ قرآن کے متعلق کیمونسٹوں کا کہنا ہے کہ قرآن لوگوں کو نشہ آور کرنے کا آلہ ہے۔
- مارکس ازم خاندانی روابط کو نہیں مانتا، اسے بورژوائی معاشرے کا معاون تصور کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اس کے بعد جنسی بے راہ روی کو اس کی جگہ لینی ہے۔
- کمیونسٹ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر جاتے ہیں، اسے کوئی بڑی بات تصور نہیں کرتے چاہے وہ کتنا ہی وحشیانہ عمل کیوں نہ ہو، کمیونسٹوں کا ہدف یہ ہے کہ پوری دنیا ان کے زیر تسلط کمیونسٹ بن جائے۔
- لینن کہتا ہے کہ "تین چوتھائی دنیا کا ہلاک ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، بلکہ اہم بات یہ ہے کہ بقیہ ایک چوتھائی کمیونسٹ بن جائے۔" چنانچہ لینن نے اپنے اس قاعدے کو روس میں دورانِ انقلاب اور انقلاب کے بعد بھی نافذ کیا، اسی طرح اس قاعدے کو چین وغیرہ میں نافذ کیا گیا جہاں کئی ملین انسانوں کو قتل کیا گیا، کیمونسٹوں نے افغانستان پر بھی حملہ کیا جبکہ وہ اس سے پہلے مسلم جمہوریتوں، بخارا، سمرقند، شیشان اور شرکس کے ممالک پر قبضہ کرچکا تھا، یہ سب کچھ مذکورہ بالا مجرمانہ قاعدے کے ذیل میں آتے ہیں۔
- کمیونسٹ، مسجدوں کو منہدم کرتے ہیں، انہیں عیاشی کے اڈوں اور پارٹی دفاتر میں تبدیل کردیتے ہیں، مسلمانوں کو اسلامی شعائر کا اظہار کرنے سے روکتے ہیں، کیمونسٹوں کے نزدیک قرآن مجید کو گھروں میں رکھنا جرم ہے جس کی سزا ایک سال قید ہے۔
- مسلمانوں کو قربانی کا بکرا بنا کر کیمونسٹوں نے اپنی سلطنت کو وسعت دی، انہوں نے مسلم ممالک پر قبضہ کیا، مسلمان قوموں کو برباد کیا، ان کی دولت چوری کی اور مسلمانوں کے مذہب و مقدسات کی حرمت کو پامال کیا۔

www.besturdubooks.net

○ کمیونسٹ اپنے مخالفین کو راستے سے ہٹانے کے لئے غداری خیانت، اغوا اور قتل سے کام لیتے ہیں، چاہے وہ شخص پارٹی کارکن کیوں نہ ہو۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

○ کمیونزم، یہودیوں کے ساتھ اپنی مطابقت اور یہودی مفادات کے سلسلے میں اپنی خدمات کو چھپا نہیں سکی، چنانچہ انقلاب کے پہلے ہفتے میں یہودیوں کے متعلق دو جہت والی ایک قرارداد جاری کی گئی:

(الف) یہودیوں سے دشمنی کرنا بڑی اونچی ذات کے ساتھ دشمنی تصور کی جائیگی اور اس کے مرتکب کو قانون کے مطابق سزا دی جائیگی۔

(ب) فلسطین میں ایک قومی وطن بنانے کے لئے یہودیوں کی حمایت کی جائیگی۔

○ مارکس اس بات کی صراحت کرتا ہے کہ اس نے ایک صہیونی فلسفی سے ملاقات کر کے اس کے نظریاتی اساس وضع کیے، اس فلسفی کا نام "موشیہ ھیس" ہے جو مشہور صہیونی لیڈر "ھرتزل" کا استاذ ہے۔

○ مارکس کا دادا یہودی حاخام (مُردخائی مارکس) یہودیوں میں بڑا مشہور تھا۔

○ مارکس ازم یہودی افکار کے اضافے کے علاوہ مزید ملحدانہ افکار و نظریات سے بھی متاثر ہے جو حسب ذیل ہیں:

☆ ھیگل کے عقلی مثالی مکتبہ فکر سے۔

☆ کومت کے حسی وضعی نظریات سے۔

☆ انسانی طبعی فلسفے سے متعلق فیورباخ کے نظریات سے۔

☆ باکونین کے مکتبۂ فکر سے جو خبطی بے راہ روی کا موجد ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

○ آج دنیا کے کئی ممالک پر کمیونزم کی حکومت ہے جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ سوویت یونین ۲۔ چین ۳۔ چیکوسلواکیا ۴۔ ہنگری ۵۔ بلغاریہ ۶۔ پولینڈ ۷۔ مشرقی جرمنی ۸۔ رومانیہ ۹۔ یوگوسلاویہ ۱۰۔ البانیا ۱۱۔ کیوبا۔

www.besturdubooks.net

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ان ممالک میں کمیونزم کا داخلہ طاقت اور استعماری تسلط کے ذریعے ہوا تھا، یہی وجہ ہے کہ ان ممالک کے اکثر عوام کو کمیونزم کی حقیقت کا پتہ چلنے کے بعد اور یہ پتہ چلنے کے بعد کہ کمیونزم وہ جنت نہیں ہے جو انہیں دکھائی گئی تھی وہ اس سے مایوس وبیزار ہوگئے ہیں جسکے نتیجے میں مظاہرے ہوئے، انقلاب آئے، جیسے پولینڈ اور ھنگری میں ہوا۔ اسی طرح آپ کو کبھی بھی دو کمیونسٹ ممالک ایک بندھن میں نظر نہیں آئیں گے۔

- عالم اسلام میں بعض حکمرانوں کی نادانیوں اور دین کے عوض اپنی اپنی کرسیاں مضبوط کرنے کے نظریے سے کمیونسٹوں نے بڑا فائدہ اٹھایا، چنانچہ کمیونزم نے افغانستان پر حملہ کر کے وہاں کے مسلمان عوام کو دربدر کیا، اسی طرح بعض دوسرے اسلامی ممالک میں وہ اپنے چیلوں کے ذریعے حکومت کر رہے ہیں۔
- تقریباً تمام عرب واسلامی ممالک میں کمیونسٹ پارٹیاں موجود ہیں مثلاً ہمیں عراق، مصر، سوریا، لبنان، فلسطین، اردن، تونس وغیرہ میں کمیونسٹ پارٹیاں نظر آئیں گی۔
- کمیونسٹوں کو متعدد قومیت پر یقین ہے۔ اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ عالمی حکومت کے قیام کی جدوجہد کر رہے ہیں جس کی وہ خوش خبری سناتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ السرطان الاحمر : ڈاکٹر عبداللہ عزام۔
۲۔ بلشفة الاسلام : ڈاکٹر صلاح الدین۔
۳۔ حقائق الشیوعیة : نہاد الغادری۔
۴۔ الشیوعیة والشیوعیون فی میزان الاسلام : ڈاکٹر عبدالجلیل شلبی۔
۵۔ السراب الاکبر : اسامة عبداللہ الخیاط۔
۶۔ المذاھب المعاصرة وموقف الاسلام منہا : ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرہ۔
۷۔ حوار مع الشیوعین فی اقبیة السجون : عبدالحلیم خفاجی۔
۸۔ لھذا نرفض المارکسیة : ڈاکٹر عبدالرحمٰن البیضانی۔
۹۔ الشیوعیة ولیدة الصھیونیة : احمد عبدالغفار العطار۔

..........☆☆☆..........

www.besturdubooks.net

(۳۳)

مندائی صابی

(ستارہ پرست)

تعارف:

"مندائی صابی" صابیون کی واحد جماعت ہے جو اب تک باقی ہے، وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اپنا نبی مانتے ہیں۔ اس مذہب کے پیروکار ستاروں اور نجوم کو مقدس و معظم سمجھتے ہیں، نجم قطب شمالی کی طرف متوجہ ہونا اور بہتی نہر میں نہانا اس مذہب کی اہم علامات میں سے ہے، اکثر مسلم فقہا کے نزدیک اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی طرح ان سے بھی جزیہ لینا جائز ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- مندائی صابیون کا دعویٰ ہے کہ ان کا دین حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے چلتا آرہا ہے۔
- مندائی صابی خود کو سام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں لہٰذا (بقول ان کے) وہ سامی ہوئے۔
- مندائی صابیون کا زعم ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے نبی ہیں جو انہی کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔
- مندائی صابی پہلے "القدس" شہر میں رہا کرتے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد ان کو فلسطین سے نکال دیا گیا تو وہ "حران" آگئے، یہاں آکر اپنے قرب وجوار کے لوگوں سے متاثر ہوگئے خصوصاً حران کے نجوم و ستارے پرست صابئوں سے۔

www.besturdubooks.net

○ حران سے بعد میں جنوبی عراق وایران کی طرف چلے گئے جو ان کا موجودہ وطن ہے اب بھی وہ یہیں رہتے ہیں، یہاں وہ صابئہ البطائح کے نام سے مشہور ہیں۔

○ کنز برا شیخ عبداللہ بن الشیخ سام بھی مندائی صابون میں سے تھے ۱۹۶۹ء میں وہ عراق میں مقیم تھے، کنز برامندائی صابئوں کا روحانی پیشوا ہے، ۱۹۵۴ء میں کنز برا برطانوی سفارتخانے کے قریب واقع (کرخ۔ بغداد) ایک گھر میں رہتے تھے۔

عقائد وافکار:

اول: مندائی صابون کی کتابیں۔

○ مندائی صابون کے پاس سامی زبان میں جو سریانی زبان کے مشابہ ہے، متعدد مقدس کتابیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ الکنز اربا: یعنی عظیم کتاب۔ اس کتاب کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ اس میں آدم علیہ السلام کے صحائف ہیں، اس کتاب میں وجودِ عالم، مخلوق کے حساب، دعائیں اور قصوں کا تذکرہ ہے، عراقی میوزیم کے خزانے میں اس کتاب کا ایک مکمل نسخہ موجود ہے، جسے کوپن ہیگن میں ۱۸۱۵ء میں اور لایبرنغ میں ۱۸۶۷ء میں طبع کیا گیا۔

۲۔ دراشۃ ادیہیا: یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعلیمات۔ اس کتاب میں مذہبی تعلیمات کے علاوہ نبی یحییٰ علیہ السلام کی سوانح حیات بھی موجود ہے۔

۳۔ الغلستا: یعنی شادی بیاہ کی کتاب۔ اس کتاب میں محفلوں، شرعی نکاح اور منگنی کے احکامات مذکور ہیں۔

۴۔ سدرۃ ادنشماثا: یہ کتاب تعمید، دفن اور سوگ کے موضوعات پر مشتمل ہے نیز اس میں روح کے جسم سے زمین کی طرف منتقل ہونے اور پھر عالم انوار کی طرف منتقل ہونے کا تذکرہ بھی ہے۔ عراقی میوزیم میں مندائی زبان میں لکھی ہوئی اس کتاب کا ایک جدید نسخہ موجود ہے۔

۵۔ کتاب الدیانون: اس کتاب میں بعض روحانیوں کے قصے اور سیاحت کا تذکرہ بمع ان کی تصاویر موجود ہے۔

۶۔ کتاب اسفر ملواشہ: یعنی سفر بروج۔ یہ کتاب فلک ونجوم کے ذریعے آئندہ سال کے

www.besturdubooks.net

حوادث کا پتہ چلانے کے سلسلے میں ہے۔

۷۔ کتاب النیانی: یعنی عمومی و مذہبی اشعار کی کتاب۔ اس کتاب کا ایک نسخہ عراقی میوزیم میں موجود ہے۔

۸۔ کتاب قماھاذھیقل زیوا: یہ کتاب ۲۰۰ سطروں سے مرکب ہے جو حجاب سے عبارت ہے، صابئوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو اٹھائیگا اس پر اسلحہ اور آگ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

۹۔ تفسیر بغرہ: یہ کتاب جسم انسانی کی ترکیب و تشریح اور ہر مذہبی رسم کے مناسب کھانا جو صرف اس رسم کے عقیدت مندوں کے لئے کھانا جائز ہے، کے متعلق ہے۔

۱۰۔ کتاب ترسر ألف شیالہ: یعنی بارہ ہزار سوالات کی کتاب۔ اس کتاب میں مذہبی رسوم کی ادائیگی کے دوران ہونے والی غلطیوں اور ان سے مغفرت کا طریقہ اور اس رسم کے موافق دینی شعائر کا طریقہ مذکور ہے۔

۱۱۔ دیوان طقوس التطہیر: یہ کتاب تعمید کے تمام اقسام کو دیوان کی شکل میں بیان کرتی ہے۔

۱۲۔ کتاب کداواکد فیاتا: یعنی پناہ کی کتاب۔

دوم: مذہبی لوگوں کے طبقات۔

○ مندائی صابون کے یہاں مذہبی لوگوں کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ سلیم الجسم، سلیم الحواس، شادی شدہ غیر بانجھ اور غیر مختون ہو، مذہبی امور کے متعلق ان کی باتیں قابل عمل ہیں، مثلاً ولادت، تسمیہ، تعمید، شادی، نماز، ذبح اور جنازہ وغیرہ ہیں۔ مذہبی لوگوں کے مراتب حسب ذیل ہیں:

۱۔ الحلالی: اسے "شماس" کہا جاتا ہے، یہ جنازے کے ساتھ چلتا ہے، عام لوگوں کے جانور ذبح کرنے کی رسم ادا کرتا ہے۔ یہ صرف کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرتا ہے، لہٰذا اگر وہ شادی شدہ عورت کے ساتھ شادی کرے گا تو اس کا مذہبی رتبہ گھٹ جائے گا اور اسے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے سے روک دیا جائے گا الا یہ کہ وہ اور اس کی بیوی بہتی نہر میں ۳۶۰ دفعہ تعمید کریں۔

۲۔ الترمیدۃ: اگر "الحلالی" اِن دونوں مقدس کتابوں "سدرۃ انشماثا" اور "النیانی" کو سمجھ لیتا

www.besturdubooks.net

ہے (یعنی تعمید واذکار کی کتابوں کو) تو وہ "مندی" کے قریب موجود پانی میں تعمید کا تجربہ کرے گا۔ اس کے بعد اسے مسلسل سات دن تک جاگتے رہنا ہوگا، اس دوران اسے خواب نظر آنے تک آنکھیں نہیں بند کرے گا اور اس طرح یہ "الحلالی" ترقی کر کے "ترمیدہ" کے درجے تک پہنچ جائے گا۔ یہاں اس کی ذمہ داری صرف کنواری لڑکیوں کی شادی کرنے میں محدود رہے گی۔

۳۔ الابیسق: ترمیدہ جو کہ صرف رنڈوے کی شادی کرانے کا مجاز تھا اب وہ "ابیسق" کے درجے تک پہنچ جائے گا، اس درجے سے وہ پھر کسی اور درجے میں منتقل نہیں ہو سکے گا۔

۴۔ الکنز برا: فاضل "ترمیدہ" جس نے مطلقاً کسی ثیبہ عورت کی شادی نہ کرائی ہو اس کے لئے "کنزبرا" بننا ممکن ہے۔ وہ کنزبرا تب ہی بن سکتا ہے کہ جب وہ کتاب "الکنز اربا" کا حافظ وشارح ہو، اس کے لئے اس کے بعد وہ سب کچھ کرنا جائز ہوگا جو دوسروں کے لئے جائز نہیں، لہٰذا وہ اگر اپنے فرقے کے کسی آدمی کو مار دیتا ہے تو اس سے بدلہ نہیں لیا جاسکتا، کیونکہ وہ اب اس فرقے کے خدائی صدر کا نائب ہے۔

۵۔ ریش اُمہ : یعنی قوم کا رئیس۔ اس کے احکامات کی تعمیل کرنا ضروری ہے، وقت حاضر میں صابون کے پاس اس درجے تک پہنچا ہوا کوئی بھی آدمی نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے وافر علم اور اعلیٰ قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔

۶۔ الربانی : صابون کے نزدیک حضرت یحییٰ بن زکریا علیہا السلام کے علاوہ کوئی بھی شخص اس درجے تک نہیں پہنچ سکا، اسی طرح کے نزدیک بیک وقت دو شخص اس درجے کو نہیں پہنچ سکتے، ربانی عالم انوار میں رہنے کے لئے اوپر کو چلا جاتا ہے پھر اپنے فرقے میں دینی تعلیمات کی تبلیغ کے لئے نازل ہوتا ہے اور پھر دوبارہ اپنے نورانی جہاں میں بلند ہو جاتا ہے۔

سوم: خدا۔

○ اصولی طور پر مندائی صابی اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا صرف ایک ہے جو واحد، خالق اور ازلی ہے۔ حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے، اور مخلوقات اس تک نہیں پہنچ سکتیں۔

www.besturdubooks.net

- لیکن اس خدا کے علاوہ وہ ۳۶۰ اشخاص کے متعلق کہتے ہیں کہ انہیں خدائی امور انجام دینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اشخاص نہ تو خدا ہیں اور نہ ہی فرشتے، یہ گرج، چمک، بارش، سورج، دن رات کے متعلق سب کام کرتے ہیں، ان کے پاس علم غیب ہے اور عالم انوار میں ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک مملکت ہے۔
- یہ ۳۶۰ اشخاص باقی زندہ کائنات کی طرح مخلوق نہیں ہیں، اللہ نے ان کو ان کے مخصوص نام سے پکارا تو وہ پیدا ہوگئے اور اپنی صنف کی عورتوں کے ساتھ شادی کرلی، ان کی نسل میں اضافہ بھی ہوتا ہے وہ اس طرح کہ جب ان میں سے کوئی شخص ایک لفظ بولتا ہے تو اس کے نتیجے میں فوراً اس کی بیوی کو حمل ٹھہر جاتا ہے اور پھر بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔
- مندائی صابون کا عقیدہ ہے کہ کواکب فرشتوں کے مسکن ہیں، چنانچہ مندائی کواکب کی تعظیم و تقدیس کرتے ہیں۔

چہارم: المندیٰ۔

- المندی۔ صابون کی عبادت گاہ کا نام ہے اس کے اندر ان کی مقدس کتابیں ہیں، مندی میں صابون کے مذہبی لوگوں کو تعمید دیا جاتا ہے، مندیوں کو بہتر نہر کے دائیں کنارے پر تعمیر کیا جاتا ہے جنوب کے بالمقابل اس کا ایک دروازہ ہوتا ہے اس کو اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اس سے داخل ہونے والے شخص کا منہ قطب شمالی کی طرف ہو، نہر کے پانی سے متصل اس میں پل کا ہونا ضروری ہے، مندیوں کے اندر عورتوں کا داخلہ درست نہیں جبکہ کام کے اوقات میں مندی کے اوپر یحیٰی علیہ السلام کا جھنڈا ہونا ضروری ہے۔

پنجم: نماز۔

- صابون کے یہاں دن میں تین مرتبہ نماز ادا کی جاتی ہے، اشراق سے پہلے، زوال کے وقت اور غروب سے پہلے۔ اتوار کے دن اور عید کے دنوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب سمجھا جاتا ہے، یہ نماز تقریباً سوا گھنٹے کی ہوتی ہے جس میں قعدے کے علاوہ قیام رکوع سجدہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتے۔
- نماز کے دوران صابی پاک صاف لباس پہنتا ہے اور ننگے پیر ہو کر "جدی" کی طرف منہ

www.besturdubooks.net

کرتا ہے، سات قراء تیں پڑھتا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے اور عالم انوار تک پہنچنے میں آسانی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔

ششم: روزہ۔

- اس زمانے کے صابی روزہ رکھنے کو جائز کہتے ہیں کیونکہ روزہ رکھنے سے ان تمام چیزوں کو حرام قرار دینا لازم آتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے حلال کیا ہے۔
- لیکن وہ پورے سال میں متفرق طور پر ۳۶ دن تک گوشت نہیں کھاتے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے گوشت کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔
- ابن الندیم متوفی ۳۸۵ھ اپنی "فہرست" میں اور ابن العبیری متوفی ۶۸۵ھ "تاریخ مختصر الدول" میں اس بات کی صراحت کرتے ہیں کہ ان پر سال میں تیس دن کے روزے فرض تھے۔

ہفتم: طہارت۔

- صابئوں کے یہاں بلاکسی استثناء کے مرد اور عورت پر طہارت فرض ہے۔
- طہارت قدرتی طور پر بہتے ہوئے جاری پانی میں ہونا ضروری ہے۔
- جنابت کی صورت میں طہارت حاصل کرنا ضروری ہے جو غسل کی نیت کر کے تین دفعہ پانی میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوتی ہے، نہانے کے دوران کچھ نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ جنابت کی حالت میں کچھ بھی پڑھنا جائز نہیں۔
- طہارت کے لئے پانی میں غوطہ لگانے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے۔ وضو ہر نماز کے لئے ضروری ہے، اُسے قطب ستارے کی طرف منہ کر کے کیا جاتا ہے صابئوں کا وضو مسلمانوں کے وضو کے مشابہ ہے۔ صابی وضو کے دوران مخصوص دعائیں بھی پڑھتے ہیں۔
- مفسداتِ وضو۔ پیشاب، پاخانہ، ریح۔ ان کے یہاں حائض اور نفسا کو چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

ہشتم: تعمید اور اس کی انواع۔

- تعمید کو مندائی صابی مذہب کی اہم علامات میں شمار کیا جاتا ہے جو صرف بہتے ہوئے پانی میں ہو سکتا ہے، تعمید کے مراسم اس وقت تک پورے نہیں ہوتے جب تک پانی میں غوطہ نہ لگایا جائے چاہے سردی کا موسم ہو یا گرمی کا، صابئون کے مذہبی لوگوں نے بالآخر ابلنے والے چشمے کے پانی سے حمام میں غسل کرنے کی اجازت دیدی ہے تاکہ بہر حال طہارت حاصل ہو جائے۔
- تعمید مذہبی لوگوں کے ذریعے انجام دلانا لازمی ہے۔
- عماد پیدائش کے وقت، شادی بیاہ کے موقعہ پر، عماد الجماعہ، اور عماد عید کے موقعے پر دیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(الف)۔ ولادت: پیدائش کے ۴۵ دن بعد بچے کو ولادت کی گندگی سے پاک کرنے کے لئے تعمید دی جاتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کا منہ قطب ستارہ کی طرف کر کے اسے گھٹنوں پانی میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ میں ہرے رنگ کے الماس کی انگوٹھی رکھ دی جاتی ہے۔

(ب) شادی کا عماد: اسے ترمیدہ اور کنزبرا کی موجودگی میں اتوار کے دن انجام دیا جاتا ہے، اس موقعے پر مخصوص لباس پہننا ہوتا ہے اس کے بعد ''فلستا'' نامی کتاب کی کچھ عبارتیں پڑھ کر تین دفعہ پانی میں غوطہ لگانا ہوتا ہے پھر دونوں میاں بیوی ایک نلکی نما پیالے سے پانی پیتے ہیں جو نہر کے پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس نہر کا نام ''ممبوتہ'' ہے پھر انہیں ''بہشہ'' کھلایا جاتا ہے پیشانی پر تل کا تیل لگایا جاتا ہے، دولہا اور دلہن کو علیحدہ علیحدہ لگایا جاتا ہے پھر انہیں سات دن تک چھویا نہیں جاتا ہے کیونکہ اب وہ دونوں ناپاک ہو گئے ہیں سات دنوں کے بعد انہیں نئے سرے سے تعمید دی جاتی ہے، ساتھ ہی ان ہانڈیوں اور برتنوں کو بھی تعمید دی جاتی ہے جن میں ان دونوں نے کھایا پیا ہے۔

(ج) جماعت کی عماد: جو ہر عید (بنجہ) میں کبیسہ سال کے پانچ دنوں میں ہوتا ہے۔ یہ عماد مندائی فرقے کے تمام مردوں عورتوں بچیوں اور بوڑھوں کو شامل ہوتا ہے۔ ان پانچ دنوں میں ہر روز کھانا کھانے سے پہلے پانی میں تین دفعہ غوطہ لگوایا جاتا ہے جس کا

www.besturdubooks.net

مقصد گذشتہ سال صادر ہونے والے گناہوں اور غلطیوں کا کفارہ ادا کرنا ہے، بنجہ کے ایام میں دن اور رات کے کسی بھی وقت میں تعمید دیا جاسکتا ہے، جبکہ دیگر موسموں میں صرف اتوار کو دن کے وقت تعمید دیا جاسکتا ہے۔

(د) عیدوں کے عماد: جس کا طریقہ حسب ذیل ہیں:

☆ بڑی عید: (یعنی نورانی شاہ کی عید) اس عید میں مندائی ۳۶ گھنٹوں تک مسلسل اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں، اس دوران وہ اپنی آنکھوں کو کھلی رکھتے ہیں اس ڈر سے کہ کہیں شیطان وہاں بھی نہ پہنچ جائے، خواب ان کی خوشیوں کو برباد کر دیتا ہے اس بیٹھک کے فوراً بعد وہ پانی میں تیرتے اور غوطہ لگاتے ہیں، عید چار دن کی ہوتی ہے جس میں مینڈھے اور مرغ ذبح کئے جاتے ہیں اس دوران وہ کوئی بھی دنیاوی کام نہیں کرتے ہیں۔

☆ چھوٹی عید: شرعاً یہ ایک دن کی ہوتی ہے لیکن کبھی کبھار ملاقاتوں کی وجہ سے تین دن تک طویل ہو جاتی ہے چھوٹی عید، بڑی عید کے ۱۱۸ دن بعد ہوتی ہے۔

☆ عید بنجہ: اس کا تذکرہ ہو چکا ہے یہ عید پانچ دن کی ہوتی ہے جس سے سال کو کبیسہ بنایا جاتا ہے، بنجہ عید، چھوٹی عید کے چار مہینہ بعد آتی ہے۔

☆ یحییٰ کی عید: یہ ایک مقدس ترین دن ہوتا ہے جو بنجہ عید کے ۶۰ دن بعد آتا ہے، اس دن نبی یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی جنہیں مندائی اپنا نبی مانتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا مقصد آدم علیہ السلام کے دین کو اس کی اصل حالت میں لوٹا دینا تھا کیونکہ گردشِ زمانہ کی وجہ سے وہ اپنی اصل حالت سے منحرف ہو گیا تھا۔

محتضر کی تعمید و تدفین:

- جب صابی کی موت کا وقت قریب آئے تو اس کی روح نکلنے سے پہلے اسے تعمید دینے کے لئے بہتے ہوئے پانی کے پاس لے جانا ضروری ہے۔
- صابیون کے نزدیک جو شخص عماد کے بغیر مر گیا وہ ناپاک ہے لہٰذا اسے چھونا جائز نہیں۔
- عماد کے دوران قطب شمالی کی طرف اس کا منہ کر کے غسل دیا جاتا ہے، پھر اس کو اس کے گھر لے جاتے ہیں اور بستر پر اس طرح بٹھا دیا جاتا ہے کہ قطب ستارہ اس کی مواجہت میں ہوتا ہے یہاں تک اس کی روح نکل جاتی ہے۔

www.besturdubooks.net

- اس کی موت کے تین گھنٹے بعد اس کی تجہیز و تکفین کی جاتی ہے پھر اسے ٹھیک اس جگہ دفن کردیا جاتا ہے جہاں اس کی موت واقع ہوئی ہے کیونکہ ان کے نزدیک اسے ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا بالکل ناجائز ہے۔
- جس کی موت تشدد کے ذریعے یا اچانک واقع ہوئی ہو اسے نہ تو غسل دیا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے، کنزبرا اس کی جانب سے عماد کا فریضہ ادا کرتا ہے۔
- صابی کی تدفین کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے پیٹھ کے بل قبر میں لٹا دیا جاتا ہے اس کے چہرے اور ٹانگوں کو "جدی" کی مواجہت میں کردیا جاتا ہے تاکہ اگر اسے اٹھایا جائے تو ثابت کوکب کی مواجہت میں ہو۔
- مردہ صابی کے منہ میں اس کی قبر کی پہلی کھدائی کی مٹی ڈال دی جاتی ہے۔
- مردہ کے گھروالے نہ روسکتے ہیں نہ نوحہ کرسکتے ہیں اور نہ ہی چیخ و پکار کرسکتے ہیں، یہ دن ان کے یہاں خوشیاں لانے کا دن ہوتا ہے، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اپنی بیوی کو وصیت کے مطابق سوگ کا دن سب سے خوشی کا دن ہوتا ہے۔
- صابون کے نزدیک کوئی بھی شخص ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ جب انسان مرتا ہے تو وہ یا تو جنت میں چلا جائے گا یا مطہر میں، جہاں مختلف مراتب کے مطابق اسے عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے پھر اس کی روح ملاء اعلیٰ میں منتقل ہو جائے گی، کیونکہ روح ابدی اور جسم فانی ہے۔

نہم: دیگر عقائد وافکار۔

- بکارت: کنزبرا کی والدہ یا اس کی بیوی ہر کنواری لڑکی کو تعمید دینے یا اسے اپنے شوہر کے حوالے کرنے سے پہلے اسے چیک کرتی ہے تاکہ اس کے پردۂ بکارت کی سلامتی کا یقین کرسکے۔
- گناہ: اگر کوئی عورت یا لڑکی زنا کے جرم میں ملوث ہوتی ہے تو اسے قتل کرنے کے بجائے ملک بدر کردیا جاتا ہے اس کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے کفارے کے طور پر بہتے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے۔
- طلاق: صابون کے مذہب میں طلاق کا تصور بھی نہیں، البتہ اگر میاں بیوی میں بہت ہی

www.besturdubooks.net

شدید اخلاقی بے راہ روی پائی جائے تو کنز برا کے توسط سے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے۔

- مندائی سال: صابون کا سال ۳۶۰ دن اور ۱۲ مہینوں کا ہوتا ہے، ہر مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ کبیسہ کے پانچ ایام بھی ان میں شامل ہوتے ہیں جن میں عید بنجہ ہوتی ہے۔
- صابی، ہجری تاریخ کے صحیح ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسے استعمال بھی کرتے ہیں، جس کی وجہ ان کا مسلمانوں کے ساتھ اختلاط ہے، نیز اسلئے بھی کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ان کی مقدس کتابوں میں موجود ہے۔
- نصاری کی طرح صابی بھی اتوار کے دن کو مقدس سمجھتے ہیں اس دن وہ بالکل کام کاج نہیں کرتے ہیں۔
- صابی، پیلے اور نیلے رنگ سے بھاگتے ہیں ان کو بالکل ہاتھ نہیں لگاتے ہیں۔
- صابون کے نزدیک غیر شادی شدہ مرد کے لئے کوئی جنت نہیں، نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔
- آئندہ کے حوادث کے متعلق وہ آسمان و نجوم میں تفکر کے ذریعے اور بعض فلکی حسابات کو جوڑ کر معلومات حاصل کرتے ہیں۔
- صابون کے یہاں ہر مذہبی محفل کا ایک خاص لباس ہوتا ہے، اسی طرح ہر مذہبی رُتبے کا بھی ایک مخصوص لباس ہوتا ہے جو اسے دوسرے لوگوں سے نمایاں کر دیتا ہے۔
- اگر کوئی شخص اس حالت میں مر جاتا ہے کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہوتی تو اسے مطہّر سے گذرنا پڑتا ہے تاکہ عالم آخرت میں قیام کرنے کے بعد عالم انوار میں واپس آسکے، پھر اس کی سابقہ جسمانی حالت پر دوبارہ پیدائش ہوتی ہے بایں طور کہ اس کی روح ایک جاندار جسم میں داخل ہو کر پھر شادی کر کے بچے پیدا کرتی ہے۔
- صابی تناسخ کے عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں اور اُسے اپنے عقائد کے بہت سے حصوں پر منطبق کرنے کی ضرورت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
- صابون کے نزدیک مرد کے لئے حسب استطاعت متعدد عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے۔
- صابی دوا پینے سے انکار کرتے ہیں، نیز جلدی پچھنے اور تیل بھی نہیں لگاتے۔
- نوجوان لڑکے لڑکیاں کاہنوں کے پاس جاکر شادی کے لئے مبارک و مناسب دن کے

www.besturdubooks.net

بارے میں پوچھتے ہیں، اسی طرح کاہن علم نجوم کے توسط سے لوگوں کو تجارت وسفر کے مناسب اوقات بھی بتاتے ہیں۔

- صابئون کے یہاں ذبیحے کو صرف اس وقت کھایا جاتا ہے جب اسے گواہوں کی موجودگی میں مذہبی لوگ ذبح کریں، ذبح کرنے والا شخص وضو کرنے کے بعد جانور کو جاری پانی میں تین مرتبہ ڈبوتا ہے پھر جانور پر مذہبی اذکار پڑھ کر ورد کرتا ہے اور پھر اس کا منہ شمال کی طرف کر کے ذبح کردیتا ہے۔ جانور کے خون کا آخری قطرہ گرنے تک انتظار کرتے ہیں۔ صابئون کے یہاں غروب شمس کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے ذبح کرنا حرام ہے حتیٰ کہ عید بنجہ کے دنوں میں بھی مذکورہ اوقات میں ذبح کرنا ناجائز ہے۔
- صابئون کا عقیدہ تو یہ کہتا ہے کہ میراث صرف بڑے بیٹے کی ہوگی لیکن چونکہ وہ مسلمانوں کے پڑوس میں رہتے ہیں لہٰذا انہوں نے مسلمانوں کے قانونِ وراثت کو اپنالیا ہے۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- صابی ان تمام مذاہب وعقائد سے متاثر ہوئے جن سے ان کا اختلاط ہوا۔
- صابئون کے قدیم ومشہور چار فرقے حسب ذیل تھے: روحانیت کے پیروکار، ہیاکل کے پیروکار، اشخاص کے پیروکار، اور الحلولیہ۔
- قرآن مجید میں یہود، نصاریٰ، مجوس اور مشرکین کے ساتھ ان کو بھی ذکر کیا گیا ہے دیکھئے آیات (۶۲ البقرہ۔ ۶۹ المائدہ۔ ۱۷ الحج)۔
- اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ پر قیاس کر کے آیا ان سے جزیہ لیا جائے یا نہ لیا جائے اِس سلسلے میں خاص احکامات ہیں۔
- صابئون میں صرف حرانی صابئہ مشہور تھے جو اب ختم ہوگئے ہیں، موجودہ مندائی صابئون کے عقائد سے حرانی صابئون کے عقائد بعض چیزوں میں مختلف تھے۔
- مذکورہ بالا صابئون میں سے صرف بطائح کے صابئہ فی الحال موجود ہیں جو جنوبی ایران وعراق کی بڑی بڑی نہروں کے کناروں پر پھیلے ہوئے ہیں۔
- یہودیوں، مسیحیوں اور مجوسیوں کے قریب رہنے کی وجہ سے صابی ان سے بھی متاثر

www.besturdubooks.net

ہیں۔

- صابی،، حرانیوں سے بھی متاثر ہیں کیونکہ جب ان کو فلسطین سے نکال دیا گیا تھا تو وہ حرانیوں کے ساتھ رہنے لگے تھے، انہوں نے حرانیوں سے اپنے مذہب میں نجوم وکواکب کی عبادت کو نقل کیا یا کم از کم کواکب کی تعظیم و تقدیس کو۔ اسی طرح وہ صابون کی فلکی و نجومی علوم میں مہارت سے بھی متاثر ہوئے۔
- صابی جدید افلاطونیت سے بھی متاثر ہیں، اس فلسفے کا گڑھ شام تھا، مثلاً مادّی دنیا پر روحانی فیض کا عقیدہ۔
- حضرت ابراہیم خلیل کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے دینی فلسفے سے بھی وہ متاثر ہیں، اس زمانہ میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ نجوم وکواکب لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے کی قوت رکھتے ہیں، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول میں موجود ہے:

"إِنِّيْ لاَ أُحِبُّ الآفِلِيْنَ"

- مذہب سے علیحدہ ہونے والے یونانی فلسفے سے بھی، صابی متاثر ہیں۔ اس فلسفے کے اثرات کو ان کی کتابوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔
- صابون کے پاس قدیم بت پرستانہ عقائد کا بھی ایک وافر حصہ موجود ہے جو کسی نہ کسی صورت میں نجوم وکواکب کی تعظیم میں ظاہر ہو جاتا ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- فی الحال مندائی صابی نہر دجلہ و فرات کی نچلی پٹی پر پھیلے ہوئے ہیں، الاھوار اور شط العرب میں بھی رہتے ہیں، وہ العمارہ، الناصریۃ، بصرہ، قلعہ صالح، الحلفایۃ، الزکیۃ، سوق الشیوخ اور القرنۃ میں بکثرت پائے جاتے ہیں، مذکورہ بالا مقامات دجلہ کو فرات سے ملاتے ہیں، صابی کئی الویۃ میں منقسم ہیں جیسے لواء بغداد، لواء الحلۃ، لواء الدیوانیۃ، لواء الکوت، لواء کرکوک اور لواء الموصل وغیرہ۔ اسی طرح صابون کی اچھی خاصی تعداد ناصریۃ المنتق، الشرش، نہر صالح، الجبایش اور السلیمانیہ میں موجود ہے۔
- صابی ایران میں بھی پھیلے ہوئے ہیں خصوصاً نہر الکارون اور الدرز کی پٹی پر، وہ اکثر ایران کے ساحلی شہروں میں رہتے ہیں مثلاً: محمرہ، ناصریہ، اہواز، ششتر اور ذربول وغیرہ۔

www.besturdubooks.net

- عراق میں ان کی عبادت گاہیں تباہ ہو گئی ہیں۔ قلعہ صالح میں دو عبادت گاہوں کے علاوہ ان کی کوئی عبادت گاہ باقی نہیں رہی، البتہ بغداد ریفائنری کے نزدیک انہوں نے ایک مندائی عبادت گاہ تعمیر کی، اس عبادت گاہ کو روزگار کی تلاش میں بغداد منتقل ہونے والے کثیر تعداد صابون کے لئے بنایا گیا ہے۔
- صابون کی اکثریت چاندی کے سانچوں سے زیورات، برتنوں اور گھڑیوں کی تزئین کا کام کرتی ہے، ممکن ہے کہ یہ فن انہی میں منحصر ہو کر رہ جائے، کیونکہ وہ اس فن کے رموز کو اپنے درمیان محدود رکھنے کی سعی کرتے ہیں، اسی طرح وہ لکڑی کے بٹوں کی تیاری، لوہار کا کام اور خنجر سازی کے فن میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔
- سانچے بنانے کے فن میں مہارت کی بنا پر وہ بیروت، دمشق اور اسکندریہ میں روزگار کی تلاش میں جاتے ہیں، بعض صابی اٹلی فرانس اور امریکہ بھی پہنچ گئے ہیں۔
- صابون کی کوئی سیاسی امنگ نہیں ہے، وہ اپنے اور دوسرے مذہبوں کے مابین متشابہ نکات کے توسط سے دوسرے مذہب کے لوگوں کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ الصابئۃ المندائیون : اللیدی داءوور۔ مطبعۃ الارشاد بغداد۔۱۹۶۹ء۔

۲۔ مندائی أو الصابئۃ الاقدمون : عبدالحمید عبادہ۔ طبع بغداد ۱۹۲۷ء۔

۳۔ الصابئۃ فی حاضرھم وماضیھم : عبدالرزاق الحسنی، طبع لبنان ۱۹۷۰ء۔

۴۔ الکنز اربا : یہ صابون کی بہت بڑی کتاب ہے، اس کتاب کا ایک نسخہ عراقی میوزیم کے خزینہ میں موجود ہے۔

۵۔ الفہرست : ابن الندیم۔ طبع قاہرہ ۱۳۴۸ھ۔

۶۔ المختصر فی اخبار البشر : تالیف أبو الغداء۔ طبع قاہرہ ۱۳۲۵ھ۔

۷۔ الملل والنحل : شہرستانی۔ طبع لبنان ۱۹۷۵ء۔

۸۔ معجم البلدان : یاقوت حموی۔ طبع قاہرہ ۱۹۰۶ء۔

۹۔ أنستاس الکرملی کا مقالہ : مجلّہ المشرق۔ بیروت ۱۹۰۱ء۔

۱۰۔ زویمر کا مقالہ : مجلّہ المقتطف۔ قاہرہ۔ ۱۸۹۷ء۔

www.besturdubooks.net

۱۱۔ ابراھیم الیازجی کا مقالہ : مجلۃ البیان۔ قاھرہ۔ ۱۸۹۷ء۔
۱۲۔ اعتقاد فرق المسلمین والمشرکین : فخر الدین الرازی۔ قاھرہ۔ ۱۳۵۶ھ۔
۱۳۔ ابراھیم ابوالانبیاء : عباس محمود العقاد۔ دار الکتب العربی۔ بیروت۔ لبنان صفحہ ۱۳۹ سے ۱۴۸ تک۔ طبع ۱۹۶۷ء۔ ۱۳۸۶ھ۔

دیگر زبانوں میں حسب ذیل کتب دیکھئے:

1 : HAND BOOK OF CLASSICAL AND MODERN MANDAIE, BERLINE 1965.

2 : MENDEAN BILAGRAPHY OXFORD UNIVERSITY PRESS, 1933.

3 : DIE MANDAER : IHRE RELIGION UND IHRE GESCHICHTE MULLER : AMSTERDAM 1916.

4 : FRANKFORT DR. HENRI ARCHEOLOGY AND THE SUMERIAN PROBLEM, CHICAGO STUDIES IN ANCIANT ORIENTIAL CIVILIZATION NO 4 (UNIVERSITY OF CHICAGO PRESS 1932).

5 : J.B. TAVERNIER, LES SIX VOYAJES - PARIS 1713.

6 : M.N.SLOFFI, ETUDES SUR LA RELIGION DES SOUBBAS PARIS 1880.

7 : E.S. PROWER, THE MENDAEANS OF IRAQ AND IRAN-LONDON 1937.

8 : H. POGNON. INSCRIPTIONS MANDAITES DES, COUPES DE KHAUBEIR PARIS 1898.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۴)

صہیونیت
(ZIONISM)

تعارف:

صہیونیت ایک انتہاپسند اور نسل پرست سیاسی تحریک ہے، جس کا مقصد فلسطین میں یہودیوں کی ایک ایسی حکومت قائم کرنا ہے جہاں سے وہ پوری دنیا پر اپنا تسلط جما سکیں، صہیونیت کا لفظ بیت المقدس کے ایک پہاڑ ''جبل صہیون'' سے مشتق ہے، صہیونیوں کی خواہش یہ ہے کہ وہ بیت المقدس میں ہیکلِ سلیمان تعمیر کریں وہاں اپنی حکومت بنائیں جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہو۔ دراصل صہیونی تحریک ھنگری کے ایک یہودی ''ہرتزل'' کی شخصیت سے مربوط ہے جسے صہیونی افکار کا پہلا داعی تصور کیا جاتا ہے اور جس کے نظریات کی اساس پر دنیا بھر میں صہیونی تحریک قائم ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیت:

عالمی صہیونیت کی تاریخی، فکری اور سیاسی جڑیں بڑی طویل ہیں، جن کا سراغ لگانے کے لئے حسب ذیل ادوار پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے:

۱۔ تحریک مکابیین: جو بابل کی قید (۵۸۶۔۵۳۸) قبل المیلاد سے واپسی کے فوراً بعد وجود میں آئی تھی، اس تحریک کا اولین ہدف صہیون واپس آکر ہیکل سلیمان تعمیر کرنا قرار پایا تھا۔

۲۔ بارکوخبا تحریک: (۱۱۸۔۱۳۸ء) بارکوخبا (یہودی) نے یہودیوں کے دلوں میں شجاعت بھڑکائی اور انہیں فلسطین میں جمع ہوکر یہودی مملکت بنانے پر اکسایا۔

۳۔ موزس الکریتی تحریک: یہ تحریک بارکوخبا تحریک کے مشابہ تھی۔

www.besturdubooks.net

۴۔ یہودیوں پر مظالم اور ان کے متفرق ہو جانے کی وجہ سے ان کی سرگرمیوں میں جمود کا دور۔ اس زمانے میں بھی یہودیوں کے دلوں میں قومی شعور متشددانہ حالت میں موجود تھا اس پر کبھی فتور نہیں آیا۔

۵۔ ڈیوڈ روبین اور ان کے شاگرد سولومون مولوخ کی تحریک: (۱۵۰۱ء۔ ۱۵۳۲ء) ان دونوں اشخاص نے فلسطین میں اسرائیلی مملکت کی بنیاد رکھنے کے لئے یہودیوں کو فلسطین واپس آنے پر اکسایا۔

۶۔ منشہ بن اسرائیل کی تحریک: (۱۶۰۴۔ ۱۶۵۷ء) یہ پہلا مرحلہ تھا کہ اس نے صہیونی منصوبوں کا رخ متعین کیا اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے برطانیہ کو استعمال کرنے کی اساس پر صہیونی تحریک کو مرکوز کیا۔

۷۔ شبتائی زفی کی تحریک: (۱۶۳۶۔ ۱۶۷۶ء) اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ یہودیوں کو نجات دلانے والا مسیح ہے، چنانچہ (اسکے زمانے میں) یہودیوں نے فلسطین واپس آنے کی تیاریاں بھی شروع کر دی تھی، لیکن ان کے نجات دہندہ کا انتقال ہو گیا۔

۸۔ مالدار لوگوں کی تحریک: جس کی قیادت روتشلید اور موسیٰ مونتفیوری کر رہے تھے، اس تحریک کا مقصد زمین کا مالک بننے کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر فلسطین میں یہودی نو آبادیاں قائم کرنا اور پھر یہودیوں کی حکومت بنانا تھا۔

۹۔ نو آبادیاتی نظری تحریک: اس تحریک نے انیسویں صدی کے آغاز میں فلسطین میں ایک یہودی مملکت وجود میں لانے کی دعوت دی۔

۱۰۔ تشدد پسند یہودی تحریک: جسے روس میں یہودیوں کے قتل عام کے بعد ۱۸۸۲ء میں قائم کیا گیا تھا، اس دوران جرمنی کے ہیکلر نے ''انبیاء کرام کے فرمان کے مطابق یہودیوں کو فلسطین میں واپس بھیجنا'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔

۱۱۔ جدید صہیونیت: یہ تحریک ہنگری کے ایک یہودی صحافی ''تیودور ہرتزل'' (۱۸۶۰۔ ۱۹۰۴ء) کی طرف منسوب ہے، اس تحریک کا واضح واساسی ہدف یہ تھا کہ دنیا پر حکمرانی کرنے کے لئے یہودیوں کی قیادت کریں، اس حکمرانی کی ابتدا فلسطین میں یہودیوں کے لئے ایک مملکت وجود میں لانے سے ہوگی، ہرتزل نے خاص اس مقصد کے لئے عثمانی سلطان عبدالحمید سے دو دفعہ ملاقات کی، مگر وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہا،

www.besturdubooks.net

جسکے بعد ''عالمی یہودیت'' نے سلطان عبدالحمید کو اپنے منصب سے معزول کرنے کے بعد اسلامی خلافت ہی کو کالعدم کرنے کی جدوجہد شروع کردی۔

چنانچہ ۱۸۹۷ء میں ہرتزل نے پہلی عالمی صہیونی کانفرنس منعقد کی، جس میں وہ دنیا بھر کے یہودیوں کو اپنے گرد جمع کرنے میں کامیاب ہوا، اس طرح ہرتزل کو یہودیوں کے زیرک ترین لوگوں کو اکٹھے کرنے میں کامیابی نصیب ہوئی، آگے چل کر انہی لوگوں نے دنیا کی تاریخ کی خطرناک ترین قراردادیں صادر کیں جنہیں ''بروتوکولات حکما صہیون'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، مذکورہ قراردادیں یہودیوں کی تحریف شدہ مقدس کتابوں سے مستمد تھیں، اس وقت سے یہودیوں نے اپنی تنظیموں کو مضبوط کرنا شروع کردیا تھا نیز بڑی دقت، زیرکی اور خفیہ طریقوں سے سرگرم ہونا شروع کردیا تھا، تاکہ انہیں اپنے تباہ کن اہداف حاصل ہو جائیں۔ ان یہودی سرگرمیوں کے نتائج ہمارے اس زمانہ میں کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

عقائد وافکار:

- ''صہیونیت'' اپنے عقائد وافکار کو یہودیوں کی تحریف شدہ مقدس کتابوں سے اخذ کرتی ہے، اس سلسلہ میں صہیونیت نے اپنی کتاب ''بروتوکولات حکما صہیون'' میں اپنے نظریات پر روشنی ڈالی ہے۔
- صہیونیت دنیا بھر کے یہودیوں کو اسرائیلی قومیت کی اساس پر اپنار کن تصور کرتی ہے۔
- صہیونیت کا مقصد پوری دنیا پر یہودیوں کا تسلط قائم کرنا ہے، بقول یہودیوں کے ان کے خدا ''یہوہ'' نے ان سے اس بات کا وعدہ کیا ہے۔
- اس حکومت کی ابتدا ''ارضِ میعاد'' پر یہودی حکومت کے قیام سے ہو کر نہر نیل وفرات تک پھیل جائے گی۔
- یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ یہودی ہی انسانوں کی بہترین نسل ہیں، لہٰذا اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں پر حکومت کریں، کیونکہ دیگر تمام اقوام ان کے خدّام ہیں۔
- یہودیوں کے خیال میں خوف وتشدد کے ذریعے حکومت کرنا ہی حکمرانی کرنے کا سیدھا سادھا طریقہ ہے۔

www.besturdubooks.net

- جمہور پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے وہ سیاسی آزادی کو مسخر کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "ہمارے لئے صرف یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم وہ کھانا ان کو کس انداز میں پیش کریں کہ وہ ہمارے جال میں پھنس جائیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب مذہب کی حکومت ہوا کرتی تھی، آج صرف "زر" کی حکومت ہے، ہمیں کسی بھی طریقے سے اسے اپنے قبضے میں لینا چاہئے تا کہ ہم دنیا پر آسانی کے ساتھ مسلط ہو جائیں۔
- یہودیوں کے خیال میں سیاست اخلاق کی ضد ہے، لہٰذا سیاست میں مکر وریاکاری کا ہونا ضروری ہے، جبکہ فضائل وسچائی کو سیاسی عرف میں رذائل سمجھا جاتا ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں بلاتردد اس وقت تک رشوت دھوکہ اور خیانت کو استعمال کرنا چاہئے، جب تک یہ ہمارے مقاصد پورے کرتے رہیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ خوف وہراس پھیلانے کے لئے کام کرنا ضروری ہے جو ہمارے لئے اندھی اطاعت کا ضامن ہے، ہمارے متعلق لوگوں میں اتنی بات مشہور ہو جانا کافی ہے کہ ہم بڑے سخت ہیں تا کہ تمام نافرمانیاں وسرکشیاں خود بخود پگھل جائیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم آزادی، مساوات اور اخوت کی دعوت دیتے ہیں تا کہ لوگ ان کے دھوکے میں آکر ان کی تائید کریں اور اُس شے کے پیچھے چلتے رہیں جو ہم ان کے لئے چاہتے ہیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ مال کی بنیاد پر ارستقراطیت کو تقویت دینا چاہئے جو صرف ہمارے ہاتھوں میں ہے نیز اس علم کے ذریعے بھی۔ ارستقراطیت کو تقویت پہنچانا چاہئے جس کے ساتھ صرف ہمارے علما مختص ہیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم لیڈروں کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کی جدوجہد کریں گے ان کو ہم خود متعین کریں گے، ہم ایسے لوگوں کو لیڈری کے لئے منتخب کریں گے جن کے اخلاق انتہائی گھٹیا، جنکے پاس معلومات انتہائی کم اور لیڈری کی محبت انتہائی زیادہ ہو گی۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم صحافت پر کنٹرول حاصل کر لیں گے جو ایسی فعال قوت ہے کہ ہم جس طرف چاہیں وہ دنیا کو اس طرف پھیر سکتی ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم عوام اور حکمرانوں کے درمیان خلیج وسیع کر دیں گے تا کہ حاکم

www.besturdubooks.net

اس اندھے کے مانند ہو جائے جس نے اپنی لاٹھی گم کردی ہو اور اپنی کرسی بچانے کے لئے ہمارے در پر آیا ہو۔

- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں ہر دو طاقتوں کے مابین جنگ وحسد کی آگ بھڑکانی چاہئے تاکہ وہ آپس میں لڑتی رہیں، حکومت کو ایک مقدس مقصد بنادینا چاہئے تاکہ ہر ایک قوت اس تک رسائی حاصل کرنے کے لئے جنگ کرے۔ اسی طرح حکومتوں کے درمیان بھی جنگ کی آگ بھڑکانی چاہئے بلکہ ہر ہر ملک کے اندر لڑائی کی آگ بھڑکانی چاہئے تاکہ ان کی قوتیں ختم ہو کر ان کی حکومت گر جائے، جس کے فوراً بعد ہماری عالمی حکومت قائم ہو جائے گی۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم خود کو محرّر و نجات دہندہ کے طور پر ظاہر کر کے فقیر و مظلوم قوموں پر ہونے والے مظالم کو لوگوں کے سامنے پیش کریں گے، ہم انہیں بلائیں گے کہ وہ ہماری بدانتظام اشتراکی کمیونسٹ وماسونی فوج کی صف میں شامل ہو جائیں، بھوک کی بنیاد پر ہم جمہور پر حکومت کریں گے، اپنی راہ کی تمام رکاوٹوں کو ہٹانے کے لئے ہم جمہور کو استعمال کریں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں اقتصادی بحران پیدا کرنا چاہئے تاکہ اس ''زر'' کے لئے سب لوگ ہمارے آگے جھک جائیں جو ہمارے قبضے میں ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ خفیہ وسائل کی بدولت فی الحال ہم بہترین پوزیشن میں ہیں کیونکہ اگر کوئی ملک ہمارے اوپر حملہ کرتا ہے تو ایک دوسرا ملک ہمارے دفاع کے لئے اٹھ کھڑا ہو جاتا ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ لفظ ''آزادی'' عوام کو خدا سے لڑنے اور خدائی سنت کا مقابلہ کرنے پر مجبور کرے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ یہ اور اس طرح کی دیگر اشیا کو لوگوں میں عام کردیں تاکہ حکومت ہمارے ہاتھوں میں آجائے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہماری ایک خاموش پر اسرار قوت ہے کوئی اسے تباہ نہیں کر سکتا، اسکے اراکین ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہی طاقت اُمّیوں کے حکمرانوں کو ہماری مرضی کے تابع بنانے کی ضامن ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ لوگوں کے دلوں سے ایمان کی حکومت کو ختم کر کے لوگوں کی

www.besturdubooks.net

عقل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے نظریہ کو نکال باہر کرنا چاہئے اور اسکی جگہ ریاضی مادّی قوانین کو لینی چاہئے، کیونکہ لوگ ایمانی حکومت کے زیر سایہ بڑی آرام وراحت کی زندگی گذارتے ہیں۔ لوگوں کو مختلف وسائل میں الجھا کر مراجعت کرنے کی فرصت نہ دینا چاہئے، تاکہ انہیں اس بین الاقوامی جنگ میں اپنے دشمن کا پتہ بھی نہ چل سکے۔

- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں ان تمام وسائل کو استعمال کرنا چاہئے جن کے ذریعے ہم امیوں کے اموال سے اپنی تجوریاں بھر سکیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم ایسے معاشرے قائم کریں گے جو اخلاقی شعور اور انسانیت سے عاری ہوں گے، دین کے خلاف سخت عداوت رکھیں گے، ان کی واحد خواہش مادی لذتیں حاصل کرنا ہوگی، اس حالت میں وہ کسی قسم کی مزاحمت کرنے سے قاصر ہوں گے نتیجتاً وہ ذلیل ہو کر ہماری خدمت میں حاضر ہوں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم طاقت کے تمام مہروں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے، روزگار کے تمام مواقع ہمارے قبضے میں ہوں گے، سیاست ہمارے ماتحتوں کے ہاتھوں میں ہو گی، ان کے خلاف ہونے والی ہر مخالفت کو ہم طاقت کے ذریعے کچل دیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم نے ہر جگہ پر تفرقے کا بیج بو دیا ہے، ان کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے، ہم نے امیوں کے مادی مفادات اور قومی مفادات کے درمیان منافرت پیدا کردی ہے، ہم نے امیوں کے معاشروں میں مذہبی ونسلی نعرے بھڑکا دیئے ہیں، جنہیں بھڑکانے کے لئے ہم ۲۰ سالوں سے مسلسل جدوجہد کررہے تھے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اوپر حملہ کرنے کے لئے کسی بھی حکومت کو دوسری حکومت سے مدد نہیں ملے گی، کوئی بھی حکومت ہماری موافقت کے بغیر کسی بھی قرارداد کو پاس نہیں کرے گی چاہے وہ قرارداد کتنی ہی موہوم کیوں نہ ہو، کیونکہ حکومتوں کو سرگرم کرنے والا آلہ ہمارے کنٹرول میں ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا پر حکومت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، ہمیں ایسی خصوصیات وامتیازات سے نوازا ہے جو امیوں کے پاس نہیں ہیں، اگر امیوں میں عظیم لوگ ہوتے تو وہ ہمارا مقابلہ کرتے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مسلسل مہربانیوں کو ختم

www.besturdubooks.net

کرنے کے بجائے ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور دوسروں کے نظریات کو ختم کرنے کے بجائے ان پر کنٹرول حاصل کر کے ہمارے مفادات کے مطابق ان کی تشریح کرنی چاہئے۔

- یہودیوں کا کہنا ہے کہ رائے عامہ کو فکر سلیم کی قوت سے محروم کرنے کے لئے ہم اُسی کو بڑی اہمیت دیں گے، ہم رائے عامہ کو اس طرح مشغول کر دیں گے کہ وہ ہماری ہر اشاعت کو حقیقت ثابتہ تصور کرنے لگے گی۔ رائے عامہ کو ہم اس طرح بنادیں گے کہ وہ ممکن العمل وعدوں اور غیر ممکن العمل وعدوں کے مابین تمیز نہیں کر سکے گی، لہٰذا ہمیں شیریں بیاں مقررین اور عوام کو سبز باغ دکھانے والوں پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دینی چاہئیں۔ ہمیں یہ نظریہ لوگوں میں عام کر دینا چاہئے کہ سیاست عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے، ان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ سیاست کو سیاستدانوں کے لئے چھوڑ دیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم تناقضات کو لوگوں میں پھیلا دیں گے لوگوں کی شہوتوں کو خوب بھڑکائیں گے اور ان پر ہم مسلسل مہربانیاں کر دیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم "ادارہ حکومت اعلیٰ" قائم کریں گے، جس کے لمبے لمبے ہاتھ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں گے، تمام حکمران اسکی تابعداری کریں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں تجارت وصناعت پر قبضہ کر لینا چاہئے، لوگوں کو اصول ومبادی سے عاری کر کے عیاشی اور فضول خرچی کی عادت ڈلوانی چاہئے۔ ہمیں اشیا کی قیمتوں کو بڑھانے، قرضوں کو آسان بنانے اور سود کی شرح دوگنی کرنی چاہئے، تب ہی اممی ہمارے آگے جھکیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے مافی الضمیر کی مخالفت کرتے ہوئے عام محفلوں میں ظلم کو کو برا منانا چاہئے، مختلف آزادیوں کی دعوت دینی چاہئے اور سرکشی کی مذمت کرنی چاہئے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ سوائے چند بے وقعت صحافتوں کے تمام صحافتیں (اخبارات وغیرہ) ہمارے زیر کنٹرول ہیں، ہم پروپیگنڈہ کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے ان کو استعمال کرتے ہیں، امیوں کو ہم ان کی منافع بخش اشیا سے غافل کر کے اس طرح کر دیں گے وہ شہوت ولذت کے پیچھے دوڑیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ کوئی بھی حکمران ہماری نافرمانی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ سرکشی کا انجام موت یا قید ہوتا ہے، لہٰذا وہ ہمارے بڑے مطیع اور ہمارے مفادات کا زیادہ

www.besturdubooks.net

خیال رکھنے والے ہوں گے۔

- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ وقت سے پہلے ہمارے منصوبوں کا انکشاف نہ ہو جائے اور ہم امیوں کی طاقت کو وقت سے پہلے تباہ نہیں کریں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ انتخابات اور مطلق اغلبیت کا نظام ہم نے وضع کیا ہے، تاکہ ہر وہ شخص حکومت تک پہنچ سکے جسے ہم چاہتے ہیں، جبکہ انتخابات سے پہلے ہم رائے عامہ کو ان کے حق میں سازگار بنادیتے ہیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم خاندانی روابط کو توڑ دیں گے، ہر شخص کے اندر "ذاتیت" کی روح پھونک دیں گے تاکہ وہ سرکش ہو جائے، اسی طرح ہم اہم مہارات کے حامل افراد کو اعلیٰ عہدوں تک پہنچنے نہیں دیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ حکومت تک ہم صرف ان لوگوں کو پہنچنے دیں گے جنکے نامۂ اعمال سیاہ و غیر منکشف ہوں گے، رسوائی و تشہیر کے ڈر سے یہ لوگ ہمارے احکامات کی تعمیل کریں گے، چنانچہ ہم انہیں لیڈر، عظیم اور بہادر جیسے القاب سے نوازیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں مناسب لگے تو ہم انقلاب اور تختہ الٹنے کا ہتھکنڈہ بھی استعمال کریں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے خفیہ قوتیں تیار کر رکھی ہیں، امی جانور ان کے اسرار سے ناواقف ہوتے ہیں اور ان پر اعتماد کر کے خود کو ان کی محافل سے منسوب کرتے ہیں، چنانچہ ہم نے ان پر غالب آکر ان کو اپنی خدمات کے لئے مسخر کر لیا ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ "اللہ کی پسندیدہ قوم" (یعنی یہودی) کی تفریق بھی ایک نعمت ہے یہ ہماری کمزوری نہیں ہے اسی نے تو ہمیں پوری دنیا کی قیادت کا اہل بنایا ہے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ تمام نشریاتی ادارے عنقریب ہماری تحویل میں آجائیں گے، فکر انسانی سے تعبیر کرنے والی تمام کتابیں ہماری سلطنت کے قبضے میں ہوں گی، ہماری مخالفت کرنے والے کسی بھی ادارے کو ہم قانون کا ہتھکنڈہ استعمال کر کے بند کر دیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ عنقریب مختلف اصول واطوار کے اخبارات وجرائد وجود میں آجائیں گے جو کہ سب کے سب ہمارے مفادات کی خدمت کریں گے۔

www.besturdubooks.net

- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہمیں دیگر اقوام کو مختلف قسم کے کھیل کود، جنس پرستی، منشیات، عام محافل اور فنون عامہ میں مشغول کر دینا چاہئے تاکہ یہ چیزیں ان کو ہماری مخالفت کرنے سے غافل کر دیں یا ہمارے منصوبوں کے آڑے آنے سے باز رکھیں۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم ہر اجتماعی چیز کو ختم کر دیں گے، یونیورسٹیوں کو تبدیل کرنے کا مرحلہ شروع کریں گے، پھر اپنے خاص منصوبوں کی روشنی میں نئے سرے سے ان یونیورسٹیوں کی بنیاد رکھیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہماری راہ کی رکاوٹ بننے والے کے ساتھ ہم نہایت سختی و بے رحمی سے پیش آئیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم بکثرت ماسونی محافل منعقد کریں گے اور ہمارے دائرہ تسلط کو وسعت دینے کے لئے ہم ان کو ہر جگہ پھیلا دیں گے۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ جب ہمارے قبضے میں حکومت آجائیگی تو ہمارے دین کے علاوہ روئے زمین پر کسی بھی دین کے وجود کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

فکر و عقیدہ کی جڑیں:

- تورات کی طرح صہیونیت بھی قدیم مذہب ہے اس نے اول یوم سے یہودیوں کے دلوں میں روحِ قومیت کو قوت بخشی ہے، ہرتزل تحریک تو صرف قدیم صہیونیت کی تجدید و تنظیم ہے۔
- صہیونیت کی بنیادوں واصولوں کا دارومدار تحریف شدہ تورات اور تلمود کی تعلیمات پر ہے، لیکن ادھر بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ صہیونی لیڈروں کی ایک خاص تعداد ملحد بھی ہے، سیاسی واقتصادی [illegible] کے حصول کے لئے یہودیت ان کے نزدیک صرف ایک نقاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- صہیونیت دراصل عالمی یہودی سیاست کا دروازہ ہے، یہودیوں کے اپنے بیان کے مطابق (صہیونیت ہندوؤں کے خدا وشنو کی طرح ہے جس کے سو ہاتھ ہیں)، چنانچہ دنیا

www.besturdubooks.net

کے اکثر حکومتی اداروں پر صہیونیت کا اثر ہے یہ ادارے صہیونی مفادات کے لئے کام کرتے ہیں۔

- در حقیقت صہیونیت ہی اسرائیل کی قیادت و منصوبہ بندی کرتی ہے۔
- ماسونیت صہیونی تعلیمات و توجیہات کی روشنی میں حرکت کرتی ہے اور دنیا بھر کے لیڈر و مفکرین اسکی تابعداری کرتے ہیں۔
- یورپ اور امریکہ کے مختلف شعبوں میں سینکڑوں صہیونی تنظیمیں کام کر رہی ہیں، جو ظاہراً ایک دوسرے کی متعارض کے حقیقتاً سب کی سب عالمی یہودی مفادات کی خدمت کرتی ہیں۔
- کچھ لوگ صہیونی قوت کے سلسلے میں مبالغے سے کام لیتے ہیں اور کچھ لوگ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتے، جبکہ یہ دونوں نظریئے غلط ہیں، علاوہ ازیں حقیقت واقعہ کے استقرا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اس وقت استثنائی علو کے دور میں ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ جذور البلاء : عبداللہ التل۔
۲۔ المخططات التلمودیۃ الصہیونیۃ الیہودیۃ فی غزو العالم الاسلامی۔
۳۔ بروتوکولات صہیون : ترجمہ أحمد عبدالغفور العطار۔
۴۔ القوی الخفیۃ : ل۔ فرای۔
۵۔ مؤامرۃ الصہیونیۃ علی العالم : احمد عبدالغفور العطار۔
۶۔ الصہیونیۃ وربیبتہا اسرائیل : عمر رشدی۔
۷۔ الصہیونیۃ العالمیۃ : عباس محمود العقاد۔
۸۔ الیہودی العالمی : ہنری فورڈ۔
۹۔ ھذہ ھی الصہیونیۃ : اسرائیل کوہین۔
۱۰۔ اسرائیل الزائفۃ : فرید عبداللہ جورجی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۵)

تصوّف

(SUFISM)

تعارف:

تصوّف ایک مذہبی تحریک ہے جو عالم اسلام میں کثرتِ فتوحات اور معاشی خوشحالی کے نتیجے میں لوگوں کے عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی مخالفت کے طور پر اس وقت ظاہر ہوئی تھی جب بعض لوگوں نے ترکِ دنیا کو اختیار کیا تھا، اس نے ترقی کر کے اب ایک خاص شکل اختیار کر لی ہے جو "صوفیت" کے نام سے معروف ہے، صوفیت میں استدلال و تقلید کے بجائے کشف و مشاہدہ کے ذریعے معرفت الٰہی کے حصول کے لئے تربیت و ترقیٔ نفس پر زور دیا جاتا ہے، لیکن بعد میں یہ اپنے اس طریقے سے منحرف ہو کر ہندوستانی، فارسی اور مختلف یونانی فلسفوں میں متداخل ہو گئی۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- ابن الجوزی البغدادی: (وفات ۵۹۷ھ) کا خیال یہ ہے کہ صوفیت ایک شخص کی طرف منسوب ہے جسے صوفہ کہا جاتا تھا۔ اس کا اصل نام "الغوث بن مر" تھا، اس کا ظہور زمانۂ جاہلیت میں ہوا تھا۔
- زمانۂ قدیم میں "البیرونی" اور زمانۂ حاضر میں "فون ھامر" کی رائے یہ ہے کہ صوفیت یونانی لفظ (سوفیا) سے مشتق ہے، جس کے معنی "حکمت" ہیں۔ مذکورہ تحقیق سے ان حضرات کے موقف کو تقویت حاصل ہوتی ہے جن کا کہنا ہے کہ اسلامی تصوف افلاطونی فلسفے کی پیداوار ہے۔
- اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صوفیت (صوف) سے ماخوذ ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی

www.besturdubooks.net

جاتی ہے کہ وہ لوگ صوف پہننے میں مشہور تھے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ صوفیت (صُفّہ) سے ماخوذ ہے یعنی مسجد نبویؐ کا چبوترہ۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ "صفا" سے ماخوذ ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ صف اول سے ماخوذ ہے۔

- ابو سعید الخزاز کہتے ہیں کہ "صوفی وہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے نور سے صاف کر دیا ہو اور جو ذکر الٰہی سے عین لذت میں داخل ہو جاتا ہو۔" بغداد میں جب صوفیوں پر مشکلات کا دور آیا تو ابو سعید الخزاز مصر کی طرف فرار ہو گئے تھے۔"
- ابو محمد الجریری (وفات ۳۱۱ھ) کہتے ہیں کہ "تصوف ہر بلند اخلاق میں داخل ہونے اور ہر خسیس اخلاق سے خارج ہونے کا نام ہے۔"
- ابو بکر الکتانی (وفات ۳۲۲ھ) کہتے ہیں کہ "تصوف اخلاق کا نام ہے لہٰذا جو چیز تمہارے اخلاق میں اضافہ کرے گی وہ شے تمہاری صفائی میں اضافہ کرے گی" نیز کہتے ہیں کہ "تصوف صفائی و مشاہدہ کا نام ہے۔"
- جعفر الخلدی (وفات ۳۴۸ھ) کہتے ہیں کہ: "تصوف نفس کو عبودیت میں ڈال دینے، بشریت سے خروج کرنے اور کلی طور پر حق کو دیکھنے کا نام ہے۔"
- شبلی کہتے ہیں کہ "تصوف کی ابتدا اللہ کی معرفت اور تصوف کی انتہا اللہ کی توحید ہے۔"
- بشر بن الحارث کہتے ہیں کہ "جس کا دل اللہ کے واسطے صاف ہو جائے وہ صوفی ہے۔"
- القشیری (صاحب الرسالۃ القشیریہ) کہتے ہیں کہ "شبہات کو چھوڑ دینے کا نام ورع ہے۔"
- صوفیوں کی مشہور شخصیات میں رابعہ العدویہ بھی ہیں جن کی وفات ۱۳۵ھ یا ۱۸۰ھ یا ۱۸۵ھ میں ہوئی تھی، انہوں نے زہد و محبت کو یکجا کر کے اس کا نام عشق الٰہی رکھا، انہوں نے صوفی ادبی خزینے میں بہت سی چیزوں کا اضافہ کیا ہے۔
- ابراہیم بن ادہم: (وفات ۱۶۱ھ) بھی صوفیوں میں سے تھے، جنہوں نے تخت و تاج کو چھوڑ کر زہد و تصوف کو اختیار کر لیا تھا۔
- سفیان الثوری: (۹۷-۱۶۱ھ) بھی زاہد علما میں سے تھے، وہ کہتے تھے کہ "زہد کے معنی دنیا میں اپنی امیدیں کم کرنا ہے نہ کہ عبا پہننا اور سخت کھانا کھانا ہے۔"
- ذوالنون مصری: (وفات ۲۴۵ھ) کا تعلق بھی مکتبہ زہد سے تھا، جن کا شجرہ نسب قبطی یا

www.besturdubooks.net

نوبی سے ملتا ہے، یہ پہلا شخص تھا جس نے تصوف میں ظہورِ معرفت کا راستہ ہموار کیا تھا، چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ "میں نے اپنے رب کو خود اپنے رب سے پہنچانا ہے اور اگر میرا رب نہ ہوتا میں اپنے رب کو نہ پہچانتا۔"

- ابو القاسم الجنید: (وفات ۲۹۷ھ)، اصلاً نہاوند کے تھے، ان کی ولادت و پرورش عراق میں ہوئی، وہ حارث المحاسبی کے شاگرد تھے، ان کا کہنا ہے کہ "تصوف یہ ہے کہ حق تجھ کو تیری ذات سے مار دے اور پھر تجھے تیری ذات کے ذریعے پیدا کرے۔" جب ان سے ایک ایسی جماعت کے بارے میں سوال کیا گیا جو نیکی و تقرب الی اللہ کے سلسلے میں ترکِ حرکات کے درجے پر پہنچی ہوئی تھی تو انہوں نے کہا: "...... یہ ایک ایسی جماعت ہے جس نے اعمال کو ساقط کرنے کی کوشش کی ہے، جو میرے نزدیک بہت ہی بڑے گناہ کی بات ہے، چور اور زانی میرے نزدیک اس قول کے قائل سے بہت بہتر ہیں۔"
- ابو یزید البسطامی: (وفات ۲۳۴ھ یا ۲۶۱ھ) جنکے دادا "مجوسی" اور والد "زردشتی" تھے، ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ وہ ایک مشہور زاہد سے ملاقات کی غرض سے نکلے، انہوں نے اس مشہور زاہد کو دیکھا کہ وہ قبلے کی طرف تھوک رہے ہیں تو وہیں سے واپس لوٹ گئے، ان کو سلام تک نہیں کیا اور کہا کہ "یہ شخص آدابِ نبویؐ میں سے ایک ادب میں غیر مامون ہے تو ان امور میں کیسے مامون ہوگا جن کی یہ خود دعوت دے رہا ہے۔"
- ابو مغیث الحسین بن منصور الحلاج: (۲۴۴ـ۳۰۹ھ) ملک فارس میں پیدا ہوئے، ان کے دادا "زردشتی" تھے، واسط (عراق) میں پرورش پائی، حلاج حلولیین واتحادیین کا مشہور داعی تھا، حلاج پر کفر کی تہمت لگائی گئی اور سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا گیا، کفر اور پھر قتل کرنے کا سبب وہ چار تہمتیں تھیں جن کا ان کو مورد الزام ٹھہرایا گیا تھا، وہ تہمتیں حسب ذیل تھیں:

۱۔ قرامطہ کے ساتھ ان کے خفیہ تعلقات۔

۲۔ حلاج کا یہ کہنا ہے کہ "أنا الحق۔"

۳۔ حلاج کے پیروکاروں کا ان کے متعلق الوہیت کا اعتقاد رکھنا۔

۴۔ حج کے بارے میں حلاج کا یہ کہنا ہے کہ خانۂ کعبہ کا طواف کرنا کوئی ضروری نہیں

www.besturdubooks.net

ہے۔(یعنی یہ فریضہ واجب الادا نہیں ہے۔)

- ابو حامد الغزالی الملقب "حجۃ الاسلام": (۴۵۰ھ۔ ۵۰۵ھ) خراسان کے صوبے "طوس" میں پیدا ہوئے، جرجان اور نیساپور کا سفر کیا، نظام الملک کی رفاقت اختیار کی، مدرسہ نظامیہ بغداد میں تدریس کے فرائض انجام دیئے، دمشق کی مسجد کے منارے میں اعتکاف کیا، بیت المقدس کا سفر کیا، وہاں سے حجاز کا سفر کیا پھر اپنے وطن واپس لوٹ گئے، انہوں نے متعدد کتابیں تالیف کیں جن میں "تہافۃ الفلاسفۃ" اور "المنقذ من الضلال" وغیرہ ہیں، ان کی اہم ترین کتاب "احیاء علوم الدین" ہے۔ غزالی کو معرفت کے میدان میں مکتبۂ کشف کا رئیس شمار کیا جاتا ہے، ان کے اہم کارناموں میں یونانی فلسفے کا توڑ پیش کرنا اور باطنیہ کا پردہ چاک کرنا ہے۔
- ابوالفتوح شہاب الدین سہروردی: (۵۴۹۔ ۵۸۷ھ) سہرورد، ایران میں پیدا ہوئے، انہوں نے بہت زیادہ سفر کئے، یہ صاحب مکتبہ فلسفی استشراق ہیں، جس کی بنیاد قدیم فارس کے مذاہب، فارس کے ثنائیۃ الوجود مذاہب کے درمیان اور جدید افلاطونی شکل میں یونانی فلسفہ، اس کا فیض ودائمی ظہور کے مذہب کے درمیان جمع کرنے پر قائم ہے، سہروردی کو عدالت میں پیش کیا گیا اور حلب (شام) کے علما کے فتوے کی روشنی میں ان کو قتل کر دیا گیا، ان کی کتابوں میں "حکمۃ الاستشراق" "ہیاکل النور" "التلویحات العرشیۃ" اور "المقامات" وغیرہ شامل ہیں۔
- محی الدین ابن عربی الملقب "الشیخ الاکبر": (۵۶۰۔ ۶۳۸ھ) مکتبۂ "وحدۃ الوجود" کے رئیس، وہ خود کو خاتم الاولیا تصور کرتے تھے، اندلس میں پیدا ہوئے، مصر کا سفر کیا، فریضۂ حج کی ادائیگی کی، بغداد بھی گئے اور دمشق میں مقیم ہو گئے۔ دمشق ہی میں ان کی وفات ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے، لوگ ان کی قبر کی زیارت کرتے ہیں، ابن عربی نے انسانِ کامل کا نظریہ پیش کیا تھا جس کی اساس اس بات پر تھی کہ اگر انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں استغراق میسر ہو تو تمام مخلوقات میں سے صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جس میں تمام صفاتِ الٰہیہ تجلی پذیر ہو سکتی ہیں، ابن عربی کی بہت سی کتابیں ہیں، کچھ لوگ ان کتابوں اور رسالوں کی تعداد ۴۰۰ بتاتے ہیں، ان میں سے بعض کتابیں مکتبہ یوسف آغا، قونیہ اور دیگر ترک مکتبات میں اب تک محفوظ ہیں۔ ان کی مشہور ترین

www.besturdubooks.net

کتابوں میں ''روح القدس'' اور ''ترجمان الاشواق'' ہیں۔ جبکہ ان کی اہم ترین کتاب ''الفتوحات المکیۃ'' اور ''فصوص الحکم'' ہیں۔

- ابو الحسن الشاذلی: (۵۹۳ھ۔ ۶۵۶ھ) صاحب طریقت شاذلیہ ان کا قول ہے کہ ''بلاشبہ ہم ایمان ویقین کی بصارت سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں لہٰذا ہمیں دلیل وبرہان کی ضرورت نہیں۔''
- چار قطب: یعنی عبدالقادر جیلانی، احمد الرفاعی، احمد البدوی، ابراہیم الدسوقی۔ ان کا تذکرہ عنقریب آرہا ہے۔
- فرانسیسی فلسفی ''رینیہ جینو'' کا تعلق بھی صوفیا سے تھا جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد یورپ جیسے براعظم میں تصوف پر عمل کیا تھا، اپنا نام عبدالواحد یحییٰ رکھا تھا، اپنی رائے کے مطابق انہوں نے اسلامی تصوف کی رفعت بیان کرتے ہوئے اسلامی روحانیت کا دفاع کیا ہے۔ ان کی کتابیں ''ازمۃ العالم الحدیث'' ''رمزیۃ الصلیب'' اور ''الشرق والغرب'' وغیرہ ہیں۔

عقائد وافکار:

اول: اصول وقواعد۔

- صوفیا کا اعتقاد ہے کہ دین، شریعت اور حقیقت کا نام ہے، شریعت دین کا ظاہر اور عام لوگوں کے داخل ہونے کا دروازہ ہے، جبکہ ''حقیقت'' باطنی دین کا نام ہے جہاں تک صرف اچھے منتخب لوگ پہنچ سکتے ہیں۔
- صوفیا کی نظر میں تصوف بیک وقت طریقت وحقیقت دونوں کا نام ہے۔
- تصوف میں روحانی تاثیر کا ہونا ضروری ہے جو صرف اس شیخ کے توسط سے حاصل ہو سکتی ہے جس نے اپنے شیخ سے طریقت حاصل کی ہو۔
- ذکر کے دوران روحانی تامل اور ذہن کو ملاء اعلیٰ میں مرکوز رکھنا ضروری ہے۔ صوفیا کے یہاں سب سے اعلیٰ درجہ ولی کا ہے۔
- صوفیا کے نزدیک شرعی احکامات کی پابندی کرنا ضروری ہے۔
- سہل التستری کہتے ہیں کہ ''ہماری طریقت کے سات اصول ہیں: اللہ کی کتاب کو

www.besturdubooks.net

مضبوطی سے تھامنا، سنت رسول کی اقتدا کرنا، حلال کھانا، برائی سے روکنا، گناہوں سے بچنا، توبہ کو لازم پکڑنا اور حقوق ادا کرنا۔"

- ابوالحسن شاذلی کہتے ہیں کہ "اگر تمہارا کشف قرآن و سنت کے معارض ہو تو قرآن و سنت کو تھام لو اور اپنے کشف کو چھوڑ دو۔"
- اسی طرح شاذلی کہتے ہیں کہ "اگر فقیر (یعنی صوفی) پنج وقتہ نمازوں کی پابندی نہ کرے تو تم اس کی پروانہ کرو۔"

www.besturdubooks.net

- ابویزید البسطامی کہتے ہیں کہ "اگر تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو جس کے پاس بہت سی کرامات ہیں یہاں تک کہ وہ ہوا میں بھی اڑتا ہے تو تم اس سے دھوکہ مت کھاؤ حتیٰ کہ تم اسے دیکھ لو کہ وہ امر و نہی، حفظ الحدود اور اداء شریعت کے معاملے میں کیا ہے؟۔"
- نیز وہ کہتے ہیں کہ "اگر کوئی شخص اپنی جائے نماز کو پانی پر بچھاتا ہے اور ہوا میں اڑتا ہے تو تم اس سے دھوکہ مت کھاؤ یہاں تک کہ تم دیکھ لو کہ وہ اوامر و نواہی کے معاملے میں کیا ہے۔"
- غزالی کہتے ہیں کہ "اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ ہوا میں اُڑ رہا ہے اور پانی پر چل رہا ہے پھر وہ خلاف شرع کام کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ شیطان ہے۔"
- غزالی کی رائے یہ ہے کہ نری عقل، معرفت کا وسیلہ نہیں بن سکتی، عقل کے علاوہ دوسرے احوال کا ہونا بھی ضروری ہے، جہاں دوسری آنکھیں کھلتی ہیں جن سے انسان غیب و مستقبل کی چیزوں کو دیکھتا ہے، یہ صرف اس شخص میں موجود ہوتی ہے جس کے اندر عارفین کا ایمان موجود ہو، عارفین نورِ یقین سے دیکھتے ہیں۔ غزالی نے سچے خوابوں کے عجائبات اور غیب و مستقبل کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔
- صوفیا علم لدنی کے سلسلے میں بھی گفتگو کرتے ہیں جو ان کی نظر میں اہل نبوت وولایت کے پاس ہوتا ہے، مثلاً یہ علم خضر علیہ السلام کے پاس تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "**وعلمناه من لدنا علمًا۔**"
- فنا: ابویزید البسطامی کو اسلام میں نظریۂ فنا کا پہلا داعی تصور کیا جاتا ہے، انہوں نے اپنے شیخ ابو علی سندھی سے نقل کیا ہے کہ کس طرح فنافی اللہ ہوتا ہے اور بندہ کس طرح اپنی

www.besturdubooks.net

ذات کے شعور سے بالکل عاری ہو جاتا ہے اور ماسویٰ خدا کو کیسے بھول جاتا ہے۔ القشیری کہتے ہیں کہ ”جس پر سلطانِ حقیقت غالب آجائے یہاں تک کہ اسے اغیار کا کچھ نظر نہ آئے نہ عین نہ ذات، نہ رسم نہ خالی آثار تو کہا جائے گا کہ یہ شخص مخلوق سے فنا ہو کر حق کے ساتھ باقی رہ گیا ہے۔ فنا کے اعلیٰ ترین مقام کو وہ ”مقام جمع الجمع“ کہتے ہیں، یعنی بندے کا وجودِ حق میں اس طرح ہلاک ہو جانا کہ وہ اپنی فنا کے دیدار سے بھی فنا ہو جائے۔“

- مقام فنا میں سالک کے تصورات دو متعارض قطبوں یعنی تنزیہ و تجرید اور حلول و تشبیہ کے درمیان ہوتے ہیں۔

دوم: سلوک کے درجات۔

- صوفیا کے یہاں صوفی عابد اور صوفی زاہد کے درمیان فرق ہے، ان میں سے ہر ایک کا ایک خاص اسلوب، منہج و مقصد ہوتا ہے۔
- المقامات: یعنی روحانی منازل، سالک اللہ تک پہنچنے کے لئے ان منازل کو طے کرتا ہے اس دوران وہ ایک عرصے تک مجاہدات کی غرض سے ٹھہرتا پھر دوسری منزل میں منتقل ہو جاتا ہے، اس انتقال کے لئے بھی مجاہدے و تزکیے کی ضرورت ہے۔
- الاحوال: یعنی وہ یادیں جو سالک پر آتی ہیں، چنانچہ اس کا نفس غیر دائمی لمحات کے لئے مسرت حاصل کرتا ہے پھر ایک ایسی خوشبو چھوڑ جاتا ہے کہ روح خوشبودار نسیم کی طرف عود کرنے کی مشتاق ہو جاتی ہے۔
- الاحوال، مواہب، مقامات اور مکاسب کا نام ہے، صوفیا انہیں اس طرح تعبیر کرتے ہیں: ”الاحوال عین وجود سے آتے ہیں جبکہ مقامات محنت کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔“
- سلوک کا پہلا درجہ اللہ اور رسول کی محبت ہے، رسولؐ کی اقتدا اس کی راہنما ہے۔
- پھر اُسوۂ حسنہ: (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ)۔
- پھر توبہ: یعنی گناہ کو چھوڑ دینا، گناہ پر نادم ہونا، دوبارہ نہ کرنے کا عزم کرنا اور صاحب گناہ کو بری کرنا اگر اس کا تعلق کسی آدمی سے ہو۔

www.besturdubooks.net

- ورع: یعنی سالک ہر مشتبہ چیز کو ترک کر دے، ورع، گفتگو، قلب اور عمل سے ہوتا ہے۔
- زہد: زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا سالک کی ہتھیلی پر ہو اور اس کا دل خدا کے پاس موجود اشیا میں معلق ہو، زاہد کے بارے میں ایک صوفی کا کہنا ہے کہ "فلاں آدمی سچا ہے یہ اس وقت کہا جائے گا جب اس شخص کے دل کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے دھو دیا ہو اور دنیا کو اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا ہو، بسا اوقات انسان بیک وقت غنی وزاہد ہو سکتا ہے کیونکہ زہد کا مطلب فقیر نہیں ہے لہٰذا ہر فقیر زاہد نہیں اور ہر زاہد فقیر نہیں۔"
- توکل: صوفیا کا کہنا ہے کہ توکل ابتداء، تسلیم وسط اور اگر ثقہ فی اللہ میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے تو تفویض اس کی انتہا ہے، سہل التستری کہتے ہیں کہ "توکل خود کو اللہ تعالیٰ کے ارادے پر چھوڑ دینے کا نام ہے۔"
- محبت: حسن بصری (وفات ۱۱۰ھ) کہتے ہیں کہ "لہٰذا محبت کی علامت یہ ہے کہ سالک محبوب کی موافقت کرے، ہر چیز میں اس کے طریقوں پر عمل کرے، ہر تعلق کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرے اور ہر ایسی چیز سے بھاگے جو اس کے مذہب سے غیر متعلق ہے۔"
- رضا: ایک صوفی کہتا ہے کہ "خدائے برتر اور جنۃ الدنیا سے رضا یہ ہے کہ بندے کے دل کو احکام الٰہی کی ماتحتی میں سکون حاصل ہو جائے۔" ایک اور صوفی کہتا ہے کہ "رضا مقامات کا سب سے آخری مقام ہے، اس کے بعد احوال ارباب القلوب اور مطالعۃ الغیوب کا درجہ آتا ہے، پھر صفاءِ اذکار و حقائق احوال کے لئے تہذیب اسرار کا مرحلہ آتا ہے۔"

سوم: صوفیا کے مکاتب فکر۔

- مدرسۃ الزہد: اس مکتبۂ فکر کے پیروکار نساک، زہاد، عباد اور بکائین ہیں جیسے رابعۃ العدویۃ، ابراہیم بن ادہم اور سفیان ثوری۔
- مدرسۃ الکشف والمعرفۃ: اس مکتبۂ فکر کی بنیاد اس تصور پر قائم ہے کہ صرف عقلی منطق، تحصیل معرفت اور کائنات کے حقائق جاننے کے لئے کافی نہیں ہے، آدمی نفسیاتی ریاضیات کے ذریعے ترقی کرتا ہوا یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اس کی بصیرت سے جہالت

www.besturdubooks.net

کے پردے ہٹ جاتے ہیں، اس کے نفس پر حقائق منطبق ہو کر واضح ہو جاتے ہیں جن کا ظہور دل کے آئینے پر ہوتا ہے، اس مکتبۂ فکر کے رئیس ابو حامد الغزالی تھے۔

- مدرسۃ وحدۃ الوجود: اس مکتبۂ فکر کے رئیس محی الدین بن عربی تھے، ان کے متاخرین متبعین میں جمال الدین افغانی بھی شامل ہیں۔ (دیکھئے رسالۃ الواردات) نظریہ وحدۃ الوجود کی اساس اس بات پر ہے کہ ہر شے میں خدا ہے، ہر چیز اللہ ہے لہٰذا دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو اجلال و تقدیس کی مستحق نہ ہو۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ "محققین کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اگر ہم موجود ہیں تو ہمارا وجود بھی اس کے وجود کی بدولت ہے لہٰذا وجود کی موجودگی سے حق کے سوا کچھ ظاہر نہ ہوا، چنانچہ وجود حق اور واحد ہے یہاں اس جیسی کوئی شے نہیں، کیونکہ دو مختلف یا متماثل وجود کی موجودگی صحیح نہیں ہے۔"
- مدرسۃ الاتحاد والحلول: ان کے رئیس حلاج تھے، اس مکتبۂ فکر کے نظریات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندوستانی اور نصرانی تصوف سے متاثر ہیں، چنانچہ اس مکتبۂ فکر کے صوفی یہ تصور کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر حلول کر گیا ہے، نیز یہ تصور کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں، چنانچہ "أنا الحق" اور "ما في الجبة الا الله" جیسے جملے ان کی زبان زد ہیں، یعنی جبہ کے اندر صرف خدا ہے، اس طرح کی بے ہودہ باتیں ان کے زعم میں خمرۃ الشھود کے نشے میں ان کی زبان پر جاری ہو جاتی ہیں۔

چہارم: صوفیہ کے سلسلے۔

- قادریہ: صوفیا کا یہ سلسلہ عبدالقادر جیلانی (۴۷۰-۵۶۱ھ) کی طرف منسوب ہے جو بغداد میں مدفون ہیں، تبرک حاصل کرنے کے لئے جہاں بہت سے لوگ جاتے ہیں، عبدالقادر کو اپنے زمانے کے علوم پر دسترس حاصل تھا، ان کے پیروکاروں نے ان کی طرف بہت سی کرامات منسوب کر دی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ۴۹ بچوں سے نوازا تھا، جن میں سے گیارہ نے ان کے علوم حاصل کر کے انہیں عالم اسلام میں پھیلایا۔
- رفاعیہ: صوفیا کا یہ سلسلہ احمد الرفاعی (وفات ۵۸۰ھ) کی طرف منسوب ہے، انکا تعلق ایک عرب قبیلے بنی رفاعہ سے تھا، شیخ رفاعی کی جماعت کرامات کو ثابت کرنے کے لئے

www.besturdubooks.net

تلواروں اور آلاتِ حرب سے بھی کام لیتی ہے۔ وہ بہت زاہد ہوتے ہیں اور بہت زیادہ نفسیاتی ریاضت کرتے ہیں، ان کی طریقت مغربی ایشیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

- احمدیہ: صوفیا کا یہ سلسلہ مصر کے سب سے بڑے ولی احمد البدوی (۵۹۶۔۶۳۴ھ) کی طرف منسوب ہے، ان کی پیدائش شہر فاس میں ہوئی تھی، فریضہ حج ادا کیا، عراق کا بھی سفر کیا، اپنی وفات تک طنطا میں رہے جہاں ان کا مزار ہے لوگ وہاں اپنی حاجتوں کے لئے جاتے ہیں احمد البدوی کو شہسواری میں نمایاں مقام حاصل تھا، عبادت میں منہمک ہو کر شادی نہیں کی، ان کے پیروکار پورے مصر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی شاخیں بھی ہیں مثلاً بیومیہ، شناویہ، اولادِ نوح اور الشعبیہ۔ احمدیوں کی نشانی سرخ پگڑی ہے۔
- دسوقی: صوفیا کا یہ سلسلہ ابراھیم الدسوقی (۶۳۳۔۶۷۶ھ) کی طرف منسوب ہے، دسوقی طریقت نفس سے اور نفسانی خواہشات سے باہر نکلنے کی دعوت دیتی ہے، ان کا سارا سرمایہ خلق خدا سے محبت اور مراد و حکم شیخ کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے، دسوقی طریقت علم و عمل کی دعوت دیتی ہے، ساتھ ہی وہ خلوت کو اچھا نہیں سمجھتی ہے الا یہ کہ شیخ اس کا حکم دے۔
- اکبریہ: صوفیا کا یہ سلسلہ شیخ اکبر محی الدین بن عربی کی طرف منسوب ہے، اس طریقت کی خاص خاص باتیں یہ ہیں کہ ان کے مرید خاموش رہیں، دنیا سے الگ تھلگ رہیں، بھوکے رہیں اور راتوں کو جاگیں۔ اس طریقت کی تین صفات ہیں: مصیبت پر صبر کرنا، خوشحالی پر شکر کرنا اور رضا بالقضا۔
- شاذلیہ: صوفیا کا یہ سلسلہ ابوالحسن الشاذلی (۵۹۳ھ۔۶۵۶ھ) کی طرف منسوب ہے، ان کی پیدائش مرسیہ کے قریب ایک گاؤں میں ہوئی، بعد میں تونس منتقل ہو گئے، کئی دفعہ حج کیا، پھر عراق میں داخل ہوئے، سفر حج کے دوران مقامِ عیذاب کے صحرا میں ان کی وفات ہو گئی، ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے خلق خدا پر طریقت آسان کر دی ہے، کیونکہ ان کی طریقت سب سے آسان و اقرب طریقت ہے۔ اس طریقت میں کثرت علم و ذکر ہے اور زیادہ مجاہدہ نہیں ہے، ان کی طریقت مصر، یمن اور دیگر عرب ممالک میں پھیل گئی۔ ان کے دورِ ولایت میں (منجا) شہر کے لوگ ان کے بڑے عقیدت مند تھے۔ اسی طرح ان کی طریقت مراکش، مغربی الجزائر، شمالی افریقہ اور مغربی

www.besturdubooks.net

افریقہ میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہے۔

- بکداشیہ: عثمانی ترک، صوفیا کے اس سلسلے کی طرف منسوب ہے، یہ سلسلہ البانیہ میں اب بھی عام ہے، نیز یہ سُنّی تصوف کے بجائے شیعہ تصوف کے زیادہ قریب ہے، ترکوں اور مغلوں میں نشر اسلام کے سلسلے میں اس طریقت نے بڑا اہم کردار ادا کیا، عثمانی حکمرانوں پر اس کا بڑا اثر تھا۔
- مولویت: مولویت کو فارسی شاعر جلال الدین رومی (وفات۔ ۶۷۲ھ۔ مدفون، قونیہ) نے ایجاد کیا تھا۔ اس طریقت میں ایک خاص چیز یہ ہے کہ ذکر کے حلقوں میں ان کے یہاں رقص وسرور کا اہتمام ہوتا ہے، یہ طریقت ترکی اور مغربی ایشیا میں پھیل گئی۔
- نقشبندی: صوفیا کا یہ سلسلہ شیخ بہاء الدین محمد بن محمد البخاری الملقب شاہ نقشبند (۶۱۸۔ ۷۹۱ھ) کی طرف منسوب ہے، یہ طریقت بھی شاذلیہ کی طرح آسان ہے، جو ایران، بلاد ہند اور مغربی ایشیا میں پھیلی ہوئی ہے۔
- ملامتیہ: صوفیا کے اس فرقے کے بانی صالح حمدون بن احمد بن عمار المعروف بالقصار (وفات ۲۷۱ھ) تھے، اس طریقت سے تعلق رکھنے والے بعض حضرات نے جہاد بالنفس اور نقائص نفس کے خلاف جنگ کرنے کی غرض سے نفس کی مخالفت کرنے کو جائز قرار دیا، اس فرقے کے متشددین ترکی میں اباحیت لاپروائی اور شرعاً جائز یا ناجائز کو دیکھے بغیر ہر کام کو کر جانے کا نعرہ لے کر نمودار ہوتے ہیں۔

احوالِ صوفیا:

- بعض صوفیا تحفیر ارواح کو تصوف میں شامل تصور کر کے اسی راہ پر گامزن ہوئے، بعض دوسرے صوفیا نے دجل وشعبدہ بازی کو اپنایا، چنانچہ انہوں نے مزارات واولیا کی قبریں پختہ بنانے، ان میں چراغاں کرنے، ان کی زیارت کرنے، ان پر بدن کو رگڑنے اور اس طرح کی دیگر چیزوں کا بڑا اہتمام کیا جو سب کی سب بدعات وخرافات ہیں، ان کے پاس اس سلسلے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل نہیں ہے۔
- بعض صوفیا کہتے ہیں کہ ولی غیر مکلف ہے، یعنی ولی پر عبادت کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ وہ ایسے مقام پر پہنچا ہوا ہے جہاں عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، نیز اس

www.besturdubooks.net

لئے بھی کہ اگر وہ وظائف و ظواہر شرع میں مشغول ہو گئے تو حفظ باطن سے منقطع ہو جائیں گے، ان کے لئے باطنی مکاسب سے مراعاۃِ ظاہر کی طرف التفات کرنا باعث تشویش ہو گا۔

- غزالی سے مغلوب الغرور حضرات کے بارے میں تنقید منقول ہے، چنانچہ وہ ان فرقوں کو شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ایک فرقہ وہ ہے جو زیب و زینت اور منطق کے دھوکے میں گرفتار ہے۔"
- ایک فرقہ وہ ہے جس نے علم معرفت، مشاہدۂ حق اور تجاوزِ مقامات واحوال کا دعویٰ کیا ہے۔
- ایک فرقہ اباحیت میں مبتلا ہے اس نے شریعت کو رخصت کر دیا، احوال کا انکار کیا اور حلال و حرام کے درمیان کوئی تمیز نہیں کی۔
- بعض صوفیا کہتے ہیں کہ اعمالِ جوارح کا کوئی وزن نہیں، اعتبار صرف قلوب کا ہے، ہمارے قلوب اللہ کی محبت سے پُر ہیں اور معرفت الٰہی کی طرف گامزن ہیں، اگرچہ ہم دنیاوی معاملات میں ہاتھوں سے داخل ہوتے ہیں، لیکن ہمارے قلوب حضرت باری تعالیٰ کے دربار میں معتکف ہیں، گویا ہم بظاہر خواہشات میں مبتلا ہیں دلی طور پر نہیں۔
- کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جو ابو یزید بسطامی کی طرف منسوب ہیں، لیکن عبداللہ الہروی (وفات ۴۸۱ھ) اور مستشرق نیکلسن کو اس انتساب کی صحت کے بارے میں تردد ہے۔

وہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

- ابو یزید بسطامی کا قول ہے کہ "**سبحاني ما أعظم شأني**"۔
- نیز ان کا قول ہے کہ "**إني لا إله إلا أنا فاعبدون**"۔
- نیز ان کا قول ہے کہ "میں نے ایک ایسے سمندر کو عبور کر لیا انبیا جس کے ساحلوں پر کھڑے رہ گئے۔"
- نیز ان کا قول ہے کہ "میں نے آسمان پر چڑھ کر عرش کے بالمقابل اپنے لئے ایک قبہ بنایا۔"

حلاج کے بھی اس طرح اقوال ہیں جن کو نظریۂ اتحاد و حلول کا موجد قرار دیا جاتا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

www.besturdubooks.net

"جسے میں چاہتا ہوں وہ میں ہی ہوں، میں ہی جسے میں چاہتا ہوں، ہم ایک بدن میں دو جانیں ہیں۔"

"پس اگر تو مجھے دیکھتا ہے تو میں تجھے دیکھتا ہوں اور اگر تم اسے دیکھتے ہو تو تم ہمیں دیکھتے ہو۔"

"تیری روح میری روح کے ساتھ اس طرح مخلوط ہو گئی جس طرح صاف پانی میں خوشبو مخلوط ہو جاتی ہے۔"

"پس اگر کوئی شے تجھے چھولیتی ہے تو گویا وہ مجھے چھولیتی ہے گویا تو ہر حال میں، میں ہی ہوں۔"

- صوفیا الغوث اور الغیاث کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، ابن تیمیہ کتاب التصوف (مجموع الفتاویٰ ص:۴۳۷) میں فرماتے ہیں کہ "بہر حال الغوث اور الغیاث کا مستحق اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے، وہی غوث المستغیثین ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور سے استغاثہ کرنا جائز نہیں ہے چاہے وہ مقرب ترین فرشتے سے یا اللہ کے نبی سے کیوں نہ ہو۔"
- صوفیا کی تمام طریقتیں ذکر کی اہمیت پر متفق ہیں، ذکر نقشبندیوں کے یہاں (اللہ) بمع ملاحظہ معنی ہے۔ شاذلیوں کے نزدیک ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے، ان کے علاوہ دوسروں کے یہاں ذکر اس طرح کے الفاظ بمع استغفار و صلاۃ و سلام کے ہیں، بعض صوفیا شدت ذکر سے صرف ھو ھو کرتے ہیں۔ (یعنی ضمیر)
- ابن تیمیہ کتاب السلوک (مجموعہ فتاویٰ) ص:۲۲۹ لکھتے ہیں کہ "بہر حال اسم مفرد ظاہر یا مضمر پر اکتفا کرنے کا تو دین میں کہیں نہیں ہے چہ جائیکہ وہ مخصوصین یا عارفین کا ذکر ہو، بلکہ وہ تو مختلف قسم کی بدعتوں و گمراہیوں کا سبب ہے، نیز وہ ملحدین اور اہل اتحاد کے فاسد احوال کے تصور کا ذریعہ بھی ہے۔"
- اسی طرح ص:۲۲۷ میں لکھتے ہیں کہ: "جو شخص یا ھو یا ھو۔ یا ھو ھو۔ یا اس طرح کے الفاظ کہتا ہے تو اس صورت میں ضمیر صرف اس چیز کی طرف راجع ہو گی جو دل میں موجود ہو جبکہ دل کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی ہدایت پر ہوتا ہے کبھی گمراہی پر۔"
- تصوف سے منسوب بعض حضرات عجیب و غریب خوارق عادت امور انجام دیتے ہیں، ابن تیمیہ کتاب التصوف ص:۴۹۴ میں لکھتے ہیں کہ "بہر حال ننگے سر رہنا، بالوں کا جوڑا

www.besturdubooks.net

بنانا، سانپوں کو کندھوں پر اٹھانا، وغیرہ۔ صحابہ کرام، تابعین صالحین اور شیوخ المسلمین میں سے کسی کا شعار نہیں رہا ہے، نہ متاخرین کا نہ متقدمین کا اور نہ ہی شیخ احمد بن الرفاعی کا، اُسے تو شیخ کی وفات کے کافی عرصے بعد ایجاد کیا گیا ہے۔"

- ابن تیمیہ کتاب التصوف ص: ۵۰۴ میں لکھتے ہیں کہ: "اور مردوں کے لئے نذر و نیاز چڑھانا، چاہے وہ نبی یا مشائخ کیوں نہ ہوں یا ان کی قبروں کیلئے یا ان کی قبروں کے پاس قیام کرنے والوں کے لئے یہ سب کے سب شرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہیں۔"
- کتاب التصوف ص: ۵۰۶ میں لکھتے ہیں کہ "اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھانا چاہے وہ فرشتے، انبیا، مشائخ، بادشاہ وغیرہ کیوں نہ ہوں، ناجائز ہے۔"
- کتاب التصوف ص: ۵۰۵ میں لکھتے ہیں کہ "اور اجنبی عورتوں کے ساتھ مردوں کی بھائی بندی کرانا، اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنا، ان کی باطنی زینت کو دیکھنا یہ سب کے سب باتفاق جمیع مسلمین حرام ہیں، جو کوئی شخص انہیں جزو دین قرار دے وہ شیطان کا بھائی ہے۔"
- ماسوائے رب کے مشاہدے سے مقامِ فنا تک پہنچنا، جسے فنا عن الارادۃ کہا جاتا ہے کے متعلق ابن تیمیہ ص: ۷ ۳۳ کتاب السلوک میں لکھتے ہیں کہ "اور اس فنا کے دوران وہ کبھی کہتا ہے کہ "أنا الحق" یا "سبحانی" یا یہ کہتا ہے کہ اندر صرف اللہ ہے جب مشہود سے اپنا مشاہدہ کرے، اس کے وجود سے خود اپنے وجود سے فنا ہو جائے تو اس جیسے مقام پر پہنچ کر اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے، لہٰذا اسے حلاوت ایمان حاصل ہونے کے باوجود تمیز نہیں رہتی، جیسا کہ شراب کے نشے میں یا عاشق کی صورت دیکھنے پر انسان کی حالت ہوتی ہے، لہٰذا مذکورہ کیفیات والے حضرات پر حکم لگایا جائے گا کہ اگر کسی حرام چیز کا استعمال کئے بغیر ان کی عقل جاتی رہے تو ان سے صادر ہونے والے حرام افعال و اقوال کا کوئی مضائقہ نہیں بخلاف اس کے کہ اگر زوال عقل کی وجہ کوئی حرام شے ہو اور چونکہ ان پر کوئی مضائقہ نہیں ہے لہٰذا ان کی اقتدا کرنا اور ان کے اقوال و افعال کو صحت پر محمول کرنا درست نہیں، بلکہ وہ خاص حالت میں تکالیف ظاہرہ سے غافل مجنون کی طرح ہیں۔
- فنا ماسوائے باری تعالیٰ کے مقام کے بارے میں ابن تیمیہ کتاب السلوک ص: ۷ ۳۳ میں

www.besturdubooks.net

لکھتے ہیں کہ ''تیسرا فنا از وجودِ ماسوائے باری تعالیٰ ہے، یعنی وہ دیکھتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا وجود ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا وجود نہیں، نہ اس کے ساتھ نہ اس کے غیر کے ساتھ۔ مذکورہ قول وحال متاخرین زنادقہ کا ہے، جیسے بلیانی، تلمسانی قونوی وغیرہ جو حقیقت کے متعلق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین الموجودات اور حقیقت کائنات ہے، اللہ کے سوا کسی کا وجود نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اشیاء کا قیام ووجود، اللہ کے وجود سے ہے، لیکن ان کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عین الموجودات ہیں، جو کفر وضلالت ہے۔''

فکر وعقیدے کی جڑیں:

- صوفیا کے مجاہدات کی تاریخ زمانہ قدیم کی طرف راجع ہے جب انسان کو یہ محسوس ہوا تھا کہ نفسیاتی ریاضتوں کے ذریعے اسے اپنی خواہشات پر غلبہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔
- بلاشبہ صوفیا جس زہد و تقویٰ، توبہ اور رضا کی دعوت دیتے ہیں وہ سب کے سب اسلامی اعمال ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام ان چیزوں کی پابندی کرنے اور ان پر عمل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- لیکن بعض صوفیا جس حلول واتحاد، فنا، ومشکل مجاہدات کی طریقت پر عمل کرنے کی حد تک پہنچ گئے ہیں یہ چیزیں صوفیا کے پاس ایسے ذرائع سے پہنچی ہیں جنکی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اسلام کے اندر دخل اندازی کریں، مثلاً ہندومت، جینیت، بدھ مت، افلاطونیت، زردشتیت اور مسیحیت وغیرہ۔
- مستشرق ''میرکس'' کے خیال میں اسلام میں تصوف شاھی رھبانیت سے آیا ہے۔
- مستشرق ''جانس'' تصوف کو ہندوؤں کے وید کی طرف راجع قرار دیتے ہیں۔
- نیکولسن کا کہنا ہے کہ تصوف یونانی فکر اور مشرقی ادیان کے اتحاد کی پیداوار ہے، یا اس سے دقیق عبارت میں یوں کہیے کہ تصوف جدید افلاطونی فلسفہ، مسیحی ادیان اور غنوصی مذہب کے اتحاد کی پیداوار ہے۔
- بلاشبہ تکالیف کو ساقط کر کے امور شرعیہ سے تجاوز کر کے عدم کے دائرے میں گر پڑنا ایسا عمل ہے جو صرف برہمنوں کے یہاں معروف ہے، چنانچہ برہمنی کہتا ہے کہ ''جہاں میں برہما کے ساتھ متحد ہوتا تو کسی عمل یا فرض کا مکلّف نہ ہوتا۔''

www.besturdubooks.net

- حلول کے متعلق حلاج کا قول اور انسانِ کامل کے متعلق ابن عربی کا قول۔ یہ دونوں اقوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نصاریٰ کے اقوال کے موافق ہیں۔
- حقیقت یہ ہے کہ منحرف تصوف ایک بہت بڑا دروازہ تھا جس سے مسلمانوں میں بہت سی برائیاں داخل ہو گئیں، مثلاً توکل، سلبیت، انسان کی شخصیت کو گرانا، شیخ کی شخصیت کی تعظیم کرنا وغیرہ علاوہ ازیں اس میں بہت سی ایسی گمراہیاں داخل ہو گئیں جو انسان کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- طُرق صوفیا نے بہت سے علاقوں میں اسلام کو پھیلایا خصوصاً جہاں اسلامی لشکر نہیں پہنچ پایا تھا۔ نشر اسلام کا سبب ان کی وہ روحانی تاثیر تھی جسے وہ (جذب) کہتے ہیں، مثلاً انڈونیشیا، اکثر افریقی ممالک اور دنیا کے مختلف دور دراز علاقے، جہاں اسلام صوفیا کے ذریعے پھیلا۔
- سابقہ حکمرانوں نے صوفی قطبوں کا سہارا لے کر عوام کے دلوں کو روحانیت سے بھرپور کر کے دشمنان اسلام کے خلاف جہاد کیا، ان کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، ان اقطاب میں احمد البدوی، ابراہیم الدسوقی اور شاذلی شامل تھے۔
- زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ تصوف بھی پھیلتا گیا اور عالم اسلام کے اکثر حصوں میں عام ہو گیا، ان کے فرقوں نے بھی پروان چڑھنا شروع کر دیا، یہاں تک وہ مصر، عراق، شمالی مغربی افریقہ، غرب وسط و مشرقی ایشیا میں پھیلتے چلے گئے۔
- حقیقت یہ ہے کہ صوفیا نے شعر، نثر، موسیقی اور گانے بجانے کے فنون میں بڑا اہم اثر چھوڑا ہے۔ اسی طرح زاویے، سجادے، پناہ گاہیں، ہسپتال اور مسافر خانے وغیرہ تعمیر کرنے کے سلسلے میں ان کے آثار آج بھی پائے جاتے ہیں۔
- بلاشبہ مادہ پرست مغربیوں کو اسلام میں جذب کرنے کے سلسلے میں روحانیت کا بڑا اثر ہے۔ ان مغربیوں میں مارٹن لنجز بھی تھے جن کا کہنا تھا کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ایک یورپی باشندہ ہوں، میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی روح کی نجات تصوف میں پائی۔“

www.besturdubooks.net

○ بالآخر صوفیت کو رجعت پذیر ہونا پڑا، جس کی شروعات انیسویں صدی کے خاتمے اور بیسویں صدی کے آغاز سے ظاہر ہو گئی ہیں، اب صوفیت کو وہ مقام حاصل نہیں رہا جو اسے پہلے حاصل تھا۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ التصوف الاسلامی : احمد توفیق عیاد۔ الانجلو المصریۃ۔ ۱۹۷۰ء۔

۲۔ المنقذ من الضلال لحجۃ الاسلام الغزالی مع أبحاث فی التصوف : ڈاکٹر عبدالحلیم محمود۔ مطبعۃ حسان۔ قاھرہ۔

۳۔ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ : جلد ۱۱، بسلسلۂ تصوف اور جلد ۱۰، بسلسلۂ سلوک۔ طبع ۱۳۹۸ھ۔

۴۔ الدعوۃ الاسلامیۃ فی غرب افریقا : ڈاکٹر حسن عیسیٰ عبدالظاھر، از مطبوعاتِ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ۔ ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱ء۔

۵۔ نشاۃ الفلسفۃ الصوفیۃ و تطورھا : ڈاکٹر عرفان عبدالحمید فتاح۔ المکتب الاسلامی۔ بیروت ۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء۔

۶۔ فی التصوف الاسلامی و تاریخہ : ابو العلاء عفیفی۔

۷۔ الصوفیۃ الاسلامیۃ : نیکلسون۔ ترجمہ: شریبۃ۔

۸۔ احیاء علوم الدین : امام غزالی، دار احیاء الکتب العربیۃ۔ ۱۹۵۷ء۔

۹۔ الفتوحات المکیۃ : شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ بیروت۔ دار صادر۔ (بدون تاریخ)۔

۱۰۔ کتاب الطّواسین للحلاج : نشر لویس ماسینون، پیرس ۱۹۱۳ء۔

۱۱۔ اخبار الحلاج : نشر لویس ماسینون پیرس ۱۹۳۶ء۔

۱۲۔ دیوان الحلاج : نشر لویس ماسینون۔ پیرس ۱۹۳۱ء۔

۱۳۔ کتاب اللمع : ابو نصر سراج الطّوسی، تحقیق ڈاکٹر عبدالحلیم محمود اور طہ عبدالباقی سرور، دار الکتب الحدیثۃ۔ مصر ۱۹۶۰ء۔

۱۴۔ الرسالۃ القشیریۃ : ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن، مکتبہ محمد علی صبیح،

www.besturdubooks.net

قاہرہ ۱۹۵۷ء۔

۱۵۔ فی التصوف الاسلامی و تاریخہ : آرنلڈ رینولڈز نیکلسن۔ یہ مجموعۂ مقالات ہیں جن کا ابو العلاء عفیفی نے عربی میں ترجمہ کیا، طبع قاہرہ ۱۹۴۷ء۔

دیگر زبانوں میں دیکھیے:

1 : NICHOL. ON. R.A. STUDIES IN ISLAMIC MYSTICISM, CAMBRIDGE (1961).

2 : SPENCER TRIMINGHAM, T. THE SUFI ORDERS OF ISLAM, OXFORD (1971).

3 : ABERRY, A : J. AN INTRODUCTION TO THE HISTORY OF ISLAM, OXFORD (1942).

4 : NICHOLSON : LITERARY HISTORY OF THE ARABS.

5 : MACDONALD : DEVELOPMENT OF MUSLIM THEOLOGY.

6 : SUFISM. AN ACCAUNT OF THE MYSTICS OF ISLAM, LONDON (1956).

7 : FAZLUR RAHMAN : ISLAM. LONDON 1966.

8 : ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS 1908. THE ARTICLES SAUL PONTHEISM SUFIS.

9 : ENCYCLOPEDIA OF ISLAM. THE NEW EDITION. THE ARTS : AL HALLAG IBN ARABI - AL BASTAMI - ASCETICISM.

www.besturdubooks.net

(۳۶)

طاویت
(TAOISM)

تعارف:

طاویت چین کے بڑے قدیم مذہبوں میں سے ایک ہے جو آج بھی موجود ہے، اس مذہب کی تاریخ چھٹی صدی قبل المیلاد کی طرف راجع ہے، بنیادی طور پر اس مذہب کا نظریہ یہ ہے کہ انسان کو طبعی زندگی کی طرف لوٹنا چاہئے اور تہذیب وتمدن کے بارے میں سلبی موقف اختیار کرنا چاہئے، ہزاروں سالوں سے علم کیمیا کی ترقی میں اس مذہب نے بڑا اہم کردار ادا کیا جو اس مذہب کے اکسیر حیات کی تلاش اور دائمی زندگی کی راز کی جستجو میں طویل سفر کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- خیال کیا جاتا ہے کہ لوتس LOOTSE (جن کی پیدائش ۷۰۵ ق م میں ہوئی تھی) طاوی مذہب کے بانی تھے، اور ان ہی کی ذات سے یہ مذہب منسلک ہے، بعض طاوی اس مذہب کے عقائد کو زمانہ ماضی کی طرف راجع قرار دیتے ہیں، لوتس نے اپنی کتاب (طاؤ۔ ٹی۔ چنگ) (TAO TE CHING) یعنی "کتاب راہِ قوت" خود لکھی، جب کنفیوشس سے ان کی ملاقات ہوئی تو کنفیوشس نے ان کے بعض عقائد کو قبول کر لیا اور بعض کی مخالفت کی۔
- طاوی مذہب چینی افکار و تاریخ کے تغیر و تبدل پر دو ہزار سال سے زیادہ عرصے سے اپنا اثر ڈالتا ہوا آرہا ہے۔
- تیسری و چوتھی صدی قبل مسیح میں ایک شخص "شوانگ چو" یہ نظریہ لے کر ظاہر ہوا تھا

www.besturdubooks.net

کہ "لوئس" آسمانی معلمین میں سے ہے، چنانچہ شوانگ نے اپنے معلم کی کتابوں کی شرح لکھی اوران میں اپنے فلسفوں کا اضافہ کیا۔

- سب سے پہلے طاوی مذہب منظّم طور پر "شی شوان" کے پہاڑی علاقے میں پروان چڑھا۔
- ۱۴۲ءمیں "شانگ تاولینگ" نے اپنے زعم کے مطابق کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی نازل ہوئی ہے کہ وہ طاوی مذہب کے اصلاح کی ذمہ داری سنبھالیں۔ مزید کہا کہ ان کی ترقی کر کے معلم ساوی بنادیا گیا ہے، انہوں نے اس نظم کا نام معلم ساوی رکھا جو بعد میں ان کی اولاد میں جاری وساری ہوگئی ہے، ان کی اولاد کو آسمانی معلمین کہا جاتا ہے۔
- دوسری صدی عیسوی میں بڑی امن تحریک TAI-PING کی بدولت اس مذہب کو عوامی مقبولیت حاصل ہوئی جس میں آسمانی معلمین نے بڑا اہم کردار کیا تھا۔
- ۲۲۰ءمیں جب "ہان" خاندان کا زوال ہوا تو چینی تین حصوں میں بٹ گئے، اس تقسیم نے ان کے درمیان موجود دینی واقلیمی اختلافات پر گہرا اثر چھوڑا۔
- "ہان" خاندان کے سقوط کے بعد تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جدید طاوی مذہب کا ظہور ہوا۔
- ۴۰۶ءسے ۴۷۷ء کے دوران مصلح "لوہیوشینگ" ظاہر ہوئے، طاوی مذہب کی تمام مقدس کتابوں کے کلیسائی قانون کا مفہوم انہی کی طرف منسوب ہے۔
- تانگ خاندان (۶۱۸ء۔ ۹۰۷ء) اور مینگ خاندان (۱۳۶۸ء۔ ۱۶۴۴ء) کے موسسین نے عوامی تائید حاصل کرنے کے لئے طاوی پیشین گوئیوں اور جادو کو استعمال کیا۔
- موجودہ شانگ خاندان کا آسمانی معلمین کے متعلق دعویٰ ہے کہ وہ اول معلم ساوی شانگ طاولینگ کی نسل سے ہیں، جوہان خاندان کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے۔

عقائد وافکار:

اول: طاوی مذہب کی کتابیں۔

۱۔ لوتس کی کتاب کا نام "طاؤ۔ ٹی۔ چنگ" ہے، اگر راہداری کے محافظ "ین شی" کی فرمائش نہ ہوتی تو یہ کتاب نہ لکھی جاتی، انہوں نے معلم سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنے افکار کو

www.besturdubooks.net

مدون کریں، یہ کتاب دراصل ادبی شہ پاروں کا مجموعہ ہے جو طاؤ طبیعت پر محیط ہے، اسی طرح یہ کتاب عام قاعدوں کے علاوہ "طاؤ" زمام اقتدار سنبھالنے والے حاکم کی مثالوں پر مشتمل ہے، اس کتاب کی بہت سی عبارتیں انتہائی غامض ہیں، یہ غموض خاص طور پر مقصود بھی ہے۔

۲۔ شوانگ چو نے طاوی مذہب کے فلسفیانہ نظریئے پر بحث کی، اسی طرح انہوں نے آسمان اور انسان کے درمیان اور معاشرے اور طبیعت کے درمیان موازنہ کیا جس میں طاویوں سے تمام مصنوعی حیلوں کو ترک کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کتاب میں پرواز کرنے والے کامل انسانوں کے قصے بھی ہیں، جن کی حیات دائمی ہوتی ہے، وہ طبیعت سے متاثر نہیں ہوتے اور نہ ہی انہیں گرمی وسردی کا احساس ہوتا ہے، ان کی ارواح کو حریت تصرف کا امتیاز حاصل ہے۔

۳۔ کتاب (ہوانگ۔تی۔نی۔چینگ) تیسری صدی قبل مسیح کی ہے، اس کتاب میں صحت کی حفاظت اور اطالۂ حیات کا اہتمام کرنے کی غرض سے بعض معدنیات، نباتات، اور حیوانی مواد پر کیئے جانے والے تجارب درج ہیں۔

۴۔ کتاب (باو۔بو۔چھو) کی تالیف سے لوتس ۳۱۷ء میں فارغ ہوئے تھے، اس کتاب میں قدیم علم کیمیا کے بارے میں بحث کی گئی ہے، نیز اس کتاب میں بعض معدنیات کو سونے میں تبدیل کرنے اور بعض اکسیروں کے توسط سے اطالۂ حیات کی سعی کرنے کے متعلق بحوث مندرج ہیں۔

۵۔ طاویوں کا ایک فلسفیانہ ورازدارانہ مذہبی ادب ہے، جس کے ایک حصے کو دوسری اور چوتھی صدی قبل مسیح میں لکھا گیا تھا، اس ادب میں حکام کو قناعت گذار بنانے پر زور دیا گیا ہے، اس کے دوسرے حصے کو دوسری صدی عیسوی کے انتہا میں شروع کیا گیا تھا، یہ حصہ منظم دینی تحریکوں کی ترجمانی کرتا ہے جو اسکی رازداری کی حفاظت کرنے کی قسم کھانے کے بعد شیخ کی طرف سے شاگرد کو منتقل ہوتا ہے۔

دوئم: خدا کے بارے میں طاویوں کا نظریہ۔

○ طاویوں کے نزدیک خدا آواز یا صورت کا نام نہیں ہے، بلکہ خدا ابدی اور غیر فانی ہے، اس

www.besturdubooks.net

کا وجود، موجودات کے وجود سے سابق ہے، وہ تمام موجودات کی اصل ہے اور تمام موجودات میں اس کی روح رواں دواں ہے۔

- (بقول ان کے) طاؤ مطلق کائن اور مراد کائنات ہے، وہ کائنات سے علیحدہ نہیں ہے بلکہ وہ کائنات میں داخل ہے، اُسی سے تمام موجودات پھوٹ پڑے ہیں۔
- طاوی فرقہ وحدۃ الوجود پر ایمان رکھتا ہے کیونکہ (ان کے نزدیک) خالق و مخلوق شے واحد ہیں جس کے اجزا جدا نہیں ہوتے ورنہ فنا ہو جائیں گے۔
- خدا کے متعلق طاویوں کا نظریہ حلولی مذہب کے زیادہ قریب ہے، جس کا نظریہ ہے کہ خالق تمام موجودات میں حلول کر گیا ہے، اسی طرح اشیامیں تصرف کئے بغیر خالق کوئی تصرف یا عمل نہیں کر سکتا۔
- طاوی عظیم آسمانی قانون پر ایمان رکھتے ہیں جو آسمان و زمین کے تمام موجودات کی حیات، سرگرمیوں اور حرکت کی اصل ہے۔
- شونگ چی کا خیال ہے کہ انسان کائنات کے ساتھ ساتھ وجود میں آیا، چنانچہ انسان خدا سے محبت کرتا ہے لیکن وہ اس مصدر سے زیادہ محبت کرتا ہے جس سے خدا وجود میں آیا، یہ ایسا تصور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاویوں کے عقیدے کے مطابق اللہ سے پہلے بھی کوئی اصل تھی۔

سوئم: دینی محافل ورسومات۔

- طاویوں کے یہاں شیو (CHIOO) نامی ایک قدیم رسم ہے، اس رسم کا مطلب جماعت کا خدا کے ساتھ تجدید تعلقات ہے، یہ رسم تائیوان میں آج بھی موجود ہے۔
- طاویوں کے یہاں کاہنوں کی تعیین کی رسم اور خداؤں کے میلاد کی رسم بھی ہے۔
- بعض طاوی کاہن۔ دفن، شادی اور ولادت کے موقعوں پر خصوصی رسومات انجام دیتے ہیں۔
- طاویوں کے یہاں مریض کے معالجے کی رسم بھی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو ایک پر سکون کمرے میں داخل کر دیا جاتا ہے، کمرے میں وہ کچھ وقت گذارتا ہے اس دوران وہ تامل اور اپنے گناہوں کی فکر میں مشغول ہو جاتا ہے، بعض لوگ درمیان میں

www.besturdubooks.net

سفارش سے بھی کام لیتے ہیں اور پھر وہ نیند میں غرق ہو جاتا ہے۔ طاویوں کا خیال ہے کہ وہ خداؤں یا مردوں یا رشتہ داروں کے خیالات منتقل کرتا رہتا ہے۔

- بخور کی لکڑی جلا کر دھواں دینا ہر طاوی عبادت کی ایک بنیادی شے ہے، اسی طرح خنجر، جادو کیا ہوا پانی، میوزک، نقاب اور مقدس کتابیں بھی طاوی عبادت کے اجزا ہیں۔

چہارم: طاوی افکار۔

- طاوی مذہب ایک صوفیانہ مذہب ہے، کیونکہ طاوی پر ضروری ہے کہ وہ حقائق مجردہ تک رسائی حاصل کر کے اپنے اندر خلا پیدا کرنے کے لئے تمام مشاغل و شوائب سے خود کو پاک کرے، جو در حقیقت امتلا ہے، تمام مادیات سے مجرد ہونے ہی سے پاکی حاصل ہو سکے گی تا کہ انسان خالص روح بن جائے۔
- تصوف کا اعلیٰ مرتبہ فرد اور قانونِ اعظم کے درمیان وحدت تامہ ہے، یہ درجہ متصوف اور ذاتِ علیا کے آپس میں ضم ہونے ہی سے حاصل ہوگا تا کہ دونوں ایک شخصیت بن جائیں۔
- اگر انسان معرفت حق کے درجے تک پہنچ جائے تو پھر وہ حالت اثیریہ تک پہنچ سکتا ہے جہاں نہ موت ہے نہ حیات۔
- بلاشبہ طاوی فرقہ ایک منفی راستے پر گامزن ہے بخلاف کنفیوشسیت کے، کیونکہ طاویوں کے نزدیک فضیلت کا مطلب کام نہ کرنا اور تامل پر اکتفا کرنا ہے۔
- طاوی، مقدس پہاڑوں اور دور دراز کے جزیروں میں زندگی گذارنے کی دعوت دیتے ہیں۔
- طاوی، شریعتوں، قوانین، علم اور دیگر مظاہر تمدن پر بھرپور حملے کرتے ہیں، کیونکہ ان کے خیال میں یہ مظاہر تمدن انسانی فطرت کو تباہ کر رہے ہیں جبکہ انسان کی اصل تخلیقی حالت ہی بہتر ہے، اس سلسلے میں طاویوں کے نزدیک انسان کا بہترین مثالی نمونہ یہ ہے کہ انسان قدرتی نظام کی طرف رجوع کرے، کیونکہ وہ سلامتی فطرت و صفائی سے متصف ہے۔
- طاویوں کے یہاں طویل عمر پانے کو بڑی اہمیت حاصل ہے، عمر میں بڑھوتری کو تقدس کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ طاوی تصوف کے اہداف میں سے اطالۂ عمر اور خلود کے لئے جدوجہد کرنا بھی ہے، بعض طاویوں نے کئی سو سالوں تک طویل عمر پانے کا دعویٰ کیا،

www.besturdubooks.net

ان کی نظر میں بہترین خالدین وہ ہوتے ہیں جو دن دھاڑے آسمان پر چڑھ جائیں۔ ان کے خیال میں یہ خلود، تدریبات اور جسمانی وروحانی ریاضتوں کے ذریعے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

- اکسیر حیات کی تلاش کا اسقدر اہتمام کرنے کی بدولت، انہی کے ہاتھوں پر حسب وکیمیا کو بڑی ترقی حاصل ہوئی، اسی طرح دجل، شعبدہ بازی اور جادو کو بھی انہی کے توسط سے ترقی ملی، جس نے کاہنوں کو بے تحاشا دولت مند بنادیا ہے۔
- طاوی، اخلاقی تعلیم حاصل کرنے اور اجتماعی موسمی محفلوں میں شرکت کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔
- طاوی بعث بعد الموت اور حسابِ اعمال کو نہیں مانتے، انکا کہنا ہے کہ نیکو کار کو صحت وطویل عمر سے اور بدکار کو بیماری اور جلد موت کے ذریعے بدلہ دیا جاتا ہے۔

فکر اور عقیدے کی جڑیں:

- طاوی نظریات زمانہ عدم کی طرف راجع ہیں، البتہ یہ نظریات اس فرقے کے بانی لوتس کے ہاتھوں پر نکھر کر سامنے آئے ہیں۔
- کنفیوشسیت بدھ مت اور طاویت سب ایک۔ قریبی علاقہ میں پائے جانے کی وجہ سے ان کے آپس میں تاثر اور تاثیر کے بہت سے عوامل پائے جاتے ہیں مثلاً نظریۂ تصوف کو ملاحظہ کیجئے جسے مختلف اسالیب سے تعبیر کیا جارہاہے مگر سب کا مضمون ایک ہی ہے۔
- طاویت، بدھ مت کے مقابلے میں کنفیوشسیت کے زیادہ قریب ہے۔
- طاویوں نے بدھوں سے تعمیر مکانات، رہبانیت اور شادی نہ کرنے کے نظریے کو لیا۔
- دوان اپنی کتاب، (تورات اور اس جیسے دیگر ادیان کی خرافات۔ ص: ۱۷۲) میں لکھتے ہیں کہ "طاوی مذہب میں بھی تثلیث کا عقیدہ موجود ہے مثلاً ان کے یہاں طاؤ اور عقل اول۔ ازلی ہیں جو ایک ذات سے نکلے ہوئے ہیں، جبکہ اس سے ایک تیسری شے نکلی ہوئی ہے جو ہر شے کا جائے صدور ہے۔"

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- ۱۹۵۸ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ چین کے مختلف اطراف میں تیس ہزار طاوی اب بھی

www.besturdubooks.net

سرگرم ہیں، یہ بات تو پہلے سے معلوم ہے کہ چینی تقلیدی طاوی ثقافت اب تک زندہ ہے۔

- ۱۹۴۹ء میں آخری سماوی معلم (شانگ این بو) تائیوان کی طرف فرار ہو گئے تھے۔ ۱۹۶۰ء میں یہ مذہب دوبارہ زندہ ہوا اور طاویوں کی بڑی بڑی عبادت گاہیں ظاہر ہونے لگیں، جیساکہ تائپی کے قریب "شہنان" کی عبادت گاہ جس میں "لویونگ ین" کا پتلا رکھا ہوا ہے، اس کے متعلق طاویوں کا عقیدہ ہے کہ طاؤ کے خدا کی روح اس میں منغمس ہو گئی ہے، ۱۹۷۰ء میں اس معلم سماوی کا انتقال گیا اور اس کا بیٹا "شانگ یوان ہسین" اس کا جانشین بنا۔
- طاویوں کی بعض جماعتیں ملائیشیا کے علاقوں پنیانگ، سنگاپور اور بنکاک میں بھی پائی جاتی ہیں۔
- ہمارے اس دور میں جاپان کو طاوی مذہب کے بارے میں وسیع معلومات رکھنے والا ملک سمجھا جاتا ہے۔
- ستر ہویں اور اٹھار ہویں صدی میں طاویوں کی تائیوان کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے تائیوان کو بیسویں صدی میں طاویوں کا اہم گڑھ سمجھا جاتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ الملل والنحل للشہرستانی وذیلہ : یہ کتاب شہرستانی کی تالیف کردہ ہے جبکہ اس میں ساتھ ذیل محمد سعید گیلانی کی ہے۔ جلد ۲۔ دارالمعرفۃ۔ بیروت۔ طبع ۲۔ ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء۔

۲۔ الدیانات والعقائد فی مختلف العصور : احمد عبدالغفور عطار۔ طبع اول۔ مکہ مکرمہ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء۔

دیگر زبانوں میں دیکھئے:

1: ENCYCLOPEDIA BRITANNICA, 1968, VOL 17 P.1034-1054.

2: DOANE : BIBLE MYTHS AND THEIR PARALLELS IN OTHER RELIGION, P.172.

...........☆☆☆...........

www.besturdubooks.net

(۳۷)

لادینیت
(SECULARISM)

تعارف:

عِلمانیت جسے انگریزی میں (SECULARISM) سیکولرازم کہا جاتا ہے اور جس کا صحیح ترجمہ لادینیت یا دنیا پرستی ہے، یہ بلا دین ومذہب زندگی گزارنے کی دعوت کا نام ہے جب کہ اس لفظ کے سیاسی معنیٰ "لامذہب حکومت" ہے۔ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا لفظ علم(SCIENCE)اور علمی مذہب(SCIENTISM) سے ادنیٰ سا تعلق بھی نہیں ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- بے دینیت کا نظریہ سب سے پہلے یورپ میں پروان چڑھا، پھر استعمار، عیسائی تبلیغی مشنری اور کمیونزم کی تاثیر سے پوری دنیا میں پھیل گیا، ۱۷۸۹ء میں انقلابِ فرانس سے پہلے اور بعد کے بہت سے واقعات کی وجہ سے یہ نظریہ وسیع پیمانے پر عام ہوتا گیا، اب تو بے دینیت کے افکار و مناہج بھی نکھر گئے ہیں، حسب ذیل ترتیب کے مطابق بے دینیت کے واقعات کی ترقی ہوتی گئی:

۱۔ مذہبی لوگوں کا شیطانوں اور سیاسی دھندے بازوں میں تبدیل ہو جانا، رہبانیت اور عشاءِ ربانی کے بھیس میں لوگوں کا مال غصب کرنا اور مغفرت کے چیک فروخت کرنا۔

۲۔ کلیسا کے علم کی مخالفت کرنا، فکر پر تسلط جمانا، تفتیشی محکمے تشکیل دینا اور سائنس دانوں پر حماقت کی تہمت باندھنا۔

- کوبرنیکوس نے جب ۱۵۴۳ء میں (حرکات الاجرام السماویۃ) نامی کتاب شائع کی تو کلیسا نے اس کتاب کو ممنوع قرار دے دیا۔

www.besturdubooks.net

- جردانو: اس نے جب ٹیلی اسکوپ بنائی توان کو سخت سزادی گئی جب کہ اس وقت ان کی عمر ۷۰ برس تھی، ۱۶۴۲ء میں ان کی موت واقع ہو گئی۔
- دیکارت: اس نے فکروحیات میں عقلی اسلوب منطبق کرنے کی دعوت شروع کردی۔
- بیکون: اپنے تجرباتی قواعد لیکر نمودار ہوااور پھران قواعد کو ہر چیز پر منطبق کرنے کی کوشش کی۔
- سپنوزا: صاحب فکر "نقد تاریخی"، انکاانجام یہ ہواکہ ان کو آگ میں جلادیا گیا۔
- جان لوک: وحی وعقل کے درمیان تعارض ہونے کی صورت میں انہوں نے وحی کو عقل کے تابع بنانے کا مطالبہ کردیا۔

۳۔ عقل وطبیعت کے اصول کا ظہور: بے دین لوگوں نے عقل کی آزادی اور طبیعت پر خدائی صفات لاگو کرنے کی دعوت دی۔

۴۔ انقلابِ فرانس: ایک طرف کلیسااور دوسری طرف جدید تحریک کے درمیان مقابلے کے نتیجے میں ۱۷۸۹ء میں فرانسیسی حکومت معرضِ وجود میں آئی، عوام کے نام سے حکومت کرنے والی یہ پہلی لادین حکومت تھی، بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ کلیسااور فرانسیسی حکومت کی غلطیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ذاتی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ماسونی، انقلابِ فرانس میں شامل ہو گئے تھے۔

۵۔ عہد تنویر جس نے انقلابی پیشین گوئیوں کی راہ ہموار کی:

- جان جاک روسو (۱۷۷۸ء) ان کی کتاب (العقد الاجتماعی) کو انقلابی انجیل کا درجہ حاصل ہے۔
- مونتسکیو: ان کی کتاب کا نام "روح القوانین" ہے، سپنوزا (یہودی) کو لادینیت کی حیات وسلوک کا منہج قرار دینے کے لحاظ سے لادینیت کا لیڈر شمار کیا جاتا ہے، ان کی ایک اور کتاب کا نام "رسالۃ فی اللاھوت والسیاسۃ" ہے، فولتیر، صاحب کتاب "القانون الصغیر" اور کانٹ صاحب کتاب "الدین فی حدود العقل وحدہ" ۱۸۰۴ء۔
- ولیم جودین (۱۷۹۳ء) کی کتاب "العدالۃ السیاسیۃ" میں لادینیت کی بالکل واضح دعوت دی گئی۔

۶۔ میرابو کو انقلاب فرانس کا خطیب، لیڈر و فلسفی شمار کیا جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

۷۔ غونمائی لوگوں کا ہجوم جب باستیل کو منہدم کرنے کے لئے چل پڑا تو اس وقت اس کا نعرہ ''روٹی'' تھا، پھر (آزادی، مساوات، اخوت) میں تبدیل ہو گیا، جو در حقیقت ماسونیوں کا نعرہ ہے، ماسونیوں کا ایک اور نعرہ ''رجعت پسندی کو گرنا چاہئے'' ہے۔ یہ ایک بامعنی جملہ ہے جس سے مراد مذہب ہے، اس نعرے کے ذریعے یہودیوں نے اپنے اور سرکاری مشنری کے درمیان موجود رکاوٹوں کو توڑنے اور مذہبی تفرقے کو ختم کرنے کے لئے مداخلت کی اور انقلاب بجائے مذہبی لوگوں کے مظالم کے خلاف آنے کے خود ''دین'' کے خلاف آ گیا۔

۸۔ نظریۂ ترقی: ۱۸۵۹ء میں چارلس ڈارون کی کتاب ''اصل الانواع'' ظاہر ہوئی، یہ کتاب طبیعی قانونِ انتقا اور بقائے انسب پر مرکوز ہے، اس کے نظریے نے انسان کے جد امجد ایک چھوٹے سے جراثیم کو قرار دیا جو ایک منجمد گندگی میں کروڑوں سال پہلے بقید حیات تھا، اس کی ترقی کے مرحلوں میں ایک مرحلہ بندر بننے کا ہے اور اس کا آخری مرحلہ انسان بننے کا ہے، اس نظریے نے دینی عقائد کو تہس نہس کر دیا، الحاد کو فروغ دیا، حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں نے اس نظریے سے غلط فائدہ اٹھایا ہے۔

۹۔ نیشہ کا ظہور: اس شخص کا نظریہ یہ تھا کہ خدا مر گیا ہے، اب انسانِ اعلیٰ (سپر مین) کو خدا کی جگہ لینی چاہئے۔

۱۰۔ ڈورکا یم (یہودی): نظریۂ عقل جمعی کے ذریعے اس نے انسان کی حیوانیت و مادیت کو جمع کر دیا۔

۱۱۔ فروید (یہودی): اس شخص نے تمام ظواہر کی تشریح جنسی میلان سے کی، انسان اس کی نظر میں ایک جنسی جانور ہے۔

۱۲۔ کارل مارکس (یہودی): تاریخ کی مادی تشریح کرنے والا اور مادے کی حتمی ترقی پر یقین کرنے والا، یہ شخص سوشلزم کا داعی اور سوشلزم کا بانی اول تھا، اس نے مذہب کو لوگوں کے لئے افیون قرار دیا۔

۱۳۔ جان پول سارتر (وجودیت) میں اور کولن ولسن (لامنتمی) میں: یہ دونوں اشخاص وجودیت والحاد کی دعوت دیتے ہیں۔

۱۴۔ عرب واسلامی دنیا میں سیکولرازم (لادینیت) کے چند نمونے حاضر خدمت ہیں:

www.besturdubooks.net

- مصر میں: خدیوی اسماعیل نے ۱۸۸۳ء میں مصر میں فرانسیسی قوانین در آمد کیے، یہ خدیوی مغربی فتنوں میں گرفتار تھا، اس کی آرزو یہ تھی کہ مصر کو یورپ کا ایک ٹکڑا بنادیا جائے۔
- ہندوستان میں: ۱۷۹۱ء تک ہندوستان کے قوانین اسلامی شریعت کے مطابق تھے، اس کے بعد انگریزوں کی منصوبہ بندی سے اسلامی شریعت کا اسقاط شروع ہوا، انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں ہندوستان سے اسلامی شریعت کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔
- الجزائر میں: ۱۸۳۰ء میں الجزائر پر فرانس نے قبضہ کرنے کے بعد اسلامی شریعت کو کالعدم قرار دے دیا۔
- تیونس میں: ۱۹۰۶ء میں تیونس میں فرانسیسی قوانین داخل کر دیئے گئے۔
- مغرب (مراکش) میں: مراکش میں ۱۹۱۳ء میں فرانسیسی قوانین داخل کر دیئے گئے۔
- ترکی میں: خلافت عثمانیہ کے سقوط اور مصطفیٰ کمال اتاترک کے ترکی پر قبضے کے تحت امورِ سلطنت کو استقرار حاصل ہونے کے بعد ترکی نے بے دینیت کا لباس زیب تن کیا، اس سے پہلے بھی ترکی میں بے دینیت کے آثار و مقدمات نمایاں تھے۔
- عراق اور شام میں: خلافت عثمانیہ کے سقوط اور انگریزوں و فرانسیسیوں کے عراق و شام میں قدم جمنے کے بعد شریعت کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔
- اکثر افریقہ: اکثر افریقی ممالک میں عیسائی حکومتیں ہیں جنہوں نے مغربی استعمار کے خاتمے کے بعد زمامِ اقتدار سنبھالا ہے، جب کہ انڈونیشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک بے دین ممالک ہیں۔
- لادین جماعتیں اور قومی پارٹیاں: جیسے بعث پارٹی، سوری قومی پارٹی، فرعونی نسل، طورانی نسل عرب قومیت۔
- عالم اسلام و عرب میں بے دینیت کے داعی: احمد لطفی السید، اسماعیل مظہر، قاسم امین، طٰہٰ حسین، عبدالعزیز فہمی، میشل عفلق، انطون سعادہ، سوکارنو، سوھارتو، نہرو، مصطفیٰ کمال اتاترک، جمال عبدالناصر، انور السادات وغیرہ، ان تمام حضرات کا نعرہ یہ تھا کہ: (سیاست میں کوئی مذہب نہیں اور نہ ہی مذہب میں کوئی سیاست ہے)۔

www.besturdubooks.net

افکار و عقائد:

- بعض بے دین سرے سے اللہ کے وجود ہی کے منکر ہیں۔
- بعض بے دین اللہ کے وجود پر تو یقین رکھتے ہیں مگر اُن کا عقیدہ ہے کہ اللہ اور انسانی زندگی کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔
- بے دینوں کا عقیدہ ہے کہ زندگی کی بنیاد مطلق علم اور عقل و تجربہ کے غلبے پر قائم ہے۔
- بے دینوں کا عقیدہ ہے کہ روحانی اور مادی دنیا کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ کھڑی ہے، انکے نزدیک روحانی اقدار منفی اقدار ہیں۔
- بے دینوں کا خیال ہے کہ مذہب کو سیاست سے جدا کر دینا چاہیئے اور زندگی کو مادی بنیادوں پر استوار کرنا چاہیئے۔
- منافع کا اصول (براکماتیزم) کو زندگی کی ہر چیز پر منطبق کرنا۔
- حکومت، سیاست اور اخلاقی فلسفوں کے سلسلے میں (میکاوَلی) اصولوں پر اعتماد کرنا۔
- اباحیت، اخلاقی بے راہ روی اور خاندانی بندھن کی تباہی کو اجتماعی عمارت کی خشتِ اول کے طور پر نشر کرنا۔
- عالم عرب و اسلام میں استعمار اور عیسائی تبلیغی مشنریوں کے طفیل سے عام ہونے والے لادینی نظریات حسب ذیل ہیں:
  - ☆ اسلام، قرآن اور حقیقت نبوت پر طعن کرنا۔
  - ☆ یہ خیال کرنا کہ اسلام نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہیں جو چند مذہبی رسوم اور روحانی شعائر کا نام ہے۔
  - ☆ یہ خیال کرنا کہ اسلامی فقہ دراصل رومن قانون سے ماخوذ ہے۔
  - ☆ یہ خیال کرنا کہ اسلام تہذیب جدید کا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ پسماندگی کی دعوت دیتا ہے۔
  - ☆ مغربی طرز پر تحریرِ نسواں کی دعوت دینا۔
  - ☆ اسلامی تہذیب کو معیوب کرنا، تاریخ اسلام کی باطل تحریکوں کے حجم کو بڑا ظاہر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ یہی اصلاحی تحریکیں ہیں۔

www.besturdubooks.net

☆ قدیم تہذیبوں کا احیا کرنا۔

☆ مغربی قوانین ولادینی مناہج کو لینا اور ان کی اتباع کرنے کی کوشش کرنا۔

☆ نئی نسلوں کی بے دین تربیت کرنا۔

☆ حقیقت یہ ہے کہ اگر بے دینیت یا سیکولرازم کی مغربی ممالک میں موجود رہنے کے لئے کوئی عذر ہے بھی تو مشرق میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

فکر اور عقیدہ کی جڑیں:

- اولاً کلیسا سے دشمنی ثانیاً مذہب سے دشمنی، چاہے کوئی بھی مذہب ہو، سائنس کی تائید کرتا ہو یا سائنس کا دشمن ہو۔
- دنیا پر تسلط جمانے کے لئے بے دینیت کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنے میں یہودیوں کا بڑا ہاتھ ہے، تاکہ وہ اُس دینی رکاوٹ کو ختم کر سکیں جو یہودیوں اور روئے زمین کی دیگر اقوام کے درمیان موجود ہے۔
- الفریڈ ہوایٹ ہیو کہتا ہے کہ "ایسا کوئی بھی مسئلہ جس میں مذہب سائنس کی مخالفت کرتا ہو تو سائنس حق پر اور مذہب باطل پر ہوگا۔"
- نظریہ "سائنس ومذہب کے مابین عداوت" کو عام کرنا تاکہ وہ دین اسلام کو بھی شامل ہو جائے، باوجود اس کے کہ اسلام حیات وسائنس کا مخالف نہیں ہے جیسا کہ کلیسا سائنس کا مخالف ہے، بلکہ اسلام تو تجربی منہج کی تطبیق اور سائنس کی نشر میں پیش پیش ہے۔
- آخرت کا انکار، آخرت کے لئے عمل نہ کرنا اور اس بات پر یقین کرنا کہ دنیاوی زندگی ہی نفع اور لذتیں حاصل کرنے کا واحد موقع ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- بے دینیت (سیکولرازم) کی ابتدا یورپ سے ہوئی، ۱۷۸۹ء میں انقلاب فرانس کے ساتھ ساتھ بے دینیت کا سیاسی وجود بھی آگیا، انیسویں صدی میں بے دینیت یورپ میں عام ہوئی، بیسویں صدی میں استعماری قوتوں اور عیسائی تبلیغی مشنریوں کی تاثیر سے

www.besturdubooks.net

اکثر دنیا کی سیاستوں اور حکومتوں میں منتقل ہو گئی۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ جاهلية القرن العشرين : محمد قطب۔
۲۔ المستقبل لهذا الدين : سید قطب۔
۳۔ تهافت العلمانية : عماد الدین خلیل۔
۴۔ الاسلام والحضارة الغربية : محمد محمد حسین۔
۵۔ العلمانية : سفر بن عبد الرحمٰن الحوالی۔
۶۔ تاریخ الجمعيات السرية والحركات الهدامة : محمد عبد اللہ عنان۔
۷۔ الاسلام ومشكلات الحضارة : سید قطب۔
۸۔ الغارة على العالم الاسلامی : ترجمہ محی الدین الخطیب۔
۹۔ الفكر الاسلامی فی مواجهة الافكار الغربية : محمد المبارک۔
۱۰۔ الفكر الاسلامی الحديث وصلته بالاستعمار الغربی : محمد البہی۔

.......☆☆☆.......

www.besturdubooks.net

(۳۸)

فرویدیت
(FREUDISM)

تعارف:

فرویدیت کا تعلق تحلیل نفسی کے مکتبۂ فکر سے ہے جس کی بنیاد سیگمینڈ فروید" نامی ایک یہودی نے رکھی تھی، فرویدیت سلوکِ انسانی کی تشریح جنس سے کرتی ہے، جنس کو ہر شے کا سبب قرار دیتی ہے، جنسی تسکین کی راہ میں عقائد واخلاق کو حاجز ورکاوٹ تصور کرتی ہے، جس سے انسان نفسیاتی پیچیدگیوں اور امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- سیگمینڈ فروید ۶ مئی ۱۸۵۶ء میں "فریبورج" شہر، ڈسٹرکٹ مورافیا، موجودہ چیکوسلواکیہ میں یہودی والدین سے پیدا ہوا۔
- سیگمینڈ کے والد کا خاندان "کولون" جرمنی میں ایک طویل عرصے تک رہا، چودہویں یا پندرہویں صدی میں مشرق کی طرف کوچ کیا، انیسویں صدی میں ایک دفعہ پھر لتوانیا سے براستہ غالیسیا، مورافیا کی طرف ہجرت کی، مورافیا جنگ عظیم اول کے بعد اور اس سے پہلے آسٹریا اور ہنگری سلطنتوں کے زیر تسلط تھا۔
- سیگمینڈ کی والدہ روسی سرحد کے قریب غالیسیا کے شمال میں واقع شہر "جرودی" میں پیدا ہوئی، سیگمینڈ کی والدہ ابھی بچی ہی تھی کہ اس کا والد "ویانا" ہجرت کر گیا، جوان ہونے کے بعد سیگمینڈ کے والد جیکب فروید سے شادی کی اور ان سے سات بچے پیدا ہوئے۔
- "غالیسیا" پولینڈ کا ایک شہر ہے جہاں سے سیگمینڈ کا والد آیا تھا، یہ شہر مشرقی یورپ کے یہودیوں کا گڑھ رہا ہے، افراتفری کی وجہ سے غالیسیا سے اس کا خاندان بروسلا جرمنی کی

www.besturdubooks.net

طرف ہجرت کر گیا، اس وقت سیگمینڈ کی عمر تین برس تھی، پھر دوبارہ ویانا ہجرت کر گئے جہاں انہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گذارا، ۱۹۳۸ء تک ویانا ہی میں رہے، پھر لندن چلے گئے، اس ارادے سے کہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام وہیں گزاریں گے، ان دنوں ان کے رخسار کو سرطان کا مرض لاحق ہو چکا تھا، ۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ان کی وفات ہو گئی۔

- بچپن میں سیگمینڈ کی ابتدائی تربیت ایک بدصورت پستہ قد کیتھولک بڑھیا کے ہاتھوں پر ہوئی تھی جو کبھی کبھار سیگمینڈ کو اپنے ساتھ چرچ لے جایا کرتی تھی، جس سے اس کے دل ودماغ میں مسیحیت کے خلاف ایک غضبناک کیفیت پیدا ہو گئی۔
- سیگمینڈ نے یہودی ماحول میں پرورش پائی، اس کے غیر یہودی دوست بہت کم تھے، کیونکہ غیر یہودی سے وہ نہ تو مانوس ہوتا تھا اور نہ ہی اسے ان پر اعتماد تھا۔
- ۱۸۷۳ء میں سیگمینڈ نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا، بعد میں اس نیکہا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مجھے اپنے یہودی ہونے پر کسی قسم کی خساست یا شرمندگی کا احساس ہے، اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے بعد بھی سیگمینڈ پر اپنی مظلومیت کا موہوم احساس چھایا رہا۔
- ۱۸۸۵ء میں ویانا چھوڑ کر سیگمینڈ پیرس چلا گیا، ایک سال تک شارکوٹ (CHARCOT) سے تعلیم حاصل کی، شارکوٹ پیرس میں ہسٹریا کا علاج مقناطیسی تنویم کے ذریعے کرتا تھا، فروید کو اپنا استاذ اس وقت زیادہ اچھا لگا جب اس نے فروید سے تاکیدًا کہا کہ وہ کسی نہ کسی عصبی مرض میں مبتلا ہے جس میں مریض کی جنسی زندگی یقینی طور پر مضطرب رہتی ہے۔
- ۱۸۸۶ء میں فروید واپس ویانا آگیا، یہاں اس نے عام عصبی امراض اور خاص ہسٹریا کا مطالعہ بذریعۂ تنویم مقناطیسی شروع کر دیا۔
- نانسی مکتبۂ فکر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے فروید دوبارہ فرانس آیا، لیکن اس کی امیدوں پر اس وقت پانی پھر گیا جب اسے پتہ چلا کہ وہ غریبوں کے ساتھ تنویم مقناطیسی کا طریقہ استعمال کرنے میں امیروں کے مقابلے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے جو اپنے ذاتی خرچ پر علاج کرواتے ہیں۔
- فروید نے دوبارہ ویانا واپس آکر تنویم مقناطیسی کا عمل شروع کر دیا جس میں اسے متوسط درجے کی کامیابی حاصل ہوئی۔

www.besturdubooks.net

- فروید نے جوزف برویر (۱۸۴۲ء۔ ۱۹۲۵ء) کے ساتھ تعاون کرنا شروع کردیا جو ایک آسٹروی ڈاکٹر اور فروید کا دوست تھا، جوزف دراصل فیزیالوجسٹ تھا پھر طب میں منتقل ہوگیا تھا کیونکہ جوزیف ان لوگوں میں سے تھا جو تنویم مقناطیسی کا بھی استعمال کیا کرتے تھے۔
- ان دونوں نے مریض کے ساتھ گفتگو کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا، اس میں انھیں تھوڑی بہت کامیابی حاصل ہوئی، دونوں نے اپنی اپنی ابحاث کو ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۵ء میں شائع کیا، ان دونوں کا طریقۂ علاج گفتگو و تنویم کا مجموعہ بن گیا، لیکن کچھ عرصے بعد برویر اس پورے طریقۂ کار سے منحرف ہوگیا۔
- فروید نے اپنا عمل جاری رکھا، تنویم کا طریقہ چھوڑ کر گفتگو کرنے کا طریقہ اپنایا، وہ مریض سے کہتا کہ پہلے تم اپنے پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر پوری وضاحت کے ساتھ اپنے دل کی ساری باتیں بتادو، اس کا نام اس نے طریقۂ ''ترابط حر'' رکھا، اس طریقے میں اس نے افکار و یادداشتوں پر عدم رقابت کا اسلوب اختیار کیا، یہ طریقہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ کامیاب نکلا۔
- فروید مریض سے کہتا کہ بتاؤ تم نے گذشتہ رات کیا خواب دیکھا تھا، جس سے اسے تحلیل میں بڑی مدد ملتی تھی، پھر ''تفسیر الاحلام'' کے نام سے اس نے ایک کتاب لکھی، ۱۹۰۰ء میں اسے شائع کردیا، پھر ''علم النفس المرضی للحیاۃ الیومی'' نامی کتاب لکھی اور اس کے بعد متواتر کتابیں لکھتا گیا، جس کے بعد تحلیل نفسی کا ایک واضح سائیکلوجی مکتبۂ فکر معرضِ وجود میں آگیا۔
- ویانا میں فروید نے ''مرکز دائرہ علمی'' کی بنیاد رکھی تو سوئٹزرلینڈ اور یورپ سے عام طور پر لوگوں نے اس مرکز کے ساتھ تعلقات قائم کرنا شروع کردیئے جس کی بنا پر اس نے ۱۹۰۸ء میں ''محللین نفسیین'' کی کانفرنس منعقد کی، مگر اس دائرے کو دوام نصیب نہیں ہوا کیونکہ یہ خود مختلف دوائر میں منقسم ہوچکا تھا۔
- ۱۸۹۵ء میں فروید نے ''بنائی برث'' (یعنی عہد کی اولاد) نامی تنظیم کی رکنیت اختیار کرلی، اس وقت اس کی عمر انتالیس برس تھی، مذکورہ جمعیت یہودیوں کے علاوہ کسی اور کو اپنی رکنیت سے سرفراز نہیں کرتی ہے، فروید کئی سالوں تک اس کے اجتماعات میں پابندی

www.besturdubooks.net

سے حاضر ہوتا رہا، خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں اس نے وہاں کئی لیکچرز بھی دیئے۔

- فروید ہرٹزل کو جانتا تھا، ھرتزل کی پیدائش ۱۸۶۰ء میں ہوئی تھی، فروید نے اسے اپنی ایک کتاب بطور ھدیہ بھیجی تھی ان دونوں نے ایک ساتھ صہیونیت (جس کی طرف یہ دونوں منسوب تھے) کی خدمت کے طور پر ایک ہی طرز کے نظریات کے اثبات کے لئے جدوجہد کی، مثلاً ”سامیوں سے دشمنی“ جس کو ہرتزل سیاسی طور پر لوگوں میں پھیلا رہا تھا اور فرویدا سے نفسیاتی طور پر حل کر رہا تھا۔

دوم: سیگمینڈ کے ساتھی اور شاگرد۔

- سیگمینڈ کے ساتھیوں میں: ساخس، رایک، سالزمان، زیلبورج، شویزی، فرانکل، وونیلز، سیمل وغیرہ شامل ہیں جو سب کے سب یہودی تھے۔
- لارنست جونز، سیرتِ فرویدیت کے مؤرخ، پیدائشی طور پر مسیحی، فکری طور پر ملحد اور شعور ووجدان کے لحاظ سے یہودی تھا، حتیٰ کہ یہودیوں نے اسے ”اعزازی یہودی“ کے لقب سے نوازا۔
- ولہلم سٹکل اور فرنز وٹلز: یہ دونوں فروید کی جماعت کے بڑے اہم رکن تھے، لیکن اُن سے صرف نظریات یا طریقۂ کار میں چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر علیحدہ ہو گئے تھے۔
- اتورانک (۱۸۸۴ء۔ ۱۹۳۹ء) نے فروید کے اصلی اساسی نظریات کی روشنی میں اہم تعدیلات کر کے ایک جداگانہ نظریہ وضع کیا، اتورانک کے سلسلے میں مشہور ہے کہ انسان پر اثر انداز ہونے والے عمیق صدمۂ ولادت پر ان کو یقین تھا، اس صدمے کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ اس کی کوششیں توازن ونشوونمو کو لوٹانے کے سلسلے میں کبھی منقطع نہیں ہوتیں۔
- الفرڈ آڈلر: ۱۹۳۷ء میں ویانا میں پیدا ہوئے، بہت سرعت کے ساتھ فروید کی جماعت میں شامل ہوئے اور پھر اس سے علیحدہ ہو گئے، انہوں نے خود ایک مکتبۂ فکر قائم کیا جس کا نام ”انفرادی علم نفس“ رکھا، الفرڈ نے قوتِ ارادی اور شعوری جدوجہد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فروید کی متعدد جنسی وجوہات کو اجتماعی وجوہات سے تبدیل کر دیا۔

www.besturdubooks.net

- کارل گستاف یونج: (۱۸۷۵۔۱۹۶۱ء) زیورخ میں پیدا ہوئے، یہ مسیحی تھا، فروید نے اسے تحلیل نفسی کی عالمی جمعیت کا صدر بنادیا، لیکن وہ اپنے استاذ سے یہ کہتے ہوئے علیحدہ ہوگئے کہ یہ تحلیلی مکتبۂ فکر غیر پختہ ویک جانبی ہے، فروید پر ان کی علیحدگی کا بڑا اثر ہوا، پھر انہوں نے نظریۂ (تحلیلی سائیکوجی) وضع کیا، ساتھ ہی اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ایک بڑی دافع قوت موجود ہے جو درحقیقت زندگی کی قوت ہے اور اس بات کی تاکید کی کہ نسل و عنصر سے متصل لاشعوری معلومات کا بھی بڑا اہم کردار ہے۔

سوئم: جدید فرویدی۔

- اصلی فرویدیت سے بڑے پیمانے پر لوگوں کا خروج ہوا خصوصاً جدید فرویدیت ۔کے وجود میں آنے کے بعد، جدید فرویدیت کا مرکز (طب عقلی واشنگٹن اسکول) اور ''ادارہ الیام الانسون'' ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہے، چونکہ یہ ادارے اجتماعی عوامل کی اہمیت پر زور دیتے ہیں لہٰذا وہ اس لحاظ سے بڑے نمایاں ہیں۔ ساتھ ہی ان کو یقین ہے کہ ان کے بنیادی مقاصد ایجابی ہیں، وہ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اجتماعی علم میں نفسیاتی حل کو شامل کردیا جائے تاکہ اجتماعی حالات کی ضروریات پوری کرنے کے لئے انسانی دوافع کے اصولوں کے متعلق بحث کی جاسکے۔ اہم جدید فرویدی شخصیات حسب ذیل ہیں:
- ہاری سٹاک سلیفان: (۱۸۹۲ء۔۱۹۴۹ء) مریض ودیگر لوگوں کے درمیان موجود مظاہر تاثر اور نفسیاتی طور پر اس کے انعکاسات کی تحقیق کرنے کی طرف ان کا رحجان تھا۔
- اریک فروم: ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء کے درمیان ظاہر ہوا، یہ شخص انسان کو اس نظر سے دیکھتا تھا کہ وہ درجۂ اول کی ایک اجتماعی مخلوق ہے، جبکہ فروید انسان کو اس نظر سے دیکھتا تھا کہ وہ مکتفی بالذات مخلوق ہے اور اس کی حرکت عوامل غریزہ کا نتیجہ ہے۔
- ابرام کاردیز ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان ظاہر ہوا، انہوں نے مطالعہ تاثیر کے سلسلے میں اجتماعی اداروں اور انفرادی شخصیت کے بین بین راستہ اپنایا۔
- کارن ہونی: نے یورپ وامریکہ میں پندرہ سال تک فروید کے طریقۂ کار کو استعمال کیا، بعد میں اس میں نظر ثانی کرکے ایک جدید نظریہ وضع کیا جو علاجی تطبیق کے سلسلے میں فرویدی نظریے کی عاید کردہ بہت سی قیود سے آزادی دلاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- مذکورہ بالا جدید نظریہ کے باوجود جدید فرویدی اب بھی فروید کے اصل نظریے کی بہت سی چیزوں کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱۔ انفعالی قوت کی اہمیت اس لحاظ سے کہ وہ دفع عقلی، ارتکاساتِ اشراطیہ اور تکوین عادات کی ضد ہے۔

۲۔ لاشعوری مدافعت۔

۳۔ کبت و مقابلہ اور دورانِ علاج و تحلیل اس کی اہمیت۔

۴۔ داخلی عادات کا اہتمام اور تکوین نفسی پر اس کا اثر۔

۵۔ ایامِ طفولت کی ابتدائی معلومات کی دائمی تاثیر۔

۶۔ تداعی حرہ کا اسلوب، خوابوں کی تحلیل اور نقل حقیقت کا استعمال۔

عقائد وافکار:

- تحلیلی مکتبۂ فکر تین باتوں پر مرکوز ہے: جنس، طفولت، غصہ، یہ تینوں اشیاء فرویدی سائیکلوجی کی مفتاح ہیں۔
- نظریۂ کبت: یہ طریقۂ تحلیل نفسی کا ستون اور اس کی اہم ترین قسم ہے، یعنی ابتدائی ایامِ طفولت کی طرف پلٹا جائے اور ان پُر ہجوم خیالات کی طرف رجوع کیا جائے جن سے زمانۂ طفولت اولیٰ کے عشق ذاتی کے کارناموں کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ بچے کی پوری جنسی زندگی ان سابقہ خیالات کے اوٹ میں نمودار ہوتی رہتی ہے۔
- بچے کا اپنی انگلیوں کو چوسنا بھی فروید کی نظر میں جنسی لذت کی ایک قسم ہے۔ (یعنی فمی) اسی طرح چیزوں کا کاٹنا یا پیشاب وپاخانہ کرنے میں بھی ایک قسم کا جنسی سرور حاصل ہوتا ہے۔ (یعنی استی) اسی طرح چھوٹے بچوں کا اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو منظم طور پر حرکت دینا بھی طفلانہ جنسی تعبیرات ہیں۔
- لبیدو (LIBIDO) یعنی جنسی قوت یا جنسی بھوک: اس نظریے کی بنیاد انسان کی بیالوجی تکوین پر ہے، ان کے نزدیک انسان ایک بشری جانور ہے، چنانچہ ان کے خیال میں جب ہم کسی سے اظہار محبت کرتے ہیں یا ہم مسلسل گفتگو کے ذریعے کچھ کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو یہ سب جنس دافع کے دائرہ میں آتے ہیں، لہٰذا اس کے نزدیک جنس

www.besturdubooks.net

ہر اس نشاط کا نام ہے جس سے لذت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اور یہ شے ہر فرد کی ولادت کے ساتھ ہی اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے، کیونکہ یہ ایک بنیادی سبب ہوتا ہے جو بچے کو عالم خارجی کی معلومات کو قبول کرنے کے سلسلے میں اسے خارجی دنیا سے مربوط رکھتی ہے۔

- دفع: فروید کا کہنا ہے کہ ہر بشری سلوک کا ایک دافع و محرک ہوتا ہے، لہٰذا آرزوؤں اور محرکات کے سبب وجود میں آنے والے ارادی افعال کے ساتھ غیر ارادی افعال یا عوارض بھی شامل ہوتے ہیں چنانچہ ہر گفتگو کسی نہ کسی خواہش کو خوش کرتی ہے اور ہر بھول سے اس شے سے دوری میں رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔
- فروید کی نظر میں شلل یا اندھے پن کا سبب ایک ایسی مشکل حالت سے فرار کا نام ہے جس کو کرنے سے انسان عاجز ہے، اسے جسمانی عارضے کی طرف تبدیلئ رغبت بھی کہا جاتا ہے۔
- فروید کی نظر میں خواب نفس کی گہرائیوں میں مخفی اصل رغبت سے انحراف کا نام ہے، وہ دراصل ایک مقید رغبت ہوتی ہے۔ آدمی شعوری حالت میں اس کا مقابلہ کرتا ہے اور لاشعوری حالت میں اسے واپس لاتا ہے، نیند کی حالت میں جب نگرانی کی حس کمزور پڑ جاتی ہے تو وہ کسی طرح جستجو کر کے اپنا راستہ بنا لیتی ہے۔
- فروید دو اصولوں لذت وواقع کی تطبیق کے متعلق کہتا ہے کہ "چنانچہ انسان خواہش پوری کرنے کے لئے قدرتی طور پر لذت عاجلہ کی طرف مائل ہوتا ہے، مگر وہاں اسے گھیری ہوئی حقائق قدرت کے ساتھ اس کا تصادم ہوتا ہے اور وہ اس لذت سے اجتناب کرتا ہے تو وہ اس سے بھی بڑی امیدوں کو اس کے سامنے لاتی ہے، یا وہ اس کی تعمیل مؤخر کر دیتی ہے۔"
- فروید ایسے دو غریزوں کی موجودگی فرض کر لیتا ہے جن میں انسان سے صادر ہونے والی تمام سلوکیات موجود ہوتی ہیں، وہ دونوں غریزے موت وحیات ہیں، غریزۂ حیات، لبیدوا کے مفہوم کو اور غریزہ حفظ الذات کے ایک جزو کو شامل ہے، ظلم وتباہی کا نام غریزۂ موت ہے، جو اصلاً اپنی ذات کی طرف اور پھر دوسروں کی طرف ہوتی ہے۔
- فروید کی نظر میں جنگ ذاتی بقا کے لئے اجتماعی جد وجہد کا نام ہے، جو جنگ نہیں کرتا وہ خود

www.besturdubooks.net

کو داخلی ظلم میں ڈال دیتا ہے، چنانچہ داخلی جنگوں کی وجہ سے اس کی جان ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ غیروں کو ہلاک کر دے، خودکشی فرد کی اپنی زندگی کو نہ بچا سکنے کی ایک واضح مثال ہے، مذکورہ بالا مفہوم ایک ایسی حجت مہیا کرتا ہے جس سے یہودیوں کا دل خوش ہو جاتا ہے، نیز یہ مفہوم ایک تباہ کن ظالمانہ سلوک کا حامل ہے۔

- لاشعوریت: ابتدائی جنسی محرکات ودوافع کا مرکز اور دبی ہوئی متاثرہ خواہشات وضرورتوں کی قرارگاہ ہے، جو زبان کی ٹھوکروں، چھوٹی چھوٹی غلطیوں، بکواسات اور سلوکِ انسانی کے بعض غامض مظاہر کے دوران سامنے آتی رہتی ہے، یہ فقط ایک جگہ کا نام نہیں ہے بلکہ میکانیکی قوت کے حامل ایک دافع ومحرک اسٹور کا نام ہے جس میں افکار وغیر اہم یادداشتوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔
- (ہی) دوافع غریزہ کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جو بچے کی پیدائش کے وقت اس میں موجود ہوتا ہے، یہ شعور موجہ کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ غریزے تمام بنی نوع انسان میں موجود ہیں اور باطن نفس ہیں جو (انا) سے پیدا ہوتے ہیں مگر وہ اس کے ساتھ گہرائیوں میں مخلوط رہتے ہیں یعنی جب (انا) لاشعوری حالت میں ہوتا ہے اور غریزی دافع قوتوں کو شامل ہوتا ہے لہٰذا اگر یہ رغبتیں دب جائیں تو (انا) (ہی) کی طرف لوٹ جاتا ہے۔
- (انا): بچے کی پیدائش کے کچھ وقت بعد واقع خارجی کے ساتھ اس کا شعور بڑھتا جاتا ہے اور مجموعہ دوافع یعنی (ہی) کا ایک حصہ علیحدہ ہو کر اس کی ذات بن جاتا ہے، اس کا بنیادی وظیفہ واقع خارجی کا اختیار کرنا ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے بچہ اپنی طاعات کو ایک منظّم سلوک میں تحویل کر سکے جو حقائق واقعہ اور اس کیمقتضیات کے ساتھ مربوط ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک ظاہری نفس ہے جو اپنی محیط کے ساتھ مربوط ہے۔
- (اعلیٰ انا): یہ ضمیر سلوکِ فرد کا راہنما ہے، اس کا بہت بڑا حصہ لاشعوری ہے، یہ وہی ہے جسے ہم ضمیر یا اخلاقی وجدان کہتے ہیں، اس کے زواجر واوامر ہیں جنہیں وہ (انا) پر لاگو کرتا ہے، مذکورہ علامت صرف انسان کے ساتھ خاص ہے کیونکہ مذکورہ امور حتمی طور پر عالم داخلی سے صادر ہوتے ہیں۔
- نقل: مثلاً مریض دورانِ علاج اپنی یادداشت میں مخفی محبت یا بغض کو ڈاکٹر کے سامنے

www.besturdubooks.net

نقل کرتا ہے، ایک مریضہ نے جب اپنے دلی تاثرات کا بروئیر کے سامنے اظہار کیا تو اسے اس سے محبت ہو گئی، چنانچہ یہ واقعہ اس کے اس طریقۂ کار کو ترک کرنے کا سبب بنا، مگر فروید نے ایک مریضہ کا علاج کرتے ہوئے اس کے دلی تاثرات کو دوبارہ نقل کیا، اور اس کے ذریعے حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کا عمل جاری رکھا۔

- فروید نے اوڈیپ کے ''عقدے'' سے بڑا فائدہ اٹھایا، اس کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص لاعلمی میں اپنے باپ کو قتل کر کے اپنی ماں سے شادی کر لیتا ہے اور اس سے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں، جب اسے اپنے کئے ہوئے اعمال کی حقیقت کا علم ہوتا ہے تو وہ اپنی دونوں آنکھوں کو پھوڑ دیتا ہے۔ فروید نے اس کہانی کو اپنی نفسانی گراوٹ کے لئے استعمال کیا اور اسے اپنے مختلف تجربات کا محور جانا۔
- فروید کی نظر میں انسانی شخصیت دراصل تین قوتوں کے درمیان تصادم کا نتیجہ ہے: دوافع غریزہ، واقع خارجی، ضمیر۔ یہ چیزیں تحدید دائی کا عمل انجام دیتی ہیں، پانچویں یا چھٹے سال میں اوڈیپی موقف کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

دوم: فرویدیت کے منفی اثرات۔

- فروید کی کتابوں یا تجربات میں کہیں بھی انحلال (دین وغیرت سے عاری ہونے کی) واضح دعوت نہیں پائی جاتی، جیسا کہ ذہن اس طرف مائل ہوتا ہے۔ مگر فرویدی نظریات میں ایسے تحلیلی اشارے موجود ہیں جو انحلال کی دعوت دیتے ہیں، صہیونی ذرائع ابلاغ نے اِن نظریات کو مذکورہ صورت میں پیش کر کے بڑا فائدہ اٹھایا ہے، ان نظریات کے ذریعے وہ لوگوں کو اخلاق وضمیر کی ملامت سے عاری ہونے پر اکساتے ہیں تاکہ ان کے لئے برائی کرنا آسان ہو جائے۔
- فروید اپنے نظریات میں لادینی جذبہ فراہم کرنے کے لئے الحاد کا اظہار کرتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اپنی یہودیت میں سر تاپا غرق تھا۔
- فروید نظریہ ''معاداۃ السامیۃ'' کا مناقشہ کرتا ہے، اس نظریے کا مطلب یہودیوں سے اظہارِ نفرت ہے، یہودی اپنے لئے غیروں کی مہربانیاں حاصل کرنے کے لئے اس طرح کے گن گاتے رہتے ہیں، چنانچہ نفسیاتی طور پر اس کے اظہار سے لوگوں میں لاشعوری

www.besturdubooks.net

پیدا ہوئی، مذکورہ بالا نظریہ درج ذیل اسباب کی بنا پر وجود میں آیا:

- یہودیوں پر دیگر اقوام کو اس لئے غیرت آتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے لاڈلے اور اس کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ (حاشااللہ)۔
- نیز اس لئے کہ یہودی ختنے کی رسم کی پابندی کرتے ہیں دوسری اقوام کے یہاں اس کے معنی خصیّ ہونے سے ڈرنا ہے، اس سے نصاریٰ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ ختنہ نہیں کرتے۔
- اقوام عالم کا یہودیوں سے نفرت کرنا، بالکل مسیحیوں کا نصاریٰ سے نفرت کرنے کی طرح ہے، جو بطریقہ "نقل" ہو رہا ہے کیونکہ یہودیوں پر نازی ظالم ڈھانے والی قومیں دراصل بت پرست تھیں، بعد میں بزورِ قوت وہ نصرانیت میں داخل ہو گئیں، پھر یہ قومیں نصرانیت سے بھی حسد کرنے لگیں، بعد میں جب وہ نصرانیت کے ساتھ متحد ہو گئیں تو انہوں نے حسد و کینہ کو اس اصل واساس کی طرف نقل کر دیا جس پر نصاریٰ کو اعتماد ہے یعنی یہود۔
- فروید جنسی خواہشات کو پوری کرنے کی دعوت دیتا ہے، اس لئے کہ انسان بے پناہ جنسی قوت کا مالک ہے، اس کے لئے نصرانیت صرف ایک بیوی کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دیتی ہے، اب وہ شخص یا تو شہری ضوابط کو ترک کر کے اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کرنے کے سلسلے میں آزاد ہو جائے، یا وہ شخص ضعیف و بزدل ہے کہ ان ضوابط سے خروج نہیں کر سکتا، ایسا شخص نفسیاتی مرض و پیچیدگیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- فروید نے "تحریم العذرۃ" کی فصل قائم کر کے کہا کہ یہ مرد وزن دونوں کے لئے مشاکل وامراض کا حامل ہے، جس پر یہ دلیل دی کہ بعض ابتدائی زمانے کی قومیں محافل اور سرکاری رسم میں پردۂ بکارت توڑنے کی نسبت شوہر کے بجائے کسی دوسرے شخص کی طرف کیا کرتی تھیں۔
- فروید نے اپنے محارم (یعنی ماں بہن وغیرہ) سے عشق کرنے کو بری از گناہ قرار دیا، کیونکہ یہودی معاشرے غیروں پر بند ہونے کی وجہ سے (یعنی غیر یہودی سے نکاح کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے) یہودی لوگ اس فعل بعد میں زیادہ مبتلا ہیں، فروید تحریم العذرۃ کو ایسی شدید پابندیوں سے منسوب کرتا ہے جو انسان کی روح سے جکڑ کر اسے

www.besturdubooks.net

بالکل معطل کردیتی ہیں، گویا فروید اس سے اولاً یہودیوں کو احساسِ گناہ سے آزاد ہونے میں مدد دیتا ہے، ثانیاوہ غیروں کے لئے بھی تمام محرمات کو ساقط کر کے اور انھیں وہمی زنجیریں اور بیڑیاں خیال کر کے اس خطرناک دروازے کو توڑنا سہل بنادیتا ہے، چنانچہ یہودیوں نے اس نظریے سے بڑافائدہ اٹھایااور متعدد حیاسوز جنسی فلمیں تیار کیں جوزنا بالمحازم کے نمونے پیش کرتی ہیں۔

- فروید (تصعید) یااعلا۔ جیساکہ وہ کہتاہے کہ جنسی میلان کے دباؤ سے آزادی کے لئے ایک ضعیف راستہ تصور کرتا ہے، جوانی میں یہ طریقہ بہت کم لوگوں کو میسر آتا ہے، کیونکہ وہ انتہائی مشقت و محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے اور وہ بھی ہر وقت نہیں بلکہ کبھی کبھار، رہے باقی لوگ جن کی غالب اکثریت ہے تو انھیں نفسیاتی مرض کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نفسیاتی مریض بن کر رہ جاتے ہیں، اسی طرح جو حضرات تصعید کے مالک ہوتے ہیں ان کے پاس قوت نہیں ہوتی اور جمہور کی بھیڑ میں ضائع ہو جاتے ہیں، ان کو اقویا کی زیر قیادت غیر ارادی طور پر چلنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔
- فروید نفس سے متعلقہ قیود واوامر علیہ کے خلاف جنگ میں مذہب کی طرف پلٹ گیااور اسے وسوسۂ نفسی تصور کرنے لگا۔
- فروید کے نزدیک نظریۂ الوہیت مندرجہ ذیل طریقوں سے ترقی پذیر ہوا:
- باپ ہی وہ سردار تھا جس کی ملکیت میں قبیلے کی تمام عورتیں تھیں، وہ ان عورتوں کو مردوں پر حرام قرار دیتا تھا۔
- اولاد نے باپ کو قتل کر کے اس کے جسم کا کچا گوشت کھایا تاکہ باپ کے ساتھ اظہارِ توحد ہو سکے کیونکہ وہ باپ سے محبت بھی کیا کرتے تھے۔
- اولاد نے پھر ایک پُر ہیبت جانور کا انتخاب کر کے پدری عظمت کو اس میں منتقل کر دیا، یہ جانور طوطم تھا۔
- طوطمیت انسانی تاریخ میں مذہب کی پہلی شکل تھی۔
- اس کے بعد دوسرا اقدم خدائے واحد کی طرف ترقی کرنا تھا، اس کے ساتھ نظریۂ موت بھی ترقی پذیر ہوا جو اس لحاظ سے ایک ثانی زندگی کی طرف اقدام کرنا قرار پایا کہ جس میں انسان اپنے اگلے کئے کا بدلہ پائے گا۔

www.besturdubooks.net

- (اس صورت میں) خدا باپ کا بدیل یا اس کی صحیح تعبیر عظیم باپ ہے یا وہ باپ کی صورت ہے جیسا کہ بچہ ایام طفولت میں اُسے جانتا ہے۔
- مذکورہ تمام باتوں کا خلاصہ یہ نکال سکتے ہیں کہ فروید کی نظر میں مذہبی عقائد بے دلیل اوہام وخیالات کا نام ہیں، لہٰذا بعض عقیدے بعید از احتمال اور حقائق زندگی سے میل نہیں کھاتے، ان کا تقابل ہذیان سے کیا جاسکتا ہے، اکثر عقائد کے صحیح ہونے کو ثابت بھی نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا ایک ایسے دن کا آنا ضروری ہے جس میں انسان عقل کی پکار کے آگے سر تسلیم خم کردے۔
- مذہبی دباؤ کے بارے میں اس کی باتوں میں اس طرف واضح وقوی اشارے پائے جاتے ہیں کہ اس سے بچنے کا راز تمام پابندیوں کو توڑنے اور ان سے آزاد ہونے میں مضمر ہے۔ چنانچہ فروید مریض سے صادر ہونے والے کسی بھی فعل پر اس کی اخلاقی مذاہمت کرنے کو ناجائز قرار دیتا ہے، اس کی بنیاد اس مذمت سے مرتب ہونے والے اُن نفسیاتی اثرات پر رکھتا ہے جو اسے راہ راست سے ہٹانے والی مختلف بندشوں کی توریث کا سبب بن سکتا ہے۔
- فروید کے افکار کو پھیلنے میں جن چیزوں نے مدد دی وہ حسب ذیل تھیں:

☆ ڈارونی نظریہ جس نے انسان کی اصلیت کو مادی حیوانیت کی طرف راجع قرار دیا۔

☆ وہ لادین نظریہ جس نے اپنے انقلاب سے انسانی زندگی کو اولاً کلیسا کی مخالفت میں ثانیاً مذہبی اصولوں کی مخالفت میں رنگ دیا ہے۔

☆ وہ یہود جنہوں نے انسانیت کو مختلف ذرائع ابلاغ استعمال کرنے کا نظریہ دیا تاکہ اس کے ذریعے وہ رذائل اور بیہودگی کو پھیلا سکیں اور انسانی ضمیر پر گراں بھی نہ گذریں، تاکہ وہ تمام قیود واخلاق سے بے نیاز ہو کر جنس کے پیچھے بھاگنے والی قوم کی زمام قیادت اپنے ہاتھوں میں لے سکیں۔

☆ فرویدی نظریات کے تباہ کن آثار میں سے یہ ہے کہ پہلے جب انسان برائی میں مبتلا ہوتا تھا تو اسے گناہ کا احساس ہوتا تھا اور اپنی ضمیر کو ملامت کیا کرتا تھا فروید نے اسے گناہ سے اطمینان دلادیا اور اسکو یہ سمجھادیا کہ وہ ایک طبعی عمل کررہا ہے جس میں کوئی برائی نہیں ہے، لہٰذا اسے توبہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں اور اس طرح فروید نے بیہودگی پر

www.besturdubooks.net

"اخلاقی وصف" کا لیبل چپکا دیا ہے۔ شاید یہی اس کی صحیح تعبیر ہے۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- مقناطیسی تنویم ۱۷۸۰ء میں مسمر MESMER کے ہاتھوں علم وطب کے زمرے میں داخل ہوئی، مگر طب میں اس نے بہت سے اختلافات کو گھول دیا، چنانچہ اطبا حضرات پیرس و نینسی مکتبۂ فکر کے ظہور کے زمانہ تک مکمل طور پر اس نظریے سے علیحدہ ہو گئے تھے۔
- ڈاکٹر شارکوٹ CHARCOT (۱۸۲۵ء۔ ۱۸۹۳ء) پیرس مکتبۂ فکر کی اہم شخصیات میں سے تھے، خصوصاً اس لئے کہ وہ ہسٹریا کے مریضوں کا علاج مقناطیسی تنویم کے ذریعے کیا کرتے تھے۔
- شارکوٹ کے شاگرد پیر جینٹ PIERR JANET نے لاشعوری اعصابی افعال کو بڑی اہمیت دی جن کا نام انہوں نے عقلی اکائیاں رکھا۔
- نینسی مکتبۂ فرانس، نے معتدل مقناطیسی تنویم کے میدان میں تعاون کیا اور کہا کہ یہ عارضہ عام آدمی کو بھی لاحق ہو سکتا ہے کیونکہ یہ انفعال واخذ کی کیفیت ایحا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ نینسی مکتبہ فکر نے مذکورہ طریقے کو عصبی امراض کے معالجے کے لئے استعمال کیا۔
- فروید کے متعلق اتنی بات کافی ہے کہ انہوں نے ان نظریات کو اپنے پیشروؤں سے لیا اور دعوتِ حریت کے طریقے کو استعمال کر کے تنویم مقناطیسی کی تحلیل میں اپنے افکار کو داخل کر دیا، لیکن اس ظاہری سائنسی چہرے کا ایک دوسرا چہرہ بھی ہے اور وہ ہے یہودی ورثہ جسے فروید نے اپنے افکار میں داخل کر دیا، فروید نے اسی ورثے سے اپنے اکثر نظریات کو لیا اور پھر صہیونی مفادات کی خدمت کرنے کے لئے اس نظریے کو انسانیت کے سامنے پیش کیا۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- فرویدی تحریک کا آغاز ویانا سے ہوا، بعد میں سوئٹزر لینڈ منتقل ہو گئی، پھر وہاں سے

www.besturdubooks.net

پورے یورپ میں پھیل گئی اور امریکہ میں اس کے مکاتب ودفاتر وجود میں آگئے۔

- فرویدی نظریے کو گردشِ زمانہ نے پوری دنیا میں پھیلا دیا، وہ اس طرح کہ جو طلبہ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں، وہاں سے وہ اس نظریے کو لے کر لوٹتے ہیں اور پھر اسے اپنے ملک میں پھیلاتے ہیں۔
- اس تحریک کو وقت حاضر کے مغربی ماہرین نفسیات کے بڑے قوی اعتراضات کا سامنا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ علم الامراض النفسیۃ والعقلیۃ : تالیف۔ رچرڈ۔ سوین۔ ترجمہ: احمد عبدالعزیز سلامۃ۔ دار النہضۃ العربیۃ قاھرہ۔ ۱۹۷۹ء۔

۲۔ مدارس علم النفس : تالیف۔ ڈاکٹر فاخر عاقل، دار العلم للملایین۔ بیروت۔ طبع چہارم۔ ۱۹۷۹ء۔

۳۔ التراث الیہودی الصہیونی فی الفکر الفرویدی : تالیف۔ ڈاکٹر صبری جرجس۔ عالم الکتب۔ طبع ۱۹۷۰ء۔

۴۔ کتاب تاریخ حرکۃ التحلیل النفسی : تالیف سیگمنڈ فروید۔ طبع ۱۹۱۷ء۔

5 : BROWN, J.A.C.FREUD AND THE PAST-FREUDIANS, PENGUIN BOOKS.

6 : MUNROE. R.L. SCHOOLS OF PSYCHO-ANALYTIC THOUGHT MUTCHINSON PUBLICATION LONDON 1957.

7 : FUNDAMENTALS OF BEHAVIOR PATHALOGY BY RICHARD M. SUINN-NEW YORK 1970.

8 : BANKAN, D. "SIGMUND FREUD AND THE JEWISH MYSTICAL TRADITION" VAN NOSTRAND NEW YORK 1958.

9 : ENCYCLOPEDIA OF BRITANICA 1965 EDITION, VOL 1-2-3-4-9 17-19-21-24.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۳۹)

قادیانیت

تعارف:

قادیانیت کو انگریزی استعمار کی منصوبہ بندی سے ۱۹۰۰ء میں بر صغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کو ان کے دین سے خصوصاً فریضۂ جہاد سے دور کرنے کے لئے وجود میں لایا گیا تھا، تاکہ مسلمان انگریزی استعمار کا مقابلہ اسلام کے نام سے نہ کریں، قادیانیت کا ترجمان رسالے کا نام ''ادیان'' ہے جو انگریزی میں چھپتا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- مرزا غلام احمد قادیانی: (ولادت ۱۸۳۹ء۔ وفات ۱۹۰۸ء) قادیانیت کے وجود کا بنیادی سبب تھے، ان کی نسبت ایک ایسے خاندان کی طرف ہے جو دین و وطن سے غدّاری میں مشہور تھا، مرزا غلام احمد خود اپنے پیروکاروں میں خرابیٔ مزاج، کثرتِ امراض اور منشیات کا استعمال کرنے کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے، ان کی پچاس سے زیادہ کتابیں، مقالے اور نشریئے ہیں، جن میں سے اہم کتابیں حسب ذیل ہیں:
ازالۃ الاوھام، اعجاز احمدی، براھین احمدیہ، انوار اسلام، اعجاز مسیح، تبلیغ، تجلیات الٰہیہ۔
- نور الدین: قادیانیت کا پہلا خلیفہ تھا، انگریزوں نے جب تاج خلافت ان کے سر پر رکھ دیا تو مریدین ان کے تابع ہوگئے، ان کی ایک کتاب کا نام ''فصل الخطاب'' ہے۔
- محمد علی لاہوری: لاھوری قادیانی جماعت کے امیر تھے، قادیانیت کے مناظر، استعمار کے جاسوس اور قادیانیوں کا ترجمان رسالہ چھاپنے کا ذمہ دار تھا، اس نے قرآن کریم کا محرف ترجمہ انگریزی میں کیا، اس کی کتابوں میں ''حقیقت اختلاف'' اور ''النبوۃ فی الاسلام'' قابل ذکر ہیں۔

www.besturdubooks.net

- محمد صادق: مفتی قادیانیت، اس کی کتابوں میں "خادم خاتم النبیین" وغیرہ ہیں۔
- بشیر احمد بن غلام احمد: اس کی تالیفات میں "سیرت المہدی"، کلمۃ الفصل" وغیرہ ہیں۔
- محمود احمد بن غلام احمد اور ان کے ثانی خلیفہ: اس کی تالیفات میں: انوارِ خلافت، تحفۃ الملوک اور حقیقت نبوت، وغیرہ ہیں۔

عقائد وافکار:

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ غلام احمد قادیانی مسیح موعود تھا۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، لکھتا ہے، دستخط کرتا ہے، غلطی کرتا ہے اور ہمبستری کرتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کی بیہودہ باتوں سے مبرّا ہے)۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے، اُن کا خدا انگریز ہے کیونکہ خدا ان سے انگریزی میں بات کرتا ہے۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ اب بھی جاری ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حسب ضرورت رسول بھیجتا ہے اور غلام احمد تمام انبیا سے افضل ہے۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام غلام احمد قادیانی پر نازل ہوتے ہیں ان کے پاس خدا کی طرف سے وحی لاتے ہیں۔ غلام احمد قادیانی کے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود (غلام احمد) کے پیش کردہ قرآن کے سوا کوئی قرآن نہیں ہے، اس کی تعلیمات کے سوا کوئی حدیث نہیں، غلام احمد کی سربراہی کے بغیر کوئی نبی نہیں۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کی کتاب آسمان سے نازل ہوئی ہے جسکا نام "الکتاب المبین" ہے جو قرآن کے علاوہ ہے۔
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے پاس مستقل نیا دین اور نئی مستقل شریعت ہے اور غلام احمد کے یار دوستوں کا مقام صحابہ کی طرح ہے۔

www.besturdubooks.net

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ "قادیان" مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی طرح مقدس ہے بلکہ قادیان ان دونوں سے افضل ہے، اس کی سرزمین حرم ہے، قادیان ان کا قبلہ ہے اور وہیں ان کا حج ہوتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- قادیانی عقیدۂ جہاد کو ختم کرتے ہیں اور انگریزی حکومت کی اندھی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ قادیانیوں کے زعم میں انگریزوں کی حکومت قرآنی آیت کی روشنی میں "أولی الأمر" ہے۔
- قادیانیوں کے نزدیک ہر مسلمان کافر ہے، الا یہ کہ وہ قادیانی بن جائے، اسی طرح ان کے نزدیک وہ شخص بھی کافر ہے جس نے غیر قادیانی سے شادی کی یا شادی کرائی۔
- قادیانیوں کے نزدیک شراب، افیون، منشیات، اور نشہ آور اشیا استعمال کرنا جائز ہے۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- سر سیّد احمد خان کے مغربی افکار و منحرف نظریات نے قادیانیت کے ظہور کے لئے راستہ ہموار کیا۔
- انگریزوں نے موقعے کو غنیمت جان کر قادیانی تحریک تشکیل دی، اس کام کے لئے ایک ایسے خاندان کے فرد کو منتخب کیا جو انگریزوں کا بڑا راسخ کارندہ تھا۔
- اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے اچھے تعلقات ہیں، اسرائیل ان کے لئے مدارس ومکتبات کھول رہا ہے، ان کو اپنا ترجمان رسالہ جاری کرنے کا موقع دیا، نیز دیگر کتابوں اور پمفلٹوں کو چھاپ کر ان کو چوری چھپے پوری دنیا میں تقسیم کرنے کا موقع فراہم کیا۔
- بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود ان کے سلوک وعقیدے میں نصرانیت، یہودیت اور باطنی تحریکوں کے بڑے واضح اثرات موجود ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- اکثر قادیانی فی الحال ہندوستان وپاکستان میں رہتے ہیں، ان کی مختصر سی تعداد اسرائیل اور عرب ممالک میں بھی رہتی ہے، استعماری قوتوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے قادیانی چوبیس گھنٹے مستعد رہتے ہیں تاکہ جہاں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے ہوں وہاں کے

www.besturdubooks.net

حساس مراکز قادیانیوں کے زیر اثر آجائیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ القادیانیۃ : احسان الٰہی ظہیر۔

۲۔ القادیانیۃ : ابوالحسن علی الحسنی الندوی، ابوالاعلیٰ المودودی، محمد الخضر حسین۔

۳۔ تاریخ قادیانیت : ثناء اللہ امرتسری۔

۴۔ سوداء القادیانیۃ : محمد علی امرتسری۔

۵۔ فتنۂ قادیانیت : عتیق الرحمٰن عتیق (سابق قادیانی)۔

۶۔ المذھب القادیانی : الیاس برنی۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۰)

قرامطہ

تعارف:

قرامطہ ایک تباہ کن باطنی تحریک کا نام ہے، اس کا سارا دارومدار خفیہ عسکری تنظیم پر ہے، اس کا ظاہر آلِ بیت کے حق میں تشیع اور خود کو محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق کی طرف منسوب کرنا ہے جبکہ اس کا باطن کمیونزم، اباحیت، بربادیٔ اخلاق اور مملکت اسلامیہ کا خاتمہ ہے، اس تحریک کا یہ نام حمدان بن قرمط بن الاشعث کی نسبت سے رکھا گیا تھا جس نے اس تحریک کو ۲۷۸ھ میں کوفہ میں پھیلایا تھا۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- اس تحریک کی شخصیات کے مطالعے سے ہمیں اس کی ترقی کا اندازہ ہو جائے گا جنہوں نے طویل مدت کے دوران اس تحریک کی رفتار و تشکیل پر اہم اثر چھوڑا:
- تحریک کی ابتدا عبداللہ بن میمون القداح سے ہوتی ہے جنہوں نے ۲۶۰ھ میں اسماعیلی عقائد کو جنوبی فارس میں پھیلایا تھا۔
- قرامطہ کے داعی و مبلغ الفرج بن عثمان القاشانی المعروف ذکرویہ عراق میں رہتا تھا، اس نے وہاں تحریک کو خفیہ طور پر پھیلانا شروع کر دیا۔
- ۲۷۸ھ میں حمدان قرمط بن الاشعث نے کوفے کے قریب کھڑے ہو کر جہراً لوگوں کو اس تحریک کی طرف دعوت دی، پھر دار الجبرہ کے نام سے ایک مکان بنایا اور نمازوں کی تعداد پچاس کر دی۔
- ذکرویہ نے فرار اختیار کیا اور بیس سال تک چھپا رہا، اس دوران اس نے اپنی اولاد کو دعوت کے لئے اندرونِ ملک منتشر کر دیا۔

www.besturdubooks.net

- ذکرویہ کے بعد احمد بن القاسم اس کا خلیفہ بنا، اس نے حجاج وتجار کے قافلوں کو بڑا پریشان کیا، حمص میں اسکو شکست ہوئی، ذکرویہ کو بغداد لایا گیا، ۲۹۴ھ میں اس کی وفات ہوگئی۔
- قرامطہ، بحرین میں حسن بن بہرام کے گرد جمع ہوئے جو ابو سعید الجنابی کے نام سے معروف تھا، ۳۸۳ھ میں اس نے بصرے پر لشکر کشائی کی اور شکست کھائی۔
- حسن کے بعد اس کے بیٹے سلیمان بن حسن بن بہرام نے تحریک کا بیڑہ اٹھایا جو ابو طاھر کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ جزیرۃ العرب کے بہت سے شہروں پر اس کا قبضہ ہوگیا، ۳۰ سال تک اس کی وہاں پر حکومت رہی، سلیمان کو مملکت قرامطہ کا حقیقی بانی اور اس کے سیاسی واجتماعی دستور کا منتظم مانا جاتا ہے۔
- یہ شخص اپنی ہٹ دھرمی میں یہاں تک پہنچ گیا تھا کہ حکومت بغداد اسے جزیہ دینے پر مجبور تھی، اس کے خطرناک کارناموں میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:
- حجاج کرام کی تذلیل کرنا۔ حجاج کے مکہ مکرمہ سے واپسی کے موقعے پر لوٹ مار کرنا اور پھر انہیں اس حال میں چھوڑ دینا کہ وہ بے آب وگیاہ صحرا میں ہلاک ہوجائیں۔
- مقتدر کے زمانہ (۲۹۵۔۳۲۰ھ) میں چھ دن کے لئے وہ کوفہ کا بادشاہ بنا تو اس نے کوفے کی حرمت کو پامال کیا۔
- ۳۱۹ھ میں اس نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا، حجاج کی توہین کی، چاہ زمزم کو توڑ دیا، بیت اللہ شریف لاشوں سے بھر گیا، غلافِ کعبہ کو اتار لیا، بیت عتیق کے دروازے کو اکھاڑ دیا، حجر اسود کو نکال لیا اور اسے چوری کر کے "الاحسا" لے گیا، جہاں حجر اسود بیس سال تک یعنی ۳۳۹ھ تک رہا۔
- سلیمان کی وفات کے بعد قرامطہ کے امور چلانے کی ذمہ داری اس کے بھائی حسن الاعصم پر آگئی، اس نے قرامطہ کی حکومت کو مضبوط بنایا، ۳۶۰ھ میں دمشق پر قبضہ کیا پھر مصر کا رخ کیا، مصر کے فاطمی خلیفہ اور حسن الاعصم کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی، الاعصم مرتد ہوگیا اور قرامطہ شکست کھا کر "الاحسا" واپس آگئے۔
- بنو عباس کے حق میں حسن کی دعوت کی بنا پر اسے معزول کر دیا گیا اور قرامطہ کے امور دو آدمیوں جعفر اور اسحاق کے حوالے کر دیئے گئے ان دونوں نے ان کی مملکت کو

www.besturdubooks.net

وسعت دی، پھر ان دونوں کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے، الاصفر التغلبی نے ان پر حملہ کر کے ان کی حکومت و شوکت کو خاک میں ملادیا اور خود بحرین اور الاحسا کا بادشاہ بن گیا۔

عقائد وافکار:

- حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک کمیونسٹ حکومت کی بنیاد ڈالی تھی جس کی بنیاد، انتشارِ املاک اور شخصی ملکیت کے عدم احترام پر تھی۔
- لوگوں کے آپس میں بغض کے اسباب کا قلع قمع کرنے کی حجت سے وہ تمام مردوں کو تمام عورتوں میں شریک قرار دیتے تھے، چنانچہ کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ اپنے بھائیوں کو اپنی بیوی سے استمتاع کرنے سے روکے۔
- اسلام کے بنیادی احکام کو کالعدم قرار دیا گیا جیسے نماز، روزہ اور دیگر تمام فرائض۔
- قرامطہ تشدد کے ذریعے اپنے مقاصد کو حاصل کرتے تھے۔
- قرامطہ کا عقیدہ ہے کہ معاد و عقاب باطل ہیں، جنت کے معنی دنیا میں نعمت اور عذاب کے معنی اصحابِ شرائع کا نماز، روزہ، حج اور جہاد میں مشغول ہو جانا ہے۔
- قرامطہ اپنے عقائد وافکار کو مزدوروں، کاشتکاروں، سنگ دل بدوؤں، کمزور دلوں اور ان لوگوں کے درمیان پھیلاتے تھے جو فوری لذتوں کے دلدادہ ہوتے ہیں، جس سے قرامطہ کا معاشرہ ملحدوں اور سفاکوں کا معاشرہ بن گیا تھا، جو لوگوں کی جان و مال اور عزت و ناموس کو حلال سمجھتے تھے۔
- قرامطہ عصمت کے قائل ہیں، انکا کہنا ہے کہ ہر زمانے میں ایک امامِ معصوم کا ہونا ضروری ہے جو ظاہر کی تاویل کرے اور عصمت میں نبی کے مساوی ہو، ان کی تاویلات حسب ذیل ہیں:
- جنابت کا مطلب مستجیب کا استحقاق کا رتبہ پانے سے قبل راز فاش کرنے میں جلدی کرنا ہے۔
- روزے کا مطلب راز فاش کرنے سے رُک جانا ہے۔
- بعث کا مطلب مذہب قرامطہ کی طرف ہدایت پانا ہے۔
- نبی ایک ایسے شخص سے تعبیر ہے جس پر اس کی طاقت سے الٰہ اول کی صاف قدسی قوت فیضان ہوئی۔

www.besturdubooks.net

- قرآن ان معارف سے تعبیر ہے جن کا محمد پر فیضان ہوا ہے، قرآن محمد ہی کا ترتیب دیا ہوا ہے اُسے مجازاً اللہ کا کلام کہہ دیا گیا ہے۔
- قرامطہ اپنے پیروکاروں پر اس حد تک ٹیکس لگاتے تھے کہ وہ تقریباً ان میں سے ہر ایک شخص کی انفرادی آمدنی کو حاوی ہوتا تھا۔
- قرامطہ کا کہنا ہے کہ دو قدیم خدا ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے وجود کا سبب ہے، خدائے سابق نے دوسرے خدا کے لئے دنیا کو بنایا دوسرے نے خود نہیں بنایا، پہلا خدا کامل اور دوسرا ناقص ہے، اول کو نہ وجود سے موصوف کیا جاسکتا ہے نہ عدم سے، وہ نہ موصوف ہے اور نہ غیر موصوف۔
- امت کا حضرت علیؓ پر ظلم کرنے اور حضرت حسینؓ کو قتل کرنے جیسے بہانے سے وہ لوگوں کے درمیان داخل ہوتے ہیں۔
- قرامطہ رجعت کے قائل ہیں، نیز انکا عقیدہ ہے کہ حضرت علی غیب جانتے تھے۔ چنانچہ وہ جب کسی شخص کو قابو کرتے ہیں تو اسے تکالیف شرعیہ کے اسقاط اور دین کی تباہی سے متعلق اپنی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔
- قرامطہ کا عقیدہ ہے کہ ائمہ، ادیان اور اخلاق صرف اور صرف گمراہیاں ہیں۔
- قرامطہ، یہود، صابئہ، نصاریٰ، مجوس، فلاسفہ، اصحاب الجنون، ملحدین ودہریین کے مذاہب کی طرف دعوت دیتے ہیں، وہ ہر شخص سے اس کے حالات کی مناسبت سے بات کرتے ہیں۔

فکر وعقیدے کی جڑیں:

- قرامطہ کا فلسفہ مادّی ہے جس میں ملحدوں اور فارسیوں کے سازشی ائمہ کی تعلیمات سرایت کر گئی ہیں۔
- قرامطہ خوارج کے کلامی وسیاسی اصولوں اور دہریوں کے مذاہب سے متاثر ہیں۔
- ملحدین کے مذاہب مثلاً مزدک اور زرداشت سے قرامطہ کے اچھے تعلقات ہیں۔
- قرامطہ کے عقائد کی بنیاد عبادات ومنہیات کو ترک کرنے، عورتوں اور اموال میں اباحت وشیوع پر مبنی معاشرے کے قیام پر ہے۔
- قرامطہ کا بنیادی نظریہ۔ معاونین کی ایک بہت بڑی جماعت کو جمع کر کے انہیں ایک

www.besturdubooks.net

ایسے ہدف کی طرف دھکیل دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- قرامطہ کی تحریک تقریباً ایک صدی تک برقرار رہی، اس کی ابتدا جنوبِ فارس سے ہوئی پھر کوفے کے مرکز میں منتقل ہو گئی اور پھر احسا، بحرین، بصرہ اور یمامہ تک پھیل گئی، قرامطہ جزیرۃ العرب کے جنوب کے ایک وسیع علاقے، یمن، وسطی صحرا، عمان اور خراسان پر قابض ہو گئے تھے، انہوں نے مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر مکہ کی حرمت کو پامال کیا، دمشق پر قبضہ کرنے کے بعد حمص اور سلمیہ تک پہنچ گئے، ان کے لشکر نے مصر کا رخ کیا، قاہرہ کے نزدیک مقام عین شمس پر اپنی فوجی چھاؤنی بنائی، پھر ان کی قوت کے ساتھ ساتھ حکومت بھی ختم ہو گئی اور ان کے آخری ٹھکانوں کو جو احسا اور بحرین میں تھے، فتح کر لیا گیا۔
- وقت حاضر میں اس بات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ بعض ناپسندیدہ تحریکیں اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ عالم اسلام میں قرامطہ کی تحریک اور اس طرح کی دیگر ارتداد و تخریبی تحریکوں کو اصلاحی تحریکیں جتائیں اور یہ باور کرائیں کہ ان کے قائدین آزاد خیال لوگ تھے جو عدالت و حریت کی دعوت دیتے تھے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ کشف اسرار الباطنیۃ واخبار القرامطہ : محمد بن مالک الحمادی الیمانی۔
۲۔ تاریخ الجمعیات السریۃ والحرکات الہدامۃ : محمد بن عبد اللہ عنان۔
۳۔ تاریخ المذاہب الاسلامیۃ : محمد ابو زہرۃ۔
۴۔ المؤامرۃ علی الاسلام : انور الجندی۔
۵۔ القرامطہ : عبد الرحمٰن بن الجوزی۔
۶۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ الشکعۃ۔
۷۔ الملل والنحل : ابو الفتح شہرستانی۔
۸۔ فضائح الباطنیۃ : ابو حامد الغزالی۔
۹۔ الفرق بین الفرق : عبد القاہر البغدادی۔

☆☆☆

www.besturdubooks.net

(۴۱)

عرب قومیت

تعارف:

"عرب قومیت" ایک متعصب سیاسی وفکری تحریک ہے، جو عربوں کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے اوران کے لئے ایک ایسا متحدہ وطن قائم کرنے کی دعوت دیتی ہے جس کی بنیاد دین کے بجائے خونی رشتوں، زبان اور تاریخی روابط پر ہو۔ عرب قومیت دراصل اس قومی فکر کی صدائے بازگشت ہے جو اس سے پہلے یورپ میں ظاہر ہو چکی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- عرب قومی فکر کی شروعات انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں ایک خفیہ تحریک کی شکل میں جس کے لئے جمعیات وفرینڈز شپ بنائی جارہی تھیں۔ عثمانی خلافت کے دارالحکومت میں ظاہر ہوئیں پھر ادبی جمعیتوں کی صورت میں عربی تحریک علی الاعلان ظاہر ہو گئی، دمشق اور بیروت میں اس نے اپنے مراکز قائم کئے، پیرس میں منعقد ہونے والی پہلی عرب کانفرنس میں اس کے ایک واضح المعالم سیاسی تحریک ہونے کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔
- الجمعیۃ السوریۃ: اس جمعیت کی بنیاد ۱۸۴۷ء میں دمشق میں عیسائیوں نے رکھی تھی، اس میں بطرس البستانی اور ناصیف الیازجی بھی شامل تھے۔
- الجمعیۃ السوریۃ: (بیروت میں) اس جمعیت کی بنیاد ۱۸۶۸ء میں سلیم البستانی اور منیف خوری وغیرہ عیسائیوں نے رکھی تھی۔
- الجمعیۃ العربیۃ السریۃ: ۱۸۷۵ء میں یہ جمعیت ظاہر ہوئی، دمشق، طرابلس اور صیدا میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔

www.besturdubooks.net

- جمعیۃ حقوق الملۃ العربیۃ: ۱۸۸۱ء میں اس جمعیت کا ظہور ہوا، اس کی شاخیں بھی ہیں، اس جمعیت کا مقصد مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک کرنا تھا۔
- جمعیۃ رابطۃ الوطن العربی: اس جمعیت کی بنیاد ۱۹۰۴ء میں نجیب عاوزوری نے پیرس میں رکھی تھی، انہوں نے "یقظۃ العرب" کے نام سے ایک کتاب بھی تالیف کی تھی۔
- جمعیۃ الوطن العربی: اس جمعیت کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں خیر اللہ نے پیرس میں رکھی تھی اور اسی سال پہلی قومی کتاب "الحرکۃ الوطنیۃ العربیۃ" کے نام سے شائع ہوئی۔
- الجمعیۃ القحطانیۃ: اس تحریک کا ظہور ۱۹۰۹ء میں ہوا، یہ ایک خفیہ تحریک تھی، اس کے بانیوں میں خلیل حماد المصری بھی شامل تھے۔
- جمعیۃ (العربیۃ الفتاۃ): اس جمعیت کی بنیاد ۱۹۱۱ء میں عرب طالب علموں نے پیرس میں رکھی تھی، جن میں محمد البعلبکی بھی شامل تھے۔
- الکُتلۃ النیابیۃ العربیۃ: اس پارٹی کا ظہور ۱۹۱۱ء میں ہوا۔
- حزب اللامرکزیۃ: ۱۹۱۲ء۔
- الجمعیات الاصلاحیۃ: ۱۹۱۲ء میں اس جمعیت کا ظہور ہوا، اس کی شاخیں بیروت، دمشق، حلب، بغداد، بصرہ اور موصل میں قائم ہوئیں، اسے مسلمانوں اور نصاریٰ کی معزز شخصیات سے ملا کر بنائی گئی تھی۔
- عرب کانفرنس پیرس میں: اس کانفرنس کی بنیاد بعض عرب طلبا نے ۱۹۱۲ء میں رکھی تھی۔
- حزب العہد: ۱۹۱۲ء یہ ایک خفیہ پارٹی تھی، جسے عثمانی فوج کے عرب جرنیلوں نے بنائی تھی۔
- جمعیۃ العلم الاخضر: ۱۹۱۳ء، اس جمعیت کے بانیوں میں ڈاکٹر فائق شاکر بھی شامل تھے۔
- جمعیۃ العلم: اس جمعیت کا ظہور موصل میں ۱۹۱۴ء میں ہوا۔
- اس کے علاوہ عرب قوم پرستی کی دعوت صرف غیر مسلم مذہبی اقلیتوں میں محصور ہو کر رہ گئی تھی، نیز یہ دعوت مسلمانوں کی ایک محدود تعداد میں بھی موجود تھی جو ان کے افکار سے متاثر تھے، عرب قوم پرستی کی تحریک کو اس وقت عوامی مقبولیت حاصل ہوئی جب مصر کے مرحوم صدر جمال عبد الناصر نے اسے پھیلانے کا بیڑہ خود اٹھالیا، اس کے لئے مصری ذرائع ابلاغ اور سرکاری خزانے کو مسخر کر دیا، فی الحال یہ کہا جاسکتا ہے کہ

www.besturdubooks.net

عرب قوم پرستی کی تحریک زوال پذیر یا کم از کم جمود کی حالت میں ہے۔

- ساطع المصری (۱۸۸۰ء۔۱۹۶۸ء) عرب قومیت کے بہت بڑے مفکر اور اس کے مشہور داعیوں میں سے تھے، ان کی بہت سی کتابوں کو عرب قومی افکار کی اساس سمجھا جاتا ہے، ان کے بعد دوسرے نمبر پر میثل عفلق کو اہمیت دی جاتی ہے۔

عقائد وافکار:

- عرب قومی نظریہ خونی رشتہ داری کو دینی رشتہ داری پر فوقیت دیتا ہے، اگرچہ بعض عرب قومی رائٹرز مذہب کے معاملے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں، لیکن بعض دوسرے حضرات مذہب کو ان رشتوں سے بہت دور کر دیتے ہیں جن کی اساس پر یہ امت قائم ہے، اس سلسلے میں ان کی حجت یہ ہوتی ہے کہ مذہب کی مداخلت سے عرب قوم پارہ پارہ ہو جائے گی کیونکہ اس میں غیر مسلم بھی ہیں۔
- عرب قومیت کا مطلب دراصل زمانۂ جاہلیت کی طرف واپس لوٹ جانا ہے، عرب قومیت عالم اسلام کو نقصان پہنچانے والی نظریاتی جنگوں میں سے ایک ہے، کیونکہ یہ دراصل اس قومی دعوت کی صدائے بازگشت ہے جو اس سے پہلے یورپ میں ظاہر ہو چکی ہے۔
- شیخ عبدالعزیز بن باز عرب قومیت کے متعلق کہتے ہیں کہ ”یہ ایک جاہلانہ و ملحدانہ دعوت ہے جس کا مقصد اسلام سے لڑنا اور اسلامی احکامات و تعلیمات سے پہلو بچانا ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”عرب قومیت کو مغربی عیسائیوں نے اسلام سے لڑنے اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے جھوٹی باتوں کے ذریعے اپنے گھروں میں بنایا تھا چنانچہ بہت سے اسلام دشمن عربوں نے اسے اپنایا اور بہت سے لیڈر اور ان کے جاہل پیروکار اس کے دھوکے میں آگئے جس سے ملحدین اور دشمنانِ اسلام ہر جگہ خوش ہیں۔“ شیخ مزید کہتے ہیں ”عرب قومیت ایک باطل دعوت، ایک بہت بڑی غلطی، ظاہری فریب، انتہائی بری جاہلیت اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف ایک واضح سازش ہے۔“
- عرب قومی فکر کے داعیوں کا خیال ہے کہ (اس فکر کے بنیادی عوامل کی ترتیب میں انکے درمیان اختلافات پائے جانے کے باوجود) عرب قومیت کے اصل عوامل یہ ہیں:

www.besturdubooks.net

زبان، خون، تاریخ، زمین، مصائب اور امیدیں جو سب عربوں کی مشترک ہیں۔

- قوم پرستوں کا خیال ہے کہ سب عرب ایک قوم ہیں، اس میں قومیت کے تمام عوامل موجود ہیں، سب عرب ایک سرزمین میں رہتے ہیں جو ایک عرب ملک ہے۔ یہ ملک خلیج سے محیط تک پھیلا ہوا ہے۔
- قوم پرستوں کے خیال میں عرب وطن کے مختلف اجزا کے درمیان موجود سرحدیں عارضی ہیں ان کو ختم کرنا ضروری ہے تاکہ عربوں کا صرف ایک ملک اور ایک حکومت ہو جس کی بنیاد لادینیت پر ہو۔
- قوم پرستوں کے خیال میں عرب قومی نظریہ عرب انسان کو خرافات، غیبیات اور مذاہب سے آزادی دلانے کی دعوت دیتا ہے۔
- عرب قومیت کا بنیادی نعرہ یہ ہے: دین اللہ کا ہے اور وطن سب کا ہے۔ اس نعرے کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ اسلام کا کہیں وجود باقی نہ رہے، اس کا دوسرا مقصد وطنی بھائی کو مذہبی بھائی پر ترجیح دینا ہے۔
- قومی فکر کے خیال میں ادیان، اقلیمیات اور موروثی تقالید امت کی تعمیر مستقبل کی راہ میں رکاوٹ ہیں، لہٰذا ان سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔
- عرب قومی فکر کے متعدد قائدین کا کہنا ہے کہ ہم عیسیٰ، موسیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلے کے عرب ہیں۔
- عرب قومی فکر اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ عرب اتحاد ایک حقیقت ہے جبکہ اسلامی اتحاد ایک خواب ہے۔
- قوم پرستوں کا خیال ہے کہ عرب قومیت کا نظریہ ان قدرتی تحریکوں میں سے ایک ہے جو اجتماعی طبیعت سے پھوٹ پڑتی ہیں نہ کہ بناوٹی افکار سے جنہیں بعض لوگ اپنے طور پر گڑھ لیتے ہیں۔
- اکثر قومی فکر کے داعی، دیہاتی شاعر کے اس شعر کو بطورِ مثال پیش کرتے ہیں:

هبوني عيداً يجعل العرب أمة　　وسيروا بجثماني على دين برهم

سلام على كفر يوّحد بيننا　　وأهلاً وسهلاً بعده بجهنم

(فرض کرو مجھے عید کہ جس نے عرب کو ایک جماعت بنادیا اور میرے جسم کو دین برہمیت پر

کردیا۔ سلام اس کفر پر جس نے ہمیں ایک کر دیا اور اس کے بعد جہنم میں خوش آمدید ہو)

- بعض عرب قومی فکر کے داعی کہتے ہیں کہ عرب عبقریت نے اپنے مافی الضمیر کو متعدد طریقوں سے تعبیر کیا ہے مثلاً ایک دفعہ حمورابی شریعت کے ذریعے، ایک دفعہ جاہلی اشعار کے ذریعے، اور ایک دفعہ اسلام کے ذریعے۔
- ایک مشہور قوم پرست نے کہا: "محمد کل عرب تھے، لہٰذا سب عربوں کو محمد بن جانا چاہئے۔"
- قومی فکر کے داعیوں کا خیال ہے کہ عربی شخص کا اپنی قومیت کو چھوڑ کر عالمی یا بین الاقوامی نظریہ پر ایمان لانا جرم ہے۔
- بعض عرب قومی مفکرین کہتے ہیں کہ: اگر ہر زمانے کے لئے ایک مقدس نبوت ہوتی تو عرب قومیت اس زمانے کی نبوت ہوتی۔
- بعض قوم پرستوں کا کہنا ہے کہ ہم عرب مومنوں کا اصل دین عروبت ہے، کیونکہ اسلام اور مسیحیت سے پہلے عروبت تھی، لہٰذا ہمارے اندر عروبت کے لئے غیرت وحمیت ہونی چاہئے جیسا کہ مسلمانوں کے اندر نبی اور قرآن کے لئے اور مسیحیوں کے اندر انجیل کے لئے غیرت ہے۔
- بعض عرب قوم پرستوں کا کہنا ہے کہ عرب قوم کی زندگی میں قومیت ایک حتمی مرحلہ ہے، یہ ترقی کی آخری حد اور تفکیر انسانی کا اعلیٰ درجہ ہے۔

افکار وعقائد کی جڑیں:

- قوم پرستی کا نعرہ جو یورپ میں ظاہر ہوا تھا اس کی تاثیر کے نتیجے میں اٹلی اور جرمنی جیسے ممالک وجود میں آگئے۔
- مغربی استعمار نے قومی فکر کی حوصلہ افزائی کر کے اسے مسلمانوں کے درمیان پھیلانے کی جدوجہد کی تاکہ قومیت کو لوگ دین کا مقام دیں، جس سے مسلمانوں کے عقائد برباد ہو جائینگے جو آگے چل کر ان کی سیاسی تباہی کا کام کرے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ مختلف قومیتوں کے مابین عداوتیں بھڑک اٹھیں گی۔

www.besturdubooks.net

- بلادِ شام، خصوصاً لبنان میں خلافت عثمانیہ کے دور میں عیسائیوں کے اندر قومی فکر کی دعوت دینے میں سرگرمی کو ملحوظ رکھنا چاہیے کیونکہ اس تحریک کا مقصد مسلم خلافت عثمانیہ کے خلاف دشمنی میں عمق پیدا کرنا تھا، عیسائی خلافت عثمانیہ کو نہیں چاہتے تھے، نیز اس کا مقصد عربوں کے اندر غیر دینی شخصیت کی ایک ایسی جہت کو بیدار کرنا تھا جو انھیں عثمانیوں سے دور کردے۔
- بعض اعتبار سے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ترک قومی طورانی نظریے کے جواب میں عرب قومی نظریہ رونما ہوا ہے۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- بہت سے عرب مفکرین و نوجوان اس قومی فکر کے حامل ہیں جس کی وجہ سے عرب ممالک کے اندر بہت سی قومی تحریکیں عام ہوگئیں ہیں: مثلاً (حرکۃ الوحدۃ الشعبیۃ) تونس میں، (عرب بعث پارٹی) اپنے دونوں دھڑوں کے ساتھ عراق اور سوریا میں، باقی ماندہ ناصری مصر اور شام میں۔
- بہت سے حکمران عرب قوم پرستی کی دعوت پر ناز کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو اس بات پر فخر ہے کہ وہ عرب قومیت کا علم بردار ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے عرب قومیت کی قیادت کا وہ زیادہ لائق و مستحق ہے۔
- اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس وقت عرب قومی نظریہ زوال پذیر ہے اور تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ القومیۃ العربیۃ تاریخہا وقوامہا : مصطفٰی الشہابی۔
۲۔ اللغۃ والادب وعلاقتہما بالقومیۃ : ساطع الحصری۔
۳۔ العروبۃ اولاً : ساطع الحصری۔
۴۔ الاقلیمیۃ جذورہا وبذورہا : ساطع الحصری۔
۵۔ قضیۃ العرب : علی ناصر۔

www.besturdubooks.net

۶۔ القومیۃ العربیۃ : ڈاکٹر ابوالفتوح رضوان۔
۷۔ ارض العروبۃ : عبدالحیٔ حسن العمرانی۔
۸۔ بین الدعوۃ القومیۃ والرابطہ الاسلامیۃ : ابوالاعلیٰ مودودی۔
۹۔ تطور المفھوم القومی عند العرب : انیس صائغ۔
۱۰۔ دراسات تاریخیۃ عن تاریخ العرب وحضارتھم الانسانیۃ : ڈاکٹر معروف الدوالیبی۔
۱۱۔ الشعوبیۃ الجدیدۃ : محمد مصطفیٰ رمضان۔
۱۲۔ محنۃ القومیۃ العربیۃ : ارکان عبادی۔
۱۳۔ معنی القومیۃ العربیۃ : جارج حنا۔
۱۴۔ حقیقۃ القومیۃ العربیۃ : محمد الغزالی۔
۱۵۔ نشوء القومیۃ العربیۃ : زین نورالدین زین۔
۱۶۔ نقد القومیۃ العربیۃ : شیخ عبدالعزیز بن باز۔
۱۷۔ یقظۃ العرب : ترجمہ ڈاکٹر ناصرالدین اسد، ڈاکٹر احسان عباس۔
۱۸۔ فکرۃ القومیۃ العربیۃ علی ضوء الاسلام : صالح بن عبداللہ العبود۔
۱۹۔ نشاۃ الحرکۃ العربیۃ الحدیثۃ : محمد عزۃ دروزۃ۔
۲۰۔ حول القومیۃ العربیۃ : عبدالمجید عبدالرحیم۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۲)

سوری قومی پارٹی

تعارف:

سوری قومی پارٹی۔ سوری قوم پرستی کی دعوت دیتی ہے نیز یہ کہ سوری قومیت کو دیگر تمام عرب اقوام سے جداگانہ تصور کیا جائے اور ایسے سوری وطن کے قیام کی دعوت دیتی ہے جس پر سوری قوم پرورش پائی ہو، سوری تحریک اپنی روح، اپنی سیاسی و قومی تاریخ کو سوری قوم کے کمالات سے اخذ کرتی ہے اس پارٹی نے اپنا نام "الحزب القومی الاجتماعی" رکھا، پارٹی زوبعۃ کو اپنا شعار کے طور پر استعمال کرتی ہے جس کے چار سرے ہیں، ان کا اشارہ آزادی، ذمہ داری، نظام اور قوت کی طرف ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- اس صدی کے تیسرے عشرے۔ یعنی ۱۹۳۲ء میں۔ لبنان کے سیاسی میدان میں ایک نوجوان نمودار ہوا جو برازیل سے واپس آیا تھا اس کا نام انطون سعادہ تھا، اس نے ایک منظم و دقیق مرکزی پارٹی بنائی جو "الحزب القومی السوری" کے نام سے معروف ہے۔
- لبنان میں متعدد گروہوں و مذاہب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ پارٹی فرقہ بندی اور علیحدگی پسندگی کے خلاف جنگ کرنے کے دعویٰ سے پرورش پاتی رہی، اس نے لوگوں کے درمیان موجود تمام تفرقوں کو کالعدم قرار دے کر صرف ایک وطنی رشتے کی دعوت دی، مغرب نے اس تحریک کی حوصلہ افزائی کی اور مال واسلحے سے اس کی امداد کی۔
- مہذب نوجوانوں کے اس میں شامل ہونے کی وجہ سے پارٹی کا نظریہ نکھر کر سامنے آیا اور پارٹی کی سب سے بڑی شخصیت انطون سعادہ کے ہاتھوں پر ترقی حاصل کرتی گئی، جو اس

www.besturdubooks.net

پارٹی کے روحانی راہنما اور فکری منظر تھے، انطون سعادہ کو ۱۹۴۹ء میں لبنانی حکومت کے خلاف مسلح انقلاب کی پاداش میں گولی مار کر ختم کر دیا گیا۔ پارٹی کی اہم شخصیات میں میجر غسان جدید، جو سوری فوج کے سابق میجر تھے۔ (ان کا تعلق نصیریت سے تھا)۔ اسی طرح عصام المحایری، ڈاکٹر عبداللہ سعادۃ، فایز صایل، جارج عبدالمسیح وغیرہ شامل ہیں، ان کے متاخرین صدور میں عیسائی "انعام رعد" وغیرہ ہیں۔

عقائد وافکار:

- سوری قومی پارٹی کے عقائد و نظریات ان اصولوں سے صاف جھلکتے ہیں۔ جنہیں انطون سعادہ نے اپنی کتاب "نشوء الامم" میں ذکر کئے اور وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مذہب کو حکومت سے علیحدہ رکھنا۔

۲۔ مذہبی لوگوں کو سیاسی، قضائی اور قومی معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رکھنا۔

۳۔ مختلف جماعتوں وگروہوں کے مابین موجود فاصلوں ورکاوٹوں کو ختم کرنا۔

۴۔ جاگیر دارانہ نظام کو ختم کرنا، قومی اقتصاد کو پیداوار، مزدور کے ساتھ انصاف اور قوم ووطن کے مفادات کی نگرانی کی بنیاد پر منظم کرنا۔

۵۔ ایک ایسی فوج تیار کرنا جو قوم ووطن کے مستقبل کے بارے میں فعال کردار ادا کرے۔

پارٹی کے چند نعرے بھی ہیں جو اس کے افکار، عقائد اور تاریخ کے بارے میں پارٹی کے تصورات کی ترجمانی کرتے ہیں ان میں سے بعض نعرے حسب ذیل ہیں:

- سوریا صرف سوریوں کیلئے ہے سوری ایک مکمل قوم ہیں۔
- سوری دیگر عرب قوموں سے خاص امتیاز رکھتے ہیں جس طرح فرانسیسی انگریزوں سے اور روسی جرمنوں سے ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔
- سوری مسئلہ ہی سوری قوم اور سوری وطن ہے۔
- سوری امت، سوری عوام کی اتحاد کا نام ہے وہ ایک طویل تاریخی عمل کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے جو تاریخ جلی سے ماقبل زمانے کی طرف راجع ہے۔
- سوری امت ایک اجتماعی شکل کا نام ہے۔

www.besturdubooks.net

- سوریا کے مفادات دیگر تمام مفادات پر مقدم ہیں۔
- سوری قومیت کے علمبردار اپنی ماضی قدیم کو ایک جداگانہ حیثیت دیتے ہیں، وہ اپنی ماضی سے مراد فینیقی ثقافت لیتے ہیں جو بت پرستی، شراب نوشی، متعدد خداؤں کی عبادت، ان کی عادات وتقالید اور عیاشیوں سے تعبیر ہے۔ وہ اس روحانی ثقافت اور تعمیراتی نقوش میں فخر محسوس کرتے ہیں جسے سوریا نے بحر سوری المعروف البحر المتوسط کے ساحلوں میں عام کیا تھا۔
- سوری قومی پارٹی (کرینون، بیار صلیبی، یوحنا فم الذهب، افرام العمری، دیک الجن الحمصی، الکواکبی، جبران......) جیسے عظما کی باقیات پر فخر کرتی ہے۔
- وہ دائمی شہرت کے حامل جنگجوؤں پر فخر کرتے ہیں جیسے (سرجان الکبیر، اسرحدون سخاریب، بنو خذ نصر، آشور بانبال، اور ھانی بعل سے لیکر یوسف العظمۃ تک کے مشاہیر پر) گویا وہ عظما و مشاہیر اسلام سے غافل ہیں۔
- وہ اسلامی فتح کو ایک اجنبی فتح تصور کرتے ہیں اور سوریا کی اسلامی تاریخ کو ایک خالص سوری تاریخ تصور کرتے ہیں، چنانچہ بقول ان کے حضرت معاویہؓ خلافت سے پہلے بیس سال تک سوریا میں رہنے کی وجہ سے سوری بن گئے تھے اور اموی امجاد محض سوری امجاد ہیں، حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کے مابین تنازع دراصل سوری قومیت اور عراقی قومیت کے درمیان تھا، ان کا کہنا ہے کہ زمین، مٹی اور آب وہوا کا ایک جادوئی اثر ہوتا ہے جو مختصر مدت میں ایک قومیت کو دوسری قومیت اور ایک تاریخ سے دوسری تاریخ میں تبدیل کردیتا ہے۔
- جب وہ سوریا کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو ان کی مراد عظیم سوریا ہوتی ہے جو موجودہ سوریا، لبنان، اردن اور فلسطین کو شامل ہے۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- سوری قومی پارٹی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ دین کے خلاف لڑتی ہے، لوگوں کے درمیان مذہبی روابط کو ناپسند کرتی ہے، سوری لوگ اس پارٹی میں متعدد عقائد وافکار پر عمل کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

www.besturdubooks.net

- انسان نے خدا کا نظریہ اس وقت ایجاد کیا جب وہ خوف، وہم اور خرافات کے دباؤ تلے پس رہا تھا۔
- کائنات، حیات اور انسان کو وہ مادی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اللہ کے وجود، بعث، رسالت اور یوم آخرت کا انکار کرتے ہیں۔
- اسلام کا خون جامد ہے، اسلام کو صرف خلفا و فقہا نے ترقی یافتہ بنایا ہے۔
- وہ دین اور حکومت کے درمیان کسی تعلق کے قائل نہیں ہیں۔ یہ سراسر ایک مغربی نظریہ ہے جسے اسلام اجمالاً و تفصیلاً رد کرتا ہے۔
- مذہب کی بنیاد پر قائم ہونے والی جماعت کو وہ ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تصور کرتے ہیں تاکہ سوری ڈھانچہ تناقضات سے محفوظ رہے۔
- ان کی دعوت وطن تک محدود ہونے کی وجہ سے گویا علیحدگی کی دعوت ہے چنانچہ وہ عالمی دھڑے بندیوں، عالمی فوجی اتحادیوں اور بین الاقوامی اجتماعات کے اس دور میں عظیم عرب اور اسلامی دنیا کو ایک چھوٹی اور محدود دنیا کی شکل میں مسخ کر کے رکھ دیتے ہیں۔
- علیحدگی کی یہ دعوت عظیم اسلامی وطن کو پارہ پارہ کر کے مغربی استعمار اور صہیونی مفادات کی خدمت کر رہی ہے، اسی طرح اسرائیل کو گھیری ہوئی طاقت کے بخرے کرنے کی خدمت انجام دے رہی ہے۔
- سوری قومی پارٹی اخلاقی اقدار کا مذاق اڑانے کی دعوت دیتی ہے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اکسانے کے مواقع مہیا کر کے ان کو بیہودہ محفلوں میں ضم کرتے ہیں جن میں شرابی، لوگوں کی عقل سے کھیلتے ہیں اور جس میں شہوت بے لگام و سرکش ہو جاتی ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- سوری قومی پارٹی نے اپنا مرکز لبنان میں بنایا، سوریا کے لوگ ہی اس کے ماننے والے ہیں، لیکن اسے مختلف حکام کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ یہ نظریہ عرب قومیت کا معارض تھا جسکا سوریا میں زیادہ اثر ورسوخ تھا، لبنان میں یہ پارٹی ایک نئے نام سے علی الاعلان کام کرتی ہے اور وہ نام ہے "الحزب القومی الاجتماعی"۔
- انطون سعادہ نے اپنی کتاب "نشوء الامم" میں سوری قومیت کی حدود بیان کرتے ہوئے

www.besturdubooks.net

لکھا ہے کہ وہ اس جغرافیائی ماحول کا نام ہے جو دوسروں سے ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ چنانچہ یہ شمال میں جبال طوس سے شروع ہو کر جنوب میں قناۃ سویس تک پھیلا ہوا ہے اور جو جزیرہ نما سینا اور خلیج عقبہ کو بھی شامل ہے، مغرب میں بحر سوری (متوسط) سے لیکر مشرق میں صحرا تک پھیلا ہوا ہے جو نہر دجلہ کے سنگم کو بھی شامل ہے، ان تمام باتوں کے باوجود سوری قومی پارٹی اس وقت بڑی تیز رفتاری کے ساتھ زوال پذیر ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے :

۱۔ نشوء الامم : انطون سعادۃ۔
۲۔ المحاضرات العشر فی الندوۃ الثقافیۃ : انطون سعادۃ۔
۳۔ تعالیم وشروح فی العقیدۃ القومیۃ والاجتماعیۃ : انطون سعادۃ۔
۴۔ الاسلام فی رسالتیہ المسیحیۃ والمحمدیۃ : انطون سعادۃ۔
۵۔ دمشق سے شائع ہونے والا جریدہ "الشہاب" : ۱۹۵۵ء۔ مقالات ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی۔
۶۔ العروبۃ بین دعاتھا ومعارضیھا : ساطع الحصری۔
۷۔ حرکات ومذاھب فی میزان الاسلام : فتحی یکن۔
۸۔ لبنان فی التاریخ : فلیپ حتی۔

............☆☆☆............

(۴۳)

کنفیوشسیت

تعارف:

اہل چین کا مذہب کنفوشسیت ہے، یہ مذہب حکیم فلسفی "کنفیوشس" کی طرف منسوب ہے، چھٹی صدی قبل مسیح میں کنفیوشس اُن مذہبی تہواروں، عادات و تقالید کو لے کر ظاہر ہوا تھا جو چینیوں کے یہاں آج بھی موروثی طور پر ان کے آباواجداد سے چلی آرہی ہیں، تہواروں اور تقالید کے علاوہ کنفیوشس نے اپنے فلسفے و آرا کی روشنی میں اخلاقیات، معاملات اور اچھے سلوک جیسی چیزوں کا اس میں اضافہ کردیا ہے، اس مذہب کی اساسی چیزیں یہ ہیں: آسمانی خدا یا خدائے عظیم کی عبادت کرنا، فرشتوں کو مقدس جاننا اور آبا واجداد کی روحوں کی عبادت کرنا۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

اول: کنفیوشس۔

- کنفیوشس کو اس چینی مذہب کا حقیقی بانی تصور کیا جاتا ہے۔
- کنفیوشس کی پیدائش ۵۵۱ ق م میں تسو (TSOU) شہر میں ہوئی تھی، جسے صوبہ لو LU کا ایک شہر سمجھا جاتا ہے۔
- ان کا نام کونگ K'UNG تھا جو دراصل کنفیوشس کے قبیلے کا نام تھا، فوتس (FUTZE) کے معنی رئیس یا فلسفی کے ہیں، اس لحاظ سے وہ کونگ کے رئیس یا فلسفی ہوئے۔
- کنفیوشس کا تعلق ایک معزز گھرانے سے تھا، ان کا دادا "لو" صوبے کے والی تھے، ان کے والد ایک ممتاز جنگی بریگیڈیئر تھے، یہ خود ناجائز تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہوئے تھے، ان کے والد کی وفات کے وقت ان کی عمر ۳ برس تھی۔

www.besturdubooks.net

- کنفیوشس نے یتیمی کی زندگی گذاری، چرواہے کا کام کیا، بیس سال سے بھی کم عمر میں شادی کی، ایک بچہ اور ایک بچی پیدا ہوئی، شادی کے دو سال بعد اپنی بیوی سے علیحد گی اختیار کرلی، کیونکہ کھانے پینے اور لباس کے سلسلے میں ان کی شدید باریک بینیوں کا وہ تحمل نہیں کرسکتی تھی۔
- کنفیوشس نے فلسفیانہ تعلیم اپنے فلسفی استاد لوتس (LAOTSE) سے حاصل کی جو طاوی مذہب کا پیروکار تھا، اور قناعت کرنے اور عام معافی کی دعوت دیا کرتا تھا بعد میں کنفیوشس نے برائی کا بدلہ برائی سے دینے کی دعوت دے کر اپنے استاذ کی مخالفت کی تاکہ عدل وانصاف کا بھی وجود ہو۔
- جب ان کی عمر بائیس ۲۲ سال ہوئی تو اصولِ فلسفہ کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا، شاگرد زیادہ ہوتے گئے یہاں تک کہ ان کی تعداد تین ہزار ہوگئی، جن میں تقریباً ۸۰ (اسّی) افراد ایسے تھے جنکے چہروں سے شرافت وذہانت کے آثار ٹپک رہے تھے۔
- کنفیوشس نے متعدد عہدوں پر کام کیا، مثلاً شہزادوں اور والیوں کے مشیر، قاضی اور گورنر کے عہدے، وزیر عمل، وزیر عدل اور پھر ۴۹۶ ق م میں وزیر اعظم متعین کردیئے گئے تھے، اس وقت انہوں نے بعض سابق وزرا کو اور متعدد سیاسی لوگوں اور شرپسندوں کو موت کی سزادی یہاں تک کہ "لو" صوبہ ان نظریات اور مثالی فلسفیانہ اصولوں کی عملاً تنفیذ کا نمونہ بن گیا جنکی کنفیوشس دعوت دیا کرتے تھے۔
- اس کے بعد کنفیوشس نے اپنا سفر شروع کیا، بہت سے شہروں کی سیاحت کی، حکام کو نصیحت کرتے، ان کی راہنمائی کرتے، عام لوگوں سے ملتے، لوگوں میں اپنی تعلیمات کو عام کرتے اور انہیں قومی اخلاق اپنانے پر اکساتے تھے۔
- اخیر میں لو صوبہ واپس آگئے، یہاں اپنے دوست واحباب کی درس وتدریس اور اپنے قدما کی کتابوں کے مطالعے میں لگ گئے ان کی کتابوں کی تلخیص کرتے، انہیں مرتب کرتے، ان میں اپنے بعض افکار کی تضمین کرتے، لیکن واقعہ یہ ہوا کہ وہ واحد آدمی تھے جو پچاس سال کی عمر میں وفات پاگئے، اسی طرح اپنے محبوب ترین شاگرد (ھووی) کو بھی گم کردیا، چنانچہ وہ اس پر بہت روئے۔
- ۴۷۹ ق م میں کنفیوشس کی وفات ہوگئی وہ ایک سرکاری وعوامی مذہب اپنے پیچھے

www.besturdubooks.net

چھوڑ گئے تھے، جو ہماری اس بیسویں صدی کے وسط تک جاری رہا۔

دوم: کنفیوشس کی ذاتی صفات۔

- پراگندہ، چھریرا، باادب، نکتہ پسند، دوسروں کے رونے سے متاثر ہونے والے، بعض اوقات بڑے غلیظ و سخت دل معلوم ہوتے، کھانے پینے اور لباس کے معاملے میں باریک بین، پڑھائی، بحث، تعلیم و تعلم، معرفت و آداب کے شوقین تھے۔
- سیاسی منصب کی تلاش میں دلچسپی لیتے تھے تاکہ اپنے سیاسی واخلاقی قوانین کو نافذ کرسکیں اور ایک بہترین معاشرہ وجود میں آئے جس کی وہ دعوت دیا کرتے تھے۔
- کنفیوشس بڑے ماہر فن خطیب، زبان باز متکلم، ثرثرت کی طرف مائل نہ ہونے والے، مختصر عبارت والے جو چھوٹی کہاوتوں اور بلیغ حکمتوں کے قائم مقام ہوتی تھیں۔
- کنفیوشس دینی شعور رکھتے تھے، ان خداؤوں کا احترام کیا کرتے تھے جن کی ان کی زمانہ میں پرستش ہوتی تھی، مذہبی شعائر کی ادائیگی میں پابندی کیا کرتے تھے، اپنی عبادتوں میں وہ بڑے خدا یا آسمانی خدا کی طرف متوجہ ہوتے، خاموشی کے ساتھ عبادت کرتے، وہ خدا سے نعمت یا مغفرت کی امید رکھنے کو ناپسند کیا کرتے تھے کیونکہ عبادت ان کی نظر میں صرف لوگوں کے سلوک کو منظم کرنے کے لئے ہے اور مذہب ان کی نظر میں لوگوں کے درمیان الفت بڑھانے کے لئے ہے۔
- کنفیوشس گانا گاتے، شعر پڑھتے، اور موسیقی کے ساز بجاتے تھے، انہوں نے کتاب الاغانی BOOK OF SONGS لکھی، اسی طرح وہ محفلوں اور تہواروں کے شوقین تھے، نیز وہ تیر اندازی، سواری، پڑھائی، ریاضی اور تاریخ کے مطالعے کے شوقین تھے۔

سوم: ان کی نمایاں شخصیات۔

- کنفیوشس کے بعد کنفیوشسیت دو حصوں میں بٹ گئی:

ا۔ متشدد حرفی مذہب، جس کی نمائندگی ”منسیوس“ کرتے تھے۔ یہ مذہب کنفیوشس کے نظریات کی حرف بحرف حفاظت کرنے اور مکمل باریک بینی کے ساتھ انہیں نافذ کرنے کی دعوت دیتا ہے، منسیوس، کنفیوشس کے روحانی شاگرد تھے، کیونکہ انہوں نے

www.besturdubooks.net

کنفیوشس سے براہ راست تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ ان کے پوتے TSESZE سے حاصل کی تھی، انہوں نے کتاب ”مرکزی انسجام“ CENTRAL HARMONY تالیف کی۔

۲۔ تحلیلی مذہب۔ اس کی نمائندگی ہزنتسی HSUNTSE اور یانجستی YANGTSE کرتے تھے، ان دونوں کے مذہب کی بنیاد معلم کے آرا کی تحلیل و تشریح اور کنفیوشسی نص کی روح سے استلہام کے ذریعے افکار کے استنباط پر قائم ہے۔

- تسی کنج TESKING ۵۲۰ھ میں پیدا ہوئے، اور چین کے بڑے سیاسی رہنما بن گئے۔
- تسی ھسیا TSEHSIA ۵۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور کونفوشیوسی مذہب کے بڑے فقہاء میں شمار ہونے لگے۔
- تسنیگتز TSENGTSE کنفیوشس کے پوتے کے استاذ تھے، اہمیت کے لحاظ سے منسیوس کے بعد ان کی ترتیب دوسری ہے۔
- چی ہوزان CHI-HUSAN، یہ ہان خاندان کے دور حکومت کے آدمی تھے (۱۲۷ء۔ ۲۰۰ء)۔
- چوہزی CHO-HSI (۱۹۳۰ء۔ ۱۲۰۰ء) انہوں نے ان چاروں کتابوں کو نشر کیا جنہیں چین کے ابتدائی مدرسوں میں پڑھایا جاتا تھا، انہی کنفیوشسی نظریات میں حجت مانا جاتا ہے کیونکہ دینی امتحانات کی تصحیح کی ذمہ داری انہی کے سپرد کی جاتی تھی، وہ ان امتحانات میں سبقت حاصل کرنے والوں کو سرکاری ملازمتوں کا اہل قرار دیتے تھے۔

چہارم: کنفیوشسی نظریہ کی تاریخی ترقی۔

۱۔ کنفیوشس نے قدما کی آرا و عقائد کو اپنے مذہب میں منتقل کیا، انہیں اپنے زمانے کی زبان میں لکھا اور تین ہزار شاگردوں کو ان کی تلقین کی۔

۲۔ کنفیوشس کے زمانے میں آسمانی خدا یا خدائے عظیم کی عبادت ہوتی تھی، پھر زمین کا خدا، تقدیس ملائکہ اور آباؤاجداد کی روحوں کی عبادت شروع ہوگئی۔

۳۔ کنفیوشس کی وفات ہوگئی تو شہر کے شمال میں نہر استس SZE کے قریب انہیں دفنادیا گیا، جہاں ان کی قبر کے گرد آہستہ آہستہ لوگ زیادہ ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ کونگ

www.besturdubooks.net

گاؤں وجود میں آیا۔

۴۔ پھر لوگوں نے ان کی قبر کے اردگرد علمی محفلیں منعقد کرنا شروع کر دیں۔

۵۔ لوگوں نے ان کی قبر کے گرد ایک عبادت گاہ تعمیر کی، پھر ان کے افکار کا استلہام شروع کر دیا، پھر اس کی تقدیس تک جا پہنچے۔

۶۔ لوگ اسی تقدیس میں باقی رہے یہانتک کہ ھان خاندان (HAN) ۲۰۶ق م کے اول بادشاہ کے عہد میں ان کی باقاعدہ عبادت ہونے لگی، چنانچہ لوگوں نے نذر و نیاز چڑھانا شروع کر دیں، اسی طرح وزرا بڑے سرکاری عہدیداروں اور حکمرانوں پر لازم ہو گیا کہ وہ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے سے پہلے ان کی قبر پر حاضری دیں۔

۷۔ عظیم دیوار چین کے بانی شہنشاہ چین شی ہوانگ (CH'IN SHIHHIWANG) کے دور میں کنفیوشسیت کو بڑے مظالم کا سامنا کرنا پڑا، یہ مظالم ۲۰۷ق م سے ۲۱۲ق م تک جاری رہے، وہ ان کی کتابوں کو جلا دیتا، اوران کے علما کو قتل کرتا یا زندہ درگور کر دیتا تھا، چنانچہ زندہ درگور کئے جانے والے فلسفیوں کی تعداد ۴۶۰ تک پہنچ گئی تھی۔

۸۔ ۲۰۷ق م میں عوامی انقلاب برپا ہوا جس کے بعد کنفیوشسیت کے پیروکاروں کا احترام بحال ہو گیا اور مذہبی ماہرین نے ان کی کتابوں کی تجدید شروع کر دی۔

۹۔ جب شہنشاہ "دوتی" کا دور (۱۴۰۔۸۷) آیا تو انہوں نے کنفوشیت کو چینی حکومت کا سرکاری مذہب قرار دے دیا کنفیوشسیت ۱۹۱۲ء تک اس اعلیٰ منصب پر حاوی رہے۔

۱۰۔ فلسفی موتزی MOTZE (۴۷۰ق م۔۳۸۱ق م) نے ایک جدید نظریے کا اضافہ کیا، انہوں نے آسمانی خدا کی تشخیص ایک عظیم شخص سے کی جو آدمیوں کے مشابہ تھا۔

۱۱۔ ۴۲۲ء میں CHUFU میں کنفیوشس کی عبادت گاہ تعمیر کی گئی جہاں ان کی قبر ہے۔

۱۲۔ ۵۰۵ء میں دوسری عبادت گاہ دارالحکومت میں تعمیر کی گئی اوران کی کتابوں کو اسکولوں میں مقدس کتابوں کے طور پر پڑھا جانے لگا۔

۱۳۔ ۶۳۰ء میں ان کے بعض علما نے ملک کے تمام اطراف میں کنفیوشس کی مورتیوں سے مزین عبادت گاہیں تعمیر کرنیکا حکم دیا، اسی طرح کنفیوشس کے نظریات کی تعلیم کے لئے کالجز بنانے کا حکم جاری کیا گیا جو دینی وسیاسی وحدت کی علامت بن گئیں۔

۱۴۔ ۷۳۵ء میں کنفیوشس کو "بادشاہ" کا لقب دیا گیا۔

www.besturdubooks.net

۱۵۔ ۱۰۱۳ء میں اسے مقدس اعظم کے لقب سے نوازا گیا۔

۱۶۔ ۱۳۳۰ء میں کنفیوشس کی نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کو "شریف" کا درجہ دیا گیا، اور ان کا شمار شرفا کے طبقے میں ہونے لگا۔

۱۷۔ ۱۰۵۳ء میں عبادت گاہوں میں موجود مورتیوں کو تصاویر اور تختیوں میں تبدیل کر دیا گیا، تاکہ کنفیوشسیت بت پرستی سے مختلط نہ ہو جائے۔

۱۸۔ ۱۹۰۵ء میں کنفیوشسیت کا ستارہ ڈوبنے لگا، بایں طور کہ اس دینی امتحان کو کالعدم قرار دیدیا گیا جسے سرکاری محکموں میں تعیین کرنے سے پہلے ضروری قرار دیا گیا تھا۔

۱۹۔ ۱۹۱۰ء میں "ہالی" HALLEY شہاب چینی فضاؤں میں نمودار ہوا جسے مانتشو خاندان پر خدائی غضب خیال جاتا تھا، اس کے دور میں بدانتظامی اپنے عروج کو پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے چین میں عوامی انقلاب برپا ہوا اور ۱۹۱۲ء میں بادشاہ نے تخت سے علیحدگی اختیار کرلی۔ چین جمہوری نظام میں تبدیل ہو گیا، کنفیوشسیت دینی اور سیاسی افق سے غائب ہو گئی لیکن وہ اخلاق و تقالید کی شکل میں برقرار رہی۔

۲۰۔ ۱۹۲۸ء میں ایک حکم جاری کیا گیا جس کی رو سے کنفیوشس کے نام پر نذر و نیاز چڑھانے پر اور مذہبی تہواروں پر پابندی عائد کر دی گئی۔

۲۱۔ جب جاپانیوں نے منشوریا پر قبضہ کرلیا تو چین میں کنفیوشسیت کی طرف لوٹنے کے ارادے لوگوں کے دلوں میں بھڑکنے لگے، لوگوں نے (۱۹۳۰ء۔ ۱۹۳۴ء) میں پھر سے نذر و نیاز چڑھانا شروع کر دیں، جگہ جگہ کنفیوشسیت کی تعلیم دوبارہ ہونے لگی کیونکہ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ شکست کی اصل وجہ معلم اکبر کی تعلیم سے لاپروائی تھی، چانگ کائی چیک کی قیادت میں تحریک احیا جدید عام ہو گئی، یہ تحریک دوسری جنگ عظیم کے بعد تک جاری رہی۔

۲۲۔ ۱۹۴۹ء میں کمیونزم نے چین پر کنٹرول حاصل کرلیا، لیکن رفتہ رفتہ چین اور سوویت یونین کے درمیان اختلافات ظاہر ہونے لگے جنکی وجہ سے دونوں کے درمیان فاصلے بڑھنے لگے، چین کے مشہور لیڈر "ماؤزے تنگ" کی موت کے بعد چین میں کمیونزم سے تراجع شروع ہوا اور اس پر مغرب کی ہوائیں چلنے لگیں۔

۲۳۔ مفکرین کا خیال ہے کہ کنفیوشسیت کمیونزم کے اثرات زائل کرنے کے لئے

www.besturdubooks.net

جدوجہد کرے گی جس سے چین روسی کمیونزم سے بہت دور چلا جائے گا کیونکہ کنفیوشسیت کا چینی عوام پر روحانی تسلط موجود ہے۔

۲۴۔ کنفیوشسیت اب تک تسلسل کے ساتھ فرموزا (وطن چین) میں معاشرتی نظام کی اساس کے طور پر موجود ہے۔

عقائد وافکار:

اول: کتابیں۔

○ کنفیوشسیوں کے یہاں کتابوں کے دو بنیادی مجموعے ہیں، جو کنفیوشسی عقائد کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کے علاوہ بہت سی شروحات، تعلیقات اور تلخیصات ہیں، پہلے مجموعہ کو کتب خمسہ اور دوسرے مجموعہ کو کتب اربعہ کہا جاتا ہے۔

○ کتب خمسہ : یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں کنفیوشس نے بذاتِ خود قدما کی کتابوں سے نقل کیا تھا، یہ کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الاغانی اوالشعر : جس میں ۳۵۰ نغمے ہیں مزید اس میں چھ تواشیح ہیں، جنہیں موسیقی کیساتھ گایا جاتا ہے۔

۲۔ کتاب التاریخ : اس کتاب میں زمانۂ ماضی سے متعلق چینی تاریخ کے وثائق ہیں۔

۳۔ کتاب التغیرات : اس کتاب میں حوادثِ انسانی کی ترقی کا فلسفہ مذکور ہے، کنفیوشس نے سلوکِ انسانی کے مطالعے کے لئے اسے ایک علمی کتاب میں تبدیل کردیا تھا۔

۴۔ کتاب الربیع والخریف : یہ ایک تاریخی کتاب ہے اس میں انہوں نے ۷۲۲ء سے لے کر ۴۸۱ ق م کے درمیانی مدت کی تاریخ درج کی ہے۔

۵۔ تہواروں کی کتاب : اس کتاب میں "چو" خاندان کے بنیادی اصلاحی نظام کے ساتھ چین کی قدیم دینی رسومات کے اوصاف کو بیان کیا گیا ہے، یہ وہ خاندان ہے جس نے ماضی بعید کی چینی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

www.besturdubooks.net

کتب اربعہ : یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں کنفیوشس اور ان کے پیروکاروں نے تالیف کیا تھا، ان کتابوں کو انہوں نے اپنے استاذ کے اقوال کی تشریح و تعلیق کر کے مدون کیا تھا، کتب اربعہ کنفیوشسی فلسفے کی ترجمانی کرتی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الاخلاق والسیاسیۃ :
۲ کتاب انسجام المرکزی : CENTRAL HARMONY
۳۔ کتاب المنتخبات : ANALECTS جسے کنفیوشس کی انجیل کہا جاتا ہے۔
۴۔ کتاب منسیوس : یہ سات کتابوں کا مجموعہ ہے، اور اسکا بھی احتمال ہے کہ اسکا مؤلف منسیوس خود ہو۔

دوم: بنیادی عقائد۔

کنفیوشس کے بنیادی عقائد، خدایا آسمانی خدا، فرشتوں اور آباواجداد کی ارواح کے متعلق ہیں:

- ۱۔ خدا: کنفیوشسی خدائے اعظم، یا آسمانی خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اسی کی عبادت کرتے ہیں، اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس کے لئے نذر و نیاز چڑھاتے ہیں، یہ خدا بادشاہوں اور صوبوں کے گورنروں کی عبادت کے لئے خاص ہے۔
- ان کے یہاں زمین کا بھی ایک خدا ہے جسے زمینی خدا کہا جاتا ہے عام چینی اس زمینی خدا کی عبادت کرتے ہیں۔
- سورج اور چاند، ستاروں، بادلوں، پہاڑوں وغیرہ میں ہر ایک کا ایک ایک خدا ہے ان کی عبادت کرنا اور نذر و نیاز پیش کرنا حکمرانوں کے ساتھ خاص ہے۔
- ۲۔ فرشتے: کنفیوشسی فرشتوں کو مقدس سمجھتے ہیں اور ان کے لئے نذر و نیاز پیش کرتے ہیں۔
- ۳۔ آباواجداد کی روحیں: چینی اپنے قدیم آباواجداد کی روحوں کو مقدس جانتے ہیں، ارواح کی بقا کا عقیدہ رکھتے ہیں، دراصل نیاز ایسے موائد کا نام ہے جن کے ذریعے کنفیوشسی اپنے آباواجداد کی روحوں میں مختلف میوزک بجا کر خوشی داخل کرتے ہیں،

www.besturdubooks.net

ہر گھر میں مُردوں کی روحوں اور مکان کے خدا کی عبادت گاہ پائی جاتی ہے۔

سوم: دیگر عقائد وافکار۔

- کنفیوشس نبی نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، بلکہ چینی لوگ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ کنفیوشس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں لوگوں کی ہدایت وارشاد کے لئے تفویض سماوی عطا کی گئی ہے، کنفیوشس مذہبی رسوم وشعائر کی ادائیگی کی پابندی کیا کرتے تھے، وہ خدائے اعظم اور دیگر خداؤں کی معرفت اور ان کے متعلق دینی آرا کی حقیقت سے متعلق ٹھوس معلومات رکھے بغیر ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔
- کنفیوشس بہترین معاشرے کے قیام کے لئے جس کی وہ دعوت دیتے تھے، جدوجہد کرنے کا جذبہ رکھتے تھے، واقعی وہ ایک مثالی معاشرہ ہے مگر وہ ارسطو کی بہترین سوسائٹی سے مختلف ہے اس لئے کہ کنفیوشس کی سوسائٹی واقع وتطبیق اور وجود کی ممکنہ حدود میں ایک مثالی سوسائٹی ہے جبکہ ارسطو کی سوسائٹی ایک خیالی ومثالی سوسائٹی کی طرف مائل ہے جو انسان کے کمزور معیارِ تطبیق کے اعتبار سے بہت دور ہے، دونوں فلسفی ہم عصر تھے۔
- جنت اور دوزخ: چینی ان دونوں چیزوں کا عقیدہ نہیں رکھتے، بعث بعد الموت کو تو وہ سرے سے مانتے ہی نہیں، دنیاوی زندگی کو سنوارنے پر اپنے عزم کو منحصر رکھتے ہیں، جسم سے روح پرواز کر جانے کے بعد وہ اس کے انجام کے بارے میں نہیں پوچھتے، کنفیوشس سے ان کے ایک شاگرد نے موت کے متعلق سوال کیا تو کہا کہ "اب تک ہم نے حیات کا علم ہی کہاں حاصل کیا جو موت کے بارے میں سوال کریں۔"
- جزا اور ثواب: ان کے نزدیک یہ دونوں چیزیں دنیا میں ہوں گی، اگر بھلا عمل کیا تو اچھی جزا ملے گی اور اگر برا عمل کیا تو بری جزا ملے گی۔
- قضا وقدر: کنفیوشسی ان دونوں چیزوں کو مانتے ہیں، چنانچہ اگر گناہ وعصیان زیادہ ہو جائیں تو آسمان زلزلوں اور آتش فشاؤں کے ذریعے ان کو سزا دے گی۔
- کنفیوشسیوں کے نزدیک حاکم آسمان کا بیٹا ہے: لہٰذا حاکم اگر ظلم وناانصافی کرتا ہے اور عوام کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے تو اس پر آسمان اس کے رعایا میں سے ایک ایسے

www.besturdubooks.net

شخص کو مسلط کر دے گی جو اسے معزول کر دے گا، پھر اس کی جگہ ایک منصف شخص لے لے گا۔

- اخلاق: یہ وہ بنیادی شے ہے جس کی کنفیوشسیت دعوت دیتی ہے، یہی محور فلسفہ اور اساسِ دین ہے، وہ فرد کے ضمیر کی تربیت کی کوشش کرتی ہے، تاکہ وہ اس کی نفسیاتی زندگی پر کنٹرول کرنے والی انسجام کا ادراک حاصل کر لے جو اسے براہ راست ضوابط و معاشرتی قوانین کے تابع بنا دیگا۔
- ان کے یہاں اخلاق کا اثر مندرجہ ذیل اشیا میں ظاہر ہو گا:

☆ والد کی اطاعت و فرماں برداری کرنا۔

☆ بڑے بھائی کی اطاعت کرنا۔

☆ حکمران کی اطاعت و فرماں برداری کرنا۔

☆ دوستوں کے حق میں مخلصانہ جذبات رکھنا۔

☆ گفتگو کے دوران اپنی باتوں سے دوسروں کو مجروح نہ کرنا۔

☆ اقوال۔ افعال کے بقدر ہونا، ایسی حالت میں لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے کو برا سمجھنا جو اس کی مرکزی حالت کے ساتھ مطابقت نہ رکھتی ہو۔

☆ سفارش، محسوبیت اور محاباۃ سے دور رہنا۔

- حکمران کے اخلاق کا اثر مندرجہ ذیل میں ظاہر ہو گا :

☆ لائق احترام افراد کا احترام کرنا۔

☆ اپنے رشتے داروں سے محبت کرنا اور ان سے متعلق اپنی ذمے داریاں پوری کرنا۔

☆ وزرا اور ملازمین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

☆ مصلحت عامہ کا خیال رکھنا، منافع بخش فنون کی حمایت کرنا اور ان کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☆ اس کے ملک میں اقامت اختیار کرنے والے غیر ممالک کے لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنا۔

☆ مملکت کے گورنروں اور عوام کی فلاح و بہبودی کے لئے کام کرنا۔

- کنفیوشسیت موروثی عادات و تقالید کا احترام کرتی ہے، گو وہ انتہائی درجہ ان کی محافظ

www.besturdubooks.net

ہے، علم وامانت کو مقدس سمجھتی ہے، کسی جابر کے تعاون کئے بغیر باعزت طور پر لوگوں کے ساتھ نرم معاملہ کرنے کا احترام کرتی ہے۔

- کنفیوشسی معاشرہ شخصی ملکیت کے احترام کی بنیاد پر قائم ہے، ایسے اصلاحی امور کے اجرا پر زور دیتا ہے جس سے فقیروں اور مالداروں کے درمیان محبت کی فضا پروان چڑھے۔
- طبقاتی تفرقے کو وہ تسلیم کرتے ہیں، مذہبی رسوم کی ادائیگی، سرکاری جشنوں اور نیازیں پیش کرتے وقت یہ زیادہ کھل کر سامنے آتا ہے۔
- طبقاتی نظام ان کے یہاں ایک کھلا نظام ہے، ہر شخص اپنے طبقے سے دوسرے طبقے میں منتقل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کے اندر اس کی اہلیت موجود ہو۔
- (ان کے یہاں) انسان اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ آسمانی اور زمینی قوتوں کے ملاپ کا نتیجہ ہے، یعنی آسمانی ارواح کا پانچ زمینی عناصر کی شکل اختیار کرنے کا نام انسان ہے، اسی لئے اخلاق کی حدود میں رہتے ہوئے صحیح انسان پر ضروری ہے کہ وہ ان سے استفادہ کرے۔
- کنفیوشسی اپنے افکار کو نظریہ "عناصر خمسہ" کی روشنی میں تعمیر کرتے ہیں:
  - ☆ چنانچہ اشیا کی ترکیب، معدن، لکڑی، پانی، آگ اور مٹی سے ہے۔
  - ☆ قربانی اور نیاز پانچ ہیں۔
  - ☆ موسیقی کے پانچ مفاتیح ہیں، اور بنیادی رنگ پانچ ہیں۔
  - ☆ جہتیں پانچ ہیں: مشرق، مغرب، شمال جنوب وسط۔
  - ☆ رشتے داری کے درجے پانچ ہیں: پدریت، مادیت، زوجیت، بنوت، اخوت۔

☆ لوگوں کی اجتماعی زندگی میں موسیقی اہم کردار ادا کرتی ہے، انفرادی سلوک کو منظم کرنے میں تعاون کرتی ہے اور انہیں اطاعت و نظام کا عادی بنانے کے لئے کام کرتی ہے، اس سے نظم و نسق، الفت اور ایثار حاصل ہوتا ہے۔

- فاضل شخص وہ ہے جو کامل استقرار کے مرتبے تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنی مرکزی ذات اور اپنے انفعالات کے مابین ایک درمیانی موقف اختیار کرتا ہو۔

www.besturdubooks.net

فکر و عقیدہ کی جڑیں :

- کنفیوشسیت قدیم چینیوں کے عقائد کی طرف راجع ہے جو ۲۶۰۰ ق م میں موجود تھے، ان کا مناقشہ یا جدل و تحقیق کئے بغیر کنفیوشس نے انہیں اول واخیر قبول کر لیا۔
- چوتھی صدی قبل المیلاد میں ایک بنیادی شے کا اضافہ ہوا! اور وہ ہے قطبی ستارے کی عبادت، ان کا اعتقاد ہے کہ یہ وہ محور ہے جس کے گرد آسمان گھومتا ہے، محققین کا خیال یہ ہے کہ یہ عقیدہ ان کے پاس بحر متوسط کے بعض باشندوں کے مذہب سے پہنچا ہے۔
- کنفیوشسیت نے دو سابقہ صدیوں میں اپنے اوپر طاری ہونے والی سوشلزم اور کمیونزم پر غالب آکر فتح حاصل کرلی ہے، اسی طرح وہ بدھ مت کو چینی کنفیوشسیت کے سانچے میں ڈھالنے اور اصل ہندوستانی بدھ مت سے مختلف مخصوص چینی بدھ مت ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئی۔
- اکثر معاصر چینیوں کے اعتقاد میں سیاسی طور پر کمیونزم کے غلبے کے باوجود کنفیوشسی عقائد برابر موجود ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر و رسوخ کے مقامات:

- کنفیوشسیت کا پھیلاؤ چین میں ہوا۔
- ۱۹۴۹ء سے کنفیوشسیت مذہبی وسیاسی میدان سے ختم ہو گئی لیکن وہ چینی عوام کے دلوں میں موجود ہے، یہ وہ شے ہے جو چین میں مارکسی کمیونزم کے اثرات کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔
- کنفوشسیت اب بھی فر[illegible]ن چین) کے اجتماعی قوانین میں اپنا رول ادا کر رہی ہے۔
- کنفوشسیت کوریا اور جاپان میں بھی پھیلی، جاپانی یونیورسٹیوں میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے، موجودہ اور وسطی زمانے میں کنفیوشسیت مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے اکثر ممالک میں اخلاق تشکیل دینے والی اہم بنیادوں میں سے تھی۔
- کنفوشسیت کو بعض مغربی فلسفیوں نے بھی احترام کی نظر سے دیکھا مثلاً فلسفی لیبنز

www.besturdubooks.net

۱۶۴۶۔۱۷۱۶ء) اور پیٹر نویل جس نے ۱۷۱۱ء میں کتاب "کنفیوشسی کلاسیک" شائع کی، نیز کنفوشسی مذہب کی کتابوں کا اکثر یورپی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہو۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ الحوار۔ کونفوشیوس فیلسوف الصین الاکبر: ترجمہ محمد مکین، المطبعۃ السلفیۃ۔ قاہرہ ۱۳۵۴ھ

۲۔ کونفوشیوس۔ النبی الصینی۔ ڈاکٹر حسن شحاتہ سعفان۔ مکتبۃ نہضہ۔ مصر۔

۳۔ الملل والنحل للشہرستانی : طبع دوم۔ دار المعرفہ۔ بیروت دیکھئے محمد سیّد کیلانی کا تالیف کردہ حاشیہ صفحہ ۱۹۔

۴۔ محاضرات فی مقارنات الادیان : محمد ابوزھرہ۔ مطبعۃ یوسف۔ مصر۔

دیگر زبانوں میں دیکھئے:

1- LIN YUTONG : THE WISDOM OF CONFUCIUS, N.Y. 1938.

2- K.WILHELM : KUNGTE, LEBEN UND LEHRE, 1925.

3- KUNTSE UND : KONFUZIANISMUS, 1930.

4- H.A.GILES : CONFUCIANISM AND ITS RIVALS, LONDON 1915.

5- M.G.POUTHIS : DOCTRINE DE CONFUCIUS, PARIS.

6- P-MASSON-OURSEL : LA PHILOSOPHIEEN ORIENT, 1938.

7- SOCIAL PHILOSPHER.

8- HASTINGS : ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS.

9- CH.LUAN : LA PHILOSOPHIE MORAL ET POLITIQUE DE MENCIUS 1927.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۴)

لائنز کلب

INTERNATIONAL ASSOCIATION OF LIONS CLUBS

تعارف:

لائنز کلب بظاہر اجتماعی بھلائی کے لئے کام کرنے والی کمیٹیوں کے مجموعے کا نام ہے، جبکہ حقیقت میں یہ یہودی اشاروں سے چلنے والی تنظیم "ماسونیت" کے تابع بین الاقوامی تنظیموں میں سے ایک تنظیم ہے، جس کا ہدف دنیا کی بربادی اور یہودیوں کے تسلط کو استحکام بخشنا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- ۱۹۱۵ء کے موسم گرما میں ان کمیٹیوں کے بانی "ملفن جانس" نے کچھ ایسی کمیٹیاں تشکیل دینے کی دعوت دی جس کی رکنیت امریکہ کے مختلف حصوں کے تاجروں کو شامل ہو، چنانچہ اس طرح کی پہلی کمیٹی شہر "سینٹ انطونیو" ریاست "ٹیکساس" میں بنائی گئی۔
- مئی ۱۹۱۷ء میں لائنز کلب کی عالمی تنظیم معرض وجود میں آئی، انہوں نے شکاگو میں اپنا پہلا اجتماع منعقد کیا جس میں روٹری کلبوں نے بھی شرکت کی۔
- بعض محققین کا خیال ہے کہ لائنز کلب بنائی برث یعنی (اولادِ عہد) کے کلبوں کے تابع ہے، جس کی بنیاد ۱۳، ۱۰، ۱۸۳۴ء میں نیویارک میں رکھی گئی تھی۔
- عام طور پر یہ کلبز کسی نہ کسی طرح تنظیم بنائین احرار (ماسون) کے تابع ہوتی ہیں۔
- لائنز کلب خارجی مظہر اجتماعی، اصلاحی اور خیراتی ہونے کی وجہ سے اسے سابقہ کلبوں کے انکشاف اور ان پر ہونے والے مظالم سے بچنے کے لئے ان کے بدل کے طور پر بنائی گئی ہے۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- ان کا نام (لائنز) یعنی کالا ہے، جس سے قوت وجرأت کی طرف اشارہ ہے۔
- ان کی ظاہری سرگرمیاں مندرجہ ذیل ہیں:
  - ☆ اخوت، حریت اور مساوات کی دعوت دینا۔
  - ☆ قوموں کے مابین بھلائی اور تعاون کے اہداف کو عام کرنا۔
  - ☆ مذہبی روابط سے دور رہ کر لوگوں میں دوستی کی روح کو پروان چڑھانا۔
  - ☆ اجتماعی بہبودی کا اہتمام کرنا۔
  - ☆ تمام ممکنہ وسائل کے ذریعے بھلائی کو عام کرنا۔
  - ☆ معذوروں کی مدد کرنا۔
  - ☆ ہم وطنوں کے یومیہ بارِ زندگی میں تخفیف کرنا۔
  - ☆ علاقائی ماحول میں خدمت پیش کرنا۔
  - ☆ فلاحی مقابلے منعقد کرنا۔
  - ☆ خیراتی پروگراموں کی امداد کرنا۔
  - ☆ اقوام متحدہ کے پروگراموں کی امداد کرنا۔

رکنیت:

- لائنز کلبوں کی شرائط رکنیت، ماسونی اور روٹری کلبوں کی شرائط رکنیت سے زیادہ مختلف نہیں ہیں۔
- لیکن لائنز کلب ماسونیت سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ ان کے یہاں ایک ہی پیشے کی نمائندگی دو سے زیادہ ارکان کر سکتے ہیں۔
- کوئی اس تنظیم کی رکنیت کے لئے از خود درخواست نہیں دے سکتا بلکہ وہی اس کا انتخاب کریں گے اور اگر ان کو اپنی مصلحت نظر آئے تو از خود اسے کلب کی رکنیت پیش کرتے ہیں۔
- رکن کا کامیاب تاجر ہونا شرط ہے۔

www.besturdubooks.net

- رکن کا جائے عمل اس علاقے میں ہونا شرط ہے جہاں کلب موجود ہے۔
- ہر رکن پر فرض ہے کہ ہفتہ واری اجتماعات میں اس کی حاضری سالانہ ۶۰ فی صد سے کم نہ ہو۔
- ان کے یہاں مذہبی اور شدید وطنی غیرت کے حامل افراد کا داخلہ قطعاً ممنوع ہے۔
- وہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جذب کرتے ہیں، جس کا مقصد سہولت تاثیر کے علاوہ کلب کی دائمی زندگی کی حفاظت کے لئے کم سے کم نوعمرں کو موجود رکھنا ہے۔
- وہ بڑے عہدوں پر فائز لوگوں کی بیویوں کو جذب کرتے ہیں، پھر ان کو بڑی شخصیتوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے پر مامور کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے خصوصی کلب ہے جسے لائنز خواتین کہا جاتا ہے۔
- تنظیمی باڈی: ہر کلب کو مندرجہ ذیل افراد سے تشکیل دیا جاتا ہے۔
- صدر۔
- نائب صدر یا اس سے زیادہ۔
- سیکریٹری اور سیکریٹری مالیات۔
- اداریاتی کونسل جو ۱۲ ارکان سے وجود میں آتی ہے، اسکے لئے شرط یہ ہے کہ سابقہ کلب کے صدور میں سے ایک یا دو ان میں موجود ہوں، جس کا مقصد کلب پر اپنا قبضہ مضبوط رکھنا ہے تا کہ کلب منحرف ہو کر ایسی راہ پر چلنا نہ شروع کردے جسے وہ نہیں چاہتے۔
- مجلس کی جانب سے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہے تا کہ وہ مختلف نظاموں کو شامل ہو جائیں۔

لائنز کلبوں کے بارے میں ہمارے خدشات کچھ اس طرح ہیں:

- ان کی خیراتی سرگرمیاں دراصل شکار کے پھندے ہوتے ہیں اور در پردہ ان کے حقیقی اہداف مخفی ہوتے ہیں۔
- وہ بڑی دقیق منصوبہ بندی کرتے ہیں اور رازداری کی بنیاد پر معلومات جمع کرتے ہیں۔
- اپنے اجتماعات کے توسط سے وہ فنی اسرار کی معرفت حاصل کرتے ہیں جس سے انھیں علاقائی مارکیٹ پر کنٹرول حاصل کرنے کی قوت مہیا ہو جاتی ہے، اسی طرح یہ معلومات

www.besturdubooks.net

ملکی اقتصاد میں مداخلت کرنے میں بھی معاونت کرتی ہیں۔

- جس ملک کی سرزمین پر وہ کام کرتے ہیں اس کی سیاسی و دینی معلومات اکٹھی کر کے ان کو تنظیم کے عالمی مرکز میں بھیج دیتے ہیں، جو ان معلومات کی تحلیل کر کے ان کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہیں۔
- جس علاقے میں وہ کام کرتے ہیں کام کے لحاظ سے اس علاقے کو تقسیم کر دیتے ہیں، اس سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہر حصہ کو اس کی متعلقہ سرگرمیوں میں مشغول کر دیا جائے۔
- ان کے اسرار، موارد اور وسائل کے سلسلے میں سخت غموض پایا جاتا ہے۔
- لائنز ایریا کی اداریاتی مجالس اپنے گرد سلامتی کے سخت انتظامات کرتی ہے۔
- ہمیشہ وہ اس نعرے کو بلند کرتے ہیں: "دین اللہ کا ہے اور وطن سب کا ہے"۔
- ظاہر کے لحاظ سے ان کے نزدیک اسلام دوسرے ادیان مساوی ہیں چاہے وہ سماوی ہوں یا غیر سماوی، لیکن حقیقت میں وہ دیگر مذاہب سے زیادہ اسلام کے خلاف چال چلتے ہیں۔
- وہ اپنی دعوتوں اور لیکچروں کو اسرائیل اور وہاں کے عوام کے لئے ایک خاص اہمیت کے اظہار پر مرکوز کرتے ہیں، اس طرح وہ اپنے ارکان کے دل و دماغ میں صہیونیت کا بیج بونے کا کام کرتے ہیں۔
- لائنز کلب نیو مصر نے قاہرہ میں مصر اور اسرائیل کے مابین امن معاہدے پر بحث کرنے کے لئے ایک سیکشن منعقد کیا تھا۔
- وہ خیراتی محفلوں کی اوٹ میں مخلوط اور بیہودہ رقص کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔
- فقہ اکیڈمی نے مکہ مکرمہ میں ۱۰/ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ میں اپنی پہلی مجلس میں ایک قرارداد پاس کی، جس میں کہا گیا کہ ماسونی، لائنز اور روٹری تحریکوں کے اصول کلی طور پر اسلام کے اصول و قواعد سے متناقض ہیں۔

فکر اور عقیدے کی جڑیں:

- لائنز کلب، ماسونیت کے دائرہ کار سے خارج نہیں ہے بلکہ وہ اتباع کرتی ہے لہٰذا دونوں کی جڑیں ایک ہی ہیں۔

www.besturdubooks.net

- وہ نظریہ "انسانی رابطہ" کی اور انسانوں کے درمیان موجود رکاوٹوں کو زائل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔
- وہ اپنے حقیقی ضوابط صہیونی فکر سے لیتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- لائنز کلب کے امریکہ، یورپ اور دنیا کے بہت سے ممالک میں کلب ہیں۔
- ۱۹۷۰ء کے اوائل میں لائنز کلبوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے ارکان کی تعداد ۹۳۴۰۰۰ سے زیادہ ہے جو دنیا کے ۱۴۶ ممالک میں رہتے ہیں۔
- ان کے حالیہ صدارتی مرکز اوس بروس الینوی اسٹیٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہے۔
- لائنز اور روٹری کلب اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے کے بعد مصر میں سرگرم ہو گئے ہیں۔
- وہ بڑے بڑے ہوٹلوں میں اپنے مراکز قائم کرتے ہیں، جیسا کہ السلام ہوٹل نیو مصر ہلٹن ہوٹل شبرد اور شیرٹن وغیرہ۔
- انعام کی غرض سے وہ بہت بڑی مالیت کی رقم روکے رکھتے ہیں جنہیں وہ کلب کی ترقی، دوستی اور بعض دیگر منصوبوں کے سلسلے میں منعقد کی جانے والی محفلوں میں پیش کرتے ہیں، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ اموال کہاں سے آتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ شہادات ماسونیۃ : حسن عمر حمادہ۔ دار قتیبہ دمشق۔ طبع اول۔ ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء۔

۲۔ حقیقۃ نوادی الروتاری : جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی۔ طبع دوم۔ ۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء۔

۳۔ الماسونیۃ فی العراء : الشیخ محمد علی الزعبی۔

۴۔ اسرار الماسونیۃ : جواد رفعت اتلخان۔

۵۔ خطر الیہودیۃ العالمیۃ علی الاسلام والمسیحیۃ : عبداللہ التل۔

۶۔ جذور البلاء : عبداللہ التل۔

۷۔ الماسونیۃ : محمد صفوت السقا اور سعد ابو جیب۔ اصدار رابطہ عالم اسلامی۔ مکہ مکرمہ۔ طبع دوم۔ ۱۴۰۲ھ۔

۸۔ الماسونیۃ والصہیونیۃ والشیوعیۃ: ڈاکٹر صابر عبدالرحمٰن طعیمہ۔ دارالفکر العربی۔ قاہرہ۔ طبع اول۔ ۱۹۷۸ء۔

۹۔ مجلۃ ''الجندی المسلم'' : گیارہواں سال۔ شمارہ ۳۴۔ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء۔

۱۰۔ جریدہ الاخبار۔ قاہرہ : تاریخ ۲۷/۱/ ۱۹۸۴ء۔

۱۱۔ دیکھئے برطانوی انسائیکلوپیڈیا : طباعت ۱۹۷۴ء مجلد چہارم۔ ص: ۳۰۲۔ ماسونیت کے تذکرہ میں (البناؤن الاحرار)۔

انگریزی زبان میں دیکھئے:

12 : ENCYCLOPEDIA BRITANNICA, VOL,5 P. 385. 1974.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۵)

مارونیت

تعارف:

مارونی مشرقی کیتھولک نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ مسیح کی دو طبیعتیں اور ایک مشیت ہے، مارونی اپنے کو پاپائے مارون کی طرف منسوب کرتے ہیں اور موارنۃ کے نام سے معروف ہیں، انہوں نے لبنان کو اپنا مرکز بنایا۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- یہ فرقہ سخت عابد و زاہد پوپ "مارون" کی طرف منسوب ہے جو پہاڑوں اور وادیوں میں گوشہ نشین ہو گئے تو لوگ ان کی طرف کھنچتے چلے گئے تھے اور اس طرح ان کے نام سے ایک فرقہ تشکیل پایا، مارون چوتھی صدی عیسوی کے اواخر کے آدمی تھے، ان کی وفات تقریباً ۴۱۰ء میں انطاکیہ اور قورس کے درمیان ہوئی۔
- مارون کے پیروکاروں اور ارتھوڈکس رومی کلیسا کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے تو وہ انطاکیہ چھوڑ کر نہر العاصی پر افامیا کے قریب قلعہ المضیق میں آ گئے تھے جہاں پر انہوں نے پاپائے مارون کے نام سے اپنا مضبوط مکان تعمیر کیا۔
- اسی طرح اس نئی جگہ میں ان کے اور یعقوبی ارتھوڈکس اصحابِ طبیعت واحدہ کے درمیان ۵۱۷ء میں اختلافات پیدا ہوئے تو ان کے مکان کو ڈھا دینے کے علاوہ ان کے ۳۵۰ راہبوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔
- سفر کے دوران انہیں شاہ مرقیانوس کی کرم نوازیاں حاصل ہوئیں جنہوں نے ان کے مکان کو ۴۵۲ء میں وسیع کر دیا، اسی طرح شاہ یوستیغان الکبیر (۵۲۷ء-۵۶۵ء) کی مہربانی بھی حاصل ہوئی، جنہوں نے یعقوبیہ کی طرف سے منہدم کر دیئے جانے والے مکان کو

www.besturdubooks.net

از سر نو تعمیر کر دیا، اسی طرح انہیں شاہ ھرقل کی کرم نوازیاں بھی حاصل ہوئیں جنہوں نے ۶۲۸ء میں فارس پر اپنی فتح کے بعد ان کی زیارت کی۔

- موارنۃ اور یعاقبہ اپنے اختلافات ختم کرانے کے لئے ۶۵۹ء میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تھے، لیکن جھگڑا بدستور قائم رہا، کیونکہ طرفین کے درمیان انتقامی جنگ واقع ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں موارنۃ شمالی لبنان کی طرف ہجرت کر گئے جو اب ان کا دائمی وطن بن گیا ہے۔
- ان کے جدید وطن لبنان میں پوپ یوحنا مارون ظہور پذیر ہوئے جنہیں مارونیت کے بانی اور اس کی عظمت کے موسس اور اس کے نظریے وعقائد کا مقنن تصور کیا جاتا ہے۔ ان کی سوانح حیات مندرجہ ذیل میں ملخص ہے:
  - ان کی پیدائش انطاکیہ کے قریب سروم میں ہوئی اور قسطنطنیہ میں تعلیم حاصل کی۔
  - لبنان کے شمالی ساحل بترون کے پادری کے طور پر ان کا تعین ہوا۔
- ۶۶۷ء میں انہوں نے مارونی عقائد کا اظہار کیا جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح کی دو طبیعتیں ہیں، لیکن دو طبیعتوں کے ایک اقنوم میں ملنے کی وجہ سے مشیت ایک ہی ہے۔
- مسیحی کلیساؤں نے اس رائے کو قبول نہ کیا، چنانچہ قسطنطنیہ کے تیسرے اجتماع میں انہیں شرکت کی دعوت دی گئی جو ۶۸۰ء میں منعقد ہوا تھا اور جس میں ۲۸۶ پادری حاضر ہوئے تھے، اس اجتماع میں اس عقیدے کو تسلیم نہ کرنے اور اس کے پیروکاروں کو مسیحی دین سے محروم کرنے، ان پر لعنت بھیجنے، انہیں بھگانے اور ہر اس شخص کو کافر قرار دینے کی قرارداد منظور کی گئی جو ان کا اتباع کرے۔
- یوحنا مارون مارونی فرقے کے پہلے پوپ شمار ہوتے ہیں، مارونی پاپاؤں کی گنتی انہی سے شروع ہوتی ہے۔
- ایک مارونی لشکر نے یوستیغان دوم کی فوج کا مقابلہ کیا تھا جو ان کی عبادت گاہوں کو منہدم کرنے اور ان کی بیخ کنی کرنا چاہتا تھا، مارونیوں نے "امیون" میں اسے شکست دیدی، جس کے بعد مارونی مستقل حیثیت والی ایک پہاڑی قوم کے طور پر ظاہر ہوئے۔
- اس کے بعد رومی کلیسا نے انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کی، چنانچہ مارونی بطریرک ارمیا العمشیتی نے تقریباً ۱۲۱۳ء میں روم کا دورہ کیا اور اپنی واپسی کے بعد پوپ کی خدمت

www.besturdubooks.net

کے سلسلے میں بعض تبدیلیاں کیں، نیز عبادتی رسوم اور کاہنوں کی سیاست میں بھی تبدیلیاں کیں۔

- ان دونوں (مارونی اور رومی کلیسا) کے درمیان قربتیں مزید بڑھنے لگیں یہاں تک کہ ۱۱۸۲ء میں انہوں نے بابوی کلیسا کی اطاعت کا اعلان کردیا، ۱۷۳۶ء میں فاصلے مزید گھٹتے گئے اور مکمل اتحاد کی شکل پیدا ہوگئی، مارونی کلیسا پاپائے روم کے امیر ترین کلیساؤں میں شمار ہونے لگا۔
- مارونیوں نے صلیبیوں کی بڑی خدمت کی، وہ اس طرح کہ انہوں نے اولین صلیبی حملہ آوروں کو راستوں اور گذرگاہوں کی رہنمائی کے لئے راہنما پیش کیا، نیز رضاکار نشانہ کے گروہ کو مملکت بیت المقدس بھیجا۔
- صلیبی جنگوں کے مؤرخین کے مطابق جنگی صلاحیت رکھنے والے مارونی مردوں کی تعداد ۴۰۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی۔
- صلیبیوں کے قائم کردہ ممالک میں مارونیوں کو نصرانی فرقوں میں اول درجہ حاصل ہوتا تھا، اسی طرح وہ ان تمام حقوق وامتیازات سے مستفید ہوتے تھے جن سے فرنگی استفادہ کیا کرتے تھے جیسا کہ مملکت بیت المقدس میں زمین کی ملکیت کا حق وغیرہ۔
- لولیس نہم ان کے پہلے فرانسیسی دوست تھے، "عسکا" میں جب وہ خشکی پر اترے تو مارونیوں کا ایک وفد جو پندرہ ہزار افراد پر مشتمل تھا، تحائف وہدایا لے کر ان کی خدمت میں پیش ہوا، لولیس نہم نے اس موقع پر انہیں ایک خط (مؤرخہ ۲۱/۵/۱۲۵۰ء) پیش کیا، جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی تھی کہ فرانس ان کی حفاظت کا عہد کرتا ہے، اس خط میں لکھا تھا کہ "اور ہم اس بات پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ قوم جو مقدس مارون کے نام سے معروف ہے، فرانسیسی قوم کا ایک حصہ ہے۔"
- بعد کے زمانوں میں مارونیوں پر مغرب کی کرم نوازیاں برقرار رہیں، خصوصاً اس وقت جب نابلیون سوم نے ۱۸۶۰ء میں پہاڑ کو سازگار بنانے کے لئے ایک فرانسیسی دستہ بھیجا تھا، اسی طرح پہلی جنگ عظیم کے بعد جب لبنان فرانسیسی انتداب کے زیر نگیں آگیا تھا تب بھی فرانس سے وہاں ایک دستہ بھیجا گیا تھا۔
- توفیل (تیوفیلوس) بن توما (شمالی شام سے ان کا تعلق ہے) مارونی تھے اور عباسی خلیفہ

www.besturdubooks.net

مہدی کے پاس (۷۷۵ء۔۷۸۵ء) میں منجم کی حیثیت سے کام کرتے تھے، اسی طرح انہوں نے الیاذہ ھومیروس کا ترجمہ بھی کیا تھا۔

- مشہور مؤرخ اسطفانوس الدویہی، مارونی تھے، ان کی وفات ۱۷۰۴ء میں ہوئی۔
- بطریرک جرجس عمیرہ مارونی تھے، انہوں نے پہلی سریانی غراماطیق تالیف کی اور اپنے قواعد کو لاطینی زبان میں وضع کیا تاکہ مستشرقین کے لئے اس زبان کا مطالعہ سہل ہو جائے۔
- مارونیوں کے مشاہیر میں یوسف حبیش، بولس مسعد، یوحنا الحاج اور بطریرک الیاس الحویک شامل ہیں۔
- پادریوں میں المطران جرمانوس فرحات، یوسف سمعان السمعانی، یوحنا حبیب اور یوسف الدبس شامل ہیں۔
- ان کے مشہور گھرانوں میں آل خازن، دحداح، حبیش، السعد، کرم، الظاھر، البستانی، الشدیاق، النقاش اور الباز وغیرہ شامل ہیں۔
- عصر حاضر کے مارونی لیڈروں میں آل جمیل، شمعون، فرنجیہ اور اِدّہ وغیرہ شامل ہیں۔
- مارونیوں کی حالیہ سیاسی و عسکری تنظیمیں حزب الکتائب اور حزب الاحرار ہیں۔
- ۱۹۴۳ء سے اب تک اس بات پر استقرار ہو گیا ہے کہ جمہوریہ لبنان کے صدر کا تعلق مارونی فرقے سے ہوگا اور یہ اس قومی میثاق کے نتیجے میں ہوا تھا جو لبنان کے مختلف دینی فرقوں کے مابین لبنانی حکومت کے اہم مناصب کی تقسیم کے سلسلے میں مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان زبانی اتفاق کے ذریعے عمل میں آیا تھا۔

عقائد وافکار:

- نصاریٰ کے دیگر فرقوں سے نقطۂ امتیاز مارونیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح کی دو طبیعتیں اور ایک اقنوم ہیں اور دو طبیعتوں کے اتفاق کی وجہ سے مشیت ایک ہی ہے۔
- مشیت واحدہ کے عقیدے کا بطریرک شہنشاہ ھرقل (۶۳۸ء) بھی قائل تھا، تاکہ وہ اس کے ذریعے شام میں طبیعت واحدہ کے قائل نصرانی اکثریت اور بیزنطینی کلیسا ارتھوڈکسی عقیدے والوں کو متحد کر سکیں، لیکن ان کی یہ کوشش ان دونوں فرقوں کے اختلافات کو

www.besturdubooks.net

ختم کرنے میں سود مند ثابت نہ ہوئی۔

- مارونیوں کے خیال میں مقدس ہستی کی خدمت دراصل اس خدمت سے ماخوذ ہے جس کی نسبت مقدس یعقوب کی طرف ہے، نیز ان کا خیال ہے کہ یہ خدمت مسیحی کلیسا کی سب سے پرانی خدمت ہے کیونکہ اس کے اصول آخری عشاء ربانی کی طرف راجع ہیں۔
- مارونی کلیسا آج بھی محفل قداس میں سریانی زبان کا خاص اہتمام کرتی ہے۔
- اور آج بھی ان کلیساؤں میں جو پوپ کے تسلط کو تسلیم کرتی ہیں سریانی چھاپ جاری وساری ہے۔
- تیرہویں صدی عیسوی سے مارونی قدیم عبادتوں میں بعض تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں، یہ تبدیلیاں پوپ انوسنٹ سوم کے عہد میں واقع ہوئی تھیں، جس کا مقصد ان کو لاطینی عبادتوں کے موافق کرنا تھا، جن میں سے بعض حسب ذیل تھیں:

☆ معمود کو تین مرتبہ پانی میں ڈبونا۔

☆ ثالوث کی وحدانیت کا مطالبہ کرنا۔

☆ حوادث کی صرف مطارنۃ کے ہاتھوں پر تکریس کرنا۔

☆ اب بھی کاہن انگوٹھیوں اور ٹوپی زیب تن کرنے میں لاطینی لباس کی پیروی کرتے ہیں جو تاج اور عکاز کے مشابہ ہیں۔

☆ لکڑی کے بنے ہوئے ناقوس استعمال کرنے کے بجائے جسے تمام مشرقی کلیسائیں عبادت کی دعوت کے وقت استعمال کرتی ہیں، لاطینی تقلید کی اتباع کرتے ہوئے گھنٹی استعمال کرنا۔

فکر اور عقیدے کی جڑیں:

- مارونی مشرقی کیتھولک کے فرع ہیں جو اپنی رسوم کے لحاظ سے عمومی طور پر نصرانیت کی ایک شاخ ہے لہٰذا ان کے اصول بالکل نصرانی اصول ہیں۔
- مارونی اپنا ورثہ اور قدیم سریانی زبان کی حفاظت کرنے کے لحاظ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں، زمانے کا ساتھ دیتے ہوئے قدیم مارونی مذہبی رسومات میں متعدد تبدیلیاں کر کے وہ بابوی کلیسائے روم کے بھی قریب ہو گئے ہیں۔

www.besturdubooks.net

پھیلاؤاور اثر ورسوخ کے مقامات:

- مارونیت کی ابتدا انطاکیہ سے ہوئی تھی بعد میں وہ قلعہ المضیق کی طرف کوچ کر گئے تھے پھر وہاں سے لبنان کے پہاڑوں کی طرف چلے گئے تھے جو ساتویں صدی عیسوی کے نصف ثانی سے ان کا وطن ہے۔
- پانچویں صدی عیسوی سے وادی قادیشا (یعنی مقدس) کے کسی پتھر میں بنی ہوئی، طرابلس کے اوپر شمالی لبنان میں "دیر قنوبین" مارونی بطریرک کا مستقر بن گئی ہے، اسی طرح بکر کی جو جونیہ کے اوپر بنی ہوئی ہے اب بھی ان کے موسم سرما کی قرار گاہ ہے، کیونکہ آج بھی "بکرکی" کے سردار کو انطاکیہ اور پورے مشرق کے بطریرک کا لقب دیا جاتا ہے، کیونکہ وہ دیگر تمام مشرقیوں سے مستقل ہیں، اسی طرح اس کی ادارت کے تحت مطارنیۃ ابرشیات اور مختلف راھبانہ جمعیتیں ہیں۔
- جب صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تو بادشاہ "غوی دی لیزنیاں" وہاں سے قبرص چلے گئے، مارونیوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ان کے ساتھ ہو چلی تھی، کیونکہ قبضے کے دوران وہ صلیبیوں کے ساتھ تھے اب انہوں نے شمالی نکوسیا کے پہاڑ کو اپنا وطن بنا لیا ہے۔
- بہت سے مارونی جنگوں اور ہجرت کی وجہ سے لبنان کو چھوڑ کر چلے گئے، بارہویں اور تیرہویں صدی میں وہ دجلہ اور فرات کے مابین تکریت وغیرہ شہروں میں پہنچنا شروع ہوئے، بعض مارونی اندرون سوریا کی طرف بھی چلے گئے اور دمشق حلب وغیرہ میں مقیم ہو گئے، ایک جماعت القدس کی طرف چلی گئی، بعض نے مصر، رودس اور مالٹا کی راہ لی، کچھ دوسرے لوگ امریکہ، افریقہ اور انڈونیشیا کی طرف ہجرت کر گئے، اب بھی ان کی اکثریت لبنان میں رہتی ہے، موجودہ لبنانی سیاست میں مارونیوں کا اثر ورسوخ سب سے زیادہ ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

ا۔ النصرانیۃ والاسلام : مشیر محمد عزت اسماعیل طہطاوی، مطبعۃ التقدم۔ مصر

www.besturdubooks.net

۱۹۷۷ء۔

۲۔ محاضرات فی النصرانیة : محمد ابوزهرة۔ طبع سوم۔ مطبعة یوسف۔ مصر ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۶ء۔

۳۔ اضواء علی المسیحیة : محمد متولی شبلی۔ نشر الدار الکویتیہ۔ ۱۳۸۷ھ۔ ۱۹۶۸ء۔

۴۔ تاریخ لبنان : ڈاکٹر فیلیب حتی۔ طبع دوم۔ دار الثقافة۔ بیروت ۱۹۷۲ء۔

۵۔ خطط الشام : محمد کرد علی۔ طبع دوم۔ دار القلم بیروت ۱۳۹۱ھ۔ ۱۹۷۱ء۔

۶۔ مقارنة الادیان (المسیحیة) : ڈاکٹر احمد شلبی۔ طبع پنجم۔ النهضة المصریة۔ قاهره۔ ۱۹۷۷ء۔

۷۔ تاریخ الطائفة المارونیة : اسطفان الدویهی۔ طبع بیروت ۱۸۹۰ء۔

۸۔ التواریخ القدیمة من المختصر فی اخبار البشر : لابی الفداء۔ نشر فلیشر۔ لیسبغ ۱۸۳۱ء۔

۹۔ التاریخ المجموع علی التحقیق والتصدیق : سعید بن البطریق۔ نشر شیخو۔ جزء ثانی۔ بیروت ۱۹۰۹ء۔

۱۰۔ تاریخ مختصر الدول : ابن العبری۔ ناشر: انطون صالحانی۔ بیروت ۱۸۹۰ء۔

۱۱۔ التنبیه والاشراف : للمسعودی۔ طبع دی غوی۔ لیدن۔ ۱۸۹۳ء۔

۱۲۔ المحاماه عن الموارنة وقدیسیهم : افرام الدیرانی۔ بیروت ۱۸۹۹ء۔

۱۳۔ تاریخ سوریه : یوسف الدبس۔ جلد ۵۔ بیروت ۱۹۰۰ء۔

۱۴۔ الادیان المعاصرة : راشد عبدالله الفرحان۔ طبع اول۔ شرکة مطبعة الجذور۔ کویت ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء۔

دیگر زبانوں میں دیکھئے :

1- W.WRIGHT, CATALOGUE OF SYRIAC MANUSCRIPTS IN THE BRITISH MUSEUM (LONDON 1817)

2- EDWARD GIBBON, THE HISTORY OF THE DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE, ED. J. BURRY. VOL. 5

www.besturdubooks.net

(LONDON 1898).

3- A HISTORY OF DEEDS DONE BEYOND THE SEA. TR.EMILY A. BABCOCK AND A.C KREY (NEW YORK, 1943).

4- FAUSTO (MURHIJI) NAIRONI, DESSERTATION DE ORIGINE NOMINE AC RELIGION MARONITARUM (ROME, 1679).

5- PIERRE DIB, LEGLISE MARONITE, VOL, L (PARIS, 1930).

6- BERNARD G.AL-GHAZIRI, ROME. ET L EGLISE SYRIENNE MARONITE (PARIS, 1906).

www.besturdubooks.net

(۴۶)

ماسونیت

تعارف:

ماسونیت کے لغوی معنی آزاد معمار کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ایک خفیہ، غامض، دہشت گرد یہودی تنظیم کو کہا جاتا ہے، ماسونیت کے تنظیمی امور انتہائی مستحکم ہیں، تنظیم کا ہدف دنیا پر یہودیوں کے تسلط کو یقینی بنانا ہے، ماسونیت الحاد، بے راہ روی اور فسق وفجار کی دعوت دیتی ہے، تنظیم کے اکثر ارکان دنیا کی باعزت شخصیات ہیں جنہیں حفظ اسرار کے نام سے ایک عہد نامے کے ساتھ جکڑ دیا جاتا ہے، وہ ماسونی محافل کے نام سے اجلاس منعقد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں، منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اہم ذمے داریاں سونپتے ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- رومن شہنشاہ ہیرودس اکربیا (وفات ۴۴ء) نے اپنے دو یہودی مشیروں کے تعاون سے اس تنظیم کی بنیاد ڈالی تھی، وہ دونوں حسب ذیل تھے:
  - ☆ حرام ابیود: نائب صدر۔
  - ☆ مسو آب لامی: اول رازدار۔
- ماسونیت روز اول سے مکر، جعلسازی اور دہشت گردی پر قائم ہے، تخویف وابہام کے لئے انہوں نے اسما منتخب کر رکھے ہیں اپنی محفل کا نام (ہیکل یروشلم) رکھا تاکہ لوگوں کو وہم ہو کہ یہ ہیکل سلیمانی ہے۔
- حاخام لاکویز کہتا ہے کہ ماسونیت اپنی تاریخ، اپنے مراتب، اپنی تعلیمات، اپنی رازداری کے کلمات اور ان کی توضیح کے اعتبار سے یہودی ہے...... وہ شروع سے آخر تک یہودی

www.besturdubooks.net

ہے۔

- ماسونیت کی شدید پر اسراری کی وجہ سے اس کے تاریخ ظہور میں اختلاف ہے، راجح یہ ہے کہ ماسونیت کا ظہور ۴۳ء میں ہوا تھا، اس وقت اس کا نام (خفیہ قوت) رکھا گیا تھا اور اس کو قائم کرنے کا مقصد نصرانیوں کو عذاب دینا، انکو اغوا کرنا، نصرانیوں کو دور بھگا دینا اور نصرانی دین کو پھیلنے سے روکنا تھا۔
- ماسونیت کے قیام کے زمانے میں اسے (خفیہ قوت) کہا جاتا تھا، گذشتہ کئی صدیوں سے وہ ماسونیت کے نام سے موسوم ہو گئی، تاکہ نقابہ بنائیں احرار کے عنوان تلے کام کر سکیں پھر بلا حقیقت فقط ان کے ساتھ نام ملصق ہو گیا ہے۔
- مذکورہ بالا امور کا تعلق ماسونیت کے پہلے مرحلے کے ساتھ ہے، ماسونیت کا دوسرا مرحلہ آدم وایزہاویت مسیحی کے توسط سے ۱۷۷۰ء میں شروع ہوتا ہے، یہ شخص جب ملحد ہوا تو دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ماسونیت نے اس کو اپنے ساتھ کر لیا، ۱۷۷۶ء میں ان کے منصوبوں کا خاتمہ ہو گیا، اس زمانے میں ان کی پہلی محفل کا نام ان کے مقدس شیطان کی مناسبت سے (نورانی محفل) رکھا گیا تھا۔
- ماسونیوں نے دو سو بڑے سیاسی رہنماؤں اور مفکرین کو کامیابی کے ساتھ دھوکہ دے کر ان کے ذریعے محفل مشرق وسطی کے نام سے صدارتی محفل کی بنیاد رکھی، ماسونیت کی خدمت کے لئے ان سیاستدانوں کو اس محفل میں مجبور کیا گیا، حقائق کو چھپا کر جب انہوں نے خوبصورت نعرے لگائے تو بہت سے مسلمان ان سے دھوکہ کھا گئے۔
- جرمن مسیحی آدم وایزہاویت (وفات ۱۸۳۰ء) نے ملحد ہو کر ماسونیت کی از سر نو منصوبہ بندی کی۔
- وایزہایت کی وفات کے بعد اٹلی کے مازینی نے تمام امور کو اپنی اپنی جگھوں پر سیٹ کر دیا۔
- امریکی جنرل (البرٹ مایک) نے فوج سے علیحدہ ہو کر پھر ماسونیت میں شامل ہو کر لوگوں پر اپنا غصہ نکالا، اس نے بہت سے تباہ کن منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔
- فرانسیسی "لیوم بلوم" بے راہ روی پھیلانے کے ذمے دار نے (شادی) کے نام سے ایک کتاب شائع کی، اس سے فحش کتاب اب تک دریافت نہیں ہوئی۔
- کودیرلوس۔ یہودی صاحب کتاب (خطرناک تعلقات)۔

www.besturdubooks.net

- ماتسینی جوزیبی (۱۸۰۵ء۔ ۱۸۷۲ء)۔
- ماسونیت کی خطرناک شخصیتوں میں جان جاک روسو، فولتیر، جرجی زیدان، کارل مارکس وغیرہ شامل ہیں۔

عقائد وافکار:

- ماسونی خدا، رسول، تمام آسمانی کتابوں اور تمام غیبی امور کا انکار کرتے ہیں، وہ انہیں خزعبلات وخرافات تصور کرتے ہیں۔
- وہ مذاہب کی تباہی کے لئے کام کرتے ہیں۔
- ماسونی، مختلف ممالک کی قانونی حکومتوں کو گرانے اور ملکی نظامہائے حکومت کو کالعدم کر کے ان پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- ماسونی، جنسی آزادی اور عورت کو تسلط کے ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔
- ماسونیوں کا نظریہ یہ ہے کہ یہودیوں کے علاوہ دیگر تمام اقوام کو مختلف گروہوں میں تقسیم کردیا جائے تاکہ وہ لڑتے رہیں۔
- متنازع اطراف کو ہتھیار فراہم کرنا اور انہیں لڑانے کے اسباب پیدا کرنا۔
- ماسونی ملک کے اندر اختلافات کے زہر پھیلاتے ہیں اور گروہی، عنصری اور اقلیتی جذبات کو بیدار کرتے ہیں۔
- اخلاقی، فکری اور مذہبی بنیادوں کو تباہ کر کے وہ بے راہ روی، انحلال، دہشت گردی اور بے دینی پھیلاتے ہیں۔
- ماسونی سب کے ساتھ جنسی ومالی رشوت استعمال کرتے ہیں، خصوصاً حساس مناصب پر فائز افراد کے ساتھ، تاکہ ان سے ماسونیت کی خدمت لی جاسکے۔ ماسونیوں کے نزدیک اطاعت براری قربت کا ذریعہ ہے۔
- ماسونیوں کے پھندے میں پھنسے ہوئے شخص پر اپنا تسلط مضبوط کرنے کے لئے وہ اسے ہر طرف سے جکڑ لیتے ہیں اسے حسب منشا استعمال کرتے ہیں، چنانچہ وہ شخص ذلیل وخوار ہو کر ان کے ہر حکم کو نافذ کرتا ہے۔
- ماسونیوں کی خواہشات پوری کر کے ماسونیت میں ضم ہونے والے شخص پر وہ یہ شرط

www.besturdubooks.net

رکھتے ہیں کہ اسے تمام دینی، اخلاقی اور وطنی روابط سے مجرد ہو کر اپنی دوستی کو خاص ماسونیت کے لئے وقف کر دینا ہو گا۔

- اگر کوئی شخص ان کے کاموں سے اکتا جائے، یا کسی معاملے میں ان کی مخالفت کرے تو وہ اس کی رسوائی کا پہلے سے انتظام کر لیتے ہیں کبھی کبھار اس کا انجام موت ہوتا ہے۔
- ہر ایسا شخص جس سے انہوں نے کام لیا ہو اور پھر اس کی ضرورت باقی نہ رہی ہو تو وہ کسی بھی ممکنہ وسیلے کے ذریعے اس سے جان چھڑا لیتے ہیں۔
- ماسونی، سربراہان حکومت پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کے تباہ کن اہداف کی تنفیذ کو ضمانت حاصل ہو۔
- ماسونی، مختلف امور میں دسترس رکھنے والی اہم شخصیات پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کا کام ٹھیک طریقے سے ہو۔
- ماسونیوں کے اہداف میں سے ذرائع ابلاغ، صحافت، اشاعت وابلاغ، پر کنٹرول حاصل کر کے انہیں انتہائی خطرناک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا ہے۔
- وہ غلط سلط خبروں اور جھوٹے وسوسوں کو اس طرح پھیلا دیتے ہیں کہ وہ حقائق معلوم ہونے لگتے ہیں تاکہ لوگوں کو صحیح خبروں سے غافل کر کے ان کے سامنے حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا جا سکے۔
- ان کا نظریہ ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے فحاشی کے اسباب مہیا کر کے انہیں ان میں غرق کر دیا جائے، اپنے محارم (مثلاً ماں بہن وغیرہ) کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھنے کو جائز قرار دیا جائے، ازدواجی تعلقات کی توہین کی جائے اور خاندانی روابط کو تباہ کر دیا جائے۔
- اختیاری بانجھ پن کی دعوت دینا، مسلمانوں کو تحدید نسل کی دعوت دینا۔
- ماسونیوں کے اہداف میں سے یہ ہے کہ کسی ماسونی کو صدر بنا کر بین الاقوامی تنظیموں پر کنٹرول حاصل کیا جائے مثلاً اقوام متحدہ کی تربیت سائنس وثقافت کی تنظیم، بین الاقوامی رصد کی تنظیمیں، طلبہ تنظیمیں اور دنیا بھر میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی تنظیمیں۔
- ماسونیوں کے تین درجے ہیں:

www.besturdubooks.net

(الف) : چھوٹے اندھے : اس سے مراد مبتدی ماسونی ہے۔
(ب) : ملوکی ماسونی : اس درجے تک صرف وہ شخص پہنچ سکتا ہے جو یہودیت کی خاطر اپنے دین، وطن اور قوم سے بے گانہ ہو جائے، اس مقام سے اسے ۳۳ ویں درجے کے لئے نامزد کیا جاتا ہے، جیسا کہ چرچل اور بالفور کو نامزد کیا گیا تھا۔
(ج) : کائناتی ماسونی : یہ تمام طبقات کی چوٹی ہے اس کے تمام افراد یہودی ہیں، یہ سب کے سب آحاد ہیں، یہ اباطرۃ، ملوک اور صدور سے بالاتر ہوتے ہیں کیونکہ کائناتی ماسونی اِن پر حکم چلاتے ہیں، صہیونیت کے تمام زعما کائناتی ماسونی ہیں، جیسا کہ ھرتزل وغیرہ، یہ وہ حضرات ہیں جو یہودی مفادات کو مدنظر رکھ کر دنیا کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

- نئے رکن کو عجیب وغریب اور پُر ھیب ڈراؤنی فضا میں قبول کیا جاتا ہے، اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے صدر کے پاس لے جاتے ہیں، جیسے ہی وہ رازداری کا حلف اٹھاتا ہے اور اس کی آنکھوں کی پٹیاں کھول دی جاتی ہیں تو اسے اچانک اپنی گردن کے گرد سونتی ہوئی تلواریں نظر آتی ہیں، اس کے سامنے کتاب "عہد قدیم" ہوتی ہے اور اس کے اطراف میں نیم اندھیرا کمرہ ہوتا ہے جس میں انسانی کھوپڑیاں اور لکڑی کے بنے ہوئے انجینئرنگ کے ساز وسامان رکھے ہوئے ہوتے ہیں ...... ان تمام حربوں کا مقصد اس نئے رکن کو خوفزدہ کرنا ہوتا ہے۔
- ماسونیت کے متعلق جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے: "ماسونیت یہودیوں کے ہاتھوں میں شکار کرنے کا ایک وسیلہ ہے جس سے وہ سیاستدانوں کو پچھاڑتے ہیں اور اس کے ذریعے قوموں اور نادان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔
- امت مسلمہ کو پہنچنے والے متعدد مصائب کے درپردہ ماسونی کام کر رہے تھے، خلافت اسلامیہ کو کالعدم کر کے سلطان عبدالحمید کو معزول کرنے میں پس پردہ ان کا ہاتھ تھا، اسی طرح انقلاب فرانس، بالشویک انقلاب اور برطانوی انقلاب کے پس پردہ بھی ماسونیوں کا ہاتھ تھا۔
- کوئی شخص اگر ماسونیوں کے ساتھ ہونا چاہئے تو اسے تمام مذہبی، وطنی اور نسلی روابط سے آزاد ہو کر اپنی باگ دوڑ ان کے حوالے کر دینا ہوگی۔

www.besturdubooks.net

○ ماسونیوں کی بہت سی خفیہ نشریات ہیں، ان کی سب سے پرانی کتاب ''القوانین'' ہے جو یہودی ''اندرسون'' کی تالیف کردہ ہے طباعت ۱۷۲۳ء۔ اسی طرح کتاب ''الوصایا القدیمۃ'' طباعت ۱۷۳۴ء۔ اس کتاب کا ناسخ داؤد کاسلی تھا۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

○ ماسونیت اپنی اساس، فکر، مقاصد، وسائل اور فلسفہ تفکیر کے لحاظ سے ایک خالص یہودی تنظیم ہے اور اول و آخر ایک یہودی ہتھکنڈہ ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

○ انسان تاریخ کو اب تک اثر ورسوخ کے لحاظ سے ماسونیت کے سوا اتنی زبردست طاقت کی حامل تنظیم سے واسطہ نہیں پڑا، چنانچہ ماسونیت:

○ اپنے شکار کردہ لیڈروں کے توسط سے دنیا پر وسیع اثر ورسوخ رکھتی ہے، یہ زعماموت اور کرسی کے زوال کے خوف سے ان کے ہاتھوں میں کھلونے بنے ہوئے ہیں۔

○ تقریباً پوری دنیا میں ماسونی کمیٹیاں ہیں، یہ محافل ہر ملک کی اہم شخصیات کو شامل ہوتی ہیں تاکہ ہر ملک پر ان کا تسلط متیقن ہو۔

○ ماسونیت تمام بین الاقوامی جمعیتوں، تنظیموں اور نوجوانوں کی تنظیموں کو کنٹرول کرتی ہے، تاکہ اپنی مرضی کے مطابق دنیا کو چلانا یقینی ہو اور تمام افراد قرار دادوں کو ہمیشہ ان کے دست نگیں رکھنا متیقن ہو۔

○ ماسونیت کا دنیا کے اکثر ذرائع ابلاغ، صحافت اور نشریاتی اداروں پر قبضہ ہے۔

○ ماسونیوں کے ہاتھوں میں اکثر اقتصادی مواردا ور پیداواری وسائل ہیں۔

○ دانستہ یا نادانستہ طور پر ان کی راہ میں رکاوٹ بننے والے شخص سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرمانہ کاروائیاں انجام دینے کے لئے ماسونیوں کے پاس دہشت گرد تنظیم بھی ہے۔

www.besturdubooks.net

مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

۱۔ السر المصون فی شیعة الفرمسون : لویس شیخو ۱۹۱۲ء۔
۲۔ هیکل سلیمان : یوسف الحاج۔ ۱۹۳۴ء۔
۳۔ اسرار الماسونیة : جنرل رفعت اتلخان۔
۴۔ تاریخ الجمعیات السریة والحرکات الهدامة : عبداللہ عنان۔
۵۔ الماسونیة : احمد عبدالغفور عطار۔
۶۔ تاریخ الماسونیة العام : جرجی زیدان۔
۷۔ حقیقة الماسونیة : ڈاکٹر محمد علی الزعبی۔
۸۔ اصل الماسونیة : ترجمہ عوض خوری۔
۹۔ الدنیا لعبة اسرائیل : ولیم کار۔
۱۰۔ احجار علی رقعة الشطرنج : ترجمہ سعید جزائرلی۔
۱۱۔ الیهود یجب ان یعیشوا : سموئیل روث۔
۱۲۔ القوة الخفیة التی تحکم : جان مینو۔
۱۳۔ المذاهب المعاصرة : ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرة۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۷)

مہاریشیت

MAHARISHISM

تعارف:

مہاریشیت ایک ہندوستانی مذہب ہے، جو اپنے نظریات کو جدید عصری طریقے پر پھیلانے کے لئے اپنے واضح اصل حقائق کے ساتھ ہندوستان سے امریکہ اور یورپ منتقل ہوا، یہ مذہب کاہنوں کو روحانی سعادت حاصل کرنے کے لئے عبادت وتجاوزی تامل کی دعوت دیتا ہے، کچھ ایسے شواہد بھی ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقے کا تعلق ماسونیت اور صہیونیت سے ہے، جو مذہبی اصول واخلاق وآداب کی تباہی کے لئے جدوجہد کرتی ہے اور فکری، عقائدی اور اخلاقی بدنظمی پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- مہاریشیت کا بانی ایک ہندوستانی فقیر ہے، اس صدی کی چھٹی دہائی میں اس کی قسمت جاگ اٹھی، اس کا نام (مہاریش ماہیش یوجی) ہے، یہ ہندوستان سے آکر امریکہ میں رہ رہا تھا۔
- ۱۲ سال تک مہاریش امریکہ میں رہا، اس دوران بہت سے لوگ اس کے تابع ہوگئے، پھر اس نے اپنے نظریات کو پھیلانے کے لئے یورپ اور دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کیا۔
- ۱۹۸۱ء میں نیویارک کے میسٹر راکفلر کے بیٹے نے خود کو اس فرقے کی جانب منسوب کردیا اور ہر سال اپنے مال کا ایک حصہ اس کو دینا شروع کردیا، صہیونی تحریک اور ماسونی اداروں کے ساتھ اس خاندان کے تعلقات بڑے مشہور ہیں۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار:

- اس مذہب کے پیروکار خدا کو نہیں مانتے، وہ مہاریش کے علاوہ کسی دوسرے کو خدا اور سرورکائنات نہیں جانتے۔
- مہاریشیت کے پیروکار کسی دین سماوی کو نہیں مانتے، وہ تمام عقائد ومذاہب کا انکار کرتے ہیں، مہاریشیت کے علاوہ کسی عقیدے پر عمل نہیں کرتے، جو انکے زعم میں انہیں روحانی قوت بخشتی ہے، مہاریشی لادین لارب کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔
- مہاریشی آخرت، دوزخ، جنت، حساب وغیرہ کو نہیں مانتے، موت کے بعد کی انہیں کوئی فکر نہیں، صرف دنیاوی منفعت کی حدود تک ان کا عمل ہوتا ہے۔
- درحقیقت یہ لوگ ملحد ہیں، مگر لوگوں کو سبز باغ دکھا کر وہ ان سے اپنی اس حقیقت کو چھپائے رکھتے ہیں۔
- معرفت اور علم الذکاء الخلاق کے لئے مہاریشی، لوگوں کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں، جن کی تشریح وہ اس طرح کرتے ہیں:
  - ☆ علم: منہجی وتجرباتی بحث کی طرف دعوت۔
  - ☆ ذکاء: وجود کا اساسی وصف، جو تبدیلی کے لئے ہدف ونظام کا رول ادا کرے۔
  - ☆ الخلاق: ایسے قوی وسائل جو ہر زمان ومکان میں تغیرات لانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔
- تامل تجاوزی کے توسط سے مہاریشی ان اشیا تک پہنچتے ہیں، جو (ان کے عقیدے کے مطابق) انہیں ادراکِ غیر محدود کے قابل بنا دیتا ہے۔
- تجاوزی تاملات استرخا کے ذریعے وجود میں آتے ہیں، نیز فکر ضمیر اور وجدان کو آزاد چھوڑ دینے سے، وہ اس طرح کہ جب انسان کو اپنے اندر گہرا سکون میسر ہوتا ہے تو وہ اس حالت میں مستمر رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے راستے کی تمام مشکلات ورکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں اور وہ استرخا کے ذریعے اپنی مطلوبہ سعادت کو حاصل کر لیتا ہے۔
- مہاریشیت کی طرف خود کو منسوب کرنے والے شخص پر ضروری ہے کہ وہ چار دنوں پر منقسم چار تصاعدی تاملات کی مجالس میں تربیت حاصل کرے، ہر مجلس کا وقت نصف

www.besturdubooks.net

گھنٹہ ہوتا ہے۔

- اس کے بعد اپنے طور پر مراقبہ کرنے کے لئے اس شخص کو چھوڑ دیا جاتا ہے، جو روزانہ پابندی کے ساتھ صبح وشام کم از کم بیس منٹ تک مراقبہ کرتا ہے۔
- مجلس مراقبہ اجتماعی طور پر بھی منعقد کی جاسکتی ہے، فیکٹریوں میں کام کرنے والے ملازمت پیشہ لوگ اسے فیکٹری میں انجام دیں تو ان کے لئے کام کی شدت کو کم کرنے اور پیداوار بڑھانے میں معاون ثابت ہوگی۔
- مہاریشی اپنی مجالس مراقبہ کو کھنوتی رسومات کی فضا میں گھیر لیتے ہیں، یہ مذہب مادیت میں غرق مغرب زدہ نوجوانوں کے لئے پُرکشش ہے جو روحانی تسکین کے اسباب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔
- مہاریشی سڑکوں پر طبلے بجاتے اور گانا گاتے ہیں، عیب واخلاق یا شرمندگی کا احساس کئے بغیر وہ سر کے بال اور داڑھی لمبی چھوڑ دیتے ہیں، شاذ ونادر ان میں گنجے بھی ہوتے ہیں ان کی ظاہری حالت پراگندہ ہوتی ہے، ان سب حرکتوں کا مقصد لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ وہ ہر پابندی سے آزاد ہیں۔
- (ان کے زعم کے مطابق) مہاریشی نے اپنے ذاتی تاملات کے توسط سے نبوت اور وحی کا متبادل حاصل کرلیا ہے اور اسے خدا سے نفسیاتی راحت بھی مل گئی جسے وہ اب محسوس کرتا ہے۔
- مہاریش نے اپنے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے کھلا چھوڑ رکھا ہے، اس سے بقول ان کے انہیں غایت سعادت نصیب ہوتی ہے، ان میں تیسری جنس اور بانکرز نامی اشیا بھی پائی جاتی ہیں۔
- مہاریشی اپنے نوجوانوں کو کام، پڑھائی اور وطن سے ناطہ توڑنے پر اکساتا ہے، ان کے پاس مہاریشیت کے سوا کوئی عقیدہ نہیں، لہٰذا وہی کام، وہی پڑھائی، وہی سرزمین اور وطن ہے۔
- مہاریشی اپنے نفس کو کسی ایسی چیز کا پابند نہیں بناتے جو ان کی حیوانی خواہشات کی تکمیل میں مانع ہوں۔
- مہاریشی اپنے نوجوانوں کو افیون اور ماری جوانا وغیرہ پینے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہمی

www.besturdubooks.net

سعادت میں ان کی نفوس بے لگام ہو جائیں۔

- مہاریش اپنے پیروکاروں کو مہاریش کی اندھی اطاعت واتباع کا پابند بناتے ہیں کیونکہ مہاریش ان کے خیال میں واحد شخص ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔
- مہاریشی اپنے مقاصد وکارکردگی کو سات پرکشش نکات میں ملخص کرتے ہیں جو ان کی تحریک کو علم وانسان کی خدمت کرنیوالی ایک بین الاقوامی تحریک ثابت کرتی ہیں، وہ نکات حسب ذیل ہیں:

۱۔ فرد کی صلاحیتوں کو ترقی بخشنا۔
۲۔ سرکاری کارکردگیوں کی تحسین کرنا۔
۳۔ اعلیٰ معیاری تعلیم پیدا کرنا۔
۴۔ جرم وبرائی کی تمام اقسام سے نجات حاصل کرنا اور ہر ایسی چال چلن سے احتراز کرنا جو انسانیت کی بدبختی کا سبب بنے۔
۵۔ ماحول سے ہوشیاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا۔
۶۔ فرد اور معاشرے کے اقتصادی اہداف کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔
۷۔ انسانیت کے روحانی ہدف کو حاصل کرنا۔

- مہاریشیوں کے مذکورہ بالا اہداف کی تکمیل میں معتمد علیہ وسائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ شہروں اور دیہاتوں میں یونیورسٹیاں قائم کرنا۔
۲۔ (علم الذکاء الخلاق) کے متعلق تحقیقاتی مضامین شائع کرنا اور انفرادی، اجتماعی، سرکاری، تعلیمی اور دیگر مختلف ماحول میں انہیں نافذ کرنیکی دعوت دینا۔
۳۔ دنیا کے مختلف مراکز سے اپنی تعلیمات نشر کرنے کے لئے رنگین ٹیلی ویژن سینٹر قائم کرنا۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- مہاریشیت، آزادی اور بے راہ روی سے مرصع عصری رنگ میں رنگا ہوا ہندوستانی مذہب ہے۔
- مہاریشیت، یوگا اور ہندوؤں میں معروف دیگر ریاضتوں سے بھری ہوئی ہے۔

www.besturdubooks.net

- اشراقی فلسفے کے سلسلے میں مہاریشی، افلاطون اسکندری سے متاثر ہے۔
- ذاتی تامل کے ذریعے راہ حق تلاش کرنا یونانی فلسفے کا قدیم نظریہ ہے، از سر نو یہ نظریہ ماکس میلر، ھربرٹ سینر، برجیسون، دیکارت، جیفونس او جسٹ وغیرہ کے ہاتھوں پر زندہ ہوا۔
- فرائڈی فلسفہ، نظریہ تحلیل نفسی، خارجی دباؤ اور اس سے نجات کے سلسلے میں فرائڈی آرا کا بہت بڑا حصہ مہاریشیت میں موجود ہے جو سعادت کے حصول میں تمام جنسی تسکین کے طریقوں کو استعمال کرتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- مہاریشیت کا بانی ایک ہندو ہے، اسے ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں ملی کیونکہ ہندوؤں کو خوف تھا کہ یہ جنسی آزادی کی سیاست کے بل پر تمام لوگوں کو اپنا تابع بنالے گا۔
- مہاریش ہندوستان سے امریکہ چلا آیا، ریاست کیلیفورنیا میں ایک یونیورسٹی قائم کی، پھر یورپ آیا، یہاں بہت سے لوگ اس کے پیروکار بن گئے، سالسبرگ میں تحریک کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے افریقہ گیا، مہاریش کی تحریک خلیج عرب اور مصر تک پہنچ گئی، ہر جگہ پیروکار بناتا جاتا تھا، مہاریش بے تحاشہ دولت کے سہارے پوری دنیا کا چکر لگاتا ہے۔
- مہاریش بہت سے مادی وسائل کا مالک ہے، جس سے عام آدمی کو تعجب ہوتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اتنی ساری دولت کہاں سے آتی ہے؟ اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ اس کے پیچھے صہیونیت وماسونیت کا ہاتھ ہے، مہاریشی اخلاق واصول کو تباہ وبرباد کرنے والے پروگرام صہیونیت سے لیتے ہیں۔
- ۱۹۷۱ء میں مہاریشیوں کے سربراہ نے ریاست کیلیفورنیا میں "انٹرنیشنل مہاریش یونی ورسٹی" کے نام سے ایک یونی ورسٹی بنائی۔ مہاریش کا کہنا ہے کہ اس نے یہ یونی ورسٹی اس لئے بنائی ہے کہ اسے محسوس ہوا تھا کہ دنیا بھر کے چھ سو سے زائد کالج اور یونی ورسٹیوں میں اس کا مذہب مقبول ہے۔
- ۱۹۸۴ء میں (مہاریش۔ ماہیش۔ یوجی) کی زیر صدارت انشاقی دور کی بین الاقوامی

www.besturdubooks.net

حکومت کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ سوئٹزرلینڈ کو حکومت کا مرکز قرار دیا گیا، اس حکومت کے دستور، وزرا پیروکار اور دنیا بھر میں منافع بخش کاروبار ہیں۔

- دسمبر ۱۹۷۸ء میں مہاریشی حکومت نے دعویٰ کیا کہ اس نے ۴۰۰ افراد پر مشتمل ایک گروپ کو تین سو افراد کی تربیت کے لئے اسرائیل بھیجا ہے۔ اس مہم کا مقصد عوام میں اجتماعیت پیدا کرنا اور بے چینی وافراتفری کو ختم کرنا تھا۔
- ۱۹۷۸ء کو مہاریشی امن کا سال قرار دیتے ہیں، کیونکہ اس سال انہوں نے اعلان کیا تھا کہ دنیا میں کسی قوم کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا، نیز اسی سال انہوں نے سالسبرگ میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کی دعوت دی تھی جس کا مقصد "کسی بھی قوم کو مغلوب نہ کرنے والا نظام قائم کرنا" قرار پایا تھا، اسی طرح اس کانفرنس میں انتقالی دور کی مجلس نیابت بھی بنائی گئی تھی۔
- مہاریشیوں کی کتابوں اور مطبوعات کو سنہرے حروف سے لکھا جاتا ہے، یورپ میں بڑی بڑی فیکٹریاں اور جائدادیں ان کی ملکیت میں ہیں، نیا دارالحکومت بنانے کے لئے انہوں نے برطانیہ کے قصر "برج مونٹیمور" کو خرید لیا ہے۔
- انتہائی دولت مند ہونے کے باوجود ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کے اداروں کو خیراتی ادارے قرار دیا جائے تاکہ ٹیکس کی ادائیگی سے چھوٹ مل جائے۔
- سات ہزار ماہرین مہاریش کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں، یہ مہاریش جو اصل میں فقیر تھا، دسیوں عالی شان محلات خرید تا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی ساری دولت اس کے پاس کہاں سے آتی ہے؟
- دراصل یہودیوں کو لوگ میں فحاشی وبے راہ روی پھیلانے کے لئے ان سے بہترین ذریعہ کہیں میسر نہیں آیا ہوگا اسی لئے انہوں نے اپنی دولت وصحافت کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مہاریشی نظریہ کا مناقشہ کرنے اور اس نظریہ کی طرف دعوت دینے کے لئے محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔
- بعض مہاریشیوں نے دبئی جا کر حیات ریجنسی ہوٹل میں اپنی کانفرنس منعقد کی، جس میں علی الاعلان لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دی، بعد میں دبئی کی حکومت نے ان چاروں افراد کو گرفتار کر لیا جو سیاحت کی غرض سے دبئی میں داخل ہوئے تھے پھر انہیں

www.besturdubooks.net

دبئی سے بھگادیا گیا۔

- بعض مہاریشیوں نے کویت میں جاکر وہاں کی حکومت کو درخواست دی کہ ان کے ادارے کو ایک خیراتی غیر تجارتی ادارہ قرار دیا جائے، انہوں نے کویتی اخبارات میں بہت سے مضامین چھاپے، کویتی ٹیلیویژن نے ان کے متعدد انٹرویوز نشر کئے، یہ سب کچھ اس وقت تک ہوتا رہا جب تک کویتی حکومت پر ان کے حقیقی اہداف واضح نہیں ہوئے۔
- کویت کی وزارت مواصلات کے ملازمین کے لئے ہلٹن ہوٹل میں انہوں نے ایک تربیتی کورس منعقد کیا، ایک کانفرنس کے دوران انہوں نے ہوٹل کے ملازمین سے کہا کہ وہ اپنے عقیدے اور فکری ورثے پر نظر ثانی کریں۔
- جرمنی میں نوجوانوں پر مہاریش کے برے اثرات ظاہر ہونے کے بعد اسے وہاں سے بھگادیا گیا۔
- مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی نے ایک بیان جاری کیا جس میں اس بات کی وضاحت کی کہ مہاریشیت اسلام اور مسلمانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور یہ کہ مہاریشیت، ماسونی وصہیونی اداروں کے ساتھ منسلک ہے۔

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ کویتی مجلہ "المجتمع" : شمارہ ۲۸۶۔ ۱۰ صفر ۱۳۹۶ھ۔

۲۔ کویتی مجلہ "المجتمع" : شمارہ ۲۹۶۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء۔

۳۔ کویتی مجلہ "المجتمع" : شمارہ ۲۹۹۔ مئی ۱۹۷۶ء جمادی الاول ۱۳۹۶ھ۔

۴۔ مجلہ "نیوزویک" : مارچ میں شائع ہونے والا شمارہ ۱۹۷۶ء۔

۵۔ مجلہ "الاصلاح الاجتماعی" : متحدہ عرب امارات۔ شعبان ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء۔

۶۔ مجلہ "الجندی المسلم" : مملکت سعودی عرب۔ شمارہ ۳۵ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۸)

مہدیت

تعارف:

مہدیت، انیسویں صدی کے اخیر اور بیسوی صدی کے آغاز میں عالم اسلام و عرب میں رونما ہونے والی اہم اصلاحی تحریکوں میں سے ایک ہے، مہدیت بنیادی طور پر ایک دینی وسیاسی تحریک ہے، لیکن اس کے اندر کچھ فکری وعقائدی انحرافات موجود ہیں، مہدی کی اولاد اب بھی سوڈان کے مذہبی وسیاسی میدان میں اپنا کردار ادا کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

اول: موسسین۔

- محمد احمد المہدی بن عبداللہ (۱۲۶۰ھ۔ ۱۳۰۲ھ) (۱۸۴۵ء۔ ۱۸۸۵ء) شہر دنقلہ کے جنوبی جزیرے "لیب" میں پیدا ہوئے، کہا جاتا ہے کہ ان کا نسب سیدوں سے ملتا ہے، کم عمری میں قرآن کریم حفظ کیا، دینی ماحول میں تربیت پائی، شیخ محمود الشنقیطی کے شاگرد اور صوفی قادری سمانی سلسلے کے پیروکار تھے، اس سلسلے کے شیخ محمد شریف نور الدائم سے علم حاصل کیا۔
- محمد نے بعض امور میں جب اپنے شیخ کی کوتاہی دیکھی تو انہیں چھوڑ کر قریشی شیخ وذالزین کے پاس جزیرے میں چلے گئے، ان کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی، واضح رہے کہ یہ دونوں شیخ اس دور کے طرقِ صوفیہ کے مشاہیر میں سے تھے۔
- ۱۸۷۰ء میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ جزیرہ (آبا) میں مقیم ہوگئے اور تفکر و تامل کی غرض سے ایک غار میں پابند ہوگئے۔

www.besturdubooks.net

- ۱۲۹۷ھ۔ ۱۸۸۰ء میں ان کے قریشی شیخ کی وفات ہوگئی، مہدی نے وہاں پختہ قبر بنا کر اس کے اوپر رنگ وروغن سے مزین قبہ تعمیر کروایا، شیخ کی وفات کے بعد مہدی ان کے خلیفہ بنے اور لوگوں نے ان سے تجدید بیعت شروع کردی۔
- ۱۸۸۸ء میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور پھر سوڈان کے طول وعرض میں اپنا اثرورسوخ عام کرنے کی کوشش شروع کردی۔
- جزیرہ (آبا) کے اپنے غار میں چالیس روز تک معتکف رہنے کے بعد یکم شعبان ۱۲۹۸ھ بمطابق ۲۹ جون ۱۸۸۱ء میں فقہا، مشائخ اور ملک کی سربرآوردہ شخصیات سے کہا کہ وہ مہدی منتظر ہیں، جو نکلنے کے بعد دنیا کو عدل وانصاف سے معمور کردیں گے جواب ظلم وجور سے بھری ہوئی ہے۔
- ۱۶ رمضان ۱۲۹۸ھ اگست ۱۸۸۱ء میں مہدی کی تحریک کی سرکوبی کے لئے آنے والی سرکاری افواج کو جب انہوں نے شکست دے دی تو ان کی دعوت وموقف کو مزید قوت حاصل ہوگئی۔
- محمد نے ماستہ پہاڑی پر جاکر اپنا پرچم لہرایا اور اپنے چار خلیفہ بھی متعین کئے جو حسب ذیل تھے:

۱۔ عبداللہ التعایشی: اول پرچم والے، ان کو مہدی نے ابو بکر کا لقب دیا۔

۲۔ علی ودحلو: سبز پرچم والے، ان کو مہدی نے عمر بن الخطاب کا لقب دیا۔

۳۔ محمد المہدی السوسی: سنوسی طریقت کے قائد، لیبیا میں ان کا بڑا اثرورسوخ ہے، مہدی نے ان کو خلیفہ عثمان بن عفان کا لقب پیش کیا، مگر سنوسی نے اس کی طرف التفات نہیں کیا اور اس کا کوئی جواب بھی نہیں دیا۔

۴۔ محمد شریف: مہدی کے چچازاد بھائی، مہدی نے ان کو سرخ پرچم دے کر علی بن ابی طالب کا لقب دیا۔

- ۱۸۸۲ء میں مہدی کا شلالی کے ساتھ مقابلہ ہوا جسے جنجلر نائب حکمدار عبدالقادر حلمی کے احکامات کی تنفیذ کے لئے وہاں بھیجا گیا تھا، اس معرکے میں شلالی مارا گیا۔
- ۳ نومبر ۱۸۸۳ء میں مہدی کا ہیکس کے ساتھ مقابلہ ہوا، مسلسل دودن کی لڑائی کے بعد ہیکس مارا گیا۔

www.besturdubooks.net

- خرطوم میں مہدی کی افواج کا غوردون کی افواج کے ساتھ مقابلہ ہوا، ۲۶ جنوری ۱۸۸۵ء میں لڑائی میں شدت آگئی، غوردون کو قتل کر کے اس کا سر مہدی کے پاس بھیج دیا گیا، مہدی کی خواہش یہ تھی کہ غوردون کو زندہ گرفتار کر کے احمد اعرابی سے اس کا تبادلہ کرے، جنہیں مصر کی جلاوطنی پر مجبور کردیا گیا تھا، اس وقت خرطوم کا مہدی کے زیر نگیں آجانا گویا سوڈان سے عثمانی عہد سلطنت کے خاتمے کا اعلان تھا۔
- اس معرکہ کے بعد مہدی کا کوئی مدمقابل نہیں رہا، چنانچہ انہوں نے اپنی حکومت بنائی، حکومت کی ابتدا مسجد کی تعمیر سے کی، ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔
- شیخ محمد احمد جبارہ کو قضا کی ذمہ داری سونپ کر قاضی الاسلام کا لقب دیا۔ اپنی نوزائیدہ مملکت قائم ہو جانے کے بعد ۹ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ بمطابق ۲۳ جون ۱۸۸۵ء میں مہدی کی وفات ہو گئی، ان کو ٹھیک اس جگہ دفن کیا گیا جہاں ان کی روح قبض ہوئی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ مملکت زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی، ۱۸۹۶ء میں مصر کے برطانوی گورنر لارڈ کچز نے اس مملکت کا خاتمہ کردیا، غوردون کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے اُس نے مہدی کے قبے کو تباہ کر کے قبر سے ان کی کھوپڑی نکال کر اسے برطانوی عجائب خانے کے لئے بھیج دیا۔

دوم: دیگر شخصیات۔

- عبداللہ التعایشی: دار التعایشۃ دارفو میں پیدا ہوا، جزیرے میں مہدی کے پاس اس وقت آیا جب وہ اپنے قریشی شیخ کی قبر پر قبہ تعمیر کر رہے تھے، ان کے ہاتھ پر بیعت کی، اسی نے مہدی کے دعوائے مہدیت کے عزائم کو تقویت پہنچائی، مہدی کی زندگی میں اس کو پہلا درجہ حاصل رہا، یہی تمام امور کی تنفیذ و تطبیق اور تمام اداروں کا ذمے دار تھا۔
- مہدی کی وفات کے بعد عبداللہ مہدی کا پہلا خلیفہ بنا، یہی مہدی کی وصیت تھی، کیونکہ وہ کہا کرتے تھے: **"هو مني وأنا منه۔"**
- خلیفہ بن جانے کے بعد اس نے اپنے بھائی امیر یعقوب کو اس منصب پر متعین کردیا جس پر مہدی کے زمانے میں وہ خود متعین تھا۔

www.besturdubooks.net

- عبداللہ نے سلطان عبدالحمید کے پاس خط لکھااور مہدیت کے اثر ورسوخ کو نجد وحجاز اور مغربی سوڈان تک پھیلانے کا پختہ عزم کیا۔
- عبدالرحمٰن النجومی ان کے عسکری قائدین میں سے تھے، ۳ رمضان ۱۳۰۶ھ ۳ مئی ۱۸۸۹ء میں بہت بڑی فوج لے کر مصری فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے شمال کارخ کیا، مگر فتح یا پیش قدمی کئے بغیر واپس آگیا۔
- صوفی شاعر الحسین الزہرا (۱۸۳۳ء۔ ۱۸۹۵ء) مہدیوں میں سے تھے، انہوں نے ابن سینا کی اشراقی فلسفے اور مہدی عقیدے کے درمیان ربط پیدا کرنے کی کوشش کی۔
- حمدان ابوعنجہ: یہ ہیکس کے مقابلے میں مہدی کی فوج کا کمانڈر تھا جس سے الابیض کے باہر مقابلہ ہوا تھا۔

سوم: مہدی کے پوتے۔

- عبدالرحمٰن بن محمد احمد المہدی: ۱۸۸۵ء۔ ۱۹۵۶ء) ام درمان میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم حاصل کی، جوان ہو کر مہدیت کو منظم کرنے کی کوشش شروع کردی جو بکھر چکی تھی، ۱۹۱۴ء میں انصار کے روحانی پیشوا بن گئے، اتحادیوں پر فتح حاصل کرنے پر مبارکباد دینے کے لئے ۱۹۱۹ء میں حکومت نے ان کے پاس ایک وفد بھیجا، اس موقعے پر انہوں نے اپنے والد کی تلوار ہدیۃً پیش کی، شہنشاہ نے اسے قبول کر کے انہیں واپس کر دیا اور کہا کہ وہ شہنشاہ کی طرف سے اس تلوار کی حفاظت کریں اور تاج برطانیہ کا دفاع کریں، جس کا مطلب ضمنی طور پر اس فرقے کو قبول کرنا اور ان کی قیادت کو تسلیم کرنا تھا۔
- انگریزوں کے قبضے کے زمانے میں عبدالرحمٰن نے سوڈان میں "امت پارٹی" بنائی جو دراصل مہدی کی سیاسی پارٹی تھی۔
- الصدیق عبدالرحمٰن ۱۹۶۱ء میں وفات پاگئے۔
- الھادی بن عبدالرحمٰن کو ۱۹۷۱ء میں قتل کر دیا گیا۔
- امت پارٹی تین حصوں میں تقسیم ہو گئی:

(الف) ایک دھڑا الصادق بن الصدیق بن عبدالرحمٰن کی زیر قیادت ہے، جو سوڈان کے حالیہ سیاسی میدان کا اہم ترین دھڑا ہے۔

www.besturdubooks.net

(ب) ایک دھڑا احمد بن عبدالرحمٰن کی زیر قیادت ہے۔
(ج) ایک دھڑا ولی الدین عبدالہادی کی زیر قیادت کام کر رہا ہے۔

- خرطوم میں مہدی کے مکان پر ۲۹ نومبر سے ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء تک تاریخ مہدیت کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس سے احمد بن عبدالرحمٰن نے بھی خطاب کیا۔

عقائد وافکار:

- مہدی کی مضبوط شخصیت وہ شے تھی جس کی طرف مہدی دعوت دیتے تھے، لوگوں پر سخت ٹیکس عائد کرنے والے حکمرانوں کے خلاف عوامی غیض وغضب، ظلم ور شوت کی کثرت، ترکوں اور انگریزوں کا تسلط، ان تمام عوامل نے لوگوں کو مہدی کے گرد اکٹھے کرنے میں اہم کردار ادا کیا، لوگوں کو مہدی کی صورت میں ان تمام مصائب سے نجات دہندہ مل گیا تھا۔
- مہدی نے براہ راست قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی، کیونکہ ان کے خیال میں دیگر اسلامی کتابیں اور شروحات اختلافات سے بھری پڑی ہیں اور وہ عام مسلمانوں کی سمجھ سے بہت دور ہیں۔
- مہدی نے مختلف فقہی مذاہب پر عمل درآمد روک دیا، علم کلام میں مشغول ہونے کو ناجائز قرار دیا، اجتہاد فی الدین کا دروازہ کھول دیا، تعلیم وتدریس کے لئے شعرانی کی کتاب کشف الغمۃ، سیرت حلبیہ، تفسیر بیضاوی، روح البیان اور تفسیر جلالین کو متعین کر دیا۔
- صوفیاء کی تمام طریقوں کو کالعدم قرار دیدیا، تمام اوراد ووظائف کا خاتمہ کر دیا، تمام اختلافات کو ختم کر کے مہدیت پر مجتمع ہونے کی دعوت دی، اپنے پیروکاروں کے لئے ایک وظیفہ ترتیب دیا جسے وہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔
- مہدی قطبیت کو مانتے تھے، صوفیا کے زعم کے مطابق کائنات قطب پر مرکوز ہے، وہ کائنات کا جوہر ہے، کائنات اس کے گرد چکر کاٹتی ہے اور قطبیت انتہائے سعادت ہے۔
- حکومت نے جزیرہ (آبا) سے جب مہدیت کو ختم کرنے کی مہم شروع کی تو مہدی نے پانچ پرچموں پر پانچ کلمے لکھ کر ان کو لہرایا، ان پر کلمہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) اور

www.besturdubooks.net

صوفیاء کے چار اقطاب: جیلانی، رفاعی، دسوقی اور بدوی کے نام لکھے ہوئے تھے، پانچویں پرچم پر یہ لکھا ہوا تھا: (محمد المہدی خلیفۃ رسول اللہ) جس سے اس بات کو اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو امام مہدی اور خلیفہ رسول سمجھتے تھے۔

- مہدی کی دعوت کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ وہ جہاد، قوت اور فتوۃ پر زیادہ زور دیتے تھے۔
- مہدی کے خیال میں ان کا مہدیت کے منصب پر فائز ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا ہے، مہدی کہتے ہیں کہ:
- "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین، اقطاب اور خضر علیہ السلام کے ساتھ بیداری کی حالت میں میرے پاس آئے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی کرسی پر بٹھادیا، پھر کہا کہ "تم مہدی منتظر ہو، جس شخص نے تمہارے مہدی ہونے میں شک کیا وہ کافر ہے۔" (دیکھئے منشورات مہدی ص : ۱۱)۔
- مہدی نے اپنی ذات سے عصمت کو منسوب کرتے ہوئے کہا کہ وہ (معصوم) ہیں، کیونکہ کائنات کی تخلیق سے پہلے ان کے اندر عظیم نور موجود تھا اور قیامت تک رہیگا۔
- وہ تواضع کرنے اور تکبر نہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے، ناز و نعم میں منہمک ہونے کو سخت ناپسند کرتے تھے، معاشرے کے مختلف طبقات کے مابین قرابت داری پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے، خود مہدی نے اور ان کے پیروکاروں نے پیوند لگائے ہوئے جبے میں زندگی گذاردی، مگر ان کے بعد ان کی اولاد نے ناز و نعم میں زندگی گذاری۔
- مہدی نے مہر کم اور ولیمہ مختصر کرکے، رقص وگانے بجانے کو حرام قرار دے کر شادی کو آسان بنادیا۔
- انہوں نے میت پر نوحہ کرنے سے باز رکھا، تعویذ گنڈوں کو حرام قرار دیا، منشیات کے استعمال اور اس کی زراعت و تجارت کے خلاف جہاد کیا اور اس کو حرام قرار دینے میں سختی سے کام لیا۔
- قصاص وغیرہ شرعی حدود کا نفاذ کیا، مال غنیمت کے پانچویں حصے کو روک لینا، چوروں اور شرابیوں کو گرفتار کیا، فروری ۱۸۸۵ء۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ سے اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔
- اپنے زیر اثر علاقے میں اسلامی نظام نافذ کیا، مالیاتی امور کو منظم کیا، زکوۃ جمع کرنے کے

www.besturdubooks.net

لئے آدمیوں کو متعین کیا۔

- مہدی نے ۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ میں اپنی دعوت کو پوری دنیا میں پھیلانے کی طرف توجہ دی، انہوں نے اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوشخبری دی ہے کہ وہ "الابیض" میں نماز ادا کریں گے پھر بربر، مسجد حرام، مسجد نبوی، قاہرہ کی مسجد، بیت المقدس، بغداد اور کوفہ کی مساجد میں نماز ادا کریں گے۔ (دیکھئے منشورات مہدی۔ دارالوثائق المرکزیۃ۔ ص:۴۲۵۔۴۲۶۔ خرطوم ۱۹۶۹ء)

مہدی کے اجتہادات پر وارد ہونے والے چند اعتراضات:

۱۔ مہدی نے ہر اس شخص کو کافر قرار دیا جو ان کی مخالفت کرے یا ان کی مہدیت میں شک کرے یا ان پر ایمان نہ لائے۔

۲۔ مہدی نے اپنے ماقبل کے زمانہ کو زمانۂ جاہلیت یا فترہ کہا۔

۳۔ نماز میں سستی کرنے والے کو تارک صلوۃ قرار دے کر اس کی سزا یہ متعین کی کہ حدًا اسے قتل کردیا جائے۔

۴۔ مہدی نے فتویٰ جاری کیا کہ تمباکو نوشی کرنے والے کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی یا تو وہ توبہ کرلے یا مر جائے۔

۵۔ مہدی نے تمام فقہی مذاہب اور طرق صوفیا کو ان کے عظیم دریا میں بہنے والی نالیاں قرار دیا۔

۶۔ مہدی نے زمین کو اپنے پاس رکھنے سے باز رکھا، کیونکہ زمینیں کسی کی ملکیت نہیں ہیں، بلکہ وہ بیت المال کے ساتھ مختص ہیں۔

۷۔ مہدی نے ولی اور مہر کے بغیر بالغ عورت کا نکاح ناجائز قرار دیا۔

۸۔ سونے چاندی کے زیورات پہننے سے عورتوں کو منع کیا، جبکہ یہ چیزیں شرعاً جائز ہیں۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- دعوائے مہدیت میں مہدی شیعوں سے متاثر تھے، ان کے نزدیک مہدی روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جو اب ظلم وجور سے پُر ہے، اسی طرح مہدی کا اپنے

www.besturdubooks.net

نسب کو حسن بن علی سے ملانے میں زور دینے اور عصمت و امام معصوم کے مسئلے میں بھی وہ شیعوں سے متاثر تھے۔

- مہدی نے امام محمد بن عبدالوہاب کی دعوت سے کتاب وسنت کی طرف براہ راست رجوع کرنے، اجتہاد کا دروازہ کھولنے اور قبروں کو تعمیر کرنے کے خلاف جہاد کرنے کو اخذ کیا۔
- مہدی کی شخصیت و طریقت کی بناوٹ میں صوفیانہ افکار کا بڑا دخل ہے۔
- مہدی نے جمال الدین افغانی اور امام محمد عبدہ کے علوم سے بھی استفادہ کیا، مہدی کو ان کے افکار و نظریات سے لگاؤ تھا جو مسلم ممالک کو مغربی استعمار سے آزاد کرانے، مسلم ممالک کو متحد کرنے اور مسلمانوں کی زندگی میں شریعت کو نافذ کرنے کی دعوت دیتے تھے۔
- مصر میں رونما ہونے والے واقعات سے مہدی باخبر تھے، خاص کر کے وہ احمد اعرابی کی تحریک سے بہت زیادہ قریب تھے، جو انگریزی تسلط سے آزاد ہونے کی دعوت دیتے تھے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- مہدی نے اپنی دعوت کا آغاز جزیرہ (آبا) سے کیا تھا جو اب تک مہدیت کا مضبوط گڑھ ہے، اسی طرح انہوں نے سوڈان کے مختلف قبائل کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کئے تھے۔
- مہدی کی حکومت کے مالیاتی نظام کا دارومدار، زکوٰۃ، مال واسباب پھر عائد کئے جانے والے ٹیکسوں، سواقی، لڑائی سے حاصل ہونے والے مال غنیمت، محصولات اور جانوروں سے حاصل ہونے والے اموال پر تھا۔
- مہدی اور ان کے خلیفہ التعایشی کو اپنا مذہب سوڈان سے باہر منتقل کرنے کی سوجھی لیکن ۱۸۹۱ء میں سقوط "طوکر" سے ان کی اس امید پر پانی پھیر گیا۔
- اب بھی مہدی کے بہت سے معاونین امت پارٹی میں مجتمع ہیں، یہ پارٹی سوڈان کی حالیہ سیاست میں شریک ہے، ان کی جماعتیں اور معاونین امریکہ اور برطانیہ میں بھی موجود ہیں، جو وہاں کے عام مسلمانوں خصوصاً سوڈانیوں میں اپنے عقائد وافکار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

www.besturdubooks.net

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ محمد احمد المہدی : توفیق احمد البکری، لجنۃ ترجمۃ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، داراحیاء الکتب العربیۃ ۱۹۴۴ء۔

۲۔ المہدی والمہدویۃ : ڈاکٹر احمد امین بک، اصدار دار المعارف۔ مصر۔

۳۔ دراسات فی تاریخ المہدیۃ : مطبوعات شعبۂ تاریخ۔ خرطوم یونیورسٹی۔ ڈاکٹر عمر عبدالرزاق النقر نے نشر کرنے کے لئے اسے تیار کیا تھا ۱۹۸۲ء۔

۴۔ سعادۃ المہدی بسیرۃ الامام المہدی : اسماعیل عبدالقادر الکردخانی۔ تحقیق ڈاکٹر محمد ابراہیم ابو سلیم، طبع دوم، دار الجلیل، بیروت ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء۔

۵۔ الموسوعۃ الحرکیۃ (دو حصے) : فتحی یکن۔ طبع دوم۔ دار البشیر۔ عمان۔ اردن۔ ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔

۶۔ الفکر الصوفی : ڈاکٹر عبدالقادر محمود۔ طبع اول۔ مطبعۃ المعرفۃ۔ قاھرہ۔ ۱۹۶۸ء۔

۷۔ الاسلام فی القرن العشرین : عباس محمود عقاد۔

۸۔ السودان عبر القرون : ڈاکٹر مکی شبیکۃ۔ دار الثقافۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ (بدون تاریخ)۔

۹۔ تاریخ السودان وجغرافیۃ : تالیف نعوم شقیر۔

۱۰۔ دائرۃ معارف القرن العشرین: محمد فرید وجدی۔

۱۱۔ منشورات المہدی : یہ خرطوم میں وزارت داخلہ کے مرکزی ادارہ میں موجود ہے، اسے سوڈان کی وزارتِ داخلہ نے مطبعۃ الحجر۔ ام درمان۔ ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۳ء کے طبع کردہ نسخہ سے فوٹو لے کر دو حصوں میں (منشورات الامام المہدی علیہ السلام) کے عنوان سے شائع کیا۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۴۹)

مورمون
THE MORMONS

تعارف:

مورمون، نصاریٰ سے منشق ہونے والا ایک جدید فرقہ ہے، بظاہر یہ دین مسیح علیہ السلام کی طرف دعوت دیتا ہے مگر اس کے ساتھ وہ نصرانیت کی تطہیر پر بھی زور دیتا ہے جو اصل یعنی کتب یہود کی طرف رجوع کرنے ہی سے ممکن ہوگا۔ ان کی نظر میں مسیح علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری کا مقصد، یہودیوں کو مظالم سے نجات دلا کر زمین پر حکمران بنانا تھا۔ انہوں نے اپنا نام (ایام اخیرہ کے پوپ کلیسا یسوع مسیح کے مقدس معاصر طائفہ) رکھا، اس فرقے کا بانی بنی یوسف اسمتھ اور ان کی مقدس کتاب کا نام ''مورمون'' ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات:

- یوسف اسمتھ ۲۳/۱۲/۱۸۰۵ء میں ریاست فرمونت کی تحصیل ونڈرسن شہر شارون میں پیدا ہوئے، ان کی عمر دس سال ہوئی تو اپنے والد کے ساتھ شہر بالمیرا اونٹاریو نیویارک چلے گئے۔
- چودہ برس کی عمر میں اپنے اہل خانہ کیساتھ نیویارک سے مانچسٹر چلے گئے۔
- پندرہ برس کی عمر میں انہیں احساس ہوا کہ لوگ کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں مثلاً: میتھودیت، مشیخی، معمدانی، چنانچہ وہ بے چین و مضطرب ہوگئے۔
- ۱۸۲۰ء کے موسم بہار میں یوسف اسمتھ جنگل کی طرف نکل گئے اور تنہا عبادت کرنا شروع کردی، اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگتے تھے ایک دفعہ وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک بزعم ان کے۔ انہیں اپنے سر کے اوپر ایک نور نظر آیا، جس میں ان کو دو آسمانی شخصیتیں یعنی (خدا اور اسکا بیٹا عیسیٰ) نظر آئیں، ان دونوں نے ان کو ان فرقوں میں سے

www.besturdubooks.net

کسی بھی فرقے میں ضم ہونے سے منع کیا۔

- یوسف اسمتھ نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس وحی آنا بند ہو گئی ہے، اسی طرح اپنے مشاہدات کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی وجہ سے انہیں سخت مظالم واستہزا کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس دوران کبھی کبھار راہ حق سے ان کا قدم پھسل جاتا تھا، وہ اپنے متعلق کہتے ہیں کہ ''مختلف ماحول کے ساتھ میرے اختلاط و میل جول کی وجہ سے مجھ سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں، عام نوجوانوں میں پائی جانے والی بعض برائیاں میرے اندر بھی موجود ہیں، بشری خواص کی بعض کوتاہیاں مجھ سے بھی صادر ہوئیں، افسوس! میں مختلف اقسام کے تجربوں اور بہت سے مبغوض عند اللہ گناہوں میں ملوث ہوا ہوں، میرے اس اعتراف سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا یا نافرمانی کا مرتکب ہوا ہوں، میں نے ہرگز اس طرح کی نافرمانی یا گناہ نہیں کیا۔'' (دیکھئے: شہادت یوسف ص: ۷)
- یوسف اسمتھ کا دعویٰ ہے کہ ۳۱ ستمبر ۱۸۲۳ء کی شام کو ان کے پاس آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا، اس فرشتے کا نام (مور مون) تھا، اس فرشتے نے بتایا کہ انہیں ایک اہم کام کے لئے تیار کیا گیا ہے، فرشتے نے ان کو سنہرے حروف سے لکھی ہوئی ایک کتاب کے متعلق بتایا، جس میں ماضی میں براعظم امریکہ میں رہنے والی قوموں کی خبریں بھی ہیں، کتاب کے ترجمے کے لئے فرشتے نے ان کو چاندی کے دو اقواس کے مابین دو پتھروں کے بارے میں بتایا۔ پھر وہ فرشتہ وہاں سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ اس کتاب کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنا۔
- ۱۸ جنوری ۱۸۲۷ء میں ایما ھیل نامی ایک لڑکی کے ساتھ ان کی شادی ہو گئی، بعد کے زمانے میں اپنے افکار کو لوگوں میں پھیلانے میں ان کو اپنی بیوی کے بھائی سے بڑا تعاون حاصل رہا، کیونکہ اس خاندان کو معاشرے میں ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔
- ۲۲ ستمبر ۱۸۲۷ء میں بزعم ان کے۔ وہ کتاب اِس وعدے پر ان کو مل گئی کہ کتاب سے متعلقہ ذمہ داری پوری کر کے اسے واپس لوٹا دیں گے۔
- مانچسٹر کو چھوڑ کر وہ سوسکویہانا ریاست پنسلوانیا چلے گئے جہاں ان کے سسرال والے رہا کرتے تھے اور شہر ہار مونی میں مقیم ہو گئے۔

www.besturdubooks.net

- یوسف اسمتھ نے مارٹن ہاریس کے تعاون سے کتاب کے ترجمے کا آغاز کر دیا، مارٹن ہاریس نے بعض حروف اور ترجمے کے کچھ حصے چارلیس آنتھون اور ڈاکٹر میٹل کو پیش کیئے، ان دونوں حضرات نے ان سے کہا کہ یہ جو تمہیں ملا ہے یہ تو قدیم مصری زبان کا ترجمہ ہے جسکی اصل قدیم مصری حروف، کلدانی حروف، آشوری حروف اور عربی حروف سے مرکب ہے۔
- ۲۵ مئی ۱۸۲۵ء میں اولیفر کودری کے ساتھ جب وہ جنگل میں عبادت کرنے کے لئے گئے تو یوحنا معمدان (یعنی سیدنا یحییٰ علیہ السلام) ان پر نازل ہوئے اور کہا کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کو تعمید دو، یوحنا معمدان نے انہیں بتایا کہ وہ بطرس اور یعقوب کے احکامات بجا آوری کے لئے تشریف لائے ہیں، پھر انہیں مور مونی کلیسا کی دیکھ بھال کا حکم دیا۔
- اولیفر کودری، داود و یتمر اور مارٹن ھاریس کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ان صحیفوں کا مشاہدہ کیا ہے، اور وہ ترجمے کی صحت ودقت کی شہادت دیتے ہیں اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ کتاب ایک نافی قوم اور ان کے لامانی بھائیوں نے لکھی ہے۔
- یوسف اسمتھ نے ۱۸۳۰ء میں متعدد شخصیات کے سامنے یسوع مسیح کے ایام اخیرہ کے مقدس کلیسا کا اعلان کیا۔
- یوسف اسمتھ اور ان کے پیروکار نیویارک سے کلیفلاند ریاست اوھایو سے قریب شہر کیرٹ لینڈ چلے گئے، وہاں انہوں نے ایک بہت بڑا ہیکل بنایا، پھر اس علاقے اور اس سے ملحقہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر تبلیغ شروع کر دی۔
- تبلیغ اور مؤیدین کے حصول کے لئے بعض تبلیغی جماعتوں کو ریاست میسوری کی طرف روانہ کیا۔
- یوسف اسمتھ پر جب مظالم شروع ہوئے تو وہ گھر بار اور کھیت کو چھوڑ کر ریاست الینوی چلے گئے اور شہر سے دور میبسی کے ساحل پر ایک چٹیل میدان خرید کر اس کی اصلاح شروع کر دی، پھر وہاں (فوفو) یعنی خوبصورت شہر بنایا۔
- یوسف اسمتھ اور ان کے بھائی ہایرم کو کارتیج شہر ریاست الینوی میں بعض الزامات کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا، ان کے جیل میں قیام کے دوران دو نقاب پوش مسلح افراد اچانک ان کے کمرے میں داخل ہو گئے اور پھر فائرنگ کر کے دونوں قتل کر دیا، مذکورہ واقعہ ۲۷ جون

www.besturdubooks.net

۱۸۴۴ء میں پیش آیااور اس طرح اِس من گھڑت نبی کا خاتمہ ہو گیا۔

- اسکے بعد تحریک ونبوت کی باگ دوڑ بریگام یونگ نے سنبھال لی، بریگام پوری قوم کو لے کر روکی پہاڑیوں پر چلا گیا، وہاں ان کے قیام کے لئے جگہ مخصوص کی، سالٹ شہر کی تعمیر کی، پھر اوتاوہ کی طرف ہجرتوں کا منصوبہ بنایا، ان میں ہزاروں برطانوی اور اسکندنافی بھی تھے، ۱۸۵۶ء میں پیش آنے والے برے سفر کا ذمے دار یونگ کو سمجھا جاتا ہے جس میں ان کے تقریباً دوسو پیروکار ہلاک ہو گئے تھے۔
- کلیسا کے رؤسا ان کے یہاں نبی ہوتے ہیں یہ انبیا یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں۔ ان کا آخری نبی سنبسر کیمبل تھا، اس فرقے کے پیروکاروں کی تعداد پچاس لاکھ سے زیادہ ہےاور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔
- مور مون کا ایک اقلیتی فرقہ بھی ہے جنہوں نے یوسف اسمتھ کی موت کے بعد یونگ کے تسلط کو قبول نہیں کیا تھا، بلکہ الینوی میں پڑے رہے، انہوں نے اپنے نبی کی پہلی بیوی ایما اسمتھ اور یوسف اسمتھ کے صاحبزادے جوزیف کے تعاون سے مقدس معاصرین کے یسوع مسیح کے کلیسا کی بنیاد ڈالی، یہ فرقہ مور مون تنظیم کا دشمن ہے، ریاست میسوری ان کا مرکز ہے، لوگوں نے بانی کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اسے نبی بنایا تھا، کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ "بیشک صہیون ان میں سے ہو گا، اسکے علاوہ اور بھی بہت سے فرقے ان سے منشق ہوئے، ان میں سے ہر فرقے کا دعویٰ ہے کہ انہیں کچھ ایسے صحیفے ملے ہیں جن میں مقدس قدیم کتابیں موجود ہیں۔
- یوسف اسمتھ (۱۸۰۵ء۔ ۱۸۴۴ء) ایام اخیرہ کے مقدس کلیسا یسوع مسیح کے بانی اول ۱۸۳۰ء) تھے، انہیں اس کا نبی اول کہا جاتا ہے۔
- اولیفر کودری اور مارٹن ھاریس تاسیسی مرحلے میں شریک تھے اور ان پر مزعو نازل ہوتی تھی۔ بعد میں ان کے انبیا آتے گئے جو درحقیقت کلیسا کے رؤسا تھے، ان کے نام حسب ذیل تھے:

۱۔ یوسف اسمتھ	۲۔ بریگام یونگ
۳۔ جان ٹیلر	۴۔ ویلفورڈووڈروف
۵۔ لورنیز وسنو۔	۶۔ یوسف ف۔ اسمتھ

www.besturdubooks.net

۷۔ ہیبر گرانٹ
۸۔ جورج الٹ اسمتھ
۹۔ داود مکائی
۱۰۔ یوسف فیلڈنگ اسمتھ
۱۱۔ ہارولڈلی
۱۲۔ آخر میں سپنسر کیمبل، جو اب تک ان کے نبی اور صدر ہیں۔

- ان کی کتابوں میں مندرجہ ذیل اسما کا تذکرہ آیا ہے:
الما، یارڈ، لحی۔ یہ حضرات ان کی کتاب مور مون میں بطور انبیا مذکور ہیں۔
- امریکی سینٹ میں ان کی حسب ذیل ممتاز شخصیتیں ہیں:
- جان گارڈن: ریاست یوٹا سے ان کا تعلق ہے۔(ریپبلکن پارٹی کے رکن ہیں)
- اوڈین ہانس: ریاست یوٹا سے ان کا تعلق ہے۔(ریپبلکن پارٹی کے رکن ہیں)
- بولا ہوکینز: ریاست فلوریڈا سے ان کا تعلق ہے۔(ریپبلکن پارٹی کے رکن ہیں)
- اسی طرح امریکی پارلیمنٹ میں ان کی مندرجہ ذیل نمایاں شخصیات ہیں:
- جارج ہانس: ریاست اوہایو سے ان کا تعلق ہے۔(ریپبلکن پارٹی کے رکن ہیں)
- جیمسہانس: ریاست یوٹا سے ان کا تعلق ہے۔(ریپبلکن پارٹی کے رکن ہیں)
- موربس موڈولی: ریاست اویزونا سے ان کا تعلق ہے۔(ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن ہیں)

عقائد وافکار:

اول: اس وقت ان کی مقدس کتابیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب مقدس: ان کا عقیدہ ہے کہ یہ کتاب چند مقدس کتابوں کا مجموعہ ہے، جس میں رویت باری تعالیٰ سے متعلقہ باتیں مذکور ہیں، در حقیقت اس کتاب میں کچھ مخطوطے ہیں، جن میں حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے تک کی باتیں مذکور ہیں، اس مجموعے کو مختلف زمانوں میں مختلف انبیا نے لکھا، اس کتاب کے دو حصے ہیں:

☆ عہد قدیم: اسمیں بے شمار پیشنگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح کی آمد کی خبر دیتی ہیں۔
☆ عہد جدید: اس میں حضرت مسیح کی سوانح حیات اور اس وقت تا سپس کلیسا کا تذکرہ

www.besturdubooks.net

ہے۔

۲۔ کتاب مورمون: ۲۰۰۰ سے ۴۰۰۰ بعد المیلاد تک براعظم امریکہ میں رہنے والوں کی مقدس کتاب ہے، ان کے عقیدے کے مطابق یہ کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کا اپنی موت کے بعد اٹھ کر فوراً براعظم امریکہ کا دورہ کرنے کا تذکرہ کرتی ہے۔ اس کتاب کو ان کے یہاں ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مورمونی انسان اس کتاب کی تعلیمات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتا ہے، خدائی قوت و فضل سے یوسف اسمتھ نے اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، مورمون نامی ایک فرشتہ اس کتاب کو لے کر آسمان سے یوسف اسمتھ پر نازل ہوا تھا۔ (جیسا کہ ان کا عقیدہ ہے)۔

۳۔ کتاب المبادئ وارعہود: یہ کلیسا یسوع مسیح سے تعلق رکھنے والے جدید خوابوں کا مجموعہ ہے، اخیر دنوں میں انہیں اصل کی طرف راجع کیا گیا ہے، یہ کتاب کلیسا کی تنظیم اور کلیسائی اعمال و وظائف کی وضاحت کرتی ہے، مستقبل میں پیش آنے والے حادثات کے متعلق اس میں پیشین گوئیاں بھی ہیں، کتاب کے کچھ حصوں میں سینکڑوں سالوں سے گم شدہ معلومات بھی موجود ہیں، اسی طرح اس کتاب میں کتابِ مقدس کی تعلیمات بھی ہیں۔

۴۔ الخریدۃ النفیسۃ: یہ کتاب مندرجہ ذیل اشیا پر مشتمل ہے:

- سفر موسیٰ: جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعض خوابوں اور نوشتوں کا تذکرہ ہے، یوسف اسمتھ پر ۱۸۳۰ء میں ان چیزوں کا انکشاف ہوا تھا۔
- سفر ابراہیم: یوسف اسمتھ نے اسکا ترجمہ درج بردی سے کیا، جو قدیم مصریوں کی قبروں سے ماخوذ ہے۔
- یوسف اسمتھ کے اپنے نوشتے: یہ کتابِ مقدس کے ایک حصے کے ترجمے مورونی کلیسا کی منتخب اشیا، ان کے عقیدے کے مطابق ایمان کے مختلف شقوں اور آسمانی مملکت کے مشاہدے پر مشتمل ہے۔
- فدا اموات کا مشاہدہ: یہ کتاب یسوع مسیح کے روحانی جہان کے دورہ کا تذکرہ کرتی ہے، صدر یوسف۔ف۔ اسمتھ کو مذکورہ مشاہد ۳ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں دیئے گئے۔
- سابقہ چار کتابوں کے علاوہ ان کے رؤسا جو وحی ورؤیۃ کے کلمات کا تذکرہ کرتے ہیں ان

www.besturdubooks.net

کو بھی کتاب مقدس کا درجہ حاصل ہے، اسی طرح ان کی تمام تعلیمات، نشریات، قرار دادوں اور کانفرنسوں کو بھی مقدس کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

دوم: ان کے یہاں شرائطِ ایمان جو یوسف اسمتھ کے بذات خود وضع کردہ ہیں، حسب ذیل ہیں:

۱۔ اللہ پر ایمان لانا، جو ازلی باپ ہے اور اسکے بیٹے یسوع مسیح اور روح القدس پر ایمان لانا۔

۲۔ اس بات پر ایمان لانا کہ آخرت میں انسان کو اپنے گناہوں کی سزا ملے گی نہ کہ خطا آدم علیہ السلام کی۔

۳۔ اس بات پر ایمان لانا کہ تمام بنی نوع انسان، کفارۂ مسیح کے طریقے سے اپنے تمام گناہوں سے نجات حاصل کرسکتے ہیں، جو انجیل کی شریعتوں و رسومات پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔

۴۔ اس بات پر ایمان لانا کہ انجیل کے چار مبادی و مراسم حسب ذیل ہیں:

(الف) : خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا۔

(ب) : توبہ پر ایمان لانا۔

(ج) : گناہوں کی مغفرت کے لئے پانی میں ڈبونے کا عماد کرنا۔

(د) : روح القدس کی موہبت پر دست رکھنا۔

۵۔ اس بات پر ایمان لانا کہ انسان کو نبوت کے طریقے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے بلایا جاتا ہے، نیز حکمرانوں کا تعاون کرنا تاکہ تبلیغ اور اس سے متعلقہ امور بحسن وخوبی انجام پائیں۔

۶۔ اس ترتیب و تنظیم پر ایمان لانا جس پر قدیم کلیسا قائم ہے یعنی: رسل، انبیاء، رعاۃ، معلمین، مبشرین......الخ۔

۷۔ نبوت، رؤیا، زبانوں، احلام، شفا اور تفسیر زبان پر ایمان لانا۔

۸۔ اس بات پر ایمان لانا کہ کتاب مقدس کے جتنے حصوں کا صحیح ترجمہ ہو چکا ہے وہ خدا کا کلام ہے اور اس بات پر ایمان لانا کہ مور مون کی کتاب خدا کا کلام ہے۔

۹۔ ان تمام اشیا پر ایمان لانا جنکو خدا نے منکشف کیا اور کر رہا ہے اور مسلسل عظیم اشیا کا انکشاف کرتے رہیں گے، ان سب کا تعلق خدا کی ملکوت سے ہے۔

www.besturdubooks.net

۱۰۔ اسرائیل کے تجمع حرفی پر ایمان لانا، دس قبیلوں کو دوبارہ مجتمع کرنے پر ایمان لانا اور اس بات پر ایمان لانا کہ صہیون (جدید یروشلم) کو براعظم امریکہ میں قائم کیا جائیگا اور مسیح علیہ السلام بذاتِ خود روئے زمین کے مالک ہونگے، زمین کی تجدید ہو گئی اور زمین اپنا فردوسی مجد حاصل کرلے گی۔

۱۱۔ مور مون کا دعویٰ ہے کہ وہ خدائے قوی کی عبادت اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں، وہ دوسروں کو بھی یہ حق امتیاز دیتے ہیں، لہٰذا دوسرے لوگ چاہیں جسکی عبادت کریں جس طرح چاہیں کریں، ان کو کوئی اعتراض نہیں۔

۱۲۔ اس بات پر ایمان لانا کہ ہر آدمی پر بادشاہوں، رؤسا، حکمرانوں اور ججوں کی اطاعت کرنا ضروری ہے، اسی طرح اس بات پر ایمان لانا کہ ہر آدمی پر قانون کا احترام واطاعت وامداد ضروری ہے۔

۱۳۔ اس بات پر ایمان لانا کہ ہر آدمی کو امانت دار، سچا، پاکباز، محسن اور صاحب فضل ہونا چاہئے، ہر انسان کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہئے، شاید یہی وجہ ہے کہ وہ ہر ایسے اچھے کام کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں جو قابل احترام وستائش ہوتا ہے۔

سوم: مور مون کے دینی وتنظیمی مراتب۔

مور مون کے یہاں کاہن دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ کھنوت ملکی صادق: یہ سب سے بڑی کھنوت ہے کیونکہ یہ انجیل کی توجیہ وتبلیغ اور کلیسا کی قیادت کے مجاز ہیں۔

۲۔ کھنوت ہارون: یہ وہ کھنوت ہے جو صرف ھارون اور ان کی نسل کو عطا کی گئی تھی اس کھنوت کے کاہن ایمان، توبہ اور تعمید کی رسومات انجام دیتے ہیں۔

- کلیسا کا صدر: خدا کا پسندیدہ نبی اور سب سے اعلیٰ کاھن ہوتا ہے۔
- الشماس: آٹھ برس کی عمر کے ہر لڑکے کا حق ہے کہ اسکو تعمید دیا جائے اور وہ اس لقب کا مستحق ہے۔
- معلم: لڑکا اگر ۱۴ برس کا ہو جائے تو وہ اس مقام پر فائز ہوگا۔
- کاہن: تعمید اور تبریک قربانی جیسے امور انجام دیتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- پادری: یہ کاہن رابطہ جماعت کا صدر ہوتا ہے اور عمارت وغیرہ جیسے دنیاوی ماحول میں کام کرتا ہے، عشر و عطیات جمع کرتا ہے، بجٹ تیار کرتا ہے، اسرائیل میں ان کو قاضی مانا جاتا ہے۔

کھنوت ملکی صادق کے مراتب:

- شیخ: تدریس، توضیح، نصیحت، تعمید، اور کلیسا کی نگرانی کرتا ہے۔
- السبعون: یہ گروپ ستّر کارکن ہوتا ہے، ان کی ایک مخصوص دعوت ہوتی ہے وہ اسی کی بنیاد پر انجیل کی تبلیغ کرتے ہیں۔
- اعلیٰ کاہن: ان کے زعم کے مطابق یہ بطریر کی برکتیں عطا کرنے کے لئے کلیسا کے اندر رسومات انجام دیتا ہے۔
- رسول: زندہ نبی کے بعد آنے والے بارہ کے گروپ کا یہ رکن ہوتا ہے، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری، یہ پوری دنیا میں یسوع مسیح کے خصوصی شاہد ہیں۔
- ان کے علاوہ ان میں متعدد تنظیمیں بھی ہیں۔
- کھنوت ملکیصادق کی تنظیمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ شیوخ کی تنظیم: ان کی ہر تنظیم صرف ۹۶ افراد پر مشتمل ہوتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

۲۔ سبعین کی تنظیم: ان کی ہر تنظیم ۷۰ افراد پر مشتمل ہوتی ہے جنکی قیادت سات رؤسا کرتے ہیں۔

۳۔ اعلیٰ کاہنوں کی تنظیم: یہ بطارکہ، پادریوں اور و تد نامی علاقے میں رہنے والے تمام اعلیٰ کاھنوں کو شامل ہوتی ہے۔

- کھنوت ہارون کی تنظیمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ شمالی تنظیم: یہ تنظیم ۱۲ شماس پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ معلمین کی تنظیم: یہ تنظیم ۲۴ ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔

۳۔ کاہنوں کی تنظیم: یہ تنظیم صرف ۴۸ کاھنوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس سے زیادہ اسمیں شامل نہیں ہوسکتے۔

www.besturdubooks.net

چہارم: مورمونی افکار کا خلاصہ۔

- مورمون کا عقیدہ ہے کہ خدا انسانوں کی طرح گوشت و پوست والی ذات ہے، اس کے جسدِ ملموس میں ازلی روح ہے، مورمون اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ خدا کی ذات انسان کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے، انسان ترقی کر کے خدا بن سکتا ہے۔ (خدا کی ذات ان کی اس طرح کی بے ہودہ باتوں سے پاک و عالیشان والی ہے)۔
- عورتیں اور مرد اور تمام انسان، حرفی طور پر، اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔
- انسان، بحیثیت روح، دو آسمانی والدین سے پیدا ہوا، یہ انسان زمین پر اترنے سے پہلے باپ کے ابدی منازل میں ایک مادی جسم میں تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح روح اول ہیں لہٰذا وہ سب سے بڑے بیٹے ہوئے۔
- یسوع مسیح ہی نے زمین ومافیہا کو پیدا کیا، اپنے آسمانی باپ کے حکم سے کائنات کو پیدا کیا پھر تمام حیوانات کو پیدا کیا۔
- مسیح علیہ السلام کی کنواری والدہ یوسف نامی شخص کی منگیتر تھی، روح القدس ان میں حلول کر گیا اور قوت العلی ان پر سایہ کرتا رہا، ان کا بیٹا اللہ کا بیٹا ہے، یہ بیٹا اپنے باپ سے خدائی اختیارات اور اپنی ماں سے فنا کی وراثت لے کر آیا ہے۔
- یوحنا المعمدان نے مسیح کو ۳۰ سال کی عمر میں تعمید دی، شیطان کے خلاف جہاد کرنے کے لئے چالیس دن روزہ رکھا، ان کے ہاتھوں پر معجزات بھی ظاہر ہوئے۔
- مسیح کو مارا پیٹا گیا عذاب دیا گیا اور پھر سولی پر چڑھا دیا گیا، یہ سب کچھ اسلئے ہوا تاکہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ انہوں نے گناہوں پر فتح حاصل کر لی ہے، چنانچہ ان کی روح ان کے والد کے پاس رکھ دی گئی، تین روز تک ان کا جسد قبر میں رہا، پھر روح ان کے پاس آ گئی تو موت پر غالب آکر کھڑے ہو گئے۔
- قبر سے اٹھنے کے کچھ دیر بعد امریکہ میں نمودار ہوئے، اپنا کلیسا بنایا اور پھر آسمان پر چڑھ گئے، بعد میں جب مسیحیت میں بت پرستی داخل ہو گئی اور مذہبی لوگ آپس میں لڑنے لگے تو مسیح کو خدا کے ساتھ نازل ہونا پڑا اور وہ بھی یوسف اسمتھ پر، تاکہ مسیحیت کو اپنی اصل حالت میں دوبارہ زمین پر نازل کیا جا سکے۔

www.besturdubooks.net

- حوا ایک محبوب بیٹی تھی اسے آدم کو پیش کیا گیا، ان کو معرفت خیر و شر کے درخت کے سوا تمام درختوں کے پھل کھانے کی اجازت تھی، شیطان کے اکسانے پر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو فانی بن گئے، کام کرتے ہیں اور بچے پیدا کرتے ہیں۔
- روح القدس: خدائی کونسل کے رکن ہیں، انسان کی شکل میں ان کا روحانی جسم ہے، وہ ایک قوت میں صرف ایک جگہ پر ہوتے ہیں مگر ان کا اثر ہر جگہ پہنچتا ہے۔
- نبی ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جسے خدا نے اپنی نمائندگی کے لئے اور اپنی طرف سے بات کرنے کے لئے بھیجا ہو، ان کے یہاں نبوت جاری ہے ختم نہیں ہوئی۔
- تعمید: معمودیت سے موت اور قیامت کی طرف اشارہ ہے، تعمید اس طرح ہوتی ہے کہ مذہبی معلم آدمی کے ساتھ پانی میں اترتا ہے اسے پانی میں ڈبو کر پھر نکال لیتا ہے، جس سے اسکے گناہوں والی زندگی ختم ہو کر نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے، اسے دوسری میلاد کہتے ہیں۔
- قربانی: مسیح سے پہلے قربانیاں جانوروں کی شکل میں پیش کی جاتی تھیں، لیکن مسیح کا کفارہ جوان کے قتل سے ہوا، نے قربانی کی اس نوع کو ختم کر دیا، اب قربانی عبادت کے ساتھ ساتھ روٹی اور نبیذ کا نام ہے، ایام اخیرہ کے مقدسین کے جدید نقطہ نظر کے مطابق قربانی اب روٹی اور پانی کا نام ہے۔
- مور مون ہفتے کے دن کو مقدس مانتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کرنے کے بعد اس دن آرام کیا تھا، مسیحؑ سولی پر چڑھنے کے بعد اتوار کو اٹھے تھے، لہٰذا ہفتے کے بجائے اتوار کا دن مقدس ہو گیا۔
- روزہ: دو وقت کے کھانوں کے بقدر وقت، کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ ہے، اس طرح آدمی چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص رات کا کھانا کھالے تو وہ اگلی رات تک کھانا نہیں کھا سکتا، روزہ دار آدمی کھنوتی قائد کو مال یا دو وقت کا کھانا دیتا ہے، جسے روزے کا عطیہ کہا جاتا ہے۔
- مور مون کے یہاں نبیذ، الکحل والی تمام مشروبات، تمباکو اور تمام انواع کی سگریٹس حرام ہیں، وہ چائے اور قہوہ بھی اسلئے نہیں پیتے کیونکہ ان میں مضر صحت اشیا ہوتی ہیں، مرطوب اشیا خصوصاً سوڈا، فوارہ اور گیس آمیز پانی پینے سے گریز کرتے ہیں، کولا کو سب

www.besturdubooks.net

سے زیادہ خطرناک سمجھا جاتا ہے، گوشت کو حرام تو نہیں کہتے لیکن زیادہ گوشت کھانے سے روکتے ہیں۔ پھلوں، سبزیوں، کگڑیوں اور غلوں کو جائز قرار دیتے ہیں، خاص طور پر گندم کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں کیونکہ گندم انسانی جسم کے لئے نفع بخش اور صحت و تندرستی کے لئے مفید ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوسف اسمتھ رقص کرتے تھے، شراب پیتے تھے اور کشتی بھی لڑتے تھے، وہ خود لکھتے ہیں کہ "انسان کو اسلئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے فائدہ اٹھائے۔"

- متعدد عورتوں سے شادی کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں، ایک آدمی کئی عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اس سے ماضی کی خدائی شریعت کا اعادہ ہوتا ہے، تعدد ازواج کی اجازت وہ صرف اعلیٰ اقدار کے حامل افراد کو دیتے ہیں جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ ایک سے زیادہ خاندانوں کی کفالت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ یوسف اسمتھ نے خود متعدد عورتوں سے شادی کی۔ یہ عادت ۱۸۹۰ء تک جاری رہی۔
- نصاریٰ کے دیگر فرقوں کی طرف سے شدید دباؤ کی وجہ سے اور متحدہ اتھارٹی میں منضم ہونے کی وجہ سے انہوں نے بظاہر تعدد سے کنارہ کشی کرلی ہے، علی الاعلان سرکاری ممانعت کے باوجود وہ خفیہ طور پر متعدد عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔
- مور مون زنا کو مطلقاً حرام قرار دیتے ہیں، البتہ جو شخص غلطی سے زنا کا مرتکب ہوا ہو وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرکے رجوع کر سکتا ہے۔
- ہر شخص پر ضروری ہے کہ وہ برضا و رغبت اپنی کمائی کا دسواں حصہ ان کے پاس جمع کرادے۔
- مور مون روزوں اور حصص کا عطیہ وصول کرتے ہیں، اسی طرح بلا کسی وجہ کے بھی عطیات وصول کرتے ہیں، اس اعتبار سے ان کے کلیسا کو مالدار کلیساؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔
- ان کے یہاں علاماتِ قیامت حسب ذیل ہیں:
- برائیاں، لڑائیاں، بے چینیاں۔
- انجیل کی تجوید نو۔
- مور مون کی کتاب کا ظہور۔
- لامانی ایک عظیم قوم بن جائیں گی۔

www.besturdubooks.net

- ریاست میسوری میں جدید یروشلم کی تعمیر۔
- آل بیت اسرائیل اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم بن جائیں گے۔
- حساب کے بعد متعدد مملکتیں ہونگی:

☆ آسمانی مملکت: ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے شہادتِ یسوع کو قبول کیا، یسوع پر ایمان لائے اور تعمید دی۔

☆ زمینی مملکت: ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے زمین پر انجیل کو نہیں مانا لیکن عالم ارواح میں اسے قبول کر لیا۔

☆ سفلی مملکت: ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے انجیل اور شہادت یسوع کو زمین اور عالم ارواح میں قبول نہیں کیا، ساتھ ہی وہ زانی اور فاجر بھی تھے۔

- خارجی ظلمت: ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے یسوع کے روح القدس ہونے کی شہادت دی اور خدائی طاقت کو پہچان گئے لیکن انہوں نے شیطان کو اپنے اوپر غالب آنے کی اجازت دیدی، حق کا انکار کیا اور خدائی قوت کو للکارا۔
- مور مون ہزار خوش بخت زمانے پر ایمان رکھتے ہیں، جو مسیح کے زمین پر آنے کے بعد ایک ہزار سال تک جاری رہیگا، بہت سے مردے زندہ ہونگے، بعض ان میں سے اسلئے چھپ جائیں گے تاکہ نزول کے وقت مسیح سے ملاقات کر سکیں، یہی قیامت اولیٰ ہے۔ شریر لوگ جسموں کے اندر ہلاک ہو جائیں گے، ایک ہزار سال ختم ہونے تک مردوں میں سے اشرار باقی رہ جائیں گے، تب تک قیامت اخیرہ آجائیگی۔
- مذکورہ ہزار سالوں میں امن و آشتی کا دور دورہ ہوگا، مسیح بذاتِ خود بادشاہ ہونگے، ساری زمین ایک جگہ اکٹھی ہو جائیگی، پھر کوئی بحرِ اعظم نہیں ہوگا، بچے بدون گناہوں کے پرورش پائیں گے۔
- وہاں کسی کو موت نہیں آئیگی، کیونکہ سب لوگ آنِ واحد میں اپنی فانی حالت سے خلود میں تبدیل ہو جائیں گے۔
- عہد الفی (ہزار سال کا زمانہ) میں شیطان کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ دیا جائیگا، انبیا اور شیطان کے پیروکاروں کے مابین معرکہ ہوگا جس میں مومنوں کو فتح حاصل ہوگی اور شیطان کو ابدالآباد کے لئے ذلیل و خوار کر کے بھگا دیا جائیگا۔

www.besturdubooks.net

پنجم: مور مون اور یہودی۔

- اسمیں کوئی شک نہیں کہ مور مون تحریک میں یہودیوں نے بڑا فعال کردار ادا کیا۔
- ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے اور پھر ان کے صاحبزادے یعقوب علیہ السلام سے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری اولاد خدا کی پسندیدہ قوم ہوگی۔
- یعقوب علیہ السلام جنکا نام (اسرائیل) ہے کو بارہ بیٹے عطا کئے گئے جو اسباط کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔
- مذکورہ انبیا نے برائیاں کیں، خدا نے ان کو زمین پر منتشر کر دیا تو انہوں نے اپنی دو منقسم مملکتیں بنائیں:

۱۔ مملکت شمال: جسے اسرائیل کہا جاتا تھا اسمیں دس اسباط رہتے تھے۔

۲۔ مملکت جنوب: جسے مملکت اسرائیل کہا جاتا تھا، اسمیں صرف ایک سبط رہتا تھا۔

- شمالی اسباط کو ایک معرکے میں شکست کھانے کے بعد گرفتار کر لیا گیا، ان میں سے بعض فرار ہو کر زمین پر مارے مارے پھرتے رہے۔
- سو سال بعد تقریباً ۶۰۰ ق م میں مملکت جنوب کو شکست ہوئی تو لحی اور اسکا خاندان یروشلم چھوڑ کر امریکہ میں مقیم ہو گیا، لحی کی نسل کے لوگ کچھ نافی اور کچھ لامانی ہیں۔ ۵۸۶ ق م میں یروشلم کو ڈھا دیا گیا۔
- اسرائیل کے باقی ماندہ دو اسباط کو گرفتار کر لیا گیا، مسیح کے بعد یروشلم کو دوبارہ بنایا گیا، لیکن رومن فوج نے اسے تباہ برباد کر دیا۔
- مور مون اس بات کو صاف صاف کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انجیل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو اس زمانے میں اکٹھا کیا جائیگا، اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے یوسف اسمتھ پر ۱۸۳۶ء میں نازل ہو کر خانۂ اسرائیل کو ھیکل کیر ٹلانڈ میں جمع کرنے کے اختیارات دیدیئے ہیں۔
- خانۂ اسرائیل کے مجتمع ہونے کا وقت اب نزدیک آ گیا ہے کیونکہ ابراہیم و یعقوب علیہ السلام کی طرف منسوب ہزاروں اسرائیلی ہر سال کلیسا میں جمع ہو رہے ہیں یہ یا تو خونی رشتے کی بنا پر ہو رہا ہے یا ان کے زعم کے مطابق تسبنّی کی بناء پر۔

www.besturdubooks.net

- عنقریب افرایم اور منسی کے دونوں سبط سرزمین امریکہ میں جمع ہو جائیں گے، یہوذا کے سبط یروشلم واپس چلے جائیں گے، اسی طرح مفقود دس اسباط اپنی موعودہ برکات امریکہ میں سبط افرایم سے حاصل کرینگے۔
- دنیا کے تمام ممالک میں پھیلے ہوئے یہودی، مسیح کے گرد صہیون کی اوتاد میں جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔
- اسرائیل کا یہ حرفی اجتماع نجات دہندہ کی دوبارہ آمد کے بغیر نہیں ہوگا۔
- اس وقت دو دار الحکومت ہونگے ایک یروشلم میں دوسرا امریکہ میں، کیونکہ صہیون سے شریعت کا اور یروشلم سے خدا کے کلام کا خروج ہوا ہے۔

عقائد وافکار کی جڑیں:

- اس فرقے کے وجود میں یہودیوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا، کیونکہ اس سے مسیحی کلیساؤں میں اختلافات مزید راسخ ہو جائیں گے اور یہودیوں کے لئے ان پر حکم چلانا زیادہ آسان ہو جائے گا۔
- کتاب (مور مون) بعینہ تلمود جیسی ہے، تلمود کے قصوں کو مور مون اس طرح بیان کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہو بہو اسکی نقل ہے۔
- اس فرقے کی خدمت میں اسرائیل نے اپنا سب کچھ لگا دیا ہے اور نصرانی تعاون جاری رکھنے کے لئے کام کر رہا ہے۔
- خدا کی وصیت کے مطابق مور مون، صہیون یا جدید قُدس کو امریکہ کی مقدس سرزمین کیساتھ مربوط کرنے کی جدو جہد کرتے ہیں، جو مسیح کی واپسی کی خاطر کیا جارہا ہے کیونکہ مسیح واپس آکر زمین کے بادشاہ ہونگے اور روئے زمین کو دائمی باغات سے بھر دیں گے۔
- فلسطین کے متعلق کتاب مور مون۔ اصحاح ۱۰ فقرہ ۳۱ میں آیا ہے کہ ”پس تو بیدار ہو جا، تو دولت سے ہاتھ جھاڑ لے، اے یروشلم، اے صہیون کی بیٹی تو اپنا خوبصورت جوڑا پہن لے، اپنی حدود کو وسیع کر تا کہ تو پھر مغلوب نہ ہو جائے اور باپ کا تمہارے ساتھ کیا ہوا اپکا وعدہ وجود میں آئے، ”اے خانۂ اسرائیل۔“
- چودھویں اصحاح فقرہ ۶ میں مور مون کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے: ”القدس کو کتوں

www.besturdubooks.net

کے حوالے مت کرو، تم اپنے گھروں کو خنزیروں کے حوالے نہ کرو جو انہیں پیروں سے روندنے کے بعد تمہیں بھی پارہ پارہ کر دیں گے۔

- فلسطین کے بارے میں صلیبی اور صہیونی افکار کے درمیان یکسانیت کو ملاحظہ فرمایئے، یہ لوگ اس طرح کی باتیں ۱۸۲۵ء سے کہہ رہے ہیں جبکہ اس وقت فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات:

- مور مون کے افکار پر بہت سے نصرانی ایمان لائے، ان کے مبلغین اکثر جذباتی نوجوان ہوتے ہیں، مور مون کے پیروکاروں کی تعداد پچاس لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے، اسّی فیصد امریکہ میں رہتے ہیں، ریاست اوٹاوہ ان کا گڑھ ہے جس میں تقریباً ۶۸ فیصد مور مون ہیں، ۶۲ فیصد مور مون نمکین سمندر کے علاقے کے کلیسا میں رجسٹرڈ ہیں اور وہیں رہتے ہیں۔ ان کا صدر دفتر ریاست یوٹا امریکہ میں ہے۔
- مور مون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ، جنوبی امریکہ، کینیڈا اور یورپ میں پھیلے ہوئے ہیں، دنیا کے کونے کونے میں اپنے عقائد و نظریات کی نشر و اشاعت کے لئے انہوں نے سینٹرز اور برانچیں قائم کر رکھی ہیں۔
- مور مون اپنی کتابیں مفت تقسیم کرتے ہیں، ان کی تبلیغ اسرائیلی مفادات کی خدمت اور ان کے مرسومہ اہداف کی تقویت کے لئے ہوتی ہے، ان کے پاس ۱۷۵ تبلیغی مشنریاں ہیں، نیز وہ حسب ذیل اشیا کے مالک ہیں:
- ایک ٹیلی ویژن سینٹر اور گیارہ ریڈیو اسٹیشن۔
- ھسپانوی زبان کا ایک ماہنامہ رسالہ اور ایک یومیہ جریدہ۔

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمایئے:

بہت سی نشریات "ایام اخیرہ کے مقدسین کی کلیسا یسوع مسیح" ریاست یوٹا امریکہ سے شائع ہوتی ہیں، ان کا پتہ یہ ہے:

THE CHURCH OF JESUS CHRIST OF LETTER-DAY

www.besturdubooks.net

SAINTS MISSIONARY DEPARTMENT. 50 EAST NORTH TEMPLE STREET. SALT LAKA CITY, UTAH 84150, USA.

عربی میں ان کی نشریات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مبادیٔ الانجیل۔
۲۔ دلیل الشعبۃ۔
۳۔ دلیل القائد الکھنوتی۔
۴۔ کلمۃ الحکمۃ۔
۵۔ شہادۃ یوسف اسمتھ۔
۶۔ دلیل العائلۃ۔
۷۔ ماذا عن المورمون۔ (امریکی طبع)۔

انگریزی میں ان کی نشریات حسب ذیل ہیں:

1- SUCCESSION IN THE PRESIDENCY.
2- W.H.Y. FAMILIES?
A FAMILY HOME EVENING PROGRAME SUGGESTED BY THE CHURCH OF JESUS CHRIST OF LETTER-DAY SAINTS.
3- THE MORMONS AND THE JEWISH PEOPLE.
4- THE LOR'S DAY.
5- WHAT THE MOMONS THINK OF CHRIST.
6- A WOR OF WISDOM. MARK E. PETERSON.
7- BAPTISM. HOW AND BY WHOM ADMINSTERED?

www.besturdubooks.net

(۵۰)

مونیت

یا چن مون کی توحیدی تحریک

MOON ISM

تعارف :

مونیت ایک مشتبہ تحریک ہے جو تمام مذہبی اختلافات کو ختم کر کے سب ادیان کو متحد کرنے اور تمام انسانوں کو "چن مون" کوری کی تحریک کیساتھ مربوط کرنے کی دعوت دیتی ہے، چن مون اس زمانے میں جدید نبوت لیکر ظاہر ہوا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- مونیت کے بانی بڑے مالدار پادری چن مون ہیں جنکی پیدائش ۱۹۲۰ء میں کوریا میں ہوئی تھی، انہوں نے دعویٰ کیا کہ ۱۹۳۶ء سے مسلسل انکا مسیح علیہا السلام کیساتھ رابطہ ہے، اسی طرح وہ بیس سال سے انبیا اور روحانی قائدین جیسے موسیٰ، عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بوزا اور کرشنا کی حیاتِ زندگی کا مطالعہ کر رہے ہیں، نیز وہ آسمانی اور وضعی مذاہب کا جیسے یہودیت، نصرانیت، اسلام، بدھ مت اور ہندو مت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔
- ۱۹۷۳ء میں چن مون امریکہ چلے گئے جہاں بڑی بڑی امریکی شخصیات کی معیت میں عبادتیں کیں۔
- چن مون کو ٹیکس چوری کے الزام میں ریاست کنکٹیکٹ کی فیڈرل جیل میں ڈیڑھ سال کیلئے قید کر دیا گیا، البتہ انکے پیروکار انکی قید کی اس طرح تصویر کشی کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ چن مون کو انکے دینی عقائد کی بنا پر قید کرنا ظلم ہے۔
- چن مون اس وقت عالمی مجلس ادیان کے صدر ہیں۔

www.besturdubooks.net

- چن مون نے جرمنی کا دورہ کیا تو وہاں کی حکومت نے ان کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیدیا۔
- چن مون کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں رونما ہونے والے اہم واقعات کے آس پاس رہیں، چنانچہ سابق امریکی صدر رچرڈ نکسن کے وٹر جیٹ اسکینڈل میں چن مون اور انکے فرقے نے صدر کے ساتھ اہم کردار ادا کیا، اسی طرح وہ صدر ریگن کے سیاسی منصوبوں کی حمایت میں اور وسطی امریکہ میں ریگن سیاست کی تائید میں سرگرم ہیں۔
- شانگ ھوان کواک : عالمی مجلس ادیان کے معاون صدر۔ یہ چن مون کے سب سے بڑے معاون ہیں، ترکی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شانگ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مون نبی ہے اور آسمان سے اس پر وحیREVELATION نازل ہوتی ہے۔
- فرانک کوفمین یہودی۔ نیویارک میں مقیم ہے، مون کی اتباع کرتا ہے اور انکے ادارے میں کام کرتا ہے، ترکی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں علماء اسلام سے اس نے مطالبہ کیا تھا کہ "وہ یہودیت، بدھ مت، اور ہندومت وغیرہ ادیان کا موقف سمجھنے کی کوشش کریں۔"
- ڈاکٹر یوسف کلارک : مون کے معاون کیتھولک پادری، عالمی مجلس ادیان کے رکن اور ترکی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں مجلس کے نمائندے تھے۔
- گون : ہندراس کے مون دفتر کا صدر۔ بڑے حوصلے کیساتھ لاطینی امریکہ میں اس تحریک کو پھیلانے کیلئے کام کر رہا ہے۔
- موسیٰ دست : امریکی مون کلیسا کے صدر۔

عقائد وافکار :

- چن مون کا زعم ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کیساتھ اس کا رابطہ ہے، چن مون جدید نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔
- تحریک کے شعار و مقصد کے متعلق انکا اعلان ہے کہ وہ مختلف ادیان کو متحد کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔
- نصاریٰ سے مخاطب ہو کر چن مون کہتا ہے کہ خدا نے مسیحیت کو ایک طرف پھینک کر

www.besturdubooks.net

اسکے بدلے ایک جدید رسالت بھیجی ہے جسکا نام توحید ادیان ہے اور جسکی طرف چن مون دعوت دیتا ہے۔

- مون تحریک کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے: "پوری دنیا کو خدائے واحد کے پرچم تلے اس طرح متحد کریں کہ تمام کلیسائی، سیاسی وطنی، ملکی اور معاشرتی رکاوٹیں ختم ہو جائیں۔"
- چن مون اپنی کتاب "مقدس اصول" میں لکھتا ہے کہ "آدم کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ روئے زمین پر ایک مکمل خاندان کی تخلیق کریں، یہ کام پایۂ تکمیل کو اسلئے نہیں پہنچ سکا کیونکہ زمانۂ تخلیق سے شیطان بڑا سرگرم تھا، عیسیٰ نے آدم کو پیدا کیا، مگر انکی شادی کرنے میں ناکام ہو گئے، چنانچہ مکمل خاندان کی تشکیل کا اصول ترک کر دیا، لیکن وہ بالکل بھی ناکام نہیں ہوئے تھے لہٰذا انسان کی روحانی جہت کا احیا کیا، جسم انسانی شیطان کا معبود تھا، اسکی تجدید کی بھی ضرورت ہے، چنانچہ ایک ثالث آدم کی ضرورت ہے جو ایک مثالی بیوی کے ساتھ مل کر ایک مکمل انسان پیدا کریں گے تو یہ مقصد پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔"
- وہ کچھ بیانی رسوم کا مطالعہ کرتے ہیں جنکے متعلق انکا گمان یہ ہے کہ "یہ بیانات اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ تاریخ اور واقعات پہلے سے مکرر اور مقدر ہیں، ان بیانی جلد اول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں کامل باپ بننے کیلئے انسان کے مکرر نمونے ہیں، لیکن یہ سب اپنے مقصد میں اس لئے کامیاب نہیں ہوئے کیونکہ شیطان انکی راہ میں رکاوٹ تھا، تاریخ انسانی کے گذرنے کے ساتھ ساتھ چار صدیوں میں یہ مثالی خاندان موجود تھا۔"
- یہ لوگ کسی شخص کو اپنے جال میں اس طرح پھانستے ہیں کہ پہلے تو اسے کھانے کی دعوت دیتے ہیں، پھر اخیر ہفتے میں کسی سفر میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔
- دوسرے ہفتے میں ملاقات کے دوران نئے افراد کو آپس میں باتیں کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔
- مدعو شخص معلم کے ساتھ چند ہفتے رہتا ہے، پھر نئے اراکین کے ساتھ جدید عقیدے کی تلقین کیلئے انکو ایک خاص جگہ رکھا جاتا ہے جہاں مون کی شخصیت کی تقدیس و تمجید پر

www.besturdubooks.net

زور دیا جاتا ہے، اسی طرح اپنے معاشرے اور اہل خانہ کے مذہب کو ناپسند کرنے پر بھی زور دیا جاتا ہے۔

- مون اپنی تربیتی کتاب (روحانی کے باپ کے فرمودات) میں لکھتا ہے کہ ''ایک دم اپنے خاندان اور دوستوں سے دور کرنا ناممکن ہے بلکہ پہلے نئی زندگی کی تربیت لینی ہوگی اور اسکے بعد ہی آپ کیلئے ممکن ہوگا کہ آپ اپنے خاندان، دوستوں اور پڑوسیوں کو ناپسند کریں۔''
- اگر کوئی رکن انکے یہاں سے بھاگ جانا چاہے تو اسکے لئے یہ کئی وجہ سے مشکل ہے:

۱۔ اسلئے کہ وہ اپنے خاندان سے علیحدہ ہو گیا ہے اور اس جدید عقیدے کی وجہ سے ان میں دشمنی پیدا ہو گئی ہے لہٰذا وہ انکے پاس نہیں جا سکتا۔

۲۔ اسلئے کہ اسکی برین واشنگ ہو چکی ہے، اسی طرح جھوٹے آسمانی وعدے کر کے اس پر انکا روحانی قبضہ ہو چکا ہے لہٰذا وہ شخص انکے ہاتھوں میں کھلونا ہے جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔

۳۔ اسلئے کہ مون کے غنڈے اسکا پیچھا کرتے ہیں اور اسے پکڑ کر دوبارہ مون کی جھولی میں ڈالدیتے ہیں۔

- جب نئے رکن پر وہ قابض ہو جاتے ہیں تو اسے پھول اور شمع فروخت کرنے پر مامور کرتے ہیں، جس سے تحریک کو مالی فوائد کے علاوہ جدید اراکین جذب کرنے کا فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔
- انہوں نے اجتماعی شادی کی ایک مہم چلا کر ماڈیسن گارڈن نیویارک میں ۲۰۷۵ لڑکے اور لڑکیوں کی بیک وقت شادی کی، اسکے باوجود مجلس قومی کلیسا امریکہ نے مون کلیسا کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔
- مون کمیونزم کے خلاف جنگ کرنے کی اہمیت بیان کرتا ہے، کمیونزم کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتا ہے اور اسکا مقابلہ کرنے کیلئے دنیا کے مختلف حصوں میں وفود بھیجتا ہے۔
- مون نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے متعدد کانفرنسیں منعقد کیں، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱۔ یہودی توحیدی کانفرنس۔ سوئٹزرلینڈ۔

www.besturdubooks.net

۲۔ اتحاد عالمی مسیحیت کانفرنس۔اٹلی۔

۳۔ ہندو کانفرنس۔سری لنکا۔

۴۔ بدھوں کی کانفرنس، جاپان۔

۵۔ متحدہ عالم اسلام کانفرنس۔ جسے ۱۹۸۵ء میں ۱۹ سے ۲۲ ستمبر تک استنبول کے قریب منعقد کیا گیا، اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے مرمرۃ یونیورسٹی کے شعبۂ فلسفہ نے بڑا تعاون کیا، کانفرنس میں متعدد اسلامی شخصیات بھی مدعو تھیں۔

۶۔ مزید کانفرنسیں منعقد کرنے کیلئے ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۳ء تک کیلئے انہوں نے منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔

- ترکی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں مون کے پیروکاروں نے اختلافِ ادیان کی اس طرح تصویر کشی کی کہ یہ اختلافات اسلامی مذاہب کے مابین موجود فقہی اختلافات سے بڑھ کر نہیں ہیں جو محض افترا اور جھوٹ ہے کیونکہ مختلف ادیان کے درمیان موجود دیگر اختلافات کے علاوہ ایک اہم اختلاف عقیدے میں ہے، جبکہ اسلامی فقہی مذاہب کے مابین اختلافات ایک تو سرسری ہیں، دوسرے صرف فروعات میں ہیں، اصولوں میں نہیں۔
- اس کانفرنس کے اختتامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کوفمین یہودی نے کہا کہ ''ہمیں، ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے مزید محنت کرنی ہوگی، ہم ایک ہی شئے اور ایک ہی عقیدے کی طرف منسوب ہیں اسکے باوجود ہم اختلاف کرتے ہیں، ایک دوسرے سے ملنے کیلئے ضروری ہوگا کہ ہم دوسرے کے نظریات کی روشنی میں اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔''
- جریدہ ''المسلمون'' اپنے شمارہ ۳۶ میں لکھتا ہے کہ چن مون کی عالمی مجلس ادیان، ادیان کے عالمی اتحاد کے ادارے (IRF) کے زیرِ نگرانی کام کرتی ہے، جو موحد کلیسا کے تابع مذہبی و انسانی تنظیموں میں سے ایک ہے۔ یہ دراصل ایک جدید مذہبی تحریک ہے جسے چن مون نے کوریا میں قائم کیا تھا۔
- جریدہ ''المسلمون'' مزید لکھتا ہے کہ مجلس کے نوٹس کے مطابق عالمی مجلس ادیان کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

۱۔ وحدتِ انسانیت کی دعوت دینا۔

www.besturdubooks.net

۲۔ مختلف انسانی ورثوں کو ضروری احترام کے لائق قرار دینا۔
۳۔ تمام مذاہب کے پیروکاروں کو یکساں روحانی وحدت کی دعوت دینا، اسی طرح ہر مذہب کی خصوصیات کے احترام کی دعوت دینا۔
۴۔ آپس میں تبادلۂ خیالات کرنا، دنیا کے مختلف مذاہب کے درمیان تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا۔
۵۔ تمام ادیان کے مابین تنسیق وانسجام کے خواہشمند افراد کا تعاون کرنا اور دینی تنظیموں کے درمیان تعاون کرنے میں مدد دینا۔
۶۔ عام انسانی مشکلات کو حل کرنے میں دینی نقطۂ نظر کو استعمال کرنے کا جال وسیع کرنا۔
۷۔ حقوق انسانی کا دفاع کرنا جن میں دینی عقائد کی آزادی اور ان پر عمل کرنے کی حریت بھی شامل ہیں۔
۸۔ دینی عقائد سے متعلقہ انفرادی امنگوں کی علمی تائید کرنا، یہ ایسے پروگراموں کے ذریعے ہو سکتا ہے جن کا مقصد مصیبتوں کو کم کرنا اور انسانیت کی حالت زار کو درست کرنا ہو۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- مفسدِ اقلیت ہونے کی وجہ سے یہودی ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ کسی طرح ایسے نعرے بلند کئے جائیں جن سے مذہبی اختلافات پگھل جائیں اور وہ مختلف اقوام میں گھل مل جائیں، تاکہ تمام ادیان کے مقابلے میں انکو زیادہ فائدہ حاصل ہو۔
- چن مون کی تحریک بھی عالمی صہیونیت کی خدمت کیلئے مسخر تحریکوں کے فلک میں گھومتی ہے، کیونکہ ان تحریکوں کا آپس میں تشابہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انکی ذات واصل ایک ہے اور سب ایک مشترکہ ہدف کے حصول کیلئے جدوجہد کرتی ہیں۔
- چن مون جس بے تحاشا دولت کے بل بوتے پر کام کرتا ہے اس سے پتہ چلنا چاہئے کہ کون لوگ اسے دولت فراہم کرتے ہیں، اسکی ادیان ومذاہب واخلاق کی تباہی کی دعوت وعمل سے در پردہ کون لوگ مستفید ہو رہے ہیں؟

www.besturdubooks.net

پھیلاؤاور اثرورسوخ کے مقامات :

- چن مون کے پیروکار جنوب اور وسطی امریکہ میں بڑی تعداد میں موجود ہیں، چلی، یوروگوئے، ارجنٹائن، ھندوراس اور بولیویا کے بڑے بڑے سیاستدانوں کے ساتھ انکے اچھے تعلقات ہیں۔
- آئرلینڈ میں انکا ایک مرکز اور ایک کلیسا ہے جس کا نام توحید کلیسا ہے۔ واضح رہے کہ اس طرح کی تحریکوں کو آئرلینڈ میں بڑی امداد دی جاتی ہے۔
- جنوبی کوریا میں ان لوگوں نے بڑی سرمایہ کاری کر رکھی ہے، سیئول انتظامیہ نے انکو دارالحکومت کے باہر گرجا بنانے کی اجازت دیدی ہے۔
- امریکہ کی ریپبلکن پارٹی کے دائیں بازو کے نمائندوں میں بھی یہ سرایت کرچکے ہیں، اسی طرح جنوبی امریکہ کی ڈکٹیٹر حکومتوں میں بھی یہ دائیں بازو کا کام کرتے ہیں۔
- انکے لیڈر دنیا کے مختلف حصوں میں زمینوں، کمپنیوں، ہوٹلوں، زرعی زمینوں، سونے کی کانوں اور نشریاتی اداروں PARAGON HOUSE کے مالک ہیں۔ وہ جریدے "واشنگٹن ٹائمز" کے بانی ہیں جسکے ۷۵ ہزار نسخے صرف جاپان، نیویارک، یوروگوئے اور قبرص میں فروخت ہوتے ہیں، مانھاٹن کو نیوورکر ہوٹل NEW WORKER بھی انہی کی ملکیت ہے۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمایئے :

ا۔ ہفت روزہ جریدہ "المسلمون": شمارہ ۳۵۔ ۲۱ محرم ۱۴۰۶ھ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء۔ اور شمارے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔

۲۔ اخبار واشنگٹن پوسٹ : تاریخ ۲۸/۲/۱۹۸۳ء۔

۳۔ انگریزی زبان میں ملاحظہ فرمایئے:

3- CAROL CULTURE: AR RELIGIOUS CULTS DANGAROUS. THE MERCIAR PRESS, DUBLIN AND CORK, 1984.

۴۔ فرانسیسی زبان میں ملاحظہ فرمایئے:

www.besturdubooks.net

4- CILBERT PICARO : L. ENFER DES SECTES, EDITION LE CARROUSE L-FN PARIS 1984.

۵۔ هسپانوی زبان میں ملاحظہ فرمایئے:

5- PEPE REDRIGUEZ: ESCLAVOS DE UN MESIAS, BARCELONA, 1984.

۶۔ مندرجہ ذیل پتہ پر انکے ساتھ خط وکتابت کرنیکی صورت میں۔

COUNCIL FOR THE WORLD,S RELIGIONS

JAF BOX 2347, NEW YORK NY 10116. U.S.A.

وہ اپنے افکار و نظریات کی وضاحت کرنے والی کتابیں بھیج دیتے ہیں جن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں:

1- COUNCIL FOR THE WORLD'S RELIGIONS.
2- INTERNATIONAL RELIGIOUS FOUNDATION, INC.
3- INTERNATIONAL TO THE PRINCIPLE. AN ISLAMIC PRESPECTIVE.

یہ کتاب عربی میں ہے جسکا نام (مقدمۂ اصول) ہے، مگر کتاب کے محتویات انگریزی میں ہیں۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۱)

نصرانیت
CHIRSTIANITY

تعارف :

نصرانیت اس مذہب کا نام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور تورات کی تعلیمات کی تکمیل کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کر کے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصلاح وجدان اور نفس کی ترقی کے داعی تھے، لیکن یہ مذہب بہت ہی جلد اپنے اصولوں سے ہٹ جانے کی وجہ سے محرفین کا تختۂ مشق بن گیا، چنانچہ نصرانیت بت پرستانہ عقائد وفلسفوں کے ساتھ مخلوط ہو کر اپنی پہلی آسمانی شکل وصورت سے کوسوں دور چلی گئی۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- زکریا علیہ السلام : بنی اسرائیل کے انبیا میں سے تھے، انہوں نے خود کو فلسطین میں ھیکل مقدس کی خدمت کیلئے وقف کر دیا تھا، انھیں حضرت مریم علیہا السلام کا کفیل منتخب کیا گیا، پیرانہ سالی میں اللہ تعالیٰ نے انکو یحییٰ علیہ السلام عطا کیا۔
- یحییٰ علیہ السلام (یوحنا) : بنی اسرائیل کے انبیا میں سے تھے، لوگوں کو گناہوں سے پاک کرنے کیلئے دریائے اردن میں تعمید دیا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود انہوں نے تعمید دیا تھا، فلسطین کے یہودی بادشاہ "ھیر دوس" کے ساتھ اپنی بھتیجی کی شادی کی مخالفت کرنے کی پاداش میں بادشاہ کے حکم سے شہید کر دیئے گئے۔
- مریم بنت عمران : عمران بن اسرائیل کی عظیم شخصیات میں سے تھے، انکی بیوی بانجھ تھی، اللہ تعالیٰ نے انکو مریم علیہ السلام عطا کی تو انہیں ھیکل میں عبادت کرنے اور اسکی خدمت کرنے کیلئے نذر کر دیا، حضرت مریم علیہا السلام نیک اور پاک دامن خاتون تھیں

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ نے مریم کو (اپنے حکم کیلئے) سارے جہاں کی خواتین میں سے منتخب کیا تھا۔

- عیسیٰ علیہ السلام : اپنی والدہ کے بطن سے بغیر باپ کے بیت لحم میں پیدا ہوئے، وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ میں اپنی روح پھونک دی، عیسیؑ کا اس طرح پیدا ہونا ایک عجیب واقعہ تھا، اللہ تعالیٰ اسکے ذریعے بنی اسرائیل کو درس دینا چاہتے تھے جو مادیات میں غرق ہو چکے تھے اور اسباب کو مسببات کے ساتھ جوڑتے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے، انکی تائید کیلئے خدا نے انکو کئی معجزات دیئے جن میں سے چند ایک حسب ذیل تھے:
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندے بنا کر جب اُن میں پھونک دیتے تو وہ خدا کے حکم سے حقیقی پرندے بن جاتے تھے۔
- خدا کے حکم سے وہ مادر زاد نابینا اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے تھے۔
- خدا کے حکم سے وہ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔
- خدا کے حکم سے وہ لوگوں کو یہ بتاتے تھے کہ وہ کل کیا کھائیں گے اور کونسی چیز ذخیرہ کریں گے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تائید کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک دستر خوان نازل فرمایا تھا تاکہ وہ بنی اسرائیل کے اولین و آخرین کی عید کا سامان ہو۔
- یہودیوں کو ان پر غصہ آیا تو رومن حکمرانوں کو انکے خلاف اکسایا، رومن حاکم نے پہلے تو کوئی توجہ نہیں دی لیکن جب انہوں نے اسے من گھڑت جھوٹی باتیں بتائیں تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے سزائے موت دینے کا حکم صادر کیا۔
- خدا تعالیٰ نے ان میں سے ایک شخص (یہوذا اسخریوطی) میں حضرت مسیحؑ کی شبیہ ڈال دی، سزائے موت اِن پر نافذ ہوئی اور حضرت مسیحؑ کو فوت کر کے اپنے پاس (آسمان پر) اٹھا لیا۔
- انجیل کے مطابق حضرت مسیحؑ کے بارہ حواری حسب ذیل تھے:

۱۔ سمعان۔ جو بطرس کے نام سے معروف ہیں۔

۲۔ اندرواس۔ سمعان کے بھائی۔

۳۔ یعقوب بن زیدی۔

www.besturdubooks.net

۴۔ یوحنا۔ یعقوب کے بھائی۔

۵۔ فیلپس۔

۶۔ برتوطاوس۔

۷۔ توما۔

۸۔ متی العشار۔

۹۔ یعقوب بن حافی۔

۱۰۔ لباروس۔ الملقب تداروس۔

۱۱۔ سمعان القانونی (الغیور)۔

۱۲۔ یہوذا الاسخریوطی۔

- ستر (۷۰) ایسے رسول بھی ہیں جنکے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے انھیں منتخب کر کے مسیحیت کی تعلیم کیلئے بھیجا تھا۔
- ایک سو بیس افراد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بطرس نے انکے سامنے تقریر کی تو وہ روحانیت سے بھرپور ہو کر نصرانیت کی دعوت دینے لگ گئے، ان میں قرعہ اندازی کر کے یہوذا کا متبادل چنا گیا، قرعہ متیاس کے نام نکلا جنہوں نے بارہ کی تعداد مکمل کی۔
- پولس (شاول) : نصرانیت میں داخل ہونے والے اس خبیث یہودی کا حقیقی مسیحیت کو برباد کرنے میں بڑا ہاتھ تھا، جس نے نظریہ تثلیث، الوھیت مسیح کا قول، حضرت مسیح کے موت سے اٹھنے اور باپ کے دائیں جانب بیٹھ جانے، عشاء ربانی اور گناہوں کی معافی وغیرہ خرافات کو اغریقی اور بت پرستانہ فلسفوں سے لیکر مسیحیت میں داخل کر دیا تھا، اس نے روح القدس کی خدائیت کا دعویٰ کیا، ختنے کے متعلق کہا کہ اسکی کوئی ضرورت نہیں، فدا کا قصہ گھڑا، مسیحی دین جو صرف بنی اسرائیل کے ساتھ خاص تھا اس شخص نے اسکو ایک بین الاقوامی مذہب بنا دیا، اس نے اکیس خطوط سے گیارہ اسفار لکھے، جنہیں نصرانیت کا مصدرِ تشریع سمجھا جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار :

اول : اس مذہب کی کتابیں اور اناجیل۔

- تورات : عہد قدیم کا نام ہے، جسکو نصرانی مذہب کی بنیاد تصور کیا جاتا ہے۔
- عہد جدید : یعنی اناجیل، چار معتبر اناجیل جن کو کلیسا نے تیسری صدی عیسوی میں قبول کیا حسب ذیل ہیں:

۱۔ انجیل متی : متی مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے ایک تھے، انجیل کو عبرانی یا سریانی زبان میں مدون کیا گیا تھا، اسکا قدیم نسخہ جو ملا وہ یونانی زبان میں تھا، مسیحیوں کے یہاں اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ انجیل کو مدون کس نے کیا اور اسکا ترجمہ کس نے کیا۔

۲۔ انجیل مرقص : اسکے لکھنے والے یوحنا تھے، جنکو ستر (۷۰) رسولوں میں سے چنا گیا تھا، یہ شخص انطاکیہ، شمالی افریقہ، مصر اور روم میں نصرانیت کو پھلانے میں بڑا سرگرم تھا، تقریباً ۶۲ء میں اسے قتل کر دیا گیا۔

۳۔ انجیل لوقا : یہ طبیب یا مصور اصل میں یہودی تھا اور سفر وحضر میں ہمیشہ پولس کے ساتھ رہتا تھا، لوقا حضرت مسیحؑ کے شاگردوں میں سے نہیں تھا۔

۴۔ انجیل یوحنا : یہ حواری ابن صیاد ہے، حضرت مسیحؑ انکو بہت پیار کرتے تھے، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انکی شخصیت مجہول ہے، اور اسی نے تاریخ نصرانیت کے اس ابتدائی دور میں تثلیث اور الوھیت مسیح کا قول گھڑا تھا۔

- ملاحظہ فرمایئے کہ اناجیل اربعہ کو حضرت مسیح علیہ السلام نے خود املا نہیں کروایا، نیز ان اناجیل کے کاتبین علماءِ دین بننے کے اہل نہیں تھے، نیز ان کتابوں کے اصول ضائع ہو چکے ہیں، اسی طرح ان میں سے کوئی بھی کتاب روایت کی ان شرائط پر پوری نہیں اترتی، جو کسی بھی دینی کتاب کی روایت کا خاصا ہوتا ہے۔
- انکے خطوط دراصل تعلیماتی کتابیں ہیں، اناجیل کے بجائے یہی خطوط نصرانیت کو زیادہ واضح کرتے ہیں، انکے لکھنے والے مشہور ہیں، یہ خطوط نصرانی طرز حیات کے مظاہر سلوک اور عبادتوں کو بیان کرنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔
- انجیل برنابا : یہ ابن واعظ کے نام سے معروف تھا، اسکا نام لاوی قبرص ہے، پاکباز آدمی

www.besturdubooks.net

تھے، اور مرقص کے ماموں تھے، اِس انجیل کے سب سے پہلے نسخے کا انکشاف باپا سکتس پنجم کی لائبریری روم میں ہوا تھا۔

- لیکن۔ انجیل برنابا اناجیل اربعہ سے مندرجہ ذیل اشیا میں مختلف ہے:
- انجیل برنابا کے مطابق (اللہ) رب العالمین خالق سماوات ہے۔
- ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ذبیح اسماعیل ہیں نہ کہ اسحاق۔
- انجیل برنابا حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی خوشخبری دیتی ہے۔
- انجیل برنابا حضرت مسیحؑ کے سولی چڑھائے جانے کی قائل نہیں ہے، بلکہ وہ اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہوذا الاسخریوطی پر حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہ ڈالدی تھی۔
- انجیل برنابا حضرت عیسیٰؑ کو صرف نبی مانتی ہے اسکے سوا اور کچھ نہیں۔
- انجیل برنابا کا عربی میں ترجمہ کر کے چھاپ دیا گیا ہے۔

دوم : نصرانی اجتماعات۔

- نصرانی اجتماعات دراصل مشاورتی مجالس ہیں جو قرارداد پاس کرنے اور فتویٰ جاری کرنے کیلئے وقفے وقفے سے منعقد ہوتے ہیں، گویا وہ ایک طرح کی قانونی کمیٹیاں ہوتی ہیں جو کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا حکم جاری کرتی ہیں، انکے اہم اجتماعات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اجتماع نیقیہ ۳۲۵ء : اس اجتماع میں انہوں نے کہا کہ مسیح صرف خدا ہے۔

۲۔ اجتماع قسطنطنیہ اول ۳۸۱ء : اس اجتماع میں یہ قرارداد پاس ہوئی کہ "روح القدس" خدا ہے۔

۳۔ اجتماع افسس اول ۴۳۱ء : اس اجتماع میں انہوں نے کہا کہ مسیح کی دو طبیعتیں ہیں ایک لاهوتی دوسری ناسوتی۔

۴۔ اجتماع خلقیدونیہ ۴۵۱ء : اس اجتماع میں انہوں نے کہا کہ مسیح کی دو طبیعتیں اور دو ارادے ہیں۔

۵۔ اجتماع روم ۱۸۶۹ء : اس اجتماع میں انہوں نے یہ قرارداد پاس کی کہ پوپ گناہوں

www.besturdubooks.net

سے معصوم ہیں۔

- اسکے بعد آج تک مسلسل اجتماعات ہو رہے ہیں، جن میں سے آخری اجتماعات، روم اجتماع ۱۸۶۹ء اور جکارتہ اجتماع ۱۹۲۷ء ہیں۔
- مؤخر الذکر اجتماع کو منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی اجلاسوں اور محفلوں میں نصاریٰ کے تمام فرقے بیک زبان مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک معاہدے پر دستخط کریں۔

سوم : نصرانی فرقے :

موحدین۔ جو۔

- آریوس کے پیروکار ہیں، انکا کہنا یہ ہے کہ خدا صرف باپ ہے، بیٹا اسکی مخلوق ہے۔
- پولس الشمشاطی اور انطاکیہ کے اسکے پیروکار : انکا کہنا یہ ہے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ، اللہ کا رسول اور اسکے انبیا میں سے ایک نبی ہیں۔
- نسطوری : یہ نسطور بطریرک اسکندریہ ۴۳۱ء کے پیروکار ہیں، انکا کہنا یہ ہے کہ مریمؑ نے صرف انسان کو جنم دیا، لہٰذا وہ انسان کی ماں ہوئی نہ کہ خدا کی، نسطوریوں کے مذہب ہی نے اس بات کی بنیاد رکھی ہے کہ مسیحؑ کے اندر دو طبیعتیں ہیں۔
- مشرقی کلیساؤں کا مذھب : "ارتھوڈکس" کا وجود نسطوری عقیدے کے رد کے طور پر ہوا تھا، انہوں نے شہر افسس اناضول میں ۴۳۱ء کے اجتماع میں پوپ کریس بطریرک اسکندریہ کے عقیدے کے ساتھ اتفاق کرنے کا اعلان کیا، جسکا مطلب یہ تھا کہ مسیحؑ کے اندر ایک طبیعت اور ایک مشیت ہے۔
- کیتھولک مذہب : انکا مذہب نسطوریوں سے متاثر ہے، یعنی دو طبیعتیں اور دو مشیتیں، روم نے اس مذہب کو قبول کر کے خلقیدونیہ اجتماع ۴۵۱ء میں اسکے متعلق قرارداد بھی پاس کی۔
- یعاقبہ کا مذہب : انکا کہنا یہ ہے کہ مسیحؑ کے اندر صرف ایک طبیعت ہے اور وہ ہے لاھوت کا ناسوت کے ساتھ اجتماع۔
- مارونیوں کا مذہب : یہ مذہب یوحنا مارون کی طرف منسوب ہے، اس نے ۶۶۷ء میں

www.besturdubooks.net

دعویٰ کیا تھا کہ مسیحؑ کی دو طبیعتیں ہیں مگر مشیت ایک ہی ہے، کیونکہ دونوں طبیعتیں ایک ہی اقنوم میں مجتمع ہوتی ہیں۔

- پروٹسٹنٹ مذہب : انکی کلیسا کو (انجیلی) کہا جاتا ہے، کیونکہ انجیل کی صرف یہی لوگ پیروی کرتے ہیں، انکے نزدیک انجیل کا سمجھنا صرف مذہبی لوگوں پر منحصر نہیں ہے۔ اسے نصرانی نظریات میں انقلاب سے تعبیر کیا جاتا ہے، جسکی ابتدا آریوسن سے ہوئی، پھر نسطور اور بہت سے لوگ اس نظریے کے قائل ہوگئے، ان میں زیادہ اہم لوتھر کنگ (۱۳۸۲ـ ۱۵۲۹ء) تھے، یہ لوگ حق غفران، استحالہ، مردوں پر نماز کی ممانعت، وعظ وارشاد میں کلیسا کا تسلط اور عبادت کے دوران غیر مفہوم زبان استعمال کرنے کو درست نہیں سمجھتے تھے۔
- ۸۷۹ء میں آٹھویں اجتماع منعقد ہونے کے بعد کلیسائیں دو بڑی قسموں میں بٹ گئیں:
  ۱۔ مغربی لاطینی پطرس کلیسا، جسکا صدر پاپائے روم ہے۔
  ۲۔ مشرقی یونانی ارتھوڈکس کلیسا جسکا صدر بطریرک قسطنطنیہ ہے۔
- اس انقسام کا سبب یہ سوال تھا کہ "آیا روح القدس باپ سے نکلے ہیں؟ جو مشرقی کلیسا کی رائے ہے یا روح القدس باپ اور بیٹا دونوں سے نکلے ہیں؟ جو مغربی کلیسا کی رائے ہے۔"

چہارم : عقائد۔

- الوھیت و تثلیث : نصرانی اصل کے لحاظ سے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے اس بات کا عقیدہ تو رکھتے ہیں کہ خدا ایک عظیم خالق ہے، لیکن وہ اسکے ساتھ بیٹا (عیسیٰ) اور روح القدس (جبریل) کو شریک ٹھراتے ہیں، ان باتوں کا مطلب بیان کرنے میں اور انکو آپس میں مربوط کرنے کے سلسلے میں نصرانی کلیساؤں کے درمیان عجیب وغریب اختلافات پائے جاتے ہیں، نصاریٰ انکو اقانیم ثلاثہ سے تعبیر کرتے ہیں، جسکا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تین میں ایک یا ایک میں تین ہیں۔
- دینونہ : نصاریٰ کا عقیدہ یہ ہے کہ آخرت میں حساب وکتاب کی ذمے داری حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دی جائے گی، کیونکہ انکے اندر کچھ بشری خصوصیات بھی ہیں، لہٰذا انکے لئے لوگوں کا محاسبہ کرنا آسان ہوگا۔

www.besturdubooks.net

○ سولی چڑھنا : نصاریٰ کے زعم میں حضرت مسیحؑ مخلوق کی طرف سے فدیے کے طور پر سولی چڑھ کر فوت ہوگئے، وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف تو انسان سے شدید محبت کرتے تھے اور دوسری طرف وہ عادل بھی ہے، لہٰذا خدا نے صرف حضرت مسیحؑ کو اس مقصد کیلئے بھیجا تاکہ وہ پورے جہاں کو آدم کے گناہ سے نجات دلائیں جسکا ارتکاب انہوں نے شجرۂ محرمہ کھا کر کیا تھا، نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ مکمل رضا اور رغبت سے سولی چڑھے تھے، جس سے وہ گناہ پر غالب آگئے، سولی دینے کے بعد انکو دفن کر دیا گیا، تین دن بعد وہ موت پر غالب آکر قبر سے اٹھ کر آسمان پر چڑھ گئے۔

○ صلیب کو مقدس جاننا : صلیب کو نصاریٰ کی نشانی سمجھی جاتی ہے، بہت سے نصاریٰ اسکو مقدس سمجھتے ہیں، صلیب گلے میں لٹکانا اس بات کی علامت سمجھی جاتی ہے کہ یہ حضرت مسیحؑ کا پیروکار ہے۔

www.besturdubooks.net

○ روزہ : نصاریٰ کے یہاں روزے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی مرغن کھانوں، جانوروں کے گوشت یا گوشت سے بنائی گئی اشیا سے اجتناب کرے اور صرف سبزیاں کھانے پر اکتفا کرے، روزے کی مدت کے سلسلے میں نصرانی فرقوں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔

○ عبادت : انکے یہاں نماز کی کوئی خاص تعداد متعین نہیں ہے، البتہ وہ صبح وشام کی عبادت پر ترکیز کرتے ہیں، انکے یہاں عبادت دعاؤں تسبیحات اور اشعار کا نام ہے، نیز انکے یہاں نماز وروزے کی پابندی کرنا یا نہ کرنا آدمی کے اپنے اختیار میں ہے، کوئی زبردستی نہیں۔

○ تعمید : "تعمید کا مطلب" باپ بیٹا اور روح القدس کے نام پر پانی میں نہانا یا جسم پر پانی چھڑکنا ہے، تاکہ نفس گناہوں اور غلطیوں سے پاک ہو جائے۔

○ اعتراف : اسکا مطلب یہ ہے کہ آدمی پادری کے پاس جا کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرے، اس اعتراف سے اس سے گناہوں کی سزائیں ساقط ہو جائیں گی بلکہ اسے گناہوں سے بھی پاک کر دیا جائیگا، کیونکہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ پادری ہی اس گنہگار آدمی کی طرف سے خدا سے معافی مانگے گا۔

○ عشاء ربانی : نصاریٰ کا زعم ہے کہ حضرت مسیحؑ نے سولی چڑھنے والی رات سے پہلی والی

www.besturdubooks.net

رات میں اپنے حواریوں کو اکٹھے کر کے ان میں شراب اور روٹی کے ٹکڑے تقسیم کئے تھے، انکے یہاں شراب سے مراد مسیحؑ کا خون اور روٹی سے مراد مسیحؑ کا گوشت ہے۔

- استحالہ : نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ یوم الفصح میں جو شخص کلیسا سے شراب اور روٹی کھائے گا تو وہ اس شخص کے اندر حل ہو جائینگی، گویا کہ اس نے اپنے پیٹ میں حضرت مسیحؑ کے خون اور گوشت داخل کر دیا ہے اور وہ مسیحؑ کی تعلیمات میں گھل مل گیا ہے۔
- تورات میں حرام ہونے کے باوجود نصاریٰ خنزیر کے گوشت کو حلال کہتے ہیں، بنیادی طور پر انکی شریعت میں ختنے کی موجودگی کے باوجود وہ ختنہ کرنے کو بھی ناجائز کہتے ہیں، نیز انہوں نے سود خوری اور شراب نوشی کو حلال قرار دیا ہے جبکہ حرمت کو انہوں نے زنا دم گھٹ کر مرنے والے جانور اور بتوں کے نام پر ذبح کئے جانے والے جانوروں میں محدود کر دیا ہے۔ (یعنی صرف یہی چیزیں حرام ہیں)۔
- نصرانی دین کی اصلیت رھبانیت ہے، جسکا مطلب شادی نہ کرنا ہے، مگر رھبانیت کو انہوں نے مذہبی لوگوں پر محدود کر دیا ہے، عام آدمی ایک بیوی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے اسی طرح انہوں نے تعدد ازواج کو ناجائز قرار دیا جبکہ تعدد ازواج مسیحیت کی ابتدائی ایام میں جائز تھی۔
- طلاق : انکے یہاں آدمی اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دے سکتا ہے جب وہ زنا کی مرتکب ہو، یہ دونوں میاں بیوی بعد میں آپس میں شادی نہیں کر سکتے وہ ایک دوسرے پر ہمیشہ کیلئے حرام ہیں، میاں بیوی میں سے کسی کی وفات ہو جائے تو دوسرے کیلئے شادی کرنا جائز ہے نیز میاں بیوی میں سے اگر کوئی ایک نصرانی نہ ہو تو ان دونوں میں علیحدگی کی جاسکتی ہے۔
- کثرت واضافۂ نسل : نصاریٰ اپنے پیروکاروں کو کثرت نسل کی ترغیب دیتے ہیں۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں نصاریٰ اقلیت میں ہوتے ہیں وہاں پر اضافہ نسل کو واجبی قرار دیتے ہیں۔
- روحانی جہات : نصرانیت کی آمد کا اصل مقصد وجدان کی تربیت، جہات عاطفی کی ترقی، زھد اور بدلہ نہ لینے کی طرف دعوت دینا اور یہودیوں کے مادہ پرست ہونے کو برا ماننا تھا، انکی انجیل میں ہے کہ ”اگر کوئی تمہیں تھپڑ مار دے تو تم دوسرا گال بھی اسکے آگے

www.besturdubooks.net

کر دو، اگر کوئی تمہاری چادر چھین لے تو تم اسے اپنے تمہارے کپڑے چھیننے سے بھی نہ روکو۔" (دیکھئے لوقا ۶ / ۲۸) مگر اسکے باوجود عیسائیوں کی تاریخ قتل وخون خرابے سے بھری پڑی ہے۔

- مغفرت کا چیک : مغفرت کا چیک خریدنے والے کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مغفرت کے چیک کو تجارتی کمپنیوں کے حصص کی طرح فروخت کیا جاتا ہے، اس چیک کی بنیاد پر کلیسا میں دی جانے والی رقم کے بقدر اسکو جنت میں زمین فراہم کر دی جاتی ہے۔
- ھرطقہ اور اس کے خلاف جنگ : کلیسا نے سائنس، سائنسی اکتشافات اور کتاب مقدس کو جدید طریقے سے سمجھنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف زبردست جنگ کی۔ کلیسا پر ہر نقد و جرح کو مطعون کیا، اس نے مذکورہ بالا اشیا کو ھرطقہ سے تعبیر کر کے انکے ساتھ انتہائی شدت و بے دردی سے پیش آیا۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- نصرانیت کی اساس تورات۔ ہے جسے وہ عہد قدیم کہتے ہیں، چونکہ نصرانیت کی آمد کا مقصد یہودیت کی تکمیل تھا، اسلئے تورات میں یہودی تعلیمات و روحانیت کا عکس پیش کیا گیا ہے، نصرانی اناجیل کے مطابق تورات گمراہ بنی اسرائیل کے خرافات کے ساتھ خاص ہے۔
- امینوس متوفی ۲۴۲ء نے نصرانی مذہب میں بت پرستانہ عقائد داخل کیے، پہلے اس نے میسیحیت کو قبول کیا پھر مرتد ہو کر رومن بت پرستانہ مذہب میں داخل ہو گیا۔
- رومن قوم جب نصرانیت میں داخل ہوئی تو اس نے اپنے فلسفوں اور بت پرستانہ ثقافت کو نصرانیت میں منتقل کر دیا، پھر انکو نصرانیت میں اس طرح مخلوط کر دیا کہ نصرانیت اسکا مرکب بن گیا۔
- تثلیث کا نظریہ جسے نیقیہ اجتماع ۳۲۵ء نے پاس کیا تھا، دراصل افلاطونی فلسفے کا عکس تھا، جسکے اکثر افکار مشرقی فلسفے سے ماخوذ تھے، چنانچہ افلاطون (متوفی ۲۷۰ء) کا نصرانی عقائد پر بہت بڑا اثر ہے، افلاطون نے اسکندریہ میں تعلیم حاصل کی تھی، پھر ملک فارسی اور

www.besturdubooks.net

ہندوستان کا سفر کیا تھا جب سفر سے واپس آیا تو اسکے پاس متنوع ثقافتوں کا مرکب تھا، جن میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ کائنات اپنی حرکت و تدبیر کے لحاظ سے تین اشیا کے تابع ہے:

۱۔ موجد اول ازلی۔

۲۔ اس سے نکلنے والی عقل۔

۳۔ روح، جس سے تمام ارواح نکلی ہیں۔

- اور اس طرح افلاطون تثلیث کی بنیاد وضع کرتا ہے یعنی موجد اللہ، عقل بیٹا، اور روح، روح القدس۔
- نصرانیت : متراس کے مذہب سے بھی متاثر ہے جو ملک فارس میں حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے تقریباً چھ صدی قبل موجود تھا، اس مذہب کی تعلیمات میں عشاء ربانی کے مشابہ ایک قصہ موجود ہے۔
- ہندو مذہب میں بھی تثلیث، اقانیم، گناہوں کے کفارے کیلئے سولی چڑھنا، زہد رھبانیت، آسمانی بادشاہتوں میں داخلے کیلئے مال دیکر جان بچانا وغیرہ جیسے عقیدے موجود ہیں، ہندوؤں کے یہاں بھی خدا تین ناموں کو کہا جاتا ہے: (وشنو) یعنی محافظ، (مہلک) یعنی تلوار، براھما (موجد) نصرانی مذہب کی تحریف کے بعد یہ تمام ہندوانہ عقائد اس میں داخل ہوگئے۔
- بدھ مت جو نصرانیت سے پانچ صدی قبل ظاہر ہوا تھا اسکے بھی بعض عقائد نصرانیت میں شامل ہوگئے، علم مقارنۃ ادیان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھا کی شخصیت اور مسیحؑ کی شخصیت کے درمیان عجیب وغریب مطابقت پائی جاتی ہے۔ (دیکھئے: محاضرات فی النصرانیۃ۔ مؤلف: محمد ابوزھرہ)۔
- قدیم بابلی عقائد بھی نصرانیت میں مخلوط ہوگئے، چنانچہ بعل خدائے سورج کی محاکمت، حضرت مسیحؑ کی محاکمت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔
- بالآخر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نصرانی مذہب میں اپنے ماقبل کے اکثر مذاہب وعقائد کی کچھ نہ کچھ چیزیں شامل ہوگئیں ہیں، جسکی وجہ سے اس نے اپنے اس بنیادی جوھر کو گم کردیا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام رب العالمین سے لیکر تشریف لائے تھے۔

www.besturdubooks.net

پھیلاؤاور اثر ورسوخ کے مقامات :

- نصرانی مذہب اس وقت دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلا ہوا ہے،اس وسیع پھیلاؤ میں اسے مغربی استعمار اور انتہائی دولت مند بڑے عالمی اداروں کی امداد سے چلنے والی دعوتی مشنریوں کا تعاون حاصل رہا۔
- کیتھولک فرقہ اٹلی، بلجیم، فرانس، اسپین اور پرتگال میں بہت پھیل گیا ہے۔
- ارتھوڈکسی مشرقی کلیسا زیادہ تر روس، بالٹک، اور یونان میں پھیلا ہوا ہے جسکا مرکز قسطنطنیہ میں ہے،اور متعدد مستقل مشرقی کلیسائیں اسکے تابع ہیں۔
- پروٹسٹنٹ فرقہ جرمنی، برطانیہ ڈنمارک، ہالینڈ، سوئزرلینڈ، ناروے اور شمالی امریکہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ فی العقائد والادیان : ڈاکٹر محمد جابر عبدالعال الحسینی، الھیئۃ المصریۃ ۱۹۷۱ء۔

۲۔ محاضرات فی النصرانیۃ : محمد ابوزھرۃ۔ طبع سوم۔ دارالفکر العربی۔ مصر۔

۳۔ مقارنۃ الادیان (المسیحیۃ) : ڈاکٹر احمد شلبی۔ طبع چہارم۔ النہضۃ المصریۃ ۱۹۷۳ء۔

۴۔ اضواء علی المسیحیۃ : متولی یوسف شلبی، الدار الکویتیۃ۔ ۱۹۶۸ء۔

۵۔ الفصل فی الملل والاھواء والنحل : ابن حزم۔

۶۔ الملل والنحل : شہرستانی۔ بیروت۔

۷۔ العقائد الوثنیۃ فی الدیانۃ النصرانیۃ : محمد طاھر التنیر۔

۸۔ الادیان فی کفۃ المیزان : محمد فواد الھاشمی۔

۹۔ ادیان العالم الکبریٰ : ترجمہ حبیب سعید۔

دیگر زبانوں میں ملاحظہ فرمائیے :

1- ROPERTSON : PAGON CHRISTS.

2- BERRY : RELIGIONS OF THE WORLD.

www.besturdubooks.net

3- BERRY : A HISTORY OF FREEDOM OF THOUGHT.
4- PFLEDERE : THE EARLY CHRISTAIN CONCEPTION OF CHRIST.
5- T.W.DOANS : BIBLE MYTHOLOGY.
6- HARANK : WHAT IS CHRISTAINITY.
7- ENCYCLOPEDIA OF RELIGION AND ETHICS.
8- KHWAJA KAMAL UDDIN : THE SOURCES OF CHRISTAINITY.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۲)

نُصیریت

تعارف :

نصیریت تیسری صدی ہجری میں نمودار ہونے والی ایک باطنی تحریک ہے، حضرت علی کے اندر خدائی جز کی موجودگی کا اعتقاد رکھنے اور حضرت علی کو خدا کہنے کی وجہ سے انکا شمار غالی شیعوں میں ہوتا ہے، اس تحریک کا مقصد اسلام کو تباہ و برباد کرنا ہے، یہ ہمیشہ مسلمانوں پر حملہ کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں، لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر انکی رافضی حقیقت کو چھپادینے کیلئے سوریا کو مستعمر کرنے والی فرانسیسی افواج نے انکا نام "علوی" رکھ دیا تھا۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- اس فرقے کا بانی ابو شعیب محمد بن نصیر البصری النمیری (وفات ۲۷۰ھ) تھا، یہ شیعوں کے تین ائمہ علی الھادی (دسواں) حسن عسکری (گیارھواں) محمد المہدی (موہوم) بارھویں۔ کا معاصر تھا۔
- نصیریوں کا زعم ہے کہ ابو شعیب۔ امام حسن عسکری کے باب، انکے بعد حجت، انکے علوم کے وارث اور انکے بعد شیعوں کا مرجع تھا، امام مہدی کے بعد بھی مرجعیت اور بابیت کی صفات اسکے ساتھ باقی ہیں۔
- ابو شعیب نے نبوت ورسالت کا دعویٰ، ائمہ کے حق میں غلو سے کام لیا، چنانچہ اس نے ائمہ کو خدا کہا۔
- ابو شعیب کے بعد محمد بن جندب اس فرقے کا صدر بنا۔
- پھر ابو محمد عبداللہ بن محمد الجنان الجنبلانی (۲۳۵۔۲۸۷ھ) جنبلا اس فرقے کا صدر بنا،

www.besturdubooks.net

جو دراصل فارسی تھا، اسکی کنیت عابد زاهد اور فارس ہے، اس نے مصر کا سفر کر کے اپنی دعوت کو خصیبی کے سامنے پیش کیا تھا۔

- حسن بن علی بن، سین بن حمدان الخصیبی : ولادت ۲۶۰ھ یہ مصر سے اپنے والد کے ساتھ جنبلا آیا، اور انکی وفات کے بعد اس فرقے کا صدر بن گیا، حلب میں حمدانی حکومت کے زیر سایہ رہتا تھا، اس نے دو مراکز قائم کئے تھے ایک حلب میں جس کا صدر محمد علی الحلمی بنا، دوسرا بغداد میں جسکا صدر علی الجسری بنا۔
- بغداد پر ہلاکو خان کے حملے کے بعد بغداد والا مرکز تباہ ہو گیا۔
- حلب کے مرکز کو لاذقیہ منتقل کردیا گیا، ابو سعید المیمون سرور بن قاسم الطبرانی (۳۵۸ھ۔ ۴۲۷ھ) اس مرکز کا صدر بنا۔
- جب کردوں اور ترکوں کی طرف سے ان پر شدید حملے ہوئے تو امیر حسن المکزون السنجاری (۵۸۳ھ۔ ۶۳۸ھ) نے انکے علاقے کو محفوظ کرنے کی دو مرتبہ کوشش کی، آخری مرتبہ لاذقیہ کے پہاڑیوں میں نصیریوں کے ٹھکانے مضبوط کرنے میں کامیاب ہو گیا۔
- عصمۃ الدولۃ حاتم الطوبانی تقریباً ۷۰۰ھ ۱۳۰۰ء میں نصیریوں میں ظاہر ہوا، یہ رسالہ قبرصیہ کا کاتب تھا۔
- اعنا کے علاقے سے حسن عجرد نمودار ہوا، ۸۳۶ھ ۱۴۳۲ء میں اسکی وفات ہو گئی۔
- انکے بعد ہمیں قمری شاعر محمد بن یونس کلاذی (۱۱۰۱ھ۔ ۱۶۰۲ء) انطاکیہ کے قریب اور علی الماخوس، ناصر نیصفی، اور یوسف عبیدی جیسے لوگ نصیری فرقوں کے صدور کے طور پر ملتے ہیں۔
- سلیمان افندی الاذنی : ۱۲۵۰ھ میں انطاکیہ میں پیدا ہوا، اپنے مذہب کی تعلیم وہیں حاصل کی، لیکن وہ ایک نصرانی داعی کے ہاتھ پر نصرانیت قبول کر کے بیروت فرار ہو گیا، وہاں پر اس نے اپنی کتاب "الباکورۃ السلیمانیۃ" شائع کی، یہ کتاب اس فرقے کے رازوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔ بعد میں نصیریوں نے اسے پکڑ کر اطمینان دلایا تو وہ اپنے سابقہ مذہب میں واپس آگیا پھر انہوں نے اس پر اچانک حملہ کر کے اسکا گلا دبا کر مار دیا اور لاذقیہ میں اسکے جسد کو سر عام نذر آتش کر دیا۔

www.besturdubooks.net

- تاریخ میں یہ لوگ نصیری کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، لیکن فرانس نے علویین کے نام سے انکی حکومت بنادی جو ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۶ء تک بر قرار رہی۔
- محمد امین غالب الطویل : نصیری شخصیات میں سے تھا، فرانسیسی استعمار کے زمانے میں نصیریوں کے لیڈروں میں سے تھا، اس نے کتاب ''تاریخ العلویین'' تالیف کی جس میں اس نے نصیری طائفے کے اصولوں کے متعلق بحث کی۔
- سلیمان الاحمد : ۱۹۲۰ء میں علوی حکومت کے ایک دینی عہدے پر فائز تھا۔
- سلیمان المرشد : یہ گائے بیل چراتا تھا، فرانسیسیوں نے اسے وہاں سے نکلنے اور پھر خدائیت کا دعویٰ کرنے میں تعاون کیا، رسول (سلیمان المیدہ) بکری چرانے والے کو اسکا رسول بنادیا، استقلالی حکومت نے ۱۹۴۶ء میں اسے پھانسی دیدی۔
- اسکے بعد اس کے بیٹے مجیب نے خدائیت کا دعویٰ کیا، ۱۹۵۱ء میں اس وقت کی شامی خفیہ پولیس کے صدر نے اسکو قتل کردیا، اب بھی نصیری فرقہ ''مواحسہ'' اسکے نام پر جانور ذبح کرتا ہے۔
- کہا جاتا ہے کہ سلیمان المرشد کا دوسرا بیٹا (مغیث) جھوٹے دعویٰ خدائیت میں اپنے والد کا وارث تھا۔

عقائد وافکار :

- نصیری حضرت علی کو اپنا خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکا جسم فانی میں رونما ہونا بالکل ایسا ہے جیسے جبریل بعض اشخاص کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے۔
- (خدا علی) ناسوتی صورت میں صرف اپنی مخلوقات اور بندوں کی انسیت کیلئے ظاہر ہوئے تھے۔
- نصیری حضرت علی کے قاتل (عبدالرحمٰن بن ملجم) سے محبت کرتے ہیں، اس سے اپنی رضا کا اظہار کرتے ہیں، کیونکہ انکے زعم میں ابن ملجم نے لاھوت کو ناسوت سے نجات دلائی تھی، نصیری حضرت علیؓ کے قاتل کو لعن طعن کرنے کو غلط قرار دیتے ہیں۔
- بعض نصیریوں کا اعتقاد ہے کہ علی نے اپنے کو مقید کرنے والے جسد سے چھٹکارا حاصل کر کے چاند کو اپنا مسکن بنالیا ہے، بعض نصیریوں کا اعتقاد ہے کہ علی سورج کے پاس رہتے

www.besturdubooks.net

ہیں۔

- نصیریوں کا اعتقاد ہے کہ علیؓ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا، محمد ﷺ نے سلمان فارسیؓ کو پیدا کیا، سلمان فارسیؓ نے پانچ یتیموں کو پیدا کیا جو حسب ذیل تھے:

۱۔ مقداد بن الاسود : نصیری انکو رب الناس، خالق ناس اور رعد کے ذمہ دار کہتے ہیں۔

۲۔ ابوذر الغفاری : دوران کواکب و نجوم کے ذمہ دار۔

۳۔ عبداللہ بن رواحہ : ریاح اور انسانوں کی روح قبضہ کرنے کے ذمہ دار۔

۴۔ عثمان بن مظعون : معدہ، جسم کی حرارت، اور بشری امراض کے ذمہ دار۔

۵۔ قنبر بن کادان : اجسام میں روح پھونکنے کے ذمہ دار۔

- نصیر کے بیٹے نے محارم (یعنی ماں بہن وغیرہ) کے ساتھ شادی کرنے کو اور مردوں کے ساتھ لواطت کرنے کو جائز قرار دیا۔
- نصیریوں کی ایک خاص رات ہوتی ہے جس میں دیگر باطنی فرقوں کی طرح مرد اور عورتیں سب کے سب گھل مل جاتے ہیں۔
- نصیری شراب کی عظمت کرتے ہیں، اسکی حفاظت کرتے ہیں، انگور کے درخت کا احترام کرتے ہیں، اسے کاٹنے یا اکھیڑنے کو بہت برا مانتے ہیں کیونکہ یہی اس شراب کی اصل ہے جسے وہ "نور" کہتے ہیں۔
- نصیری دن میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں، لیکن نمازیں تعداد رکعات کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں، انکی نمازوں میں سجدے نہیں ہوتے، کبھی کبھار ان میں رکوع جیسی چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔
- نصیری جمعے کی نماز نہیں پڑھتے، اسی طرح نماز سے پہلے جنابت سے طہارت حاصل نہیں کرتے، اسی طرح وضو بھی نہیں کرتے ہیں۔
- نصیروں کی کوئی عام مسجد نہیں ہوتی وہ گھروں ہی میں نماز پڑھتے ہیں، اپنی نمازوں میں بہت سی خرافات وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔
- نصاریٰ کی طرح انکے یہاں بھی قداستیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

☆ ہر محبوب بھائی کو خوشبو پیش کرنا۔

www.besturdubooks.net

☆ غم اور خوشی کے موقع پر موجود ارواح کو دھواں دینا۔

☆ (اذان کی قداس۔ خدا کی پناہ)۔

○ نصیری حج کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ مکہ کا حج کرنا کفر ہے، کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرنے کے مترادف ہے!!

○ نصیری (ہم مسلمانوں) کے درمیان معروف شرعی زکوٰۃ کے قائل نہیں، بلکہ وہ اپنے مشائخ کو اپنی کل ملکیت کا پانچواں حصہ بطور ٹیکس دیتے ہیں۔

○ نصیریوں کے نزدیک روزے کے معنی رمضان کے پورے مہینے میں اپنی عورت کے ساتھ ہم بستری نہ کرنا ہے۔

○ نصیری صحابہ کرامؓ سے شدید بغض رکھتے ہیں، حضرت ابو بکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کو لعن طعن کرتے ہیں۔

○ نصیریوں کا کہنا ہے کہ دین کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے اور صرف نصیری ہی دین کے باطن کے رازوں سے واقف ہیں، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

☆ جنابت کا مطلب اضداد سے دوستی اور باطنی علم کی جہالت ہے۔

☆ طہارت کا مطلب اضداد سے دشمنی اور باطن علم کی معرفت ہے۔

☆ روزے کا مطلب تیس مردوں اور تیس عورتوں سے متعلق راز کی پاسداری کرنا ہے۔

☆ زکوٰۃ کا اشارہ سلیمان کی شخصیت کی طرف ہے۔

☆ جہاد کا مطلب مخالفین اور راز فاش کرنیوالوں پر لعنتوں کی بوچھاڑ کرنا ہے۔

☆ شہادت کا مطلب (ع۔م۔س) کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

☆ قرآن اخلاص کی تعلیم کا دروازہ ہے سلمان نے (جبریل کے نام سے) محمدؐ کو قرآن سکھایا۔

☆ نماز پانچ ناموں سے تعبیر ہے۔ علی، حسن، حسین، محسن اور فاطمہ۔

☆ محسن ایک راز ہے اسکے متعلق نصیریوں کا اعتقاد ہے کہ وہ حضرت فاطمہؓ کا ناتمام بچہ تھا، انکے نزدیک مذکورہ اسماء کا نام لینا غسل جنابت اور وضو کیلئے کافی ہیں۔

○ مسلمان علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان نصیریوں کے ساتھ شادی بیاہ کرنا ناجائز ہے، انکے ذبیحے حرام، انکے مُردوں پر نماز ناجائز، انکو مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں دفن

www.besturdubooks.net

کیا جاسکتا، ان سے محاذ جنگ میں اور قلعوں میں کام نہیں لیا جائے گا۔

- ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ "نصیری نام کی یہ قوم یہ اور قرامطہ جیسے دیگر باطنی فرقے، یہود و نصاریٰ سے بدتر کافر ہیں، بلکہ وہ بہت سے مشرکین سے بدتر ہیں، نصیریوں کا ضرر محارب کفار جیسے تاتاری، فرنگی وغیرہ کے ضرر سے زیادہ ہے، ہمیشہ وہ مسلم دشمنوں کا ساتھ دیتے ہیں، مثلاً وہ مسلمانوں کے بجائے عیسائیوں کا ساتھ دینگے، مسلمانوں کا تاتاریوں پر فتح حاصل کرنے کو وہ اپنی سب سے بڑی مصیبت تصور کرتے ہیں، انھیں کی مدد سے تاتاریوں نے بغداد میں داخل ہو کر خلیفہ اور مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔

- عیدیں : نصیریوں کی بہت سی عیدیں ہیں جو انکے اکثر عقائد کی نشاندہی کرتیں ہیں، وہ عیدیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ عید النوروز : یہ اپریل کا چوتھا دن اور فارسی سن کا پہلا دن ہوتا ہے۔

۲۔ عید الغدیر اور عید الفراش : دس محرم میں میدان کربلا میں حضرت حسینؓ کی شہادت کی یاد کے دن یوم عاشورہ کی زیارت کرنا۔

۳۔ یوم المباھلۃ یا یوم الکساء : یہ عید ربیع الاول کی نویں تاریخ میں نبی کریم ﷺ کے نصاریٰ نجران کو دعوتِ مباھلہ دینے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔

۴۔ عید الاضحیٰ : جو انکے یہاں بارھویں ذی الحجہ کو ہوتی ہے۔

۵۔ عیسائیوں کی عید میں نصیری بھی محفلیں منعقد کرتے ہیں، جیسے عید الغطاس، عید العنصرہ، مقدس باربرہ کی عید، عید میلاد، اور عید صلیب جسکو نصیری زراعت، پھل توڑنے، تجارتی معاملات اور ایجار واستجار کے معاملات شروع کرنے کیلئے تاریخ مقرر کرتے ہیں۔

۶۔ نصیری یوم "دلام" کے موقعے پر محفلیں منعقد کرتے ہیں، جو ربیع الاول کی نویں تاریخ کو ہوتی ہے، نصیریوں کا مقصد اس سے حضرت عمرؓ کا قتل ہوتا ہے چنانچہ انکے قتل وشماتت کی خوشی میں وہ محفلیں منعقد کرتے ہیں۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- نصیریوں نے اپنے عقائد کو قدیم بت پرستی سے لیا، انہوں نے نجوم وکواکب کو مقدس

www.besturdubooks.net

جانااور انکو حضرت علی کا مسکن قرار دیا۔

- نصیریوں نے جدید افلاطونیت سے متاثر ہو کر ان سے اشیاپر نورانی فیض کا نظریہ اخذ کیا۔
- نصیریوں نے اپنے عقائد کو مجوسی فلسفیوں کے مذہبوں کی روشنی میں تیار کیا۔
- نصیریوں نے عیسائیت سے بھی بعض چیزیں اخذ کیں، غنوص نے مسیحیت سے بہت ساری چیزوں کو نصیریت میں منتقل کیا، اسی طرح انہوں نے عیسائیوں سے تثلیث، قداسات اور شراب کی حلت کا عقیدہ اخذ کیا۔
- نصیریوں نے تناسخ ارواح کا عقیدہ مشرقی ہندوؤں سے اخذ کیا۔
- نصیری غالی شیعہ ہیں، چنانچہ نصیریوں کے بہت سے عقیدوں پر شیعوں خصوصاً رافضہ اور سبائیہ (عبداللہ بن سبا) کے افکار کا عکس پڑا ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- نصیری لاذقیہ میں جبال النصیرین کے علاقے میں رہا کرتے تھے بعد میں وہ سوریا کے بہت سے قریبی شہروں میں پھیل گئے۔
- نصیریوں کی بہت بڑی تعداد مغربی اناضول میں بھی رہتی ہے وہاں وہ التختجیہ اور حطابون کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، جبکہ مشرقی اناضول میں وہ قزل باشا کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔
- ترکی اور البانیہ کے مختلف حصوں میں نصیریوں کو بکتاشیہ کہا جاتا ہے۔
- ملک فارس اور ترکستان میں بھی نصیری اچھی خاصی تعداد میں ہیں وہاں وہ "العلی الھتہ" کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔
- معمولی تعداد میں نصیری لبنان اور فلسطین میں بھی ہیں۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ الجذور التاریخیۃ للنصیریۃ العلویۃ : الحسینی عبداللہ۔ دارالاعتصام۔ قاھرہ۔ ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء۔

۲۔ الملل والنحل : ابوالفتح الشہرستانی۔

www.besturdubooks.net

۳۔ شرح نہج البلاغۃ : ابن ابی الحدید۔ دار الکتب العربیۃ۔ قاہرہ۔
۴۔ رسائل ابن تیمیہ : نصیریوں کے رد میں ایک رسالہ۔
۵۔ الباکورۃ السلیمانیۃ فی کشف اسرار الدیانۃ النصیریۃ : سلیمان افندی الاذنی۔ بیروت ۱۹۶۴ء۔
۶۔ تاریخ العلویین : محمد امین غالب الطویل۔ طبع لاذقیہ۔ علوی سرکار کا دار الخلافہ ۱۹۲۴ء۔
۷۔ خطط الشام : محمد کرد علی۔ طبع دمشق ۱۹۲۵ء۔ جلد ۳/ ۳۶۵۔ ۲۶۸۔ جلد ۶/ ۱۰۷۔ ۱۰۹۔
۸۔ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ : مادۃ نصیری۔
۹۔ تاریخ العقیدۃ النصیریۃ : مستشرق ریبہ دوسو۔ عربی نص کے ساتھ اسے مکتبہ امیل نے شائع کیا۔
۱۰۔ الاعلام للزرکلی : ۲/ ۲۵۴۔ طبع بیروت ۱۹۵۶ء۔
۱۱۔ اسلام بلا مذاہب : ڈاکٹر مصطفیٰ شکعۃ۔ طبع دار القلم۔ قاہرہ۔ ۱۹۶۱ء۔
۱۲۔ تاریخ الادب العربی لبروکلمان : ۳/ ۳۵۷۔ طبع دار المعارف۔ ۱۹۶۲ء۔
۱۳۔ الحرکات الباطنیہ فی العالم الاسلامی : ڈاکٹر احمد محمد الخطیب۔ مکتب الاقصیٰ۔ عمان۔
۱۴۔ دراسات فی الفرق : ڈاکٹر صابر طیمہ۔ مکتبۃ المعارف۔ ریاض۔ ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱ء۔
15- L. MASSIGNON : OPERA. MINORA. BEYROUTH 1963.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۳)

نورسیت

(ترکی میں)

تعارف :

"نور" ایک اسلامی مذہبی جماعت ہے، جو اپنی تشکیل کے لحاظ سے منظم تحریک ہونے کے بجائے صوفیانہ طریقوں کے زیادہ قریب ہے، جماعت کے بانی نے معرفت حقیقت ایمان اور تہذیب نفس کی طرف دعوت دینے کا زیادہ اہتمام کیا، انہوں نے اس ماسونی کمالی لادین یلغار کے سامنے اسلامی بند باندھنے کی کوشش کی جو عثمانی خلافت کے ساقط ہونے اور مصطفیٰ کمال اتاترک کے حکومت پر قبضہ کر لینے کے بعد سے ترکی پر چھایا ہوا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- مؤسس شیخ سعید النورسی (۱۸۷۳ء۔ ۱۹۶۰ء): انکے ماں باپ کردی تھی، شیخ سعید گاؤں نورس دریائے وان کے قریب علاقہ ھزان صوبہ تبلس مشرقی اناضول میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیمات اپنے شہر میں حاصل کی، جوان ہوئے تو شرافت وذکاوت کے آثار ان پر نمایاں ہونے لگے تو لوگوں نے انکو بدیع الزمان اور سعیدی مشہور کا لقب دیا۔
- اٹھارہ برس کی عمر میں دینی وعقلی علوم کے بہت بڑے حصے پر انکو عبور حاصل ہو گیا، تیر اندازی، پہلوانی اور گھڑ سواری کے ماہر تھے، قرآن کریم پہلے سے حفظ کیا ہوا تھا، زاہد اور متقشف تھے۔
- وان شہر میں پندرہ سال تک تدریسی خدمات انجام دیئے اور وہیں سے اپنی تربیتی وارشادی دعوت کا آغاز کیا۔
- مصر کے جامعہ ازھر کے طرز پر "الجامعۃ الزھراء" کی تاسیس کیلئے استنبول گئے، اتفاق سے

www.besturdubooks.net

وہاں شیخ الازھر الشیخ بخیت سے ملاقات ہو گئی، شیخ بخیت بدیع الزمان سے بہت متاثر ہوئے جسکا انہوں نے بعد میں اظہار بھی کیا۔

- شیخ کو عثمانی حکومت کی سب سے بڑی علمی مجلس (دارالحکمۃ الاسلامیۃ) کارکن بنایا گیا۔
- اتحادی افواج جب استنبول میں داخل ہوئیں تو انکے خلاف جہاد کرنے والوں میں شیخ پیش پیش تھے۔
- ۱۹۰۸ء میں جمعیت اتحاد وترقی کی سازش سے سلطان عبدالحمید کو حکومت سے ہٹادیا گیا، جمعیت اتحاد وترقی نے (وحدت، حریت، اور اصلاح) کے جھوٹے نعرے بلند کئے تھے جسکے درپردہ اسلام اور مسلمانوں کو زک پہنچانے کی سازش مخفی تھی۔ شیخ بدیع الزماں نے جمعیت اتحاد محمدی بنائی اور اسلامی مفاھیم کے تحت انہی نعروں کو بلند کیا جو اتحادیوں نے لگایا تھا، جن کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ اتحادی اپنے مقاصد کے حصول کیلئے دھوکے بازی سے کام لے رہے ہیں اور حقیقت میں وہ ماسونی ہیں۔
- ماسونیوں نے شیخ بدیع الزماں سے ملاقات کیلئے "قرہ صو" یہودی کو انکے پاس بھیجا، قرہ صو تھوڑی دیر بعد انکے یہاں سے یہ کہہ کر نکل گیا کہ "قریب تھا کہ یہ عجیب آدمی اپنی باتوں کے ذریعہ مجھے بھی مسلمان بنادیتا۔"
- جنگ عظیم اول میں شیخ بطور افسر ترک افواج میں شامل ہو گئے، وہاں وہ شام کے وقت اپنے شاگردوں اور عسکریوں کو درس قرآن دیا کرتے تھے۔
- روسیوں نے شیخ کو گرفتار کر کے سائبیریا جلاوطن کردیا، لیکن شیخ وہاں سے فرار ہو کر جرمنی اور بلغاریہ کے راستے استنبول پہنچ گئے۔
- مصطفیٰ کمال اتاترک (۱۸۸۰ء۔۱۹۳۸ء) نے اناضول کے خلاف نافرمانی کا اعلان کیا تو شیخ بدیع الزمان کو اعلیٰ مناصب اور عظیم محلات کی پیش کش کر کے اپنی طرف جذب کرنا چاہا، شیخ نے ان تمام پیش کش کو ٹھکرا کر سیاست سے مکمل علیحدگی کا اعلان کردیا اور اپنا نعرہ یہ بلند کیا (**أعوذ بالله من الشيطان والسياسة**) پھر عبادت، تربیت اور نفس کی تصقیل میں مشغول ہو گئے۔
- زوالِ خلافت کے بعد ترکی کی تمام لادین حکومتیں شیخ کی دعوت سے خوفزدہ رہتی تھیں، حکومتیں انکی سخت مخالفت کرتیں انکو قید کرتیں، سزائیں دیتیں، جیل سے پھر جلاوطن

www.besturdubooks.net

کر دیتیں، جلاوطنی سے پھر عدالت میں پیش کر دیتیں۔

- عدالتوں نے انکو کئی دفعہ موت کی سزا دی، اور ہر دفعہ اسکو نافذ کرنے سے باز رہیں، اس خوف سے کہ کہیں انکے انصار واتباع انقلاب لیکر نہ آجائیں۔
- شیخ ۱۳۴۷ھ میں سوریا منتقل ہو گئے دمشق میں قیام کیا اور مسجد اموی میں اپنا وہ خطبہ دیا جو "خطبہ شامیہ" کے نام سے مشہور ہے۔
- شیخ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مقام ارسباطہ میں لوگوں سے الگ تھلک ہو کر رہ گئے، اپنی وفات سے تین دن پہلے رسمی اجازت کے بغیر اورفہ چلے گئے۔ وہاں دو دن بقید حیات رہے، ۲۷/رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ میں انکی وفات ہو گئی۔

عقائد وافکار :

- اس جماعت کے نظریات کو بانئ جماعت نے خود لکھ دیا ہے، لہٰذا اس پر کسی دوسرے شخص کی طرف سے اہم اضافہ ملنا مشکل ہے۔
- جماعت نور نے قرآن وسنت کو اپنا راہنمائے جدوجہد بنایا۔
- جماعت نے اپنے پیروکاروں کے اندر اسلامی عقیدہ کو گرم کرنا شروع کر دیا تھا، اس زمانے میں جماعت پر ضروری تھا کہ وہ اس طرح کے تیکنیکی طریقے سے ان احوال کا مقابلہ کرتی جن حالات میں خود کو مسلمان کہنا بھی جرم تھا اور اس پر آدمی کی سزا ہو جاتی تھی۔
- بدیع الزمان بڑے زاہد ومتواضع تھے اماکن شبہ سے بھی احتراز کیا کرتے تھے، ہمیشہ وہ یہ کہتے تھے کہ "مشکوک چیزوں کو چھوڑ کر غیر مشکوک چیزوں کو لے لو۔"
- سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور سیاست کو شیطان کا وسوسہ تصور کرنا۔
- اسکی وجہ دراصل بدیع الزمان اور مصطفیٰ کمال اتاترک کے درمیان کئی دفعہ ٹکراؤ تھی، جن میں مصطفیٰ کمال کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ کسی طرح شیخ کو اپنی صف میں شامل کر لے، چنانچہ شیخ ۱۹۲۱ء میں سیاست کو چھوڑ کر اور اعوذ باللہ من الشیطان والسیاسۃ کا نعرہ لگا کر انقرہ سے وان چلے گئے۔ اس تاریخ کو دو مرحلوں قدیم سعید اور جدید سعید کے درمیان حد فاصل تصور کیا جاتا ہے۔

www.besturdubooks.net

- بدیع الزمان جب اسکشیر جیل میں قید تھے تو انہوں نے اس وقت عدالت سے کہا تھا کہ ''تم لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں صوفیا کی طریقتوں پر عمل کرتا ہوں تو میں تم سے کہتا ہوں کہ: ہمارا یہ زمانہ ایمان کی حفاظت کرنے کا ہے نہ کہ طریقت کی حفاظت کا، بہت سے لوگ طریقت کے بغیر جنت میں جائیں گے لیکن ایمان کے بغیر کوئی بھی جنت میں نہیں جائیگا۔''
- شیخ نے مزید کہا کہ ''خدا کی قسم میں قرآن پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی ختم کردونگا چاہے برطانوی وزیر کے کتنے ہی ناپاک حیلے کیوں نہ ہوں۔'' وزیر سے ان کی مراد برطانوی وزیر نو آبادیات گلاڈسٹون تھے جس نے کہا تھا کہ ''جب تک قرآن مسلمانوں کے ساتھ ہوگا وہ ہمارے راستے کی رکاوٹ بنتے رہیں گے لہٰذا قرآن کو مسلمانوں کی زندگی سے دور کردینا چاہئے۔''
- شیخ بدیع الزمان نے مزید کہا کہ ''اگر میرے پاس ایک ہزار روحیں ہوتیں تو مجھے ان تمام روحوں کو اسلام کی ایک حقیقت کی راہ میں قربان کردینے میں کوئی تردد نہ ہوتا، میں اسلام کے علاوہ کسی مذہب کو قبول نہیں کرسکتا، میں یہاں برزخ میں جسے تم جیل کہتے ہو تم سے کہتا ہوں کہ میں کاروان آخرت کے انتظار میں ہوں۔''
- شیخ کا کہنا ہے کہ ''جس طرح باوقار شیخ کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رقص کرنے والوں کا لباس پہنے، اسی طرح استنبول کو زیب نہیں دیتا کہ وہ یورپی تہذیب اپنائے۔''
- بدیع الزمان پر عدالتوں کی طرف سے لگائے جانے والے بنیادی الزامات کو مندرجہ ذیل میں ملخص کیا جاسکتا ہے:

  ۱۔ لادین حکومت اور کمالی انقلاب کی تباہی کیلئے جدوجہد کرنا۔

  ۲۔ ترکی میں مذہب پرستی کو رواج دینا۔

  ۳۔ خفیہ جماعت بنانا۔

  ۴۔ مصطفیٰ کمال اتاترک پر حملہ کرنا۔
- شیخ بدیع الزمان ان الزامات کا دلائل وحجت کے ذریعے بڑے بلیغ انداز میں جواب دیتے، یہ عدالتی کاروائیاں انکی شہرت میں مزید اضافہ کرتیں اور انکے پیروکاروں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا۔

www.besturdubooks.net

○ جماعت کے بانی نے اپنی دعوت وسرگرمی کو جن لادین سیلابوں کا مقابلہ کرنے پر مرکوز کیا تھا وہ حسب ذیل تھے:

☆ عثمانی خلافت کو ختم کرنا۔

☆ اسلامی قوانین کو شہری قوانین سے خصوصاً سوئس قوانین سے تبدیل کرنا۔

☆ مذہبی تعلیم کو ختم کرنا۔

☆ عربی حروف میں کتابت کو ممنوع قرار دیکر لاطینی حروف میں لکھنے کو لازمی قرار دینا۔

☆ طورانی نظریۂ فکر غالب کرنا نیز اس بات پر زور دینا کہ ترک تمام تہذیبوں کی اصل ہیں۔

☆ سر ڈھانپنے کیلئے قبعہ اوڑھنے کو لازمی قرار دینا۔

☆ جمعے کے بجائے اتوار کو سرکاری چھٹی منانا۔

☆ سیاہ جبہ اور سفید پگڑی باندھنے کو مذہبی لوگوں ہی پر محدود کر دینا۔

☆ قرآن مجید کا ترکی میں ترجمہ کر کے مسجدوں میں تقسیم کرنا جو ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ء میں پیش آیا۔

☆ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقعوں پر محفلیں منعقد کرنے کو ناجائز قرار دینا، ہجری سن کے کیلنڈر کو ختم کر دینا اور نظامِ میراث میں تبدیلی لانا۔

☆ ہمیشہ مغرب کی طرف دیکھنا، عادات تقالید اور معاملات میں مغرب کی نقل اتارنا۔

☆ عام لوگوں خاص طور پر نوجوانوں کے دلوں سے اسلامی عقیدے کو نکال دینا۔

☆ جماعت نور سے تعلق رکھنے والے نوجوان عفت و نظافت کا خاص امتیاز رکھتے ہیں، یہ نوجوان اپنے دین پر اس زمانے میں ڈٹے ہوئے ہیں جس میں فتنے، پرکشش چیزیں اور بیہودگی ہر طرف عام ہیں۔

اسکے باوجود جماعت نور کے بارے میں ہمارے کچھ ملاحظات ہیں:

○ ایک ایسے وقت میں وہ یہودی مکر و فریب کا مقابلہ کرنے والی منظم اسلامی جماعت تشکیل دینے سے قاصر رہے، جب اسلام و مسلمان دشمن یہودی ترکی کے تمام سیاسی امور میں داخل ہو چکے تھے، پھر بھی انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس بات کا اقرار کریں کہ جن

www.besturdubooks.net

حالات میں جماعت نور جس انداز پر نمودار ہوئی ان حالات میں اس سے بہتر طور پر ظاہر ہونا مشکل تھا۔

- بدیع الزمان نے جمعیت اتحاد محمدی کو صرف ایک جوابی کاروائی کے طور پر بنایا تھا جو بہت جلد ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی، چہ جائیکہ اتحادیوں کی اس سے دشمنی، اسکے خلاف مکر وفریب کرنا اور شیخ اور انکی دعوت کو نیست ونابود کرنے کیلئے سازشیں تیار کرنا وغیرہ۔
- ۱۹۲۱ء میں جماعت نور سیاست سے علیحدہ ہوگئی تو انکے پیروکاروں پر اسکے برے اثرات مرتب ہوئے اور وہ بے دین جماعتوں کا شکار ہوگئے۔
- شیخ پر اس بات میں گرفت ہوسکتی ہے کہ انہوں نے شیخ سعید کردی کے ساتھ تعاون نہیں کیا جب انہوں نے ۱۹۲۵ء میں خلافت کی تائید میں مصطفیٰ کمال کے خلاف انقلاب برپا کیا تھا، چنانچہ شیخ سعید کردی اور کمالیوں کے درمیان دیار بکر میں شدید لڑائی ہوئی تھی، جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے۔
- جماعت نور کے متاخرین میں استعلاء وانعزالیت کا شعور موجود ہے لہٰذا وہ مسلم عوام کے مختلف طبقوں میں دعوت وتفہیم کے کام انجام نہیں دے سکیں گے۔
- بانی کی وفات کے بعد جماعت نور متفرق ہوکر ایک دوسرے سے نفرت کرنے والی تین بنیادی جماعتوں میں بٹ گئی۔
- ان میں سے ایک جماعت سلامت پارٹی کے ساتھ مل گئی۔
- ایک جماعت غیر وابستہ رہی۔
- ایک پارٹی نے سلامت پارٹی کی دشمنی مول کر عدالت پارٹی کی حلیف بن گئی جسکے لیڈر دیمیرل ہیں، اس جماعت کے پاس امداد وتائید کے تمام ذرائع موجود ہیں، دوسری طرف انکے نوجوانوں کے افکار برباد کرنے کی وسیع پیمانے پر کوششیں ہورہی ہیں، جن میں ”ینی آسیاجی لر“ گروپ بھی شامل ہے یہ گروپ ”ینی آسیا“ نامی اخبار شائع کرتا ہے، جو ایک دوسرے اخبار ”ینی نسل“ کے ساتھ مل کر سلامت پارٹی اور اسکے لیڈر نجم الدین اربکان کی تشہیر کیا کرتے تھے۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار کی جڑیں :

- جماعت نور بھی ان اسلامی جماعتوں میں سے ہے جنکا عقیدہ و نظریہ اہلسنّت والجماعت کا عقیدہ و نظریہ ہے۔
- جماعت نور نے تربیت نفس کے طریقے کو اپنایا، لوگوں کے ایمان محفوظ کرنے کیلئے جدو جہد کی، بنابریں اسے بعض صوفیانہ طریقوں سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔
- بعض لوگ جماعت نور کو "المدرسۃ الیوسفیۃ" بھی کہتے ہیں یعنی وہ لوگ جو اپنے عقیدے کیلئے قید وبند کی سزا کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن خدا کی نافرمانی کا مقابلہ کرنے کے بجائے دلیل، منطق اور صبر و مصابرت کی تلقین کرتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- جماعت نور کی ابتدا کرد علاقے مشرقی اناضول سے ہوئی اور پھر رومی سرزمین، ارسباطہ اور اسکے اردگرد پھیل گئی، جہاں سے پھر استنبول پہنچی۔
- جماعت نور کی دعوت پوری سرزمین ترک کو حاوی ہوگئی اور اپنے وقت کی تمام تنظیموں پر غالب آگئی۔
- جماعت نور کے اراکین کی تعداد ایک ملین سے زیادہ ہے، بعض اراکین جماعت نور کے رسالوں کی نسخ و تقسیم میں اپنی زندگی لگا دیتے ہیں، نوجوان لڑکیاں اس میں زیادہ سرگرم ہیں۔
- جماعت نور کے اتباع وانصار پاکستان و ہندوستان میں بھی ہیں اسی طرح اس نظریۂ فکر کے حامل تُرک طلبہ امریکہ میں بھی سرگرم ہیں۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمایئے :

۱۔ بدیع الزمان (نظرۃ عامۃ عن حیاتہ و آثارہ) : مصطفیٰ زکی عاشور۔

۲۔ النورسی (حیاتہ و بعض آثارہ) : ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی۔

www.besturdubooks.net

۳۔ جوانب غیر معروفۃ من حیاۃ النورسی : جناب نجم الدین شاھین۔

۴۔ الموسوعۃ الحرکیۃ (دو حصے) : فتحی یکن۔ دار البشیر۔ عمان۔ اردن ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء۔

۵۔ العلمانیۃ و آثارھا علی الاوضاع الاسلامیۃ فی ترکیا : عبد الکریم مشھدانی، منشورات المکتبۃ الدولیۃ ریاض۔ مکتبۃ الخافین دمشق، طبع اول ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء۔

۶۔ الحرکۃ الاسلامیۃ الحدیثۃ فی ترکیا: مصطفیٰ محمد، مغربی جرمنی میں چھپی۔ طبع اول۔ ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء۔

۷۔ المثنوی العربی النووی : یہ نورسی کی کتاب ہے، ترجمہ ڈاکٹر محمد عبد السلام کفافی بمع شرح و تحقیق۔ المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۹۶۶ء۔

۸۔ بدیع الزمان نورسی کے موضوع پر ایک مضمون : الامۃ رسالہ۔ بقلم ڈاکٹر عماد الدین خلیل۔ شمارہ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ۔

۹۔ الرجل الصنم اتاتورک : سابق ترک افسر کی تالیف، ترجمہ عبداللہ عبد الرحمٰن بیروت۔ الشرکۃ المتحدۃ۔ طبع دوم ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء۔

۱۰۔ شیخ سعید نے بہت سے دینی روحانی نفسیاتی اور عقلی مشکلات کے حل کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں ۱۳۰ سے زیادہ رسالے تالیف کئے، جناب احسان قاسم اصلاحی نے ان میں سے چند ایک کا عربی میں ترجمہ کیا۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ قطوف ازاھیر النور۔ مطبعۃ العانی۔ بغداد۔ ۱۹۸۳ء۔

۲۔ الحشر۔ دار الکتاب۔ بغداد۔ ۱۹۸۳ء۔

۳۔ الآیۃ الکبریٰ۔ مطبعۃ العانی۔ بغداد ۱۹۸۳ء۔

۴۔ الانسان والایمان۔ دار الاعتصام۔ قاھرہ۔ ۱۹۸۲ء۔

۵۔ حقائق الایمان : مطبعۃ العانی۔ بغداد ۱۹۸۴ء۔

۶۔ زھرۃ النور۔ مطبعۃ العانی۔ بغداد ۱۹۸۴ء۔

۷۔ الملائکۃ : مطبعۃ الزھراء۔ موصل۔ عراق۔ ۱۹۸۴ء۔

۸۔ الشکر۔ مکتبۃ القدس۔ بغداد۔ ۱۹۸۴ء۔

۹۔ الشیوخ۔ مطبعۃ الزھراء۔ موصل۔ ۱۹۸۴ء۔

۱۰۔ نیز شیخ سعید نورسی کی حسب ذیل کتابیں ہیں:

www.besturdubooks.net

۱۔ اشارات الاعجاز فی مظان الجاز (عربی میں یہ انکی پہلی کتاب ہے)۔

۲۔ الصیقل الاسلامی۔

۳۔ التفکیر الایمانی۔

۴۔ ذوالفقار۔

۵۔ رائد الشباب۔

۶۔ الخطبۃ الشامیۃ۔

۷۔ الخطوات الست (اس کتاب میں انہوں نے انگریزوں کی سازش ودسائس سے پردہ اٹھایا ہے، انگریزوں کے خلاف لوگوں کے دلوں میں آگ بڑھکانے میں اس کتاب نے اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ انگریزوں کو وہاں سے بہت جلدی بھگادیا گیا)۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۴)

ہندومت

تعارف :

ہندومت ایک بت پرستانہ مذہب ہے، ہندوستان کے اکثر لوگ اسکے پیروکار ہیں، اس مذہب کی تشکیل تاریخ کے ایک طویل مرحلے میں ہوئی، جسکا آغاز پندرھویں صدی قبل مسیح سے ہوکر وقت حاضر تک مسلسل جاری ہے، اس مذہب میں تنظیمی و قانونی اصولوں کے علاوہ اخلاقی اور روحانی اقدار بھی پائے جاتے ہیں، ہندو مذہب میں بے شمار کاموں کے بے شمار خدا ہیں، چنانچہ ہر علاقے کا بھی ایک خدا اور ہر عمل و مظہر قدرت کا بھی ایک خدا ہے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ہندو مذہب کا کوئی خاص بانی نہیں ہے، اس مذہب کی اکثر کتابوں کے مؤلفین کے بارے میں کچھ معلوم نہیں، ہندو مذہب کو اور اسکی کتابوں کو تاریخ کے طویل مرحلوں میں تشکیل دیا گیا ہے۔
- پندرہویں صدی قبل مسیح میں ہندوستان پر حملہ کرنے والے آری اس مذہب کے اول بانی ہیں۔
- فاتحین ہند کے مذاہب نے ہندوؤں کے مذہب کو ختم کرنے کے بجائے وہ اسمیں مخلوط ہوگئے، ان میں سے ہر ایک دوسرے سے متاثر ہوئے۔
- آٹھویں صدی قبل مسیح میں برہمن کاہنوں (جنکا خیال ہے کہ انکی طبیعت میں خدائی عنصر موجود ہے۔) کے ہاتھوں پر ہندومت کو ترقی ہوئی۔
- تیسری صدی قبل مسیح میں ایک دفعہ پھر منوشاستر قوانین کے ذریعے ہندو مذہب کو ترقی دی گئی۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار :

- ہم ہندومت کو اسکی کتابوں، خدا کے متعلق اسکے نظریوں، اسکے عقائد وطبقات اور بعض عقائدی وفکری مسائل کے توسط سے سمجھ سکتے ہیں۔

اول : ہندومت کی کتابیں۔

- ہندومت میں مشکل فہم، عجیب وغریب زبانوں میں بے شمار کتابیں ہیں، جنکی تشریح وتلخیص کیلئے بہت سی کتابیں تالیف کی گئیں، جو سب کی سب مقدس ہیں، ان میں سے چند اہم کتابیں حسب ذیل ہیں:
- وید : اس کتاب میں آپ آریوں کی طرز زندگی، اور ارتقاء عقلی کی سادگی کے مرحلے سے فلسفی شعور تک مراحل کا مطالعہ کریں گے، اس کتاب میں کچھ دعائیں بھی ہیں جنکا اختتام شک وتردد پر ہوتا ہے، نیز آپ اس کتاب میں خدا بننے کے مراحل کا بھی مطالعہ کریں گے جو ترقی کرکے وحدۃ الوجود تک پہنچ جاتا ہے، وید چار کتابوں کے مجموعے کا نام ہے جو حسب ذیل ہیں:
- رگیک ویدا : یہ کتاب ۳۰۰۰ ق م کی ہے، اس کتاب میں خداؤں کا خدا (اندرا)، آگ کا خدا (اگنی)، پھر خدا (فارونا)، پھر سوریہ کے خدا (سورج کا خدا) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
- یساجور ویدا : اس کتاب کو نذر ونیاز پیش کرتے وقت پنڈت لوگ پڑھتے ہیں۔
- ساماویدا : عبادتوں اور دعا کرتے وقت ہندو اس کتاب کو پڑھتے ہیں۔
- آثار ویدا : اس کتاب میں تعویذ گنڈے پر مشتمل چند منتر ہیں، جنکو وہ جادو، وہم، خرافہ، کہانیوں اور شیطانوں کو دفع کرنے کیلئے پڑھتے ہیں ان میں سے ہر ایک ویدا چار اجزا پر مشتمل ہے۔
- سمھتا : اس جز میں فطری مذہب کا بیان اور اسکی دعائیں ہیں، جنہیں ہندوستان کے قدیم لوگ آریوں کے حملے سے پہلے خداؤں کو پیش کرتے تھے۔
- برہمن : برہمن اپنے ملک میں مقیم لوگوں کو قربانیوں کی نوعیت بتاتے اور انکو خداؤں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

- آرانیاک : غابیات، اس میں عبادتوں اور دعاؤں کا تذکرہ ہے، جن کو بڈھے ہندو غاروں جنگلوں اور پہاڑوں وغیرہ میں قیام کے دوران پڑھتے ہیں۔
- آبانیشادات : یہ صوفی کاھنوں کے نفسیاتی اسرار و مشاہدات کا نام ہے۔
- قوانین (منو) : ان قوانین کو دوسرا ویدی زمانہ یعنی تیسری صدی قبل مسیح میں بنایا گیا تھا، جس میں ہندو مت کو الحاد (یعنی جینیت اور بدھ مت) پر فتح حاصل ہوئی تھی یہ قوانین ویدوں کی شروحات ہیں جو ہندو مت کے معالم، اصول اور بنیاد کی وضاحت کرتے ہیں۔

۳۔ ہندو مت کی دیگر کتابیں :

- مہابھارتا : اس میں کچھ اشعار ہیں جو یونانیوں کے الیاذہ اور اودیسہ کے مشابہ ہیں، اس کتاب کا مؤلف ویاس ہے، جو ایک پنڈت کا لڑکا تھا، اس نے اس کتاب کو ۹۵۰ق م میں وضع کیا تھا، یہ اشعار اس لڑائی کا قصہ بیان کرتے ہیں جو شاہی خاندان کے شہزادوں کے مابین ہوئی تھی اور جس میں خداؤں نے بھی حصہ لیا تھا۔
- گیتا : یہ کتاب اس قصہ کو بیان کرتی ہے جو ایک شاہی خاندان کے درمیان ہوئی تھی، اس کتاب میں کرشنا کی طرف کچھ فلسفیانہ و اجتماعی نظریات منسوب کیئے گئے ہیں۔
- یوگا واسستھا : اس کتاب میں ۶۴ ہزار ابیات ہیں، جنہیں سولہویں صدی سے طویل مرحلوں میں مختلف اشخاص نے لکھا، اس میں کچھ لاھوتی و فلسفیانہ امور کا بھی تذکرہ ہے۔
- رامانیا : یہ کتاب سیاسی و دستوری امور کے متعلق ہے اس میں شاہ (راما) کی تقریریں بھی ہیں۔

خدا کے متعلق ہندو مت کا نظریہ :

- توحید : توحید اپنے دقیق معنی کے لحاظ سے ہندوؤں کے یہاں اس کا کہیں وجود نہیں، لیکن جب وہ کسی خدا کی عبادت کرتے ہیں تو تمام اعضا و جوارح کے ساتھ اس طرح اسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں کہ دیگر تمام خدا ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اس موقعے پر وہ اسے رب الارباب یا خداؤں کا خدا کے نام سے پکارتے ہیں۔
- تعدد : ہندوؤں کا کہنا ہے کہ ہر نفع و نقصان پہنچانے والی طبیعت کا ایک مستقل خدائے

www.besturdubooks.net

معبود ہے: مثلاً پانی، ہوا، نہریں، پہاڑ، لہٰذا ان میں سے ہر ایک کا ایک ایک خدائے معبود ہے۔ اور اس طرح خداؤں کی تعداد بہت ہو جاتی ہے ہندو انکی عبادت کرتے ہیں اور انکے نام پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں۔

- تثلیث : نویں صدی قبل مسیح میں، کاہنوں نے تمام خداؤں کو اُس ایک خدا میں جمع کر دیا تھا جس نے دنیا کو اپنی ذات سے پیدا کیا تھا، اس خدا کا نام انہوں نے حسب ذیل رکھا:
- برہما : بطور موحد۔
- وشنو : بطور محافظ۔
- سیفا : بطور مہلک۔
- لہٰذا جو شخص ان میں سے کسی ایک کی عبادت کرے گا گویا اس نے سب خداؤں کی عبادت کی، یا واحد اعلیٰ خدا کی عبادت کی، کیونکہ ان خداؤں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ ہندوؤں نے اس نظریہ کو پیش کر کے نصاریٰ کیلئے تثلیث کا دروازہ کھول دیا ہے۔
- ہندو گائے کو مقدس مانتے ہیں۔
- ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کرشنا نامی انسان میں خدا حلول کر گیا ہے، چنانچہ اسکے اندر خدا انسان سے مل گیا، یا لاھوت ناسوت میں حلول کر گیا، ہندو کرشنا کے متعلق بالکل اس طرح کی باتیں کرتے ہیں جس طرح نصاریٰ حضرت مسیحؑ کے متعلق کرتے ہیں، شیخ محمد ابو زھرہ نے ان دونوں مذہبوں کے درمیان تقابل کر کے انکے درمیان عجیب و غریب مشابہت و مطابقت کو ظاہر کیا ہے، اس تقابلی جائزہ کے آخر میں انہوں نے سوال کیا ہے کہ "نصاریٰ کو چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی اصلیت کا پتہ لگائیں۔"
- بعض ہندو کہتے ہیں کہ "شودر کا بڑے سے بڑا خدا بھی اینٹوں کا ایک ڈھیر ہے، وہ گاؤں کی ماں یا اسکا شیطان ہوتا ہے جو اسکی دیکھ بھال کرتا ہے۔"

سوم : ہندو معاشرے کے طبقات :

- آریوں نے ہندوستان پہنچ کر وہاں کے لوگوں کے ایسے مختلف طبقات بنا دیئے کہ وہ آج تک موجود ہیں انکو ختم کرنا ممکن نہیں کیونکہ ہندوؤں کے دینی عقیدے کے مطابق یہ طبقات خدا کے تخلیق کردہ ازلی ہیں۔

www.besturdubooks.net

○ منو قوانین میں حسب ذیل طبقات کا ذکر آیا ہے:

ا۔ برہمن : انکو برہما خدا نے اپنے منہ سے پیدا کیا، صرف یہی پنڈت، کاھن اور جج بن سکتے ہیں، شادی بیاہ اور وفات کے موقعوں پر سب ہندوان سے رجوع کرتے ہیں، نذر و نیاز صرف انکی موجودگی میں چڑھائے جا سکتے ہیں۔

۲۔ کاشتر : انکو خدا نے اپنے بازو سے پیدا کیا، یہ لوگ علم حاصل کرتے ہیں، نذر و نیاز چڑھاتے ہیں اور دفاع کیلئے ہتھیار اٹھاتے ہیں۔

۳۔ ویش : انکو خدا نے اپنی ران سے پیدا کیا، یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں، مال و دولت جمع کرتے ہیں اور مذہبی اداروں پر مال خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ شودر : انکو خدا نے اپنے پیر سے پیدا کیا، یہ لوگ ہندوستان کے قدیم کالے باشندوں کے ساتھ مل کر نیچ ذات تشکیل دیتے ہیں، انکا کام یہ ہے کہ وہ سابقہ تین شریف ذاتوں کی خدمت کریں اور اپنے لئے حقیر و گندہ پیشہ اختیار کریں۔

○ مذہبی دوافع کی بنیاد پر تمام ہندو اس طبقاتی نظام کو تسلیم کرتے ہیں۔

○ کوئی نیچ ذات کا آدمی اپنے سے اونچی ذات کی عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔

○ سب سے بہترین مخلوق برہمن ہیں، وہ خدا سے ملحق ہیں، برہمن اپنے غلاموں سے جتنا مال چاہیں لے سکتے ہیں۔

○ مقدس کتاب لکھنے والا برہمن گناہوں سے پاک ہے، اگرچہ وہ اپنے ماتحت کے تین طبقات کو نیست و نابود کر دے۔

○ کسی بھی حالت میں بادشاہ برہمن سے ٹیکس وغیرہ نہیں لے سکتا۔

○ برہمن اگر قتل کا مستحق ہو تو حکمران اسکو قتل نہیں کر سکتا صرف اسکا سر گنجا کر دیگا، لیکن اگر کوئی دوسرا ہو تو اسکو قتل کر دیا جائیگا۔

○ دس برس کی عمر کے برہمن لڑکے کا مرتبہ سو سالہ شودر سے زیادہ ہوگا جس طرح باپ بیٹے سے زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے۔

○ برہمن اپنے ملک میں بھوکا نہیں مر سکتا۔

○ نیچ ذات والے کتوں اور جانوروں سے بھی کم درجے کے ہیں۔ جیسا کہ منو قوانین کہتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

- نیچ ذات والے کیلئے یہ بھی بہت بڑی بات ہوگی کہ اسے کسی برہمن کی خدمت کرنے کا موقع مل جائے اس میں اسکے لئے کوئی اجروثواب نہیں ہے۔
- نیچ ذات والا اگر کسی برہمن کو پکڑنے کیلئے اسکی طرف اپنا ہاتھ یا چھڑی بڑھائے گا تو اسکا ہاتھ کاٹ دیا جائیگا۔
- نیچ ذات والا اگر کسی برہمن کے ساتھ بیٹھنا چاہے تو بادشاہ پر فرض ہوگا کہ اسکے چوتڑ کو آگ میں سینک کر اسکو ملک بدر کر دے۔
- نیچ ذات والا اگر دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کسی برہمن کو تعلیم دیتا ہے تو اسے گرم تیل پلایا جائیگا۔
- کتا، بلی، مینڈک، چوہا، کوا، الو کے قتل کا کفارہ اور نیچ ذات والے کے قتل کا کفار کے برابر ہے۔
- آخری دور میں نیچ ذات والوں کے حالات میں اس خوف سے معمولی سی بہتری پیدا ہوئی کہ کہیں دوسرے انکے ان حالات سے غلط فائدے نہ اٹھائیں، یا وہ خود دوسرے مذہبوں کو نہ قبول کرلیں، خاص طور پر نصرانیت کو جو انکا مقابلہ کر رہی ہے یا کمیونزم کو جو انکو طبقاتی نظریے کے خلاف جنگ کے راستے سے اپنی طرف دعوت دے رہا ہے۔

چہارم : ہندوؤں کے عقائد۔

- ہندوؤں کے عقائد کارما، تناسخ ارواح، انطلاق اور وحدۃ الوجود وغیرہ میں نمایاں ہیں:

۱۔ کارما : (قانون جزا)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کا نظام خدائی عدل محض پر قائم ہے، خدا کا یہ عدل موجودہ یا آئندہ زندگی میں واقع ہو کر رہیگا۔ ایک زندگی کے بدلے دوسری زندگی ملے گی، زمین جائے امتحان ہے اسی طرح جزا و سزا کی بھی جگہ ہے۔

۲۔ تناسخ ارواح : انسان کے مرنے کے بعد اسکا جسم فنا ہو جائیگا، اسکی روح اسکی پہلی والی زندگی کے نیک و بد اعمال کے مناسب جسم میں داخل ہو جائے گی، یہاں سے روح اپنی نئی زندگی کا آغاز کرے گی۔

۳۔ انطلاق : نیک یا بد اعمال کے نتیجے میں ایک نئی مکرر حیات وجود میں آتی ہے تاکہ اسے اپنی پہلی والی زندگی کے نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا رہے۔

- جس شخص نے اپنی زندگی میں کسی چیز کی رغبت نہ کی ہو اور نہ ہی آئندہ کرے،

www.besturdubooks.net

خواہشات کی غلامی سے آزاد ہو، اسکا دل بھی مطمئن ہو تو مرنے کے بعد اسکی روح اسکے حواس میں واپس نہیں آئیگی بلکہ وہ براہما کے ساتھ رہنے کیلئے اسکے پاس چلی جائیگی۔

- مذکورہ بالا نظریہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ براہما کے ساتھ متحد ہونے کیلئے نیک اعمال سے تو تصوف اور سلبی امور زیادہ بہتر ہیں۔

۴۔ وحدۃ الوجود : فلسفیانہ تجرید سے ہندوؤں کو بڑی ترقی ملی، چنانچہ انکا عقیدہ ہے کہ انسان خود، افکار، نظاموں اور اداروں کی تخلیق کر سکتا ہے، نیز وہ انکو باقی رکھنے یا تباہ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے، اسی طرح انسان خدا کے ساتھ متحد ہو سکتا ہے اور نفس اصل قوتِ خالق بن سکتی ہے۔

- روح۔ خدا کی طرح ازلی، سرمدی، دائمی، اور غیر ممنون ہے۔
- انسان اور خدا کے مابین بالکل ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ آگ اور شعلے کے درمیان یا بیج اور درخت کے درمیان ہوتا ہے۔
- کائنات حقیقی وجود کا صرف مظہر ہیں اور انسانی روح حقیقت میں اعلیٰ روح کا حصہ ہے۔

دیگر عقائد وافکار :

- ہندوؤں کے یہاں اگر کوئی شخص مر جائے تو اسکے جسم کو جلا دیا جاتا ہے کیونکہ اس سے روح عمودی شکل میں اوپر کو پرواز کر جاتی ہے اور بہت ہی مختصر وقت میں ملکوتِ اعلیٰ پہنچ جاتی ہے، آگ لگا کر جلا دینے کا مطلب روح کو جسم کے غلاف سے مکمل طور پر نجات دلانا ہے۔
- جب روح نجات حاصل کر کے اوپر چڑھ جاتی ہے تو اسکے سامنے تین جہاں ہوتے ہیں:
- جہانِ اعلیٰ : عالم ملائکہ۔
- عالم الناس : حلول کے توسط سے انسانوں کی قرار گاہ۔
- عالم جہنم : گناہگاروں اور خطاکاروں کا مرکز۔
- ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ جہنم صرف ایک نہیں بلکہ ہر طرح کے گنہگاروں کیلئے خاص خاص جہنم ہیں۔
- ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ آخرت میں اجسام کے بجائے صرف روح کو اٹھایا جائے گا۔

www.besturdubooks.net

- برہمی چار درجوں تک ترقی کرسکتا ہے:

☆ شاگرد۔ یہ چھوٹا درجہ ہوتا ہے۔

☆ سربراہ خاندان۔

☆ زیادہ عمر کے لوگوں کیلئے جنگلات میں عبادت و قربانی کرنے والا۔

☆ فقیر : جو جسم کے احکامات سے خارج ہوتا ہے روح کی اس پر حکمرانی ہوتی ہے اور وہ خدا سے قریب ہوتا ہے۔

- جس عورت کا شوہر مرجائے ہندوؤں کے یہاں وہ دوسری شادی نہیں کرسکتی بلکہ وہ دائمی بدبختی میں رہیگی، وہ قابل جرح و توہین ہوگی اور گھر کی نوکرانی سے بھی کم درجے کی ہوگی۔
- کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ یہ عورت جس کا شوہر مرگیا ہے وہ متوقع ایذاؤں سے بچنے کیلئے خود کو جلادیتی ہے، البتہ اس وقت ہندوستان کا قانون اسکی اجازت نہیں دیتا۔
- ہندومت میں چھوٹے بچے کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت ہے، چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچہ مرجاتا ہے اور بچی شروع ہی سے بیوہ ہوجاتی ہے، لیکن اس وقت ہندوستانی قانون اسکی بھی اجازت نہیں دیتا، انسان صرف جوان ہوکر ہی شادی کرسکتا ہے۔
- آدمی کی انفرادی طور پر کوئی حیثیت نہیں ہوتی جب تک وہ کسی (جماعت میں شامل نہ ہوجائے اور یہ جماعت اس سے بھی بڑی)۔ جماعت کا رکن نہ بن جائے، کیونکہ جماعت کو اہمیت حاصل ہوتی ہے، فرد کو نہیں۔
- اس بات کو نوٹ کرنا چاہئے کہ ہندوؤں کی اقتصادی حیثیت برابر گرتی جارہی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ انکے بعض طبقے یہ کہہ کر کام نہیں کرتے ہیں کہ کام کرنا انکے اعلیٰ مقام کے منافی ہے جیسے کہ برہمن۔
- طبقاتی نظام کام کے برابر مواقع فراہمی کے اصول کو معطل کردیتا ہے۔
- ہندومت نے اپنی داخلی اصلاح جسے بدھ مت اور جینیت یا خارجی اصلاح جیسے اسلام کو قبول نہیں کیا، بلکہ اپنی تعلیمات و عقائد پر برقرار رہ کر ان دونوں اصلاحات کا مقابلہ کیا۔
- ہندوستانی لیڈر گاندھی نے اعلیٰ ذاتوں اور نیچ ذاتوں کے درمیان موجود کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش کی، لیکن ہندوؤں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ خود اس جدوجہد کے نتیجے

www.besturdubooks.net

میں ہندوؤں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

- سکھوں نے ہندومت اور اسلام کو ملا کر ایک متحدہ مذہب بنانے کی کوشش کی، لیکن وہ اس میں اسلیئے ناکام ہو گئے کیونکہ انہوں نے اسے اپنے تک محدود کر دیا تھا چنانچہ اب وہ ایک مخصوص فرقہ بن گئے ہیں جو دوسروں کے ساتھ شادی کی اجازت نہیں دیتا۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- پندرھویں صدی قبل مسیح میں ہندوستان میں کالے قبائلی رہا کرتے تھے جنکے کچھ ابتدائی عقائد وافکار تھے۔
- حملہ آور آری جب ایران سے ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچے تو انکے عقائد بھی ان علاقوں سے متاثر ہوئے جن سے وہ گذرے تھے اور جب آری مستقل طور پر ہندوستان میں مقیم ہو گئے تو مختلف عقائد کے اختلاط سے ہندو مذہب ایک دین کی شکل میں ظاہر ہوا جس میں خاص طور پر طبیعت، اجداد اور گائے کی عبادت کرنے کے ابتدائی نظریات تھے۔
- آٹھویں صدی قبل مسیح میں ہندومت میں اس وقت ترقی ہوئی جب برہمی مذہب کو وضع کیا گیا اور وہ برہما کی عبادت کے قائل ہو گئے۔
- ہندومت پر دو مضبوط تحریکوں جینیت اور بدھ مت کا شدید حملہ ہوا۔
- دوسری اور تیسری صدی قبل مسیح میں منو قوانین کے ظہور سے ہندومت کو قوت حاصل ہو گئی۔
- تثلیث کا عقیدہ ہندومت سے نصرانیت میں منتقل ہوا۔
- بعض گمراہ مسلمانوں میں بھی تناسخ، حلول اور وحدۃ الوجود کا عقیدہ سرایت کر گیا ہے، چنانچہ یہ چیزیں صوفیا کے اندر ظاہر ہوئیں، نیز یہی عقائد اسماعیلیوں اور دیگر گمراہ فرقوں جیسے قادیانیت کے اندر بھی ظاہر ہوئے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- برصغیر ہندوستان پر ہندو مذہب کا غلبہ ہے یہ مذہب بعض جگہوں میں زیادہ اور بعض میں

www.besturdubooks.net

کم کے طور پر پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے، لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان نظریۂ حیات وکائنات میں اختلاف نے نیز گائے کے بارے میں اختلاف نے کہ ہندو اسکو اپنا معبود سمجھتے ہیں جبکہ مسلمان اسکو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں نے تقسیم ہند کا راستہ ہموار کیا، چنانچہ پاکستان نے اپنے مشرقی اور مغربی حصوں کے اتحاد سے ایک مستقل مملکت کے قیام کا اعلان کیا جہاں کے اکثر لوگ مسلمان ہیں، جبکہ ہندوستان نے اپنی ہندو اکثریت کے ساتھ باقیماندہ حصے کے ساتھ رہنے کا اعلان کیا جس میں مسلمان بہت بڑی اقلیت ہیں۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ ادیان الھند الکبری : ڈاکٹر احمد شلبی۔ طبع ششم۔ مکتبۃ النہضۃ المصریہ ۱۹۸۱ء۔
۲۔ محاضرات فی مقارنۃ الادیان : شیخ محمد ابو زھرۃ۔ مطبعۃ یوسف۔ مصر۔
۳۔ حقائق عن الہند : منشورات انڈین انفارمیشن رائٹر۔
۴۔ حضارۃ الہند : گستاف لوبون۔
۵۔ ادیان العالم الکبری : انگریزی سے تلخیص۔ حبیب سعید۔
۶۔ اللہ : عباس محمود عقاد۔
۷۔ تاریخ الاسلام فی الہند : عبدالمنعم نمر۔
۸۔ فلسفہ الہند القدیمہ : محمد عبدالسلام۔

دوسری زبانوں میں ملاحظہ فرمائیے :

1- WEECH AND RYLANDS : PEOPLES AND RELIGIONS OF INDIA.
2- HINDUISM ED. BY LEWIS RENOU.
3- A SHORT HISTORY OF THE WORLD.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۵)

وجودیت

تعارف :

وجودیت ایک فلسفیانہ تحریک ہے جو انسان کی بلند قیمتی کی باتیں کرتی ہے اور اس کی انفرادیت پر زور دیتی ہے، نیز اس بات پر کہ انسان فکر، آزادی، ارادہ اور اختیار کا مالک ہے کسی کی رہنمائی کا محتاج نہیں۔ دراصل یہ تحریک چند متضاد افکار و نظریات کے مجموعے کا نام ہے، وہ کوئی فلسفیانہ نظریۂ نہیں ہے کہ اسکے مقاصد واضح ہوں، چنانچہ اسی تذبذب کی وجہ سے یہ تحریک ابھی تک مذاہب و نظریاتِ عالم کے درمیان اپنا کوئی مقام حاصل نہ کر سکی۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- مغربی مفکرین کا خیال ہے کہ "سورین کیر کجورد" (۱۸۱۳۔۱۸۵۵ء) ہی وجودی مکتبۂ فکر کا بانی ہے، انکی تالیفات "وھبۃ واضطراب" وغیرہ ہیں۔
- وجودیوں کے مشہور معاصرین : جان پولی ساٹر فرانسیسی۔ ولادت ۱۹۰۵ء ملحد ہے، صہیونیت کی مدد کرتا ہے اس مذہب کے متعلق اسکی متعدد کتابیں اور کہانیاں ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:
- الوجودیہ مذہب انسانی، الوجود والعدم، الغثیان، الباب المغلق وغیرہ۔
- وجودیوں میں پادری کریبل مارسیل بھی ہے، اسکا خیال یہ ہے کہ وجودیت اور نصرانیت میں کوئی تضاد نہیں۔
- کارل جاسبرز۔ جرمن فلسفی۔
- بسقال بلیز۔ فرانسیسی مفکر۔
- روس میں انکے لوگ یہ ہیں: بیر دیائیف، شیسوف، سولوفییف۔

www.besturdubooks.net

عقائد وافکار :

- وجودی خدا، رسول، آسمانی کتابوں، تمام غیبی امور اور تمام مذہبوں کا انکار کرتے ہیں، وہ ان چیزوں کو انسان کی بہتر مستقبل کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتے ہیں، وجودیوں نے الحاد کو اپنی اساس بنایا اور اسکے تباہ کن نتائج تک پہنچ گئے۔
- وجودی انسان کے وجود پر ایمان مطلق رکھتے ہیں اور اسے تمام افکار کا مرکز سمجھتے ہیں۔
- وجودیوں کا خیال ہے کہ انسان اپنے وجود کے لحاظ سے سب سے قدیم شے ہے، انسان سے پہلے عدم تھا انسان کا وجود اسکی ماھیت پر مقدم ہے۔
- وجودیوں کا کہنا ہے کہ ادیان اور فلسفیانہ نظریات جو موجودہ اور قرون وسطیٰ میں دنیا میں پھیل گئے تھے، انسان کی مشکلات حل کرنے سے قاصر رہے۔
- وجودیوں کا کہنا ہے کہ ہم انسان کے اعتبار کلی کا اعادہ کرتے ہیں اور انسان کی شخصی تفکیر، آزادی، غرائز اور شعور کی مراعت کرنے کیلیئے کام کرتے ہیں۔
- وجودیوں کا کہنا ہے کہ انسان آزاد مطلق ہے، اسے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ بلا روک ٹوک جہاں اور جس طرح چاہے اپنے وجود کو ثابت کرے۔
- وجودیوں کا کہنا ہے کہ انسان کو اپنا ماضی ترک کر دینا چاہئے، اسی طرح اسے تمام دینی، اجتماعی، فلسفی یا منطقی قیود کا انکار کرنا چاہئے۔
- مؤمن وجودیوں کا کہنا ہے کہ مذہب کی جگہ انسان کی ضمیر ہے، زندگی ومافیہا تو انسان کی مطلق آزادی کو مقید کرنے والی چیزیں ہیں۔
- وجودی کسی بھی ایسے اصول و قوانین پر یقین نہیں کرتے جو انسان کے چال چلن کی اصلاح وانضباط کرتے ہوں، بلکہ انکا کہنا ہے کہ ہر انسان جو چاہے کرے کسی کو اس پر مخصوص اخلاق و قوانین لاگو کرنے کا اختیار نہیں۔
- وجودیوں کے اس جیسے افکار کی وجہ سے لوگوں میں اخلاقی و جنسی بے راہ روی، تحلل اور بیہودگی عام ہو گئی ہیں۔
- وجودیوں کی طرف سے انسان کو عطا کردہ ان تمام اشیا کے باوجود مختلف مشاکل کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں انکے نظریات پر شکست خوردگی و معاشرتی انطوائی کے آثار نمایاں

www.besturdubooks.net

ہیں۔

- وجودیوں کے یہاں صحیح معنوں میں وجودی وہ ہے جو باہر سے کسی قسم کی رہنمائی حاصل نہ کرتا ہو، اپنے آپ کو خود ہی چلاتا ہو، اپنی شہوت وغریزے کے مطالبات کو بلا روک ٹوک پورے کرتا ہو۔
- فی الحال وجودیوں کے دو مکاتب فکر ہیں ایک مؤمن دوسرا ملحد، قیادت اس مؤخر الذکر کے پاس ہے، لوگوں کے زبان زد کلمہ وجودی سے یہی مراد ہیں، گویا وجودیت کی بنیاد الحاد پر ہے۔
- وجودیت اپنے مفہوم کے لحاظ سے تاریخی حقیقت کی نافرمانی اور انسانیت کے عظیم ورثہ کے خلاف جنگ ہے۔
- اس وقت، وجودیت صہیونیت کا دوسرا روپ ہے، جو اِن مختلف ناموں کے اوٹ میں مذاہب وعقائد اور اخلاق کی بربادی کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- وجودیت دراصل مذہب کے نام پر کلیسا کا لوگوں پر متعسفانہ تسلط قائم کرنے کے رد عمل کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔
- وجودیت سیکولرازم سے اور دین وکلیسا کے منکر، ان تمام تحریکوں سے متاثر ہوئی جو یورپی نشاۃ کے ساتھ وجود میں آئیں تھیں۔
- وجودیت سقراط سے بھی متاثر ہے جس نے یہ قاعدہ وضع کیا تھا کہ ”اپنے نفس کو خود پہچانو۔“
- وجودی رواقیوں سے بھی متاثر ہیں جنہوں نے نفس کی حاکمیت مسلط کرر کھی تھی۔
- اسی طرح وجودیت الحاد وبے راہ روی کی داعی مختلف تحریکوں سے بھی متاثر ہے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- جنگ عظیم اول کے بعد وجودیت جرمنی میں ظاہر ہوئی تھی پھر رفتہ رفتہ فرانس اٹلی وغیرہ میں پھیل گئی، لوگوں پر جنگوں کی تباہی وبربادی کو وجودیت نے اپنی سرعت انتشار کا

www.besturdubooks.net

سبب بتایا۔

○ فرانس، جرمنی، سوئیڈن، آسٹریا، انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ میں نئی نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں میں وجودیت کے منحرف و متحلل نظریات پھیل گئے ہیں، جسکے نتیجے میں اخلاقی بدتری، جنسی بے راہ روی اور مذہبی و معاشرتی آداب سے لاپرواہی وجود میں آئی۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمایئے :

۱۔ الوجودیہ وواجہات الصہیونیہ : ڈاکٹر محسن عبدالحمید۔
۲۔ مباحث فی الثقافۃ الاسلامیہ : ڈاکٹر نعمان السامرائی۔
۳۔ سقوط الحضارۃ : کولن ولسن۔
۴۔ دراسات فی الفلسفۃ المعاصرہ : ڈاکٹر زکریا ابراہیم۔
۵۔ الوجودیہ المؤمنہ والملحدۃ : ڈاکٹر محمد غلاب۔
۶۔ عقائد المفکرین فی القرن العشرین : عباس محمود عقاد۔
۷۔ المذاہب المعاصرۃ وموقف الاسلام منہا : ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرہ۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۶)

یزیدیت

تعارف :

یزدیت ایک منحرف فرقہ ہے، جو ۱۳۲ھ میں اموی حکومت کے زوال کے بعد وجود میں آیا تھا، ابتدا میں اسے بنی امیہ کے اعادۂ شرف کیلئے ایک سیاسی تحریک کے طور پر وجود میں لایا گیا تھا لیکن بعد میں جہالت اور ماحول سے متاثر ہو کر اپنے اصل اہداف سے منحرف ہو گئی اور یزید بن معاویہ، عزازیل اور ابلیس (جس کو وہ طاؤس ملک کہتے ہیں) کو مقدس ہستی ماننے لگے۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- ابتدا : ۱۳۲ھ میں شمالی عراق میں زاب کے عظیم معرکے میں شکست کھانے کے بعد جب اموی حکومت کا زوال ہوا تو شہزادہ ابراہیم بن حرب بن خالد بن یزید شمالی عراق کی طرف فرار ہو گیا، وہاں پر اس نے شکست خوردہ امویوں کو جمع کر کے یزید کے خلافت وولایت کے زیادہ حقدار ہونے کا دعویٰ کر دیا، نیز اس نے کہا کہ وہ منتظر سُفیانی ہے جو زمین پر واپس آکر اسے عدل وانصاف سے معمور کر دیگا، جو اب ظلم وجور سے معمور ہے۔
- یزیدیوں نے کردوں کے علاقے کو اپنی پناہ گاہ اسلئے بنایا کیونکہ مروان ثانی کی ماں (جسکے دور حکومت میں اموی سلطنت کا زوال ہوا تھا) کردی تھی۔
- عدی بن مسافر : سلطنت عباسیہ سے فرار ہونے والے اولین لوگوں میں سے تھے، یہ لبنان سے بھاگ کر کردستان کے ماتحت علاقہ الحکاریہ پہنچ گئے، انکا سلسلۂ نسب مروان بن الحکم سے ملتا ہے، شرف الدین ابو الفضل انکا لقب ہے، شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملاقات کر کے تصوف حاصل کیا، پیدائش ۱۰۷۳ء یا ۱۰۷۸ء میں ہوئی اور نوے سال کی

www.besturdubooks.net

عمر میں وفات پائی۔ مقام لالش، شیخان، عراق میں دفن کیے گئے۔

- صخر بن صخر بن مسافر : المعروف بالشیخ ابی البرکات، اپنے چچا عدی کے رفیق کار اور انکے خلیفہ تھے، وفات کے بعد چچا کے پہلو میں مقام لالش میں دفن کیے گئے۔
- عدی بن ابی البرکات : لقب ابوالمفاخر اور کردی کے نام سے معروف تھے، انکی وفات ۶۱۵ھ ۱۲۱۷ء میں ہوئی۔
- عدی کی وفات کے بعد انکا بیٹا شمس الدین ابو محمد المعروف بالشیخ حسن انکا خلیفہ بنا۔ ولادت ۵۹۱ھ ۱۱۵۴ء میں ہوئی۔ اسی کے ہاتھوں پر یزیدی فرقے نے یزید اور عدی بن مسافر کے عشق سے منحرف ہو کر ان دونوں کی اور شیطان ابلیس کی تقدیس کرنا شروع کر دی۔ یہ ۶۴۴ھ ۱۲۴۶ء میں وفات پا گیا۔ اس نے "الجلوۃ لاصحاب الخلوۃ"، "محک الایمان"، "ھدایۃ الاصحاب" وغیرہ کتابیں تالیف کیں۔ اس نے اپنا نام شہادت میں داخل کر دیا۔ جیسا کہ ہمیں اس وقت یزیدیوں کے پاس ملتا ہے۔
- شیخ فخر الدین شیخ حسن کے بھائی : فتویٰ اور مذہبی ریاست انہی کی اولاد میں محدود ہو کر رہ گئی۔
- شرف الدین محمد بن الشیخ فخر الدین : سلطان عزالدین سلجوقی کا قصد کر کے وہ جا رہے تھے کہ ۶۵۵ھ ۱۲۵۷ء میں راستے ہی میں قتل کر دیئے گئے۔
- زین الدین یوسف بن شرف الدین محمد : نے مصر کا سفر کیا، پھر طلب علم اور عبادت کیلئے خود کو محصور کر لیا، انکی وفات ۷۲۵ھ میں عدوی تکیہ قاھرہ میں ہوئی۔
- اسکے بعد مغلوں، سلجوقیوں اور فاطمیوں کے خلاف جنگوں کی وجہ سے انکی تاریخ بڑی غامض ہو گئی ہے۔
- اس مدت میں شیخ زین الدین ابوالمحاسن ظاہر ہوئے۔ انکا نسب عدی ابی البرکات کے بھائی سے ملتا ہے، انکو شام پر یزیدیوں کا گورنر بنایا گیا، مگر وہاں انکے مؤیدین کی کثرت دیکھ کر بادشاہ سیف الدولہ قلاوون نے انکو گرفتار کر لیا، جیل ہی میں انکی وفات ہوئی۔
- انکے بعد انکے صاحبزادے شیخ عزالدین نے انکی جگہ لی، شام انکا مرکز تھا، انکو امیر الامرا کا لقب دیا گیا، ۷۳۱ھ میں جب انہوں نے اموی انقلاب لانے کا ارادہ کیا تو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیئے گئے اور وہیں انکی وفات ہوئی۔

www.besturdubooks.net

- حکمرانوں کے مظالم کے باوجود انکی دعوت مسلسل جاری رہی، اور شیخان عراق کا علاقہ ہمیشہ یزیدیوں کا محط نظر رہا۔ رازداری انکی اہم خصوصیات میں سے ہے۔
- یزیدی تحریک کے آخری صدر شہزادہ بایزید الاموی ۱۹۶۹ء میں شارع الرشید بغداد میں یزیدیت کا آفس کھولنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، اس مکتب کو کھولنے کا مقصد اموی یزیدی فرقے کی عروبت کا احیا تھا، روحانی اور زمنی حقائق کی مدد سے قومیت کی دعوت کو عام کرنا انکا وسیلہ تھا، انکا شعار یہ تھا: عربی۔ اموی القومیت، یزیدی العقیدہ ہے۔ انکے آخری صدر شہزادہ تحسین بن سعید امیر الشیخان تھے۔
- اجمالی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحریک مختلف مراحل سے گذری، جو حسب ذیل تھے:

پہلا دور : اموی سیاسی تحریک میں یزید بن معاویہ کے عشق میں ترقی ہونے کا دور۔

دوسرا دور : شیخ عدی بن مسافر کے زمانے میں تحریک کو عدوی طریقے میں تبدیل کر دینے کا دور۔

تیسرا دور : شیخ حسن کا چھ سال تک روپوش رہنے کے بعد اپنی کتابوں کے ساتھ نمودار ہونے کا دور جو صحیح اسلام کے مخالف ہیں۔

چوتھا دور : انکا مکمل طور پر اسلام سے نکل جانا، پڑھنے لکھنے کو حرام قرار دینا اور باطل وفاسد عقائد کا انکی تعلیمات میں داخل ہو جانے کا دور۔

عقائد وافکار :

اول : یزیدیوں کے عقیدے پر عبور حاصل کرنے کیلئے ایک مقدمہ۔

- کربلا کا معرکہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں پیش آیا تھا جس میں حضرت حسین بن علی شہید ہوئے۔
- شیعوں نے یزید کو لعن طعن کیا، ان پر تہمت لگائی کہ وہ زندیق ہیں اور شراب پیتے ہیں۔
- یزیدیوں نے یزید سے محبت کی اور ان کے لعن طعن کرنے کو برا منایا۔
- پھر انہوں نے عام لعن طعن کو بھی برا منایا۔
- قرآن میں ابلیس کو ملعون کیا گیا، یزیدی وہاں مشکل میں پھنس گئے، چنانچہ انہوں نے

www.besturdubooks.net

اسکو بھی برا منایا، پھر ان تمام مقامات کو شمع سے مٹانا شروع کر دیا جس میں لعن طعن تھا یا شیطان کا ذکر تھا، یا استعاذہ تھا، جسکی دلیل یہ دی کہ یہ قرآن میں موجود نہ تھے، مسلمانوں نے اپنی طرف سے انکا اضافہ کیا ہے۔

- پھر انہوں نے ابلیس ملعون کو مقدس ماننا شروع کر دیا، اس تقدیسی فلسفے کا مرجع متعدد امور ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ ابلیس نے آدم کو سجدہ نہیں کیا۔ چنانچہ وہ یزیدیوں کی نظر میں موحد اول ہے، کیونکہ اس نے غیر اللہ کو سجدہ نہ کرنے کی خدائی وصیت کو یاد رکھا جبکہ فرشتوں نے اسکو فراموش کر دیا اور آدم کو سجدہ کیا، آدم کو سجدہ کرنے کا حکم امتحان لینے کیلئے دیا گیا تھا جس میں ابلیس کامیاب ہو گیا لہٰذا وہ اول موحد ہے، خدا نے ابلیس کو اسکا بدلہ یہ دیا کہ اسے طاؤس الملائکہ اور رئیس ملائکہ بنا دیا۔

۲۔ یزیدی ابلیس سے ڈر کے مارے اسے مقدس مانتے ہیں کیونکہ شیطان طاقت ور ہے کہ خدا کے سامنے ڈٹ گیا اور خدائی حکم کی مخالفت کرنے کی جرأت کی۔

۳۔ وہ ابلیس کو اسلیئے بھی مقدس سمجھتے ہیں کیونکہ وہ سرکشی و نافرمانی کا چیمپئن ہے۔

- ابلیس نے آدم کو شجرہ محرمہ کھانے پر اکسایا تو انہوں نے کھالیا جس سے انکا پیٹ پھول گیا، اللہ تعالیٰ نے انکو جنت سے نکال دیا۔
- ابلیس کو جنت سے نہیں نکالا گیا بلکہ وہ زمین پر یزیدیوں کی حفاظت کیلئے اترا ہے۔

دوم : یزیدیوں کے عقائد۔

- یزیدی ابلیس کو طاؤس الملائکہ کہنے کی وجہ سے پیتل کے مرغ نما مٹھی برابر طاؤس کے پتلے کو مقدس ماننے پر مجبور ہوئے، چنانچہ وہ اس پتلے کو لیکر گاؤں گاؤں چکر لگاتے ہیں اور پیسے جمع کرتے ہیں۔
- وادی لالش عراق میں : ایک مقدس جگہ ہے جو بلند پہاڑوں کے درمیان واقع ہے، اسکا نام بیت عذری ہے، جو بادام اور بلوط کے درختوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔
- مرجہ وادی لالش : کو ایک مقدس زمین کا ٹکڑا تصور کیا جاتا ہے، اسکا نام مرجۃ الشام سے ماخوذ ہے، اسکے مشرقی حصے میں جبل عرفات اور چاہ زمزم ہیں۔

www.besturdubooks.net

- یزیدیوں کے پاس مصحف رش (یعنی کالی کتاب) ہے، اس کتاب میں یزیدیوں کی تعلیمات وعقائد کا بیان ہے۔
- یزیدیوں کا کلمۂ شہادت : أشهد واحد الله، سلطان یزید حبیب الله۔
- روزہ : ہر سال شرقی فروری کے مہینے میں وہ تین دن کا روزہ رکھتے ہیں، یہ ایام یزید بن معاویہ کی عید میلاد کے تقریباً موافق ہوتے ہیں۔
- زکوۃ : طاؤس کے ذریعے قوال حضرات زکوۃ جمع کر کے صدر کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔
- حج : ہر سال وہ دس ذی الحجہ کو جبل عرفات پر مرجہ لالش عراق میں وقوف کرتے ہیں۔
- نماز : یزیدی وسط شعبان کی رات کو نماز پڑھتے ہیں جو پورے سال کی نمازوں کیلئے کافی ہو جاتی ہے۔
- یزیدیوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد حشر ونشر باطط گاؤں جبل سنجار میں ہونگے، جہاں شیخ عدی کے سامنے ترازو رکھا جائے گا شیخ لوگوں کا محاسبہ کرینگے اور اپنی جماعت کے آدمیوں کو جنت میں داخل کرینگے۔
- یزیدی بہت سی غلط چیزوں کے نام پر قسم اٹھاتے ہیں مثلاً سلطان یزید کے طوق کی قسم، یعنی کپڑے کا دامن۔
- یزیدی قبروں اور مزاروں کی زیارت کرتے ہیں مثلاً شیخ عدی، شیخ شمس الدین، شیخ حسن اور عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے مزاروں کی زیارت کرتے ہیں، ہر سجادے کا ایک خادم ہوتا ہے، مزاروں کو روشن کرنے کیلئے روغن اور شمع استعمال کرتے ہیں۔
- یزیدیوں کے یہاں مختلف طبقات کے مابین شادی درست نہیں، ہر یزیدی کیلئے چھ عورتوں کے ساتھ شادی کرنیکی اجازت ہے۔
- انکے یہاں شادی کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے دولہا، دلہن کو اغوا کر کے لیجاتا ہے پھر گھر والے آکر معاملہ طے کرتے ہیں۔
- یزیدیوں کے یہاں پیلا رنگ حرام ہے کیونکہ یہ طاؤس کا اہم رنگ ہے۔
- یزیدیوں کے یہاں خس، ملفوف، قرع، فاصولیا، مرغ اور طاؤس مقدس کا گوشت حرام

www.besturdubooks.net

ہے۔ کیونکہ یہ طاؤس الملائکہ ابلیس کے مشابہ ہے، اسی طرح مرغ، مچھلی، ہرن اور خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔

- یزیدیوں کے یہاں مونچھیں کاٹنا ناجائز ہے چنانچہ وہ قابل دید حد تک مونچھوں کو لمبی چھوڑ دیتے ہیں۔
- اگر آپ کسی یزیدی کے چاروں طرف ایک دائرہ بنادیں تو وہ اس وقت تک اس سے باہر نہیں نکلے گا جب تک آپ اس کے ایک حصہ کو مٹا نہ دیں کیونکہ اس کا اعتقاد ہے کہ شیطان نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔
- یزیدی لکھنے پڑھنے کو حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ صرف سینہ در سینہ علم پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں جہالت بہت بڑھ گئی اور عدی، یزید اور ابلیس کے سلسلے میں راہ حق سے بہت زیادہ منحرف ہو گئے۔
- یزیدیوں کے پاس دو کتابیں ہیں: ایک "الجلوہ" جس میں صفات اور وصایا کا بیان ہے دوسری (مصحف رش) یا کالی کتاب ہے، اس کتاب میں کائنات وملائکہ کی تخلیق اور یزیدیت کی ابتدا اور دیگر عقائد کا بیان ہے۔
- یزیدیوں کا عقیدہ ہے کہ ختنے کے دوران جو شخص یزیدی کے لڑکے کو اپنی گود میں لے لیگا وہ شخص اس لڑکے کی ماں کا بھائی بن جائیگا چنانچہ اسکے شوہر پر فرض ہوگا کہ مرنے تک اس شخص کی حفاظت وحمایت کرے۔
- یزیدی غروب وشروق کے وقت سورج کی طرف منہ کر کے دُعا کرتے ہیں، پھر زمین کو چومتے ہیں، چہرے پر مٹی ڈالتے ہیں، اسی طرح سونے سے پہلے بھی دعا کرتے ہیں۔
- یزیدیوں کی بہت سی عیدیں ہیں مثلاً سال نو کی عید، عید المربعانیۃ، عید قربان، عید الجماعۃ، عید یزید، عید خضر الیاس اور عید بلندۃ۔ انکی ایک مقدس رات ہے جسے کالی رات (شفر شک) کہا جاتا ہے، اس رات میں روشنی گل کردی جاتی ہے پھر وہ محارم اور شراب سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- یزیدی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں: "میرے خادموں کی اطاعت کرو، انکی باتیں غور سے سنو، انکو غیروں جیسے یہود نصاریٰ اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی اجازت مت دو، کیونکہ وہ میری تعلیمات سے ناواقف ہیں، انکو اپنی کتابیں مت دو کیونکہ وہ اس میں

www.besturdubooks.net

ردوبدل کردیں گے اور تمہیں اسکا پتہ بھی نہیں چلے گا۔"

عقائد وافکار کی جڑیں :

- عدی بن مسافر صوفی شیخ عبد القادر جیلانی سے ملاقات کر کے حلول، تناسخ اور وحدۃ الوجود کا قائل ہوا، ابلیس کے متعلق انکی باتیں بعینہٖ حلاج کی باتوں کی طرح ہیں جو ابلیس کو امام الموحدین کہتے ہیں۔
- یزیدی۔ نصرانی مذہب کا احترام کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ پادریوں کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں انکے ساتھ عشاء ربانی کھاتے ہیں، پیتے وقت اسے بالکل زمین پر گرنے نہیں دیتے اور نہ ہی داڑھی سے لگنے دیتے ہیں۔
- یزیدیوں نے نصاریٰ سے (تعمید) کا عقیدہ لیا، چنانچہ وہ بچوں کو تعمید دینے کیلئے ایک چشمے کے پاس لے جاتے ہیں، جسے عین البیضا کہا جاتا ہے، جب بچہ ایک ہفتہ کا ہو جاتا ہے تو اسے شیخ عدی کی قبر پر لیجاتے ہیں جہاں زمزم ہے، اسے پانی میں رکھ کر اونچی آواز میں اسکا نام لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ یزیدی اور طاؤس الملک یعنی ابلیس پر ایمان لانے والا بن جائے۔
- کردستان کے علاقے میں جب اسلام کا نور چمکا تو اس وقت وہاں کے اکثر لوگ زردشتی مذہب کے پیروکار تھے چنانچہ اسکے بعض عقیدے بھی یزیدیت میں منتقل ہوگئے۔
- یزیدیوں میں مجوسیوں اور بت پرستوں کے عقائد بھی داخل ہوگئے، چنانچہ انہوں نے یزید کو خدا کے مرتبے تک پہنچادیا، انکے یہاں ترتیب اس طرح ہے (اللہ، یزید، عدی)۔
- (طاؤس ملک) ابلیس ایک وثنی رمز ہے جو انکے یہاں بڑا معزز ہے۔
- یزیدیوں نے شیعوں سے (براءۃ) کا نظریہ لیا، جو دراصل مٹی کی بنی ہوئی ایک گیند ہوتی ہے جسے شیخ عدی کے مقبرے کے زاویے کی مٹی سے بنایا جاتا ہے، ہر یزیدی تبرک حاصل کرنے کیلئے اسے اپنی جیب میں رکھتا ہے، یہ بعینہٖ اس مٹی کی طرح ہوتی ہے جو شیعہ جعفریوں کے پاس ہوتی ہے، یزیدی جب مر جاتا ہے تو یہ مٹی اسکے منہ پر رکھ دی جاتی ہے ورنہ انکا عقیدہ ہے کہ وہ کافر مرے گا۔
- عام طور پر جس علاقے میں یزیدی رہتے ہیں وہاں مختلف ادیان پائے جاتے ہیں مثلاً

www.besturdubooks.net

زرداشتی، بت پرستی، طبعی قوت کا عابد، یہودی اور نصرانی۔ بعض لوگ آشور، بابل اور سومر کے خداؤوں سے مربوط ہیں۔ اسی طرح اہل الخطوہ کے صوفیا بھی۔ ان تمام ادیان نے مختلف درجوں میں یزیدیت کے عقیدے پر بڑا اثر ڈالا کیونکہ یزیدی اَن پڑھ اور جاہل ہیں، جسکی وجہ سے وہ صحیح اسلام سے بہت زیادہ منحرف ہوگئے۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- شیطان کو مقدس ماننے والا یہ طائفہ سوریا، ترکی، ایران اور عراق میں پھیلا ہوا ہے، انکی تھوڑی بہت تعداد لبنان، مغربی جرمنی اور بلجیئم میں بھی ہے۔
- یزیدیوں کی تعداد تقریباً ۱۲۰ ہزار ہے ان میں سے ۷۰ ہزار عراق میں رہتے ہیں۔ جبکہ بقیہ دوسری جگہوں میں رہتے ہیں، یہ سب کے سب خانۂ اموی کی ریاست کے نظریے سے مربوط ہیں۔
- یزیدی کردی ہیں، مگر ان میں بعض لوگ عربی الاصل ہیں۔
- یزیدیوں کی زبان کردی ہے، دینی کتابیں، دعائیں اور تواشیح کرد زبان میں ہیں۔
- حکومت کی طرف سے اجازت لیکر انہوں نے باقاعدہ اپنا آفس کھولا ہوا ہے، جس کا نام المکتب الاموی ہے جو شارع رشید بغداد میں واقع ہے۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ الیزیدیہ : تالیف سعید الدیوہ جی۔
۲۔ الیزیدیون فی حاضرھم وماضیھم : عبدالرزاق الحسینی۔
۳۔ الیزیدیہ۔ احوالہم ومعتقداتہم : ڈاکٹر سامی سعید الاحمد۔
۴۔ الیزیدیہ واصل عقیدتہم : عباس العزاوی۔
۵۔ الیزیدیہ ومنشا نحلتہم : احمد تیمور۔
۶۔ الیزیدیہ : صدیق الدملوجی۔
۷۔ الیزیدیون : ھاشم البناء۔

www.besturdubooks.net

۸۔ ماھی الیزیدیہ ومن ھم الیزیدیون : محمود الجندی، مطبعہ التضامن۔ طبع اول۔ بغداد۔ ۱۹۸۶ء۔
۹۔ کردوترک وعرب : اڈمونڈ۔ ترجمہ جرجس فتح اللہ۔
۱۰۔ مباحث عراقیہ : یعقوب سرکیس۔
۱۱۔ الاکراد : باسیل نیکتن۔
۱۲۔ مجموعہ الرسائل والمسائل : شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔
۱۳۔ رحلتی الی العراق : جیمس بکنگھم۔ ترجمہ سلیم طہ التکریتی۔
۱۴۔ جریدہ "التآخی" العراقیہ : بغداد ۱۶/۹/۱۹۷۴ء۔
۱۵۔ العراق الشمالی : ڈاکٹر شاکر خصباک۔
۱۶۔ تاریخ الموصل : سلیمان الصائغ

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۷)

دونمہ یہود

تعارف :

"دونمہ" یہودیوں کا ایک فرقہ ہے جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنی یہودیت کو چھپا کر اسلام کا اظہار کیا ہوا ہے، وہ ایشیا صغریٰ کے مغربی علاقے میں رہتے ہیں، انہوں نے جمعیت اتحاد وترقی کے ذریعے عثمانی حکومت اور خلافتِ عثمانیہ کو ختم کرنے میں تعاون کیا تھا اب بھی وہ مسلمانوں کے خلاف چال چلتے ہیں، اقتصاد، ثقافت اور ذرائع ابلاغ میں انکو مکمل مہارت حاصل ہے جبکہ کسی معاشرے پر غلبہ حاصل کرنے کے ذرائع یہی ہیں۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- سباتائی زلفی (۱۶۲۶ء۔ ۱۶۷۵ھ) نے اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی، یہ دراصل اسپین کا یہودی تھا، ترکی میں پیدا ہوا اور وہیں پروان چڑھا، ۱۶۴۸ء میں اس نے اعلان کیا کہ وہ بنی اسرائیل کا مسیح اور انکا مخلص موعود ہے۔
- سباتائی کا خطرہ بڑھ گیا تو عثمانی حکومت نے اسکو گرفتار کرلیا، علماء کرام نے اسکے دعوؤں کا مناقشہ کیا، جب اسے پتہ چلا کہ اسے قتل کردیا جائیگا تو اس نے اسلام قبول کرنے کا اظہار کردیا۔
- سباتائی نے اپنے اس جدید موقف اور ڈھال کی اوٹ میں پھر دعوت شروع کردی، اپنے پیروکاروں سے کہا کہ وہ بظاہر اسلام کا اظہار کریں اور باطن میں اپنی یہودیت پر باقی رہیں۔
- اس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسے یہودیوں کے درمیان اپنی دعوت کا کام کرنیکی اجازت دی جائے چنانچہ اسے اسکی اجازت دیدی گئی۔ اس نے انتہائی خباثت کے ساتھ

www.besturdubooks.net

یہودیوں میں کام کیااور اسلام کوزک پہنچانے کیلئے اس موقعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔
- دس سال بعد حکومت پر انکشاف ہوا کہ سباتائی کا اسلام دھوکہ تھا تو اسے البانیا جلاوطن کردیا، وہیں اسکی وفات ہوئی۔

مؤسس کے بعد اس فرقے کی اہم شخصیات :

- سارہ، پولینڈ نژاد لڑکی تھی، جس نے سباتائی پر ایمان لاکر اس سے شادی کرلی۔
- ابراھام نطحان : یہودی، سباتائی کا رسول۔
- جوزیف بیلوسوف : سباتائی کا خلیفہ اور اسکی دوسری بیوی کا باپ، عبدالغفور آفندی کے نام سے چلتا پھرتا تھا۔
- مصطفیٰ جلبی : فرقہ (القرہ قاش) کا صدر۔ یہ دونمہ سے منشق ہونے والے تین فرقوں میں سے ایک ہے۔
- انکی کوئی مطبوع ومتداول کتاب نہیں، لیکن وہ آپس میں بہت سے پمفلٹ تقسیم کرتے ہیں۔

عقائد وافکار :

- دونمہ کا عقیدہ ہے کہ سباتائی اسرائیل کا مسیح اور یہودیوں کا نجات دہندہ ہے۔
- دونمہ کہتے ہیں کہ سباتائی کا قدیم جسم آسمان پر چڑھ گیا، پھر خدا کے حکم سے فرشتے کی شکل میں واپس آکر جلباب اور عمامہ پہن لیا تاکہ اپنی رسالت پوری کرے۔
- دونمہ اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور باطن میں اسلام دشمن کمینے یہودیت کو مخفی رکھتے ہیں۔
- دونمہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ ہی جنابت سے غسل کرتے ہیں، مسلمانوں کودھوکہ دینے کیلئے بعض مواقع پر اسلامی شعائر کا اظہار کرتے ہیں مثلاً عید وغیرہ۔
- دونمہ مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں، خود ان میں سے کوئی شخص شادی کرنے سے پہلے اس فرقے کے عقائد اور طرز زندگی کا پتہ نہیں چلا سکتا۔

دونمہ کی بیس سے زیادہ عیدیں ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

www.besturdubooks.net

- روشنی گل کرنے اور بدکاری کرنے کی محفل، انکا عقیدہ ہے کہ اس رات کے حمل سے پیدا ہونے والا بچہ بڑا مبارک ہوتا ہے۔
- دونمہ کا ایک مخصوص لباس ہے، انکی عورتیں پیلے رنگ کی جوتیاں پہنتی ہیں، مرد سفید رنگ کے صوف کا قبعہ پہنتے ہیں اور اس پر سبز پگڑی باندھتے ہیں۔
- دونمہ دوسروں کو سلام کرنے میں پہل کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔
- دونمہ حجاب پر حملہ کرتے ہیں، بے پردگی کی دعوت دیتے ہیں، اسی طرح بے حیائی اور مخلوط تعلیم کی دعوت دیتے ہیں تاکہ نوجوان نسل تباہ ہو جائے۔

عقائد وافکار کی بنیادیں :

- دونمہ کے عقائد خالص یہودی عقائد ہیں، بنیادی طور پر یہودی عادات واطوار ان میں موجود ہیں، مثلاً خباثت، دھوکہ بازی، چالاکی، جھوٹ، بزدلی، اور غداری۔ وہ اسلام کا اظہار اسلئے کرتے ہیں تاکہ اسلام کو اندر سے نقصان پہنچا سکیں۔
- ماسونیوں کے ساتھ انکے اچھے تعلقات ہیں، چنانچہ دونمہ کے زعما ماسونیت کے بھی زعما ہیں۔
- دونمہ عالمی صہیونیت کی پلاننگ کے تحت کام کرتے ہیں۔

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- فی الحال دونمہ کی سب سے بڑی تعداد ترکی میں ہے۔
- اب بھی ترکی کے اسباب تسلط مثلاً ذرائع ابلاغ اور اقتصاد پر انکا قبضہ ہے اسی طرح وہ اہم سرکاری مناصب پر بھی فائز ہیں۔
- جمعیت اتحاد وترقی کی تاسیس کے درپردہ دونمہ یہود تھے اور اسکے اکثر اراکین بھی یہی تھے چنانچہ اس اہم موقعے سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے مسلمان ترکی کو لادین ترکی بنانے میں اہم کردار ادا کیا، اسی طرح انہوں نے بہت سے فریب خوردہ مسلم نوجوان کو اپنے تباہ کن مقاصد کی تنفیذ کیلئے مسخر کرلیا ہے۔

www.besturdubooks.net

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ یہود الدونمہ : محمد علی قطب۔
۲۔ وثائق منظمات وعادات السباتائی : ابراہیم غالانتی۔
۳۔ مجموعۃ مقالات عن الدونمہ : علاء الدین غوستہ۔

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۸)

یہودیت

تعارف :

یہودیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تعلق رکھنے والے عبرانیوں کا دین ہے جو بنی اسرائیل کے اسباط کے نام سے معروف ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دیکر نبی بنا کر انکی طرف بھیجا تھا۔

بنیاد اور اہم شخصیات :

- موسیٰ علیہ السلام : بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے، انکی ولادت مصر میں فرعون رمسیس ثانی (۱۳۰۱۔ ۱۲۳۴ ق م) کے زمانے میں ہوئی تو انکی والدہ نے انکو تابوت میں رکھ کر سمندر میں ڈال دیا، پھر فرعون کے شاہی محل میں پرورش پائی، جوان ہوئے تو ایک مصری کو قتل کرنے کے سبب مدین کی طرف فرار ہوگئے جہاں شعیب علیہ السلام کے پاس بطور چرواہا کام کیا، شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کیساتھ انکی شادی کردی۔
- مصر سے واپسی کے دوران صحرا سینا میں اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی، اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا کہ وہ اور انکے بھائی ہارون فرعون کے پاس جاکر فرعون کو دین حق کی طرف بلائیں اور بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام دعوتِ حق لیکر فرعون کے پاس گئے مگر فرعون نے اسے قبول نہ کیا، ۱۲۱۳ ق م۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون رمسیس کے بیٹے فرعون منفتاح کے زمانے میں بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکل گئے، فرعون نے اسکا تعاقب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسے سمندر میں غرق کردیا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو بچالیا۔

www.besturdubooks.net

○ صحرا سینا میں موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہم کلامی کرنے اور تختیاں لینے کیلئے پہاڑ پر گئے، موسیٰ علیہ السلام وہاں سے واپس لوٹے تو اپنی قوم کو ایک سنہرے بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے بنایا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے انکو خوب ڈانٹا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو فلسطین داخل ہونے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ''وہاں تو بڑی سخت جابر قوم رہتی ہے، آپ اور آپکا خدا ان سے جاکر جنگ کریں ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوگئے، چالیس سال تک صحرا میں انکو سرگرداں چھوڑ دیا، اس دوران موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی، انھیں سرخ کثیب میں دفن کر دیا گیا، چنانچہ وہ فلسطین میں داخل نہیں ہوئے۔

○ موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون کی بھی وفات ہوگئی۔ انھیں جبل ھور میں دفن کر دیا گیا، مؤرخین کا کہنا ہے کہ صرف دو آدمیوں کے سوا جن میں ایک یوشع تھے وہ تمام لوگ مرگئے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تیسہ میں تھے۔

○ موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون بنی اسرائیل کے قائد بنے۔ بنی اسرائیل کو لیکر وہ اردن کے راستے اریحا میں داخل ہوئے، ۱۱۳۰ق م میں یوشع کی وفات ہوگئی۔

○ مفتوحہ سرزمین کو بارہ اسباط میں تقسیم کر دیا گیا، کاھن قاضی ان پر حکومت کیا کرتے تھے، اس زمانے میں ایک خاتون قاضی دیورہ نے بھی ان پر حکومت کی تھی، مؤرخین کا اندازہ ہے کہ اس طرح کا بلوائی خاندان کا عہد ایک صدی تک رہا۔

○ انکا آخری قاضی شاءوول تھے جو بعد میں بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے، قرآن نے انکا نام طالوت ذکر کیا ہے، یہ وہی ہیں جنہوں نے بنی اسرائیل کو لیکر اپنے اطراف کے لوگوں سے گھمسان کی جنگ لڑی تھی، انکے لشکر میں داؤد بھی تھے، کسی معرکے میں وہ فلسطینیوں کے قائد جالوت پر غالب آگئے جس سے داؤد ایک اہم قائد کے طور پر ابھرے۔

○ داؤد بنی اسرائیل کے دوسرے بادشاہ بنے، پھر بادشاہت انکی اولاد میں موروثی طور پر چلتی رہی، یروشلم (القدس) کو انہوں نے اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنایا، ھیکل مقدس کی تعمیر کی، تابوت کو اس میں منتقل کر دیا، انکی حکومت چالیس برس تک برقرار رہی۔

○ سلیمان بن داؤد : اپنے والد کے بعد بادشاہ بنے، انکو بہت عروج حاصل ہوا، شاہ مصر

www.besturdubooks.net

شنشیق کی بیٹی سے شادی کی، لیکن اخیر میں انکی سلطنت سکڑ کر غرب اردن تک محدود ہو گئی۔

- انکے بعد رجعام انکے جانشین بنے، پھر ۹۳۵ق م میں بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے، مگر اسباط نے انکے ہاتھ پر بیعت نہ کی، چنانچہ بنی اسرائیل نے انکو چھوڑ دیا اور انکے بھائی یربعام کے گرد جمع ہو گئے جسکی وجہ سے مملکت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔
  - ☆ مملکت شمال : اس کا نام اسرائیل اور دارالحکومت شکیم تھا۔
  - ☆ مملکت جنوب : اس کا نام یہوذا اور دارالحکومت یروشلم تھا۔
- دونوں مملکتوں پر ۱۹ بادشاہوں نے حکومت کی، مملکت یہوذا میں حکومت سلیمان کی اولاد میں رہی، جبکہ مملکت اسرائیل میں مختلف خاندانوں میں منتقل ہوتی رہی۔
- تقریباً ۷۵۰ق م میں عاموس نبی ظاہر ہوئے، وہ عہد قدیم کے سب سے قدیم نبی تھے، جو ہم تک کتابوں کی شکل میں پہنچا، عاموس یربعام کے دور (۷۸۳۔ ۷۴۳ق م) میں بھی زندہ تھے۔
- آشوریا کے بادشاہ سرجان دوم نے ۷۲۱ء میں مملکت اسرائیل پر قبضہ کر کے اسے صفحہ ہستی سے مٹادیا، جبکہ نابلیوں نے ۵۸۶ق م میں مملکت یہوذا پر قبضہ کرلیا، پھر بخت نصر نے حملہ کر کے یروشلم اور دیگر عبادت گاہوں کو تباہ کردیا یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ یہ بنی اسرائیل کی پہلی بربادی تھی۔
- ۵۳۸ق م میں فارس کے بادشاہ قراش نے بابل پر قبضہ کرلیا، قورش نے یہودیوں کو فلسطین واپس جانے کی اجازت دی مگران میں سے بہت کم لوگ واپس گئے۔
- ۳۲۰ق م میں فلسطین اسکندر اکبر کے زیر سلطنت آگئی، اور انکے بعد بطالسہ کے قبضے میں آئی۔
- ۶۳ق م میں رومیوں نے فلسطین پر یلغار کی، انہوں نے بامبیوس کی قیادت میں القدس پر قبضہ کرلیا۔
- ۲۰ق م میں ھیرودوس نے ھیکل کی از سر نو تعمیر کی جو ۷۰ء تک موجود رہی، اسکے بعد شہنشاہ تیطس نے القدس شہر کو تباہ کردیا، ھیکل کو جلا دیا، یہ بنی اسرائیل کی دوسری بربادی تھی۔ ۱۳۵ء میں اوریانوس نے اس شہر کو مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹا دیا،

www.besturdubooks.net

یہودیوں سے جان چھڑانے کیلیئے انھیں بے دریغ قتل کیا، انکو دربدر کیا اور ھیکل مقدس کی جگہ ایک وثنی ھیکل "جوبتیار" تعمیر کیا، یہ ھیکل ایک عرصے تک موجود رہا، یہاں تک عیسائی بادشاہ قسطنطین نے اسے تہس نہس کر دیا۔

- ۲۳۶ء میں مسلمانوں نے فلسطین کو فتح کر کے وہاں سے رومیوں کو بھگادیا، نصاریٰ کے بطریرک صفرونیوس نے شرط لگائی کہ اس شہر میں کوئی یہودی نہ رہے۔
- اشعیا : آٹھویں صدی قبل مسیح کی شخصیت ہیں، یہوذا کے بادشاہ حزقیا (۷۲۹۔ ۶۶۸ ق م) کے مشیر خاص تھے۔

ارمیا : (۶۵۰۔ ۵۸۰ ق م)، انہوں نے اپنی قوم کی غلطیوں کی بھرپور مذمت کی، یروشلم کے سقوط کے بعد نبی بنے، انہوں نے بابلی بادشاہوں کی اطاعت کرنے کی دعوت دی تو یہودیوں نے ان پر ظلم وزیادتی کرنا شروع کر دی۔

- حزقیال : یہ چھٹی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئے، بعث، حساب اور داؤد کی نسل سے آنے والے مسیح کی خبر دی، جو یہودیوں کا بادشاہ بنے گا، سقوطِ مملکت یہوذا کے وقت یہ زندہ تھے، یروشلم کے ہتھیار ڈالنے کے بعد انکو بابل بھگادیا گیا۔
- دانیال : انہوں نے اسرائیلی قوم کے مستقبل کے متعلق اعلان کیا، رمزی خوابوں اور منامات میں بڑی شہرت رکھتے تھے، انہوں نے وعدہ کیا کہ انکی قوم کو مسیح کے ذریعے نجات حاصل ہوگی۔

عقائد وافکار :

اول : یہودی فرقے۔

۱۔ فریسی : یعنی متشددین، انکو احبار اور رھبان کہا جاتا ہے، یہ اصل میں صوفی راھب ہیں جو شادی بیاہ نہیں کرتے، لیکن تبنّی کے ذریعے اپنے مذہب کو باقی رکھتے ہیں، یہ بعث بعد الموت، فرشتوں اور عالم آخرت پر یقین کرتے ہیں۔

۲۔ صدیقی : یہ گویا تسمیہ بالضد ہے کیونکہ یہ لوگ منکرین کے نام سے مشہور ہیں، چنانچہ وہ بعث، حساب، جنت، دوزخ، اور تلمود کو نہیں مانتے، نیز ملائکہ اور مسیح منتظر کا بھی انکار کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

۳۔ متعصبین : انکے نظریات فریسیوں کے نظریات سے زیادہ قریب ہیں، لیکن یہ ظالم ہوتے ہیں در گذر نہیں کرتے، چنانچہ انہوں نے پہلی صدی عیسوی کے آغاز میں ایک انقلاب کے ذریعے رومیوں اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے یہودیوں کا قتل عام کیا، یہی وجہ ہے کہ انہیں سفاک کہا جاتا ہے۔

۴۔ کاتبین وناسخین : مشغلۂ نسخ وکتابت کے ذریعے انہوں نے شریعت کی معرفت حاصل کی، چنانچہ وعظ ونصیحت کو انہوں نے اپنا مشغلہ بنایا، انکو سردار اور حکما کہا جاتا ہے، بعض نے انکو باپ کا لقب دیا، یہ مریدوں اور مدرسوں کے توسط سے بے انتہا دولت مند بن گئے ہیں۔

۵۔ قرّائین : یہودیوں کی یہ بہت تھوڑی جماعت ہے، فریسیوں کے حالات خراب ہونے کے بعد یہ لوگ ظاہر ہوئے تھے، اپنے پیروکاروں کے وارث بنے۔ یہ صرف عہد قدیم کو مانتے ہیں تلمود کو نہیں مانتے اور نہ ہی اسکی پیروی کرتے ہیں، کیونکہ انکا کہنا ہے کہ وہ تورات کی تشریح کرنے میں آزاد ہیں۔

۶۔ سامری : یہ متہوّدین کی ایک جماعت ہے جو حقیقتاً بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے مگر انہوں نے یہودی مذہب کو قبول کیا تھا یہ لوگ جبال بیت المقدس میں رہا کرتے تھے۔ سامری، موسیٰ، ہارون اور یوشع کی نبوت کو ثابت مانتے ہیں، مگر انکے بعد آنے والوں کو نہیں مانتے۔ ایک صدی قبل مسیح میں ان میں ایک شخص نے ظاہر ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا، اسکا نام الفان تھا۔ سامری دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے ایک دوستانیہ یعنی الفانیہ دوسرا کوستانیہ یعنی صوفیوں کی جماعت، سامریوں کا قبلہ بیت المقدس اور نابلس کے مابین ایک پہاڑ جبل غریزم ہے انکی زبان عبرانی زبان نہیں ہے۔

۷۔ سبیئۃ : یہ عبداللہ بن سبا کے پیروکار ہیں، جس نے اسلام کو اندر سے نقصان پہنچانے کیلئے اسلام کا اظہار کیا تھا، یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت عثمان کے خلاف انقلاب کو بھڑکا کر قول کو عملی جامہ پہنایا تھا: اس نے اپنے نظریات کی تائید کیلئے جھوٹی حدیثیں وضع کیں، در حقیقت اسلام میں دینی اور سیاسی فتنوں کی جڑ یہی تھا۔

www.besturdubooks.net

دوم : یہودیوں کی کتابیں۔

- عہد قدیم : یہ کتاب یہود و نصاریٰ دونوں کے یہاں مقدس ہے، اس کتاب میں شعر، نثر، حکمت کی باتیں، امثال، قصے کہانیاں، فلسفہ، تشریح، غزل اور رثا وغیرہ ہیں۔ یہ کتاب دو قسموں میں منقسم ہے:

(الف) تورات : اسمیں پانچ اسفار ہیں: تکوین یا خلق، خروج، لادین (اخبار)، العدد، تثنیہ اس کا نام اسفار موسیٰ ہے۔

(ب) انبیا کے اسفار: انکی دو قسمیں ہیں:

۱۔ انبیا متقدمین کے اسفار : یشوع (یوشع بن نون)، قضاۃ، صموئیل اول، صموئیل ثانی، ملوک اول، ملوک ثانی۔

۲۔ انبیاء متاخرین کے اسفار : اشعیا، ارمیا، حزقیال، ھوشع، یوئیل، عاموس، عوبدیا، یونان (یونس)، میخا، ناھوم، حبقوق، حجی، زکریا، ملاخی۔

(ج) کتابات :

۱۔ عظیم کتابات : مزامیر (زبور)، امثال، (امثال سلیمان) ایوب۔

۲۔ پنج مجلات : نشید الانشاد، راعوث، مراثی (مراثی ارمیا)، الجامعۃ، استیر۔

۳۔ کتابیں : دانیال، عزرا، نحمیا، ایام اولیٰ کی خبریں، ایام اخیرہ کی خبریں۔

مذکورہ بالا کتابوں کو یہود اور پروٹسٹنٹ دونوں مانتے ہیں۔

- کیتھولک چرچ ان میں سات دیگر کتابوں کا اضافہ کرتا ہے:
- (طوبیا، یہودیث، الحمکۃ، یسوع بن سیراخ، باروخ، مکابین اول، مکابین ثانی) اسی طرح وہ اسفار ملوک چار شمار کرتے ہیں جن میں اول اور دوم، صموئیل اول و دوم کے اسفار کے بدلے ہیں۔
- استیر اور یہودیت : ان دونوں کتابوں میں ایک عورت کی کہانی ہے جو کسی غیر اسرائیلی حکمران کی بیوی تھی، جو خدمت کرنے کے علاوہ اپنے حسن و جمال کے ذریعے یہودیوں سے مظالم دور کرتی تھی۔
- تلمود : اس میں شفوی روایات ہیں، جنہیں حاخام شفویاً نقل کیا کرتے تھے، یہاں تک

www.besturdubooks.net

حاخام یوحناس نے ۱۵۰ء میں انکو تورات موسیٰ مثلاً ایضاح و تفسیر نامی کتاب میں جمع کر دیا ہے اور اس کا نام "المشنا" رکھا۔ یعنی تورات موسیٰ جس میں مکرر شریعت مثلاً ایضاح و تفسیر کو، ابی یہوذا نے ۲۱۶ء میں زیادات و روایات شفویہ کی تدوین مکمل کر دی۔ اس مشنا کی تشریح ایک اور کتاب میں کی گئی جسکا نام جمارا رکھا گیا، مشنا اور جمارا سے ملکر تلمود تیار ہوتی ہے۔ یہودیوں کے یہاں تلمود کا رتبہ بہت بلند ہے حتیٰ کہ اسکا رتبہ تورات سے بھی بلند ہے۔

سوم : یہودیوں کی عیدیں۔

۱۔ یوم الفصح : بنی اسرائیل اس عید کو مصر سے نکلنے کی خوشی میں مناتے ہیں، جو ۱۴/اپریل کے شام کے وقت سے شروع ہو کر ۲۱/اپریل کی شام تک جاری رہتی ہے۔ اس دوران وہ غیر مختمر روٹی پر گذارا کرتے ہیں۔ www.besturdubooks.net

۲۔ یوم تکفیر : یہودی سن کے دسویں مہینے میں یہودی لوگ کاروبار کو چھوڑ کر عبادت اور روزے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اسے یوم توبہ بھی کہتے ہیں۔ دسویں دن جو دراصل یوم تکفیر ہے، میں وہ کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنے تمام اوقات عبادت میں گذارتے ہیں جس سے انکے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک نئے سال کے استقبال کیلئے مستعد ہو جاتے ہیں۔

۳۔ بیت المقدس کی زیارت : ہر عاقل یہودی مرد پر ضروری ہے کہ وہ ہر سال دو دفعہ بیت المقدس کی زیارت کرے۔

۴۔ نیا چاند : ہر نیا چاند نظر آنے پر یہودی محفلیں منعقد کرتے ہیں، چنانچہ اسکی خوشی میں بیت المقدس میں شمعیں روشن کی جاتی ہیں اور صور پھونکا جاتا ہے۔

۵۔ ہفتے کا دن : یہودیوں کے نزدیک ہفتے کے دن کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ انکا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن آرام کیا تھا، تمام یہودی اس بات پر متفق ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو اپنے پشت کے بل ٹانگوں پر ٹانگیں رکھ کر لمبی تان کر سو گئے۔

www.besturdubooks.net

چہارم : خدا۔

- درا صل یہود اہل کتاب اور موحد ہیں۔
- جب کبھی یہود تعدد خدا، تجسیم اور نفع پرستی کی طرف منحرف ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ ان کو راہ حق پر واپس لانے کیلئے بہت سے انبیا بھیج دیتے، چنانچہ جب کبھی مفہوم خدا میں انکے اندر انحراف پایا جاتا اللہ تعالیٰ انکے پاس ایک نبی بھیج دیتے۔
- یہودیوں نے مصر سے نکلنے کے کچھ دیر بعد ہی بچھڑا پرستی شروع کر دی تھی۔ عہد قدیم میں یہ روایت موجود ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کیلئے پیتل کا سانپ بنایا بعد میں بنی اسرائیل نے اسکی پرستش کی، یہی وجہ ہے کہ یہودی سانپ کو مقدس سمجھتے ہیں کیونکہ سانپ کو حکمت و عقلمندی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
- یہودیوں کے نزدیک خدا کا نام یہوہ ہے، انکے نزدیک یہ خدا معلوم نہیں ہے، اس سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں، اسے غصہ بھی آتا ہے، وہ شرمندہ بھی ہوتا ہے، چوری کرنے کا حکم بھی دیتا ہے وہ بڑا سخت دل، متعصب اور اپنے ہی لوگوں کو تباہ کرنے والا ہے۔ وہ صرف بنی اسرائیل کا خدا ہے لہٰذا وہ دوسروں کا دشمن ہے اور بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے آگے آگے بادل کی عمود میں چلتا ہے۔
- عزرا جس نے تورات کی تباہی کے بعد اسے دوبارہ ایجاد کیا تھا، وہ اس وجہ سے، اور ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرنے کی وجہ سے خدا کے بیٹے ہو گئے۔ قرآن میں انکا نام عزیر آیا ہے۔

پنجم : دیگر عقائد وافکار۔

- یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ذبیح اسحاق علیہ السلام تھے جو سارہ سے پیدا ہوئے تھے جبکہ صحیح یہ ہے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔
- ہفتے کے دن یہودیوں نے جب خدا کے حکم کی نافرمانی کی تو عقاب وزجر کے طور پر ان کو بندر اور خنزیر بنادیا گیا تھا۔
- یہودیوں کے مذہب میں بعث، خلود اور ثواب وعقاب کا کوئی خاص تذکرہ نہیں، صرف معمولی اشارہ کئے گئے ہیں کیونکہ یہ امور یہودیوں کی مادّی ترکیب فکر سے بہت دور ہیں۔

www.besturdubooks.net

- یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ثواب و عقاب کے معاملے میں دنیا ہی میں نمٹا دیا جائیگا، لہٰذا ثواب سے مراد تائید و مدد اور عقاب سے مراد خسران وذلت اور غلام بنایا جانا ہے۔
- تابوت : یہ ایک صندوق ہے جس میں وہ اپنی بیش قیمت اشیا، اسناد اور کتابِ مقدس کو محفوظ رکھتے ہیں۔
- مذبح : دھواں دینے کی یہ ایک خاص جگہ ہوتی ہے اسکو تابوت کے سامنے والے پردے کے آگے رکھا جاتا ہے۔
- ھیکل : یہ اس عمارت کا نام ہے جسے تعمیر کرنیکا حکم داوٗد علیہ السلام نے دیا تھا اور سلیمان علیہ السلام نے بنایا تھا، ھیکل کے اندر محراب یعنی قدس الاقداس بنایا گیا ہے، نیز اس میں تابوت عہد خدا رکھنے کیلئے بھی جگہ بنائی گئی۔
- کھانت : یہ یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے ”لیفی“ کی اولاد کے ساتھ مختص ہے، صرف انہی کو نصوص کی تشریح کرنے اور نذر و نیاز چڑھانے کا اختیار ہے، ان سے ٹیکس معاف ہے، انکی شخصیتوں کو وسیلہ بنا کر خدا کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ بادشاہ سے بھی قوی ہوگئے۔
- نذریں : پہلے زمانے میں جانوروں اور پھلوں کے علاوہ انسانوں کو بھی قربان کردیا جاتا تھا پھر خدا نے انسان کے ایک جز پر اکتفا کرلیا، یعنی گوشت کا وہ ٹکڑا جسے ختنے کے وقت کاٹ دیا جاتا ہے، اب بھی یہودی اس پر عمل کرتے ہیں، اس طرح جانوروں اور پھلوں کو بھی قربانی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔
- یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ یہودی خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور یہودیوں کی روحیں خدا کا جزو ہیں، اگر کوئی آدمی (جو ییم) کسی اسرائیلی کو مارتا ہے تو گویا اس نے عزتِ الٰہی کو مارا ہے۔ انسان اور جانور کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا یہودی اور غیر یہودی کے درمیان ہوتا ہے۔
- انکے نزدیک غیر یہودی کو دھوکہ دینا، اس سے چوری کرنا، اسے کثیر سود کی بنیاد پر قرضہ فراہم کرنا، اسکے خلاف جھوٹی گواہی دینا، اسکے آگے قسم کھا کر پوری نہ کرنا، یہ سب کچھ کرنا جائز ہے کیونکہ یہودیوں کے علاوہ دوسرے لوگ کتوں، خنزیروں اور جانوروں کی طرح ہیں، چنانچہ مذکورہ بالا جرائم کا ارتکاب کر کے یہودی خدا کا تقرب حاصل کرتے

www.besturdubooks.net

ہیں۔

- تلمود حضرت مسیح کے متعلق کہتی ہے: ناصری یسوع قار اور نار کے مابین جہنم کی ہولناکیوں میں ہے۔انکی ماں نے باندارانامی فوجی کے ساتھ بدکاری کر کے انکو جنم دیا تھا، نصرانی کلیسائیں کوڑے دان کے مانند ہیں، ان میں تقریر کرنے والے بالکل بھونکنے والے کتوں کی طرح ہیں۔
- اپنے مظلومانہ حالات میں امید ورجا کی تلاش اور ایک طرح آرام کا سانس لینے کیلئے یہودیوں کے اندر مسیح منتظر کے عقیدے نے جنم لیا۔
- عہد قدیم میں من گھڑت قصے کا ذکر ہے جو داؤد کے مکان میں پیش آیا۔ آبشالوم بن داؤد کی ایک خوبصورت بہن تھی جس کا نام ثالوم تھا،اس لڑکی کے پدرزاد بھائی امنون کو اس سے محبت ہوگئی، جسکا اس نے زبان سے اظہار بھی کیا۔ایک دفعہ امنون نے باپ سے کہا کہ وہ بہن کو اجازت دیں تو وہ میرے لئے کھانا پکا کر لائے۔ جب اسکی بہن آئی تو ایک خالی جگہ میں لے جا کر اسکے ساتھ زنا کیا۔ ثامار روتی چلاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔ آبشالوم کو جب اپنی بہن کے واقعے کا پتہ چلا تو اسے امنون سے بدلہ لینے کیلئے ایک ترکیب سوجھی،اس نے امنون اور اسکے بھائیوں کی دعوت کی اور خادموں سے کہہ دیا کہ امنون کوذرا ثقیل غذا دو تا کہ اسے نشہ آجائے پھر اس کو قتل کردو۔
- یہودیوں کا کہنا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے خدا کے ساتھ لڑائی کی،لوط علیہ السلام نے طوفان سے نجات پانے کے بعد جبل صوغر میں شراب پی اور اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا۔داؤد علیہ السلام خدا کی نظر میں قبیح تھے۔
- ھیکل پر بخت نصر کے حملے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی تورات گم ہوگئی تھی، فارس کے بادشاہ ارتحشا کے زمانے میں جب دوبارہ اسے لکھا گیا تو وہ اپنی اصل حالت سے محرف تھی۔ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وہ جملوں کو اپنی جگہ سے تبدیل کردیتے ہیں اور وہ اس کتاب کا ایک حصہ بھول گئے جسکے ذریعے انکو نصیحت کی گئی تھی۔“
- یہودیوں کا دین انہی کے ساتھ خاص ہے اور یہودی قوم ہی پر محدود ہے۔
- خدا تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ان پر ذلت و مسکنت کا ٹھپہ لگادیا گیا ہے اور خدا کا قہر ان پر پڑا، کیونکہ وہ خدا کی نشانیوں کو جھٹلاتے تھے، وہ نبیوں کو ناحق قتل کردیتے تھے، یہ ساری

www.besturdubooks.net

حرکتیں اسلئے کیا کرتے تھے کیونکہ وہ خدا کے نافرمان تھے اور اپنی حدود سے تجاوز کرتے تھے۔"

- خدا کا فرمان ہے: "وہ اپنے برے اعمال سے باز نہیں آئے تھے، کتنا برا ہے انکا فعل۔"
- یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ میت کا سب سے بڑا لڑکا اسکا پہلا وارث ہوگا، اسے اپنے دو بھائیوں کا حصہ ملے گا، میراث کے معاملے میں انکے یہاں جائز اور ناجائز اولاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے"۔
- شادی کے بعد بیوی کو شوہر کی ملکیت تصور کیا جاتا ہے، بیوی کا سارا مال شوہر کا ہو جاتا ہے لیکن کثرت اختلاف کی وجہ سے بعد میں یہ طے پا گیا ہے کہ بیوی اصل مال کی مالک رہے گی جبکہ شوہر اسکی منفعت کا مالک ہوگا۔
- انکے یہاں جو شخص بیس سال کی عمر کا ہو گیا ہو اور ابھی تک شادی نہ کی ہو تو وہ لعنت کا مستحق ہے، انکی شریعت میں مرد جتنی بھی عورتوں کے ساتھ چاہے شادی کر سکتا ہے، البتہ ربانیوں نے تعدّد کو چار بیویوں میں محدود کر دیا ہے، جبکہ قراءوں کیلئے کھلا چھوڑ دیا کہ جتنی عورتوں سے چاہے شادی کریں۔

عقائد وافکار کی جڑیں :

- بچھڑا پرستی کو انہوں نے قدیم مصریوں سے لیا تھا، کیونکہ خروج سے پہلے وہ مصر میں رہتے تھے، قدیم مصری افکار کو عہد قدیم کے اسفار کا بنیادی مصدر شمار کیا جاتا ہے۔
- عہد قدیم کے مصادر میں سے بابلی اور فارسی افکار بھی ہیں۔ (دیکھئے۔ "اللہ" عباس محمد عقاد۔ ص: ۱۱۷)۔
- اسفار قدیم کا اہم معتمد علیہ مصدر حمورابی تشریع جو ۱۹۰۰ء ق م کی ہے۔ اس تشریع کا انکشاف ۱۹۰۲ء میں ہوا، اسے چٹیل پتھر کے ایک عمود میں کرید کر لکھا گیا تھا، یہ اب تک دریافت ہونے والی قدیم ترین اعلیٰ تشریع ہے۔
- تلمود نظریۂ تناسخ کا قائل ہے، یہ نظریہ حقیقت میں ہندوستان سے بابل سرایت کر گیا تھا، پھر اسے بابلی حاخاموں نے یہودی نظریات میں داخل کر دیا تھا۔
- وہ عیسائیوں کے نظریات سے بھی متاثر ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں: "اے ہمارے باپ تو

www.besturdubooks.net

ہمارے شریعت کی طرف رجوع کرنیکا سبب بن جا، اے ہمارے بادشاہ تو ہمیں اپنی عبادت کے قریب کر، تو ہمیں تیری توبۂ نصوح کی طرف راجع کر۔"

- بعض مرحلوں میں یہودیوں نے خدائے بلعیم، وعشتارت، خدائے آرام، خدائے صدوم، خدائے مؤاب، خدائے عمون اور فلسطینیوں کے خدا کی بھی پرستش کی۔ (دیکھئے: سفر القضاء۔ ج۔ ۱۰۔ ص: ۶)

پھیلاؤ اور اثر ورسوخ کے مقامات :

- اصل میں عبری قوم اردن اور فلسطین میں رہتی تھی، پھر مصر چلی گئی، فلسطین میں وہ ایک یہودی معاشرہ قائم کرنے کیلئے آئے، لیکن اپنی انعزالیت، تکبر، عنصریت اور سازشیں کرنے کی پاداش میں انکو مظالم اور ملک بدری کا سامنا کرنا پڑا اور متفرق ہو کر پوری دنیا میں پھیل گئے، کچھ یورپ، روس، بالٹک ریاستوں، جنوبی وشمالی امریکہ، اور اسپین چلے گئے، بعض جزیرۃ العرب کی طرف بھی چلے گئے جہاں سے انکو آغازِ اسلام ہی میں بھگا دیا گیا، بعض یہودی افریقہ اور ایشیا میں بھی سکونت پذیر ہو گئے۔
- گذشتہ صدی عیسوی سے وہ اپنی بکھری ہوئی قوم کو فلسطین میں جمع کر رہے ہیں، اس سلسلہ میں صہیونیت اور استعماری قوتیں انکی حمایت کر رہی ہیں، اور انکو اس کی رغبت دلا رہی ہیں۔
- اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ یہودیوں کا، جنکی تعداد تقریباً پندرہ ملین ہے، قدیم عبرانی اسرائیلیوں کے ساتھ کوئی نسلی تعلق نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، کیونکہ موجودہ یہودی وہ مختلف قومیں ہیں جنہوں نے یہودی مذہب کو قبول کیا تھا، انکے اصل مقاصد استعماری ہیں۔
- البتہ جن یہودیوں کا تعلق حقیقتاً اصل اسرائیلیوں سے ہے (وہ خصوصاً اسرائیل میں) وہ نیچ درجے کے یہودی شمار کئے جاتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے :

۱۔ اظہار الحق : رحمت اللہ۔ ہندوستانی۔

www.besturdubooks.net

۲۔ الیہود نشاتھم وعقیدتھم ومجتمعھم : زکی شنودۃ۔ طبع اول۔ مکتبہ نہضۃ۔ مصر۔ ۱۹۷۴ء۔
۳۔ اللہ : عباس محمود عقاد۔
۴۔ تاریخ الاقباط : زکی شنودۃ۔
۵۔ خطر الیہودیۃ العالمیۃ علی الاسلام والمسیحیۃ : عبداللہ التل۔
۶۔ مقارنۃ الادیان "الیہودیۃ" : ڈاکٹر احمد شبلی، طبع چہارم، النہضۃ المصریۃ۔ ۱۹۷۴ء۔
۷۔ الیہود فی تاریخ الحضارات الاولیٰ : غوستاف لوبون۔ ترجمہ عادل زعیر۔ طبع عیسی البابی۔ الحلبی۔
۸۔ التوراۃ، عرض وتحلیل : ڈاکٹر فؤاد حسنین۔
۹۔ تاریخ بنی اسرائیل من اسفارھم : محمود عزت دروزۃ۔
۱۰۔ الادیان والفرق والمذاہب المعاصرۃ : عبدالقادر شیبۃ الحمد۔ از مطبوعات جامعہ اسلامیہ۔ مدینہ منورہ۔

دیگر زبانوں میں ملاحظہ فرمایئے :

1- BERRY : RELIGIONS OF THE WORLD.
2- REINACH : HISTORY OF RELIGION.
3- SMITH J.W.D : GOD AND MAN EARLY ISRAEL.
4- KIRK : A SHORT HISTORY OF THE MIDDLE EAST.
5- MAX MARGALIS AND ALEXANDER MARX : A HISTORY OF THE JEWISH PEOPLE.
6- WEECH : CIVILIZATION OF NEER EAST.
7- HERTZL : THE JEWISH STATE.
8- WELLS : A SHORT HISTORY OF THE WORLD.

............☆☆☆............

www.besturdubooks.net

(۵۹)

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ
یا
وامی

تاسیس:

- ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۹۷۳ء

مرکز:

- ریاض۔ مملکت سعودی عرب۔

تحریک کی خاصیت:

- نوجوانوں کے مسائل کے لئے مخصوص یہ پہلی بین الاقوامی مسلم تنظیم ہے، پانچوں براعظموں میں پھیلی ہوئی ساڑھے چار سو سے زیادہ طلبہ ونوجوانوں کی تنظیمیں اس میں شامل ہیں۔

تنظیم کے مقاصد:

۱۔ خالص توحید کی اساس پر صحیح اسلامی فکر کی خدمت کرنا۔
۲۔ مسلم نوجوانوں کے مابین ایمانی اخوت کے روابط کو تقویت پہنچانااور فکری اتحاد کو ان کے دلوں میں جاگزیں کرنا۔
۳۔ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاکر وسیع پیمانے پر دنیا کو اسلام سے آگاہ کرنا۔
۴۔ اسلامی معاشرے کے قیام میں نوجوانوں اور طلبا کے ایجابی کردار کی مدد و توضیح کرنا۔

www.besturdubooks.net

۵۔ پوری دنیا میں نوجوانوں کی اسلامی تنظیموں کی امداد کرنا، ان کے درمیان نظم ونسق پیدا کرنا اور انہیں اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دینا۔

بین الاقوامی اجتماعات:

○ ہر تین سال بعد (وامی) اپنا بین الاقوامی اجتماع منعقد کرتی ہے۔ اب تک چھ بین الاقوامی اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں جو سب کے سب ریاض میں منعقد ہوئے، سوائے ایک اجتماع کے جو نیروبی (کینیا) میں ۱۴۰۲ھ میں منعقد ہوا، ان تمام اجتماعات میں طلبہ اور نوجوانوں کی اسلامی تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے، اور وامی کے سیکریٹریٹ جنرل کے اراکین کا انتخاب کیا، اسی طرح انہوں نے مسلم نوجوانوں کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی۔

☆☆☆

ادارۃ القرآن کراچی کی چند جدید اردو کتب

شیئرز اور کمپنی تعارف، طریقۂ کار اور شرعی احکام ترتیب حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی	اکابرین کے پاکیزہ لطائف مفتی عبدالغنی	جدید تجارتی تشکلیں ترتیب حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی
اسلام کے عائلی قوانین (مسلم پرسنل لاء سے متعلق احکام شریعت کا دفعہ وار مرتب مجموعہ) مع مقدمہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	لڑکے اور لڑکیوں کے نکاح کا اختیار ولایتِ نکاح کا تعارف، اسکی حدود اور شرعی احکام حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی	چالیس بڑے مسلمان ۲ جلد ترتیب حافظ اکبر شاہ بخاری

www.besturdubooks.net

سچا ایمان دار تاجر نبیوں اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (الحدیث۔ ترمذی حدیث نمبر ۱۲۰۹)

اسلامی کاروبار

تالیف

محترم جناب مفتی نسیم احمد قاسمی صاحب

پیش لفظ: حضرت مولانا مجاہدالاسلام قاسمیؒ

مع رسائل مفیدہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

☆ اسلام اور جدید اقتصادی مسائل

(اسلام سوشلزم اور کیپٹل ازم ایک تقابلی جائزہ)

☆ شیئرز کی خرید وفروخت

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

☆ ایم اے جناح روڈ، اردو بازار حبیب علی بلڈنگ کراچی فون: ۲۶۲۹۱۵۷

☆ 13C گلشن اقبال SB44 شان اپارٹمنٹ، بالمقابل اردو یونیورسٹی، فون: ۴۹۶۵۸۷۷

www.besturdubooks.net